القانون

طب اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

جلد ہشتم

لیکن محصل اس کا بھی وہی ہے۔

متن فم معدہ کو جو ہچکی عارض ہوتی ہے اکثر بسبب کسی موذی کے عارض ہوتی ہے جس طرح اختلاج بھی فم معدہ کو کسی موذی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ میں خشکی ہو کہ اس وقت فم معدہ تھوڑے سے لذع کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا اور کبھی فواق فم معدہ کا بمشارکت بھی عارض ہوتا ہے کبھی ہچکی بعد قے کے عارض ہوتی ہے اس لئے کہ اگر قے کسی خلط لاذع سے ہوتی ہے اس قے سے فم معدہ کو گزند پہنچتا ہے یا اس سبب سے کہ خوب کھل کر قے نہیں ہوتی اس وقت کسی قدر خلط کا بقیہ فم معدہ میں رہ جاتا ہے اور براہ قے دفع نہیں ہوتا جس طرح ہچکی قے کے بند ہو جانے سے خواہ قے کے روکنے پر صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اس وقت حرکت اختیاری میں سکون اور کمی پیدا ہوتی ہے۔

مترجم یہ دلیل اشارہ اپنے مذہب مختار کی طرف ہے جو شیخ چند سطور کے بعد بیان کرے گا کہ فواق کی حرکت بہ نسبت قے کے ضعیف ہوتی ہے۔

متن اکثر حرکت معدہ کے اجزا کی بسبب مادہ ہائجہ کے ہوتی ہے سوائے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور قوت متاذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ ہائجہ کے بھی اس میں حرکت ہوتی ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ حرکت فواق کی قے کی حرکت سے زیادہ قوی ہے اس لئے کہ قے معدہ سے اس مادہ کو دفع کرتی ہے جو مصبوب اور ریختہ ہو رہا ہے اور اس نے سرایت معدہ میں نہیں کی ہے پس اس کا نکالنا ضعیف حرکت سے ہو سکتا ہے اور ہچکی کی حرکت اس مادہ کے اخراج خواہ دفع کرنے پر ہوتی ہے جو مادہ اشب اور چپا ہوا یعنی فرو رفتہ معدہ میں ہے اور یہ قول اس طبیب کا درست نہیں ہے یعنی کلیت صغرائے دلیل کے ممنوع ہے اس لئے کہ ہر ایک قے اور تہوع بسبب خلط مصبوب کے نہیں حادث ہوتی بلکہ بموجب اقسام مندرجہ فصل سابق بعض اقسام قے اور تہوع کے البتہ مادہ مصبوبہ سے ہوتے ہیں پس ان اقسام میں حرکت

قے کی ضعیف ہو سکتی ہے۔

مترجم پھر چونکہ دوسری دلیل قے کی حرکت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کی جاسکتی تھی کہ چونکہ قے سے مادہ موجودہ دفع ہو جاتا ہے اور ج حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر ہو کہ مادہ پر حرکت ہوتی ہے مگر مادہ بوجہ فرو رفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہیں ہوتا پس ضرور اہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے درکار ہو گی یعنی ہچکی کی حرکت قوی ہو گی اس دلیل کے ابطال کی طرف اشارہ شیخ نے کر کے کہا:

متن اور یہ بات بھی کلیۃ ضرور نہیں ہے کہ جس حرکت سے مثلاً قے کی حرکت سے مادہ دفع ہو جائے تو اس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بہ نسبت اس حرکت یعنی فواق کے کہ اس میں طبیعت قصد اخراج اور دفع مادہ تو کرتی ہے مگر قادر اخراج اور دفع پر نہیں۔

مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ذکر سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طبیب کے قول میں جو کلمیت صغرا کے پہلے فقرہ سے منع کئے گئے اب ترقی کر کے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تب کلیت کبری ممنوع ہو گی جب بھی نتیجہ جزئیہ نہیں درست ہو گا اور گویا خلاصہ مطلب شیخ کے دونوں فقروں کا یہ ہوا کہ نہ تو قے اور متلی جملہ اقسام کی فقط مادہ مصبوبہ سے پیدا ہوتی ہے اور نہ ہر ایک مادہ مصبوبہ سہل الدفع ہے جس کے اخراج میں حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد مصبوبہ عسیر الدفع ہوتے ہیں کہ ان میں حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے اور بعض مواد ناشبہ جس سے فواق پیدا ہوتی ہے بسبب کمی مقدار خواہ کمی ردائت اپنے کے زیادہ موذی نہیں ہوتی ہیں پس ہچکی بھی حرکت قوی کو نہیں چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن میں آیا ہے شاید صحیح ہو یا نہ ہو واللہ اعلم

۔

متن بلکہ ہچکی کی حرکت ضعیف تر ہے قے کی حرکت سے اور گویا ہچکی آنے کے وقت حرکت طبیعت کی قے کی طرف بہ ضعف شروع ہوتی ہے اور اسی سبب سے اکثر

اوقات ابتدا میں ہچکی آتی ہے اور آخر کو قے ہو جاتی ہے غالباً یہی بات ہے کہ حرکت طبیعت بروقت مس کرنے سبب فواق کے کمتر ہوتی ہے اس لئے کہ سبب ہچکی کا ایذادہی کمتر کرتا ہے پھر جب رفتہ رفتہ اس سبب میں عظمت اور بزرگی یعنی زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہے اور امر ایذادہی بڑھ جاتا ہے حرکت بھی شدید ہو کر قے پیدا کرتی ہے تفصیل ان اسباب کی جن سے وہ ہچکی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کی ایذا پہنچنے سے عارض ہوتی ہے یہ ہے کہ کبھی یہ فواق کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتی ہے جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہ سے ہو چنانچہ لرزہ کے ہمراہ جو ہچکی عارض ہوتی ہے اسی قسم کی ہے و نیز ہوا سرد میں جو ہچکی آتی ہے خواہ اخلاط مبرد معدہ کی ہچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سے ہچکی کے جس نے مزاج مستحکم فم معدہ میں پیدا کیا ہو ایسا کہ بوجہ برودت مستحکمہ کے فم معدہ کو سمیٹے اور اس میں تشنج اور اینٹھن پیدا کرے یہ جملہ اقسام ہچکی کے اسی ذیل میں داخل ہیں اور صبیان اور اطفال کو اسی قسم کی ہچکی عارض ہوتی ہے برودت تین وجوہ سے ہچکی پیدا کرتی ہے۔

(۱) کہ مادہ بارد لازم اور پائدار رہتا ہے اور ہر وقت ستاتا ہے۔

(۲) کہ ایذا برودت مادہ ہذا کی اور اس کی کیفیت جو حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے فواق پیدا کرتی ہے۔

(۳) یہ کہ برودت تقبیض یعنی سمیٹنا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات کرتی ہے اور اسی وجہ سے جو چیزیں درمیانی مقامات لیف عضو کے متحلل ہوتی تھیں وہ سب انہیں مقامات میں بند اور محتبس ہو کر ہچکی پیدا کرتی ہیں۔

دوسرا سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا حرارت ہے جس طرح حمیات محترقہ میں کہ فم معدہ متشنج ہو کر ہچکی پیدا کرتا ہے تیسرا سبب فم معدہ سے فواق پیدا ہونے کا کسی لاذع چیز کا معدہ میں ہونا مثلاً خرل اور فلافلی وغیرہ کا استعمال خواہ انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر اور پینا ادویہ لذاع کا جیسے فلافلی ہمراہ شراب کے

خصوصاً جس وقت کہ جس مدہ کی صحیح ہو خواہ جو ہر فم معدہ کا ضعیف ہو اور از یں قبیل غذائے فاسد جو مستحیل کسی کیفیت لذاع کی طرف ہو جائے صبیان کو ایسی ہچکی زیادہ عارض ہوتی ہے اور اسی طرح وہ ہچکی جو انصباب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہے اور جیسے وہ ہچکی جو بروقت حرکت مواد کے ایام ہائے بحران میں اس وقت عارض ہوتی ہے جب حرکت مادہ کی معدہ کے سرے تک بفعل طبیعت ہوتی ہے تا کہ بذریعہ قے کے اس مادہ کو دور کردے چوتھا سبب اس ہچکی کا جو فم معدہ کی ایذا رسی سے حادث ہو یہ ہے کہ کوئی ریح فم معدہ میں بند اور محتبس ہو جائے خواہ طبقات فم معدہ میں یا مری میں اور پیدائس اس ریح کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو منجر ہو اور قادر تحلیل پر نہ ہو پانچواں سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا کوئی شے موذی جو اس پر گرانی پیدا کرے یہ پانچواں اقسام فواق کے وہ ہیں جو سبب موذی کے موجودگی سے حادث ہوتے ہیں۔

وہ ہچکی جو بسبب خشکی کے عارض ہوتی ہے وہی خشکی جو بشدت ہو اور تشنج پیدا کرے جیسے اواخر حمیات محرقہ میں ہوتی ہے خواہ بعد استفراغات مجففہ کے اور بھوک میں جو دیر سے لگی ہو اور غذا نہ پہنچے اور یہ قسم فواق کی دلیل خطرہ کی ہے اور کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہ ہو بھی ہچکی عارض ہوتی ہے ایسی ہچکی میں تھوڑے مرطب سے نفع ہو جاتا ہے اور اسی سے زائل ہو جاتی ہے جو ہچکی بسبب مشارکت دیگر اعضا کے حادث ہوتی ہے وہ مثلاً کسی کے جگر میں ورم عظیم پیدا ہو اور خصوصاً اگر مقعر جگر میں ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ میں ورم ہو یا حجاب ہائے دماغ میں ورم پیدا ہو جائے خواہ ابھی ورم پیدا نہیں ہوا مگر قریب ہے کہ پیدا ہو جائے جس طرح شجہ لامہ سے جو شکستگی استخوان سر کی ضربت شدید سے عارض ہو خواہ ایسی کوفتگی دردرسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جائے کہ اگرچہ ابھی ورم پیدا نہیں ہوا ہے مگر قریب پیدا ہونے کے ہے ان اوقات کی ہچکی بھی مشارکت سے ہوتی ہے یا جیسے حمیات کے زمانہ تصعد اور زیادتی میں اور علامات بحران

میں کہ یہ ہچکی بھی بشرکت بدن کے عارض ہوتی ہے تخمینی استدلال اس ہچکی کے عروض میں جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہے یوں کیا گیا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ہیں کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا اس ہچکی کے عروض میں جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہے یوں کیا گیا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ہیں کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا اثنا عشری آنت پر ہوکر معدہ پر ہوتا ہے اور بعد اس کے فم معدہ پر لہذا ہچکی آتی ہے۔

یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ ورم جگر تنگی اور ضغط معدہ اور فم معدہ میں پیدا کرتا ہے لہذا ہچکی پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبب اس کے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبہ دقیقہ سے ہے جو کہ جگر اور معدہ میں اتصال اور وصل کا باعث ہے اگر آدمی کو ہچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خود اسے چھینک آجائے ہچکی جاتی رہے گی اور اسی طرح اگر قے کردے اور خلط مذکور نکل جائے تب بھی ہچکی فرو ہو جاتی ہے پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اس کے معدہ میں ہے خواہ ورم بیخ میں اس پٹھہ کے جو معدہ میں دماغ سے آیا ہے یا دماغ میں ورم ہے اور بیخ عصب اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی بروقت ہچکی کے ہوتی ہے اور معدہ اور دماغ کے ورم میں تفرقہ اعراض اورام معدہ اور اعراض اورام دماغ سے کرلیا جاتا ہے جو ہچکی کہ علامات بحران میں داخل ہے پیشتر علامات جیدہ میں سے ہوتی ہے اور اکثر علامات ردی میں شمار کی جاتی ہے چنانچہ مقالہ بحران کتاب چہارم میں مذکور ہوگا کتاب فصول میں لکھا ہے کہ اگر قے ہونے سے ہچکی نہ تھمے اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت ردی ہے کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر کرتی ہے اور کتاب علامات موت سریع میں وارد ہے کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اس کے داہنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت یعنی خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب اسباب معروفہ اورام سے عارض ہو اور ہچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اس

کی جان نکل جائے گی اور مر جائے اور اسی کتاب میں ہے کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ مڑ روڑ اور قے اور کزاز عارض ہو اور اس کی عقل زائل ہو جائے مر جائے گا۔

علامات جو ہچکی قے آ جانے سے ٹھہر جائے اس کا سبب کوئی شے موذی تصور کرنا چاہیے جس کے تعلق سے خواہ اس کی کیفیت لاذعہ سے کسی وجہ پر وجوہ اربعہ مذکورہ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہے اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قے ہو جانے سے اس میں سکون نہیں ہوتا بلکہ ہچکی میں قے کے بعد زیادتی ہو جاتی ہے یہ ہچکی یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو ہچکی بسبب سوء مزاجہائے مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہے اس کے علامات ابواب جامعہ یعنی عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہو سکتے ہیں اور جو ہچکی اورام معدہ یا دماغی اورام خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہے اس پر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہو چکے۔

علاج قے کرا دینی نافع علاج اس ہچکی کا نہیں ہے جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور اسی طرح ہر ایک تحریک علیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چیخنا اور غصہ میں لانا اور رنج او رفرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہو جائے۔

مترجم جیسے ہندوستان کی عورات بچوں کی ہچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہیں خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اس وقت متفکر بخوشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ ور ہو جاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہے اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہیں جو طب روحانی میں بخوبی بیان ہوتے ہیں چنانچہ ماہران علم نفس پر بخوبی ظاہر ہیں۔

متن سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اس قدر کہ بدن میں دفعتہً کیفیت لرزہ کی سی پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر

صبر کرنا اور اس کے ہیجان کو روکنا اور تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ میں داخل ہیں چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے پر اس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے تاثیر عظیم ہے۔

ایضاً دیر تک سانس روکنے سے بھی ہچکی زائل ہو جاتی ہے سبب اس کا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش میں لاتا ہے اور اسی حرارت کو خارج بدن کی طرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کی طرف سے طلب استنشاق ہوائے سرد کے اور جب حرارت کو حرکت ہوئی اس وقت اخلاط خام میں بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط چسپندہ متحلل ہو جاتے ہیں نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور خالی سینگیوں کا معدہ پر توڑنا اور مابین دونوں شانوں کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور ادویہ محمرہ کا انہیں مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہو جائے یہ بھی نافع ہے منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو لحوجی یعنی دم لینے نہ دیتی ہو اور بسبب امتلائے خلط کے پیدا ہوتی ہو یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اس کا قے سے کر کے پھر ایارج فیقرا اور عصارہ افسنتین ان دونوں سے ایک مثقال اور نمک ہندی دو دانق لے کر استعمال کیا جائے اس کے بعد ہڑ کا مربہ کھلایا جائے پھر اگر سبب لاحج یعنی خلط چسپندہ ہو اس کے علاج میں تین چیزوں کا قصد کرنا واجب ہے۔

(۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اس کی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کریں۔

(۲) تبدیل مزاج کی اس قدر کریں کہ معتدل ہو جائے اگر اس مادہ کی ایذا دہی فقط ردائت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو۔

(۳) فم معدہ کے احساس کو تھوڑا سا ضرر مخدرات وغیرہ کے ذریعہ سے ایسا پہنچائیں کہ لذع کی اذیت قبول نہ کرے یا کم قبول کرے اس قرص کی نہایت ستائش لوگوں نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل مکہ چار مثقال اسارون دو مثقال صبر ایک مثقال افیون ایک مثقال عصار اسبغول میں قرص تیار کریں اور نصف

مثقال تناول کریں اس قرص میں بزرقطونا اور افیون مخدر حس فم معدہ کی ہیں اور سنبل مقوی اور محلل اور اسارون رطوبات معدہ کے اسفل کی طرف مائل مجاری بول کی طرف سے ان کا اخراج کر دیتی ہے اور صبر ان میں سے رطوبات غلیظہ کو مجاری براز کی طرف مائل کر کے اسی طرف سے ان کا اخراج کر دیتی ہے اور قسط اور زعفران دو منضج قوی رطوبات مذکورہ کے ہیں کہ بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہو جاتی ہے پس انہیں خواص اور اوصاف کے ایک جا ہونے سے یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس میں زیادہ ترسودمند تجویز کیا گیا ہے اس لئے کہ جملہ تدابیر محتاج الیہا اسی سے پورے ہوتے ہیں پھر اگر ہچکی کہنہ اور دیرینہ ہو جائے روغن کلکانج سے ایسے وقت نفع بین پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اس کی ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے ایسے وقت طبیخ زنجبیل قند ملا کر پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہو جائے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے آب نیم گرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے تریاق اور فلونیا کو فواق کے دور کرنے میں منفعت عظیم ہے اس لئے کہ اس میں کسی قدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے جوب مرکبہ میں حب سکبینج اور حب اسطمخیقون اور اقراص کو کب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہیں۔

ادویہ نافعہ اس فواق کے واسطے جو مادہ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب مارد کے ہو سداب اور نطرون دونوں ہمراہ کسی شربت کے پلائے جائیں اور اسی طرح آب کرفس اور خل عنصل اور حبق الماء جو ایک قسم کا پودینہ ہے اور اسارون اور ناردین اور مرزنجوش اور انجدان حتے کہ سونگھنا انجدان کا ایسی ہچکی میں سکون پیدا کرتا ہے اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارہ غافث اور ساذج ہدی اور روج ترکی اور قیسوم یہ سب ادویہ ایک ایک تنہا اور مرکب چند اجزا ان میں سے بہر گونہ نافع ہیں انہیں ادویہ سے لعوقات اگر تیار کیے جاتے ہیں تو وہ معدہ کو زیادہ

موافق ہوتے ہیں اور ان کا ٹھہرنا معدہ میں دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مشروبات کے طور سے مستعمل ہوں اور قعر معدہ کی طرف دفعتہً گر جائیں جند بادستر کو ایسی ہچکی میں خاصیت عجیبہ ہے کبھی تین درہم تک جند بادستر ہمراہ تین اسکرجہ سرکہ اور دو ثلث اسکرجہ پانی کے استعمال کیا جاتا ہے منجملہ ان ادویات کے جس کا فائدہ پلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ قیسوم اور فودنج جبلی اور مصطگی کو ہم وزن لے کر پانی میں اوبالیں اور شراب کے ساتھ پلائیں۔

ایضاً خولنجان اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جائے اور شام کو بقدر جوزہ کے جو ایک مثقال ہے ایک دوا جس کی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور اذخر اور تمام یابس اور فودنج نہری اور نضع اور سداب اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون مکدو درہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر محلل یعنی سرکہ میں پروردہ کی ہوئی بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے میں بڑی ثنا کی جاتی ہے کبھی ان ادویہ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویہ معطسہ کی کی جاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اگر سبب فواق کا برودت سا ذجہ بلا مادہ ہو پس ادویہ مذکورہ ہمراہ سرکہ اور پانی کے نافع ہوتی ہیں اور انہیں ادویہ کا ضماد گردن اور ریہ یعنی مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور نیچے شراسیف کے بھی یا انہیں ادویہ کو بطور رطلا کے گردن اور ریہ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں اور اسی طرح جملہ روغنہائے گرم تنہا بدون آمیزش کسی دوا کے نافع ہوتے ہیں خصوصاً روغن بابونہ خواہ وہ روغن جس میں جند بادستر اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو یا جند بیکستر اور قسط شیریں ہر واحد نصف درہم فطراسالیون ایک درہم آب سیسنر یعنی تمام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور انیسون اور مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ جو باہر کا چھلکا سرخ ہوتا ہے ہمراہ اذخر کے پانی میں پکائے جائیں اور اسی جوشاندہ کو پلائیں۔

بعض مجربین نے کہا ہے کہ پوست شگوفہ خرما اگر خشک کر کے خوب پیسی جائے

اور ایک مثقال اس کا ہمراہ آب رازیانہ اور تخم سداب کے تناول کیا جائے زیادہ نافع ہوگا اور مجھے باور نہیں کہ فواق بارد کو یہ دوا نفع کرے اگر فواق بارد کہنہ ہو جائے اور شدت اس کی بڑھ جائے بدون خالی چھپنے رکھنے کے معدہ پر اور اس کے ادویہ محمرہ لگانے کے چارہ نہ ہوگا جو ہچکی ریح محتبسہ سے فم معدہ پر خواہ معدہ میں جو ریح محتبس ہو خواہ مری میں احتباس ریاح سے پیدا ہوا ایسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسی قدر کندر پانی میں پیس کر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اس کے بعد جرعہ جرعہ آب گرم پلانا راسن خشک بھی ایسی ہچکی کے ازالہ میں نہایت مفید دوا ہے جو ہچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ میں پیدا ہوتی ہے خواہ اس پر ریزش کسی اور جگہ سے کرتی ہے ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرائی جائے جس سے اخراج اسی خلط کا ہو یا مسہل ایارج ہمراہ سکنجبین کے اور مثل شراب افسنتین کے دیا جائے۔

اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہے اور مسکہ کو جرعہ جرعہ گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کی طرف اس کو مائل کرنا اور نوم طویل سے اس کو خوگر کرنا جب تک ممکن ہے اور اسی طرح ماءالشعیر بھی اس کو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیریں ملا کر اور آب انار میخوش ملا کر دونوں انار یعنی شیریں اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اس کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے اگر سبب ہچکی کا یبوست عارضی ہو اس کا علاج شیر وشیدہ اور آب روغن ہائے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے پھر اس کے بعد ماء الشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور لعابات باردہ اسی طرح ایسی سرد تر چیزوں کی مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی تمریخ بھی کرنی ضرور ہے اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ مترجم نے لکھنو میں ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فواق یبسی کا فقط مکھن اور کلونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے

دہ سر اور رعاف پر خواہ حدوث تے پر دلیل ہوتا ہے چنانچہ اس کی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم میں ہم کریں گے یا اس کھچاؤ سے انتقال مادہ ورم کا اوپر کی طرف ثابت ہوتا ہے اور اگر کھچنا اس مقام کا نیچے کی طرف ہو اور ناف کے گرد تک اس کا اثر پہنچتا ہو انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنی مڑوڑ سے ہوتی ہے۔ تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات وبائیہ میں زیادہ ہوتا ہے اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہے اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع اورام باطنی کے ہوتا ہے اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب میں بھی ہوں لیکن جو اورام اوپر کے اعضا میں ہوتے ہیں ان کے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہے اور ربیس اور مزاحمت ورم دونوں اس تمدد کے ساتھ ہی باعث ہوتے ہیں یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ میں ردی ہے اور اس کے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہے کبھی انہیں اعضائے مذکورہ میں شراسیف اور مراق تک دردہائے لاذعہ اور اوجاع معدہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہیں اور حمیات اور بحرانات امراض میں بھی یہی اوجاع حادث ہوتے ہیں۔

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس میں تیرہ ۱۳ فن کا ترجمہ ہے۔ اب چودھواں ۱۴ فن امراض جگر سے دوسرے حصہ میں جو اس کے بعد آتا ہے شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنی امراض خاصہ کا بیان ختم ہوگا۔

انشاء اللہ تعالےٰ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علے رسولہ و حبیبہ محمدؐ و آلہ المعصومین۔

چودھواں فن جگر اور احوال جگر کے بیان میں اور اس میں چار مقالے

ہیں

پہلا مقالہ کلیات احوال کے بیان میں اور اب اس جگہ ہم تشریح جگر کی لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جگر وہ عضو ہے کہ جس سے تیمم اور انجام دہی خون بنانے غذائے واردہ کی ہوتی ہے اگرچہ ماساریقا بھی کبھی کس قدر تبدیل کیلوس کی خون کی طرف کر دیتی ہے اس لئے کہ ماسیقا میں بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوتی ہے۔ خون درحقیقت وہی غذا ہے جس کا استحالہ ہم صورت جگر کے ہوا ہے کیونکہ جگر کی صورت کیا ہے وہ سرخ گوشت ہے مثل خون کے مگر وہی خون جو بستہ ہو اور منجمد جگر لیف عصب سے خالی ہے اور جگر کی لحمی حبشہ مکیں وہ رگیں پیدا ہو کر پھیلتی ہیں جو بمنزلہ اصول اور جڑ کے ہیں جملہ ان اشیاء کے لئے جس کا انبات اور اوگنا جگر سے پایا گیا ہے اور یہ رگیں جن کو اصول ہم نے لکھا ہے اسی حبشہ لحمی جگر میں مانند لیف کے متفرق ہوتی ہیں چنانچہ باب تشریح اور وہ فن کلیات میں اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے اور وہی عضو لحمی جگر کا معدہ اور امعاے کیلوس وغیرہ کو چوسنا ہے بتوسط شعبوں اور سوراخ ہائے باب ماساریقا می کے اور یہ چوسنا اور اس کا جانب مقعر یعنی اندرونی رخ سے جگر کے ہوتا ہے اور اسی جگہ اندرونی میں کیلوس کی پخت و پز خون بنانے کی غرض سے کرتا ہے اور پھر جب پختہ خون بنائے گا اور اس کو تمام بدن کی غذا دینے کی واسطے بذریعہ اجوف نامی رگ کے روانہ کرتا ہے اور اس اجواف کی پیدائش حد بہ جگر یعنی بیرونی رخ سے ہوتی ہے اور جس قدر رمائیت یعنی رطوبت خدا کی خون کے قوام میں داخ ہونے سے زائد اور بیکار ہوتی ہے اور اس کو جگر بطرف مرارہ کے از راہ تغیر روانہ کرتا ہے جو باب کبد سے اوپر ہے اور جو رسوب یعنی درد کیلوس کا جس کو سودا کہتے ہیں رہ جاتا ہے اور اس کو بھی براہ تغیر طحال کی طرف روانہ کرتا ہے جگر میں تغیر یعنی گڑھا اس رخ میں رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہے اس نظر سے تا کہ نشست جگر کی حدب معدہ پر بہت خوبی کے ساتھ ہو اور ہر جگہ سے اتصال رہے اور حجاب کے قریب جگر کا محدب اس

واسطے تجویز ہوا تا کہ مجال یعنی وسعت گاہ حرکت میں حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود
متصل ہونے اور ملنے دونوں عضو یعنی جگر اور رحجاب کے قریب جگر کا محدب اس واسطے
تجویز ہوا تا کہ مجال یعنی وسعت گاہ حرکت میں حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود
متصل ہونے اور مماست اور ملنا حجاب کا جگر سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہے
جو اسی جگر پر اگی ہے اور یہ مماست مذکورہ قوی ہے۔ دوسرا فائدہ محدب کے اس انداز
پر رہنے سے یہ ہوا کہ ضلوع یعنی وہ پسلیاں جن کا نام زور رکھا گیا ہے اور وہ جگر پر جھکی
ہوئی آئی ہیں اون پسلیوں کا استعمال یعنی شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہو گیا ورنہ
خلا پیدا ہوتا۔ جگر کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے ہوئے ہے جس کی پیدائش ایک چھوٹے
عصبہ سے ہوتی ہے جو عصبہ جگر میں اس واسطے آیا ہو کہ اس کس قدر حس عطا کرے
جیسا کہ ہم نے تشریح ریۂ میں اس کا بیان کیا ہے اس جگر کے جس کا زیادہ تر ظہور
جانب معقر جگر میں ہے دوسرا فائدہ اس غشا عصبی کا یہ ہے کہ جگر کو ربط دیگر احشا سے
اسی کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے جگر میں ایک چھوٹی سی عرق ضارب یعنی شرمان بھی آئی
ہے اور جگر میں آ کر وہ شریان متفرق ہو گئی ہے اس واسطے کہ روح کو جگر میں لاتی ہے
اور جگر کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی اور لسبب حرکت کے یہ شریان تعدیل
حرارت جگر کی بھی کرتی ہے اور اور یہ شریان جگر کی جانب مقعر یعنی اندرونی رخ میں
نافذ ہوئی ہے اس لئے کہ جانب محدب جگر کے تروتح تو حرکت حجاب سے ہو جاتی ہے
اور ادھر کسی شریان کی حرکت کی حاجت نہ تھی جگر میں خون کے واسطے کوئی جگہ اور ظرف
وسیع نہ مخلوق کیا گیا اس طرح پر کہ خون ایک ہی جگہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبوں کے اندر
یہ جگہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تا کہ تمام جزائے جگر کا اشتمال کیلوس کے لینے پر پورا
پورا ہو اور جس قدر حصے اور اجزا جدا جدا کیلوس کے بنائے جائیں مختلف جگہ پہلے سے
کیلوس کی تقسیم ہو جانے سے ان کے بنانے میں تمام فعل استحالہ اور سرعت ہو جائے۔
مترجم اس لئے کہ کسی چیز کی تھوڑی مقدار پر اثر فاعل کا اچھے طور پر ہوتا ہے اور

کثرت مقدار کا فعل انفعال تجربہ ہو جانے سے تمام فعل فاعل پر معین کامل ہوتا ہے مثلاً
کسی چیز کا پیسنا اگر مطلوب ہو پہلے اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالیں تو جلد
پس جائے گی بخلاف اس کے کہ ملسم اسے پیسنا شروع کریں متن جو سطح عروق یعنی
اوردہ کے جگر سے متصل ہو نہایت رقیق اور پتلی ہوتا کہ بہت جلد اثر لحمیت جگر کا کیلوس
پن پہنچ جائے (مراد یہ ہے کہ جن رگوں میں کیلوس ٹھہرتا ہے وہ نازک جلد مخلوق ہوئی
ہیں اگر سخت اور موٹی ہوتیں عضو لحمی یعنی جگر اپنی نرمی کی وجہ سے کیلوس میں اثر جلدی نہ
کر سکتا) جو غشاء یعنی جھلی کہ جگر پر حاوی ہے اس کو ربط اس غشا جگر کو اور چھوٹے
چھوٹے رباطات سے مربط کرتی ہے جگر اور قلب کے درمیان ایک چھوٹی سے شریان آ
کر ملتی ہے اور اسی شریان کے ذریعہ سے قلب اور جگر میں وصل پیدا ہوا ہے یہ وہی
شریان ہے جس کے فوائد اوپر کے سطور میں بیان ہو چکے قلب سے پوٹ کر جگر میں
خواہ جگر سے پیدا ہو کر قلب میں پہنچی ہے بحسب اختلاف دونوں کے اس شریان کا ربط
جگر سے بڑے استحکام کے ساتھ بذریعہ ایک جھلی سخت اور گندہ کے کیا گیا ہے اور یہ
شریان اسی جھلی پر ہو کر جگر میں نفوذ کرتی ہے دونوں جانبوں سے زیادہ رقیق اور نازک
اس رگ کی وہ جانب ہے جو متصل اندرونی رخ جگر کے ہے اس لئے کہ اس رگ کی
ایجاد بابن صفت بغرض اس کے ہوئی ہے کیونکہ یہ رگ آعضائے رقیقہ سے مس کرتی
ہے۔ انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوان کے جگر سے بڑا ہے جس کا جثہ اور مساحت
مکعب جسمانی برابر مساحت جسم انسانی کے ہے۔ کہتے ہیں کہ جو حیوان کو خورش اس کی
زیادہ ہو اور قلب اس کا جگر ضرور بڑا ہوتا ہے جگر اور معدہ کے درمیان میں ایک پٹھ
دراصل ہے مگر وہ پٹھ باریک ہے لہذا یہ دونوں عضو یعنی جگر اور معدہ اپنے اپنے امراض
اور ایذا اسی میں دوسرے کے شریک نہیں ہوتے ہاں کوئی امر عظیم اور ام جگر سے ایسا ہی
پیدا ہو جائے اس وقت ماراض مشارکت بھی ان دونوں کے پیدا ہوتے ہیں پہلے جو
چیز جگر سے اوگتی ہے دو رگیں ہیں ایک جانب مقعر اور اندرونی جوف جگر سے اگتی ہے

اشیاء مذکورہ میں دخلل واقع نہیں ہوتا۔ اور جس وقت تمیز اشیاء میں اختلال ہوگا خون جید کی تولید میں بھی ضرور خلل ہوگا کبھی تمیز اشیاء مذکورہ میں خلل بسبب جگر کے نہیں پڑتا بلکہ بسبب ان اعضاء کے جو جداگانہ ہر شے کی غذا پانے کے لائق ہیں ان کی خواہش میں فتور خواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونے سے روانگی ان اشیاء کی جگر سے نہیں ہوتی جگر میں چاروں قوی طبعی موجود ہیں لیکن ہاضمہ کی قوت زیادہ تر جگر کے عضو لحمتی میں ہے اور باقیماندہ تین قوتیں جگر کی لیف میں اور ماساریقا میں کچھ دور نہیں کہ چاروں قوتیں موجود ہوں اگرچہ بعض اطباء یعنی زکریائے رازی ہو بعد زمانہ اوائل طبا کے آیا ہے اور طبیب کہلایا ہے اس مسئلہ میں اوائل طباء پر ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے خطا پر رائے ہے اس شخص کی جس نے سریقا میں قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہے اس لئے کہ ماساریقا طریق اور راہ ہے واسطے جذب کیلوس کے کہ اسی راہ سے ہوکر کیلوس جاتا ہے اور جائز نہیں ہے کہ اس میں یعنی ماساریقا میں جذب کی قوت نہ ہو (ورنہ جو ہر کیلوس اسی میں جذب ہوکر چونکہ ماسکہ بھی ہے رک جائے گا اور آگے نہ بڑھے گا اور اس دلیل سے ذکریا رازی نے دونوں قوت عدم اور نہ ہونا ماساریق میں خیال کیا تھا) رازی نے چند حجتیں اور بھی علاوہ اس حجت مذکورہ کے وارد کی ہیں اور ان کا وجود ہر دو قوت کو ماساریقا میں ان حتبو نسے تقویت دی ہے مگر دو حجتیں رازی کی مشابہ اور مثل اونہیں دلائل صفیفہ کے ہیں جیسے وہ ہر ایک مسئلہ میں پیش کر کے مخالفت اطباء اولین کی کرتا رہتا ہو چنانچہ اسی مسئلہ کے احتجاج میں کہتا ہے کہ اگر ماساریقا میں قوت جاذبہ ہونی ضرور ہے کہ اس میں قوت ہاضمہ بھی ہوتی جب ان کا ہاضمہ اس میں نہیں ہے پس جاذبہ بھی نہیں ہی) قوت ہاضمہ کی ماساریقا میں کیونکہ ہوسکتی ہے اور اس کی ضرورت کیا ہے اس لئے کہ غذا اتنی دیر تک ماساریقا میں نہیں ٹھہرتی ہے جو زمانہ انفعال ہضم کے واسطے درکار ہے بلکہ ادھر آئی اور دیگر اعضا کی طرف روانہ ہوئی دوسری حجت رازی نے یہ پیش کی ہو ان کا میں وجود قوت جاذبہ کے اگر ماساریقا میں قوت جاذبہ ہوتی اور

جگر میں بھی جاذبہ ہے پس یہ دونوں یعنی ماساریقا اور جگر جوہر جسمانی میں متفق ہو جاتے اس لئے کہ قوتوں کے اتفاق سے جوہر ذات کا بھی اتفاق ہوتا ہے اس ضعیف النظر اور فکر ضعیف کرنے والے نے یہ نہ جانا کہ اگر قوت جاذبہ اس مجری اور راستہ میں ہو جدھر کر جذب غذا کا ہوتا ہے مثلاً ماساریقا میں تو اس وقت وجود قوت جاذبہ کا زیادہ تر معین جدب پر ہوگا نہ کہ مانع جذب ہو جس طرح قوت دافعہ اگر اس مجری میں ہو جدھر کوئی فضلہ دفع ہوتا ہے جیسے لععا میں پس وجود اس قوت کا زیادہ تر معین دفع پر ہوتا ہے رازی کو بروقت اس استدلال ضعیف کے حال موجودگی قوت جاذبہ کا مری میں یاد نہ رہا اور فراموش ہو گیا اور نہ ایسا خراب احتجاج نہ کرتا اس لئے کہ مری بھی مجرائے فذا طرف معدہ کے ہے اور قوت جاذبہ کی موجودگی سے جذبہ کا مری میں یاد نہ رہا اور فراموش ہو گیا اور نہ ایسا خراب احتجاج نہ کرتا اس لئے کہ مری بھی مجرائے غذا طرف معدہ کے ہے اور قوت جاذبہ کی موجودگی سے جذب غذا میں معدہ کی طرف کونسا ہرج واقع ہوتا ہے اور یہ بھی رازی کو معلوم نہ ہوا (بروقت دوسری حجت پیش کرنے کے) کہ ہرگز کچھ خوف کی بات نہیں ہے اگر بعض مناقد اور راہوں میں آمد رفت غذا کی قوت جاذبہ تو ہوا اور قوت ہاضمہ اس قدر نہ ہو کہ مقدار معتد بہ کو پہنچے اس لئے کہ اس منفد نین غذائے مذکور کے ہضم ہونے کی ضرورت اور حاجت ہے اور بھول گیا یہ شخص کہ کیلوس کا استحالہ کس قدر ماسایقا میں بھی ہوتا ہے پس کیا قباحت ہے کہ سبب اس استحالہ کا کس قدر قوت ہاضمہ کا ہونا خود ماساریقا میں ہو اور نہ اس امر میں کوئی ہرج ہے کہ ماساریقا میں قوت ماسکہ بھی ہو گو کس قدر ہی یہی کہ استحالہ خفیف اتنے زمانہ میں ہو جائے اور زیادہ دیر تک وہاں کیلوس نہ ٹھہرے زکریائے رازی یہ بات بھی بول گیا تیسری حجت کے وقت کہ اصناف لیف افعال معلومہ کے لئے مختلف بجوہر ہوتے ہیں یعنی اتحاد قوی سے اتحاد جوہر جسمانی کی ضرورت نہیں ہے اور اس منکر کو یہ استبعاد جو ہوا کہ جس عضو میں سرعت نفوذ ہو یعنی جدھر سے کوئی شے جلدی چلی جاتی ہو اس میں ہضم

کی قوت کس قدر بھی نہ ہوگی حالانکہ اس میں کچھ بعد نہیں ہے اس لئے کہ اطبا قائل ہیں کہ نم یعنی وہاں میں خود ایک قسم کا ہضم غذا موجود ہے حالانکہ غذا منہ سے جلدی نفوذ کر جاتی ہے۔ اور اطبا اس کے بھی منکر نہیں کہ معائے صائم میں قوت واقعہ بھی ہے اور قوت ہاضمہ بھی ہے حالانکہ صائم بھی ایسا عضو ہے کہ جو چیز اس کے جانب پہنچتی ہے بہت جلد اسے نکال دیتی ہے اور رازی اس کو بھی بھول گیا کہ جائز ہے کہ اعضا کے جواہر مختلف ہوں اور شے واحد کے جذب رنے میں یکساں ہوں اگر چہ یہ جذب طریقہ واحد سے پورا ہونا ہو یعنی قوت چہارگانہ کی اس میں حاجت ہو جیسے جمیع اعضائے مختلف الجوہر بحال اپنی غذا کے جذب میں ایسا ہی ہو رہا ہے اور یہ بھی رازی کو یاد نہ رہا کہ جذب جگر کا اثر لیف سے عروق جگر کی طرف ہوتا ہے اور وہ لیف مشابہ اور ہم جنس جوہر ماسریقا کے ہے اور چند ان اس لیف کے جوہر کو جوہر ماساریقا سے دوری اور مخالفت نہیں ہے پاس ایسی بہت سی خطائیں اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ میں کی ہیں (کہاں تک بیان کی جائیں) لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ میں مذکور ہے کہ ماساریقا میں جذب نہیں ہو اس کی مراد یہ نہیں ہے کہ مطلق وجود قوت جاذبہ کا انکار کرے بلکہ اس کی مراد یہ ہے کہ جذب اول قوی ایسی حیثیت سے کہ اس میں مبدا حرکت جذب کا بقدر معتد بہ ہو نہیں ہے بلکہ یہ جذب جگر میں بالاصالتہ ہو اور عرض چالیسویں کی یہ ہے کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج میں فقط ماسریقا کے اصلاح مزاج پر اقتصار کرتا ہو اور جگر کی رعایت اس معالجہ میں نکرے ایسے معالج کی رائے اور تجویز کی جالینوس اس طرح سے پھیرتا ہے اور پوری پوری تدبیر کی ہدایت کرتا ہے اور جالینوس کے کلاس کے یہ معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں ان کے صحیح ہونے پر خود اسی جالینوس کا قول ہے بہ نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج میں توجہ علاج ماساریقا کی طرف کرے اور جگر کا علاج چھوڑے اس کے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس معالج کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی طبیب کسی مریض کے

پاؤں کا علاج کرے جس پاؤں میں استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آ گیا ہو جو اس نخاع میں پہنچی ہے جو پشت میں ہو پس یہ معالج پاؤں کا تو علاج کر رہا ہے اور مبدا اور اصل یعنے نخاع کا علاج اس نے چھوڑ دیا ہے اور یہ قول جالینوس کا متصل اسی قول کے ہو جس کے معنی ہم نے اوپر لکھے ہیں اب تمثیل کے ملاحظہ کرنے والے کو خوب معلوم ہو گا کہ جس طرح وہ پاؤں جو مسترخی ہو گیا ہو ان قوائے طبعیہ محرکہ اور حساسہ دونوں سے خالی نہیں ہے جو نخاع میں ہیں مگر فرق قوت میں پاؤں کے اور قوت میں نخاع کے یہی ہے کہ قوت حساسہ اور محرکہ ایک کے واسطے تو اولیے یعنی نخاع کے واسطے یہ دونوں قوتیں دوم درجہ میں ہیں یعنی پاؤں کے واسطے اور یہی حال ماساریقا کا بعینہ سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی کسی قوت سے منجملہ قوائے چہارگانہ کے خالی نہیں ہے اگر مبدا ادن قوتوں کا جگر وائٹ ماساریقا کے ہو اور کیونکہ ماساریقا کسی قوت سے خالی ہو سکتا ہے حالانکہ خود ماساریقا بھی تو ایک قسم کا آلہ جذب ہے اور جملہ آلات جن کے ذریعہ سے جذب اشیاء کا دور سے ہوتا ہے بطریق حرکت مکانی کے جیسے کہ عضل سے ہو رہا ہے الغرض وہ آلات طبعیہ خالی ایسی قوت جذب سے نہیں ہوتے جو نہیں سرایت کر رہی ہو اور جو شے ان آلات میں پہنچے اس سے وہ قوت ملاقی نہ ہو حتیٰ کہ لوہا جو مقناطیس کو چھوتا ہے فقط اس کے چھو جانے سے لوہے میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مثل مقناطیس کے دوسری لوہے کو جذب کرنے لگتا ہو اور اس طرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہوتی ہے اکثر اہل تحقیق کی رائے میں اس ہوائیں بھی قوت جذب کی مقناطیس سے آ جاتی ہے چہ جائیکہ ماساریقا جو ہر وقت متصل جگر کے ہے جن وجوہ سے استدلال جگر کے احوال پر ہوتا ہے (۱) کبھی استدلال جگر کے احوال پر چھونے والے کے حاسہ سے ہوتا ہے جس طرح کہ اورام جگر پر کبھی کبھی فقط مس کرنے سے استدلال کیا جاتا ہے (۲) جو درد کے اقسام جگر میں حادث ہوتے ہیں ان سے بھی استدلال اس کے احوال پر کیا جاتا ہے (۳) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست

پیدا ہوتے ہیں ان سے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۴) جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہیں اور جگر سے قریب ہیں ان کے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے جس طرح معدہ اور عجاب درامعا اور گردہ اور مرارہ (۵) جو مشارکات بعیدہ اعضا میں سے جگر کے ہیں جیسے نواحی سر اور محال ان کے ذریعہ سے بھی استدلا جگر بھی احوال پر کیا جاتا ہے (۶) احوال عامہ جمیع بدن سے مثل رنگ اور حسنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہے (۷) کبھی جو چیزیں نواحی جگر میں اگتی ہیں جیسے بال (۸) یا جو چیزیں خود جگر سے اگتی ہیں جیسے اور وہ یعنی ساکن رگیں (۹) یا ہیت اعضائے دیگر سے (۱۰) جو چیزیں اور اعضا سے پیدا ہوتی ہیں اور ان اعضا سے برانگیختہ ہوتی ہیں (۱۱) اور جو چیزیں موافق جگر کو ہیں (۱۲) خواہ جو چیزیں مخالف جگر کے ہیں (۱۳) اور سن وعمر سے (۱۴) اور عادات انسانی خواہ جو چیزیں قریب عادت کے ہو جاتیں ان جملہ طرق سے ہندلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے تفصیل طریقوں استدلال کے ان دلائل سے یہ ہو (۱) لمس کے ذریعہ سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ حرارت اور گرمی بطرف جگر کے مراق اور شکم میں جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور برووت انہیں مقامات کی جگر کے بارد ہونے پر دلیل ہوگی اور سختی ان مقاموں کی جگر کی مراق اور شکم میں جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلال کرے گی اور سردی اور برودت انہیں مقامات کی جگر کی پیوست پر خواہ جگر میں ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور پھولا ہونا اس جگہ کا ورم خواہ نفخہ جگر اپر اور اگر اس انفاخ میں شکل ہلالی محسوس ہو معلوم کرنا چہائے کہ ورم خاص جگر میں ہو اور استطالت یعنی مستطیل شکل اس انتفاخ کی خواہ کوئی اور شکل پر اس انتفاخ کا محسوس ہونا دلیل اس پر رہے کہ ورم غیر کبد میں ہے اور عضل بطن میں ہے (۲) او جاع سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ اگر وجع میں تمدد کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو اس وقت جگر میں سدہ یا اورام ہوں گے اور وہ میں تمدد کے ہمراہ ثقل نہ ہو

پس جگر میں ریح ہوگی اور اگر ثقل ہو اور نخس نہ ہو پس مادہ جرم کبد میں ہو اب اس مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پڑ گیا ہو۔ اگر ثقل کے ہمراہ نخس بھی ہو تو وہ غلط یعنی مادلا نزدیک اس غشا کے ہوگی جو ڈھانپنے والی جگر کی ہے (۴) استدلال جو ان اعمال سے کیا جاتا ہے جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہیں وہ افعال یہ ہیں کہ ہضم کیلوس کو اور جذب کو خیال کریں اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کے واسطے اور مائیت کا دفع گردہ کی طرف اور مرار کا مرارہ کی طرف اور سودا کا طحال کی طرف کیا ہے پھر اگر کسی فعل میں ان افعال سے اختلال پیدا ہوا اور کسی عضو مشارک جگر کی وجہ سے یہ خلل پیدا نہ ہوا ہو س وہ اختلال جگر کی پر بھی ارسکول دلالت ہوتی ہے اور مثلاً ہچکی کہ یہ بھی اور اشتہائی طعام بھی اور ہضم کہ اس سے بھی جگر کے حالات پر استدلال ہو سکتا ہے اور مثلاً سور نفس کہ اگرچہ یہ ریہ سے ہوتا ہے اور حجب سے مگر کبھی بسبب ورم جگر کے بھی ہوتا ہے اور مثل اختلاف اقسام براز کے اور صناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ قریب ہو کر معلوم ہوگا اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہیں جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہیں اور مثل احوال زبان کے چکنے ہونے اور خشونت میں اور زبان کا رنگ و دنوں ہونٹوں کا رنگ کہ اس سے بھی استدلال جگر کے حالات پر کیا جتا ہے کبھی درمیان قلب اور جگر کی تخالفت اور موافقت اور مظاہرت یعنی غلبہ کے بر و یگرے کیفیت میں دونوں کے جاری ہیں ہوتا ہے جس کو ہم باب امزجہ قلب میں بیان کریں گے (۵) جو استدلال کہ تمام بدن کے احوال عامہ سے کیا جاتا ہے مثل اس کے ہے کہ لون بدن سے دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہے کہ رنگ سرخ ہو یا سفید ہو اس وقت مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہئے اگر سنگ بدن کا زرد ہو س شدت حرارت جگر پر دلیل ہو گا لر زنگ بدن کا رصاصی ہو برووت جگر پر اور اگر رنگ میں بدن کے کمودت ہو جگر کی برووت اور یبوست اور مثل دلدلت یرقان کے جگر کے خراب حالی پر اور نیز فربہی لحمی کہ اس کو دلالت حرات اور رطوبت جگر پر ہے اور فربہی

سمنی کہ جس میں چربی کی زیادتی ہواس سے جگر کی برودت اور رطوبت ثابت ہوئی ہو اور مثلا لاغری بدن کی یبوست پر دلالت کرتی ہے اور مثل عموم حرارت بدن کے یعنی تمام بدن کی گرمی اگر بسبب شدت حرارت قلب کے نہ ہو حرارت جگر پر دلالت کرتا ہے اور اس وقت جو دلائل حرارت قلب کے ہو چکے ہو بھی سب پائے جاتے ہیں (۶) ہیت سے اور اعضا کے استدلال جگر کے احوال پر اس طرح کرتے ہیں جیسے اوروہ یعنی سائن رگوں کے بڑے اور وسیع ہونے سے جگر کی بڑائی اور وسعت پر مجاری جگر پر استدلال کیا جاتا ہے خواہ انگلیوں کے چھوٹے اور لانبے ہونے سے جگر کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے (۷) بالوں کے اورگنے سے مقام جگر پر استدلال طرح سے کرتے ہیں جس طرح اور اعضا پر ان کے اگنے سے استدلال کرنے کا طریقہ جابجا ہم نے لکھا ہے (۸) جو چیزیں جگر جگر سے اوگتی ہیں یعنی اوروہ ان کے ذریعہ سے احوال جگر پر اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر وہ غلیظ اور عظیم اور اچھی طرح ظاہر اور نمایاں ہوں پس مزاج اصلی جگر کا مار ہے اور اگر اوروہ باریک اور مخفی ہوں تو مزاج اصلی جگر کا بارد ہے لیکن اوروہ کی گرمی اور سردی اور نرمی اور کلتی جو محسوس ہوتی ہے کبھی تو حرارت اور برودت مزاج اصلی جگر کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی مزاج حار اور رد بار حارضی کی وجہ سے انہیں حرارت اور برودت عارض ہوتی ہے (۹) جگر سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے استدلال یوں کرتے ہیں کہ صفرا کا زیادہ تولد جگر کی حرارت پر اور سودا کا تولد اس کی حرارت شدید خواہ ۔۔۔۔ یالبسہ پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہو جائے گا اور خون جید کا جگر میں پیدا ہونا اس کی صحت پر دلیل ہوتا ہے اور جس گر سے ایسا خون جید جو مشابہ غذائے بن کے ہر جگہ پہنچے اس مزاج نہایت صحیح اور درست ہے اور جس جگر سے خون صفراوی خواہ سوداوی یا خون رحل یعنی ڈھلئی قوام کا بدن میں پھیلنے سی پیدا ہونا معلوم ہو یا خون مالی جو قابل اتصال اور جد ابدن ہونے کے نہ پیدا ہو جیسے استقاء کمی میں ہوتا ہے اس جگر کو

علیل تصور کرنا چاہیئے اور یہ علالت اور انحراف اعتدال سے اس قدر معلوم ہوگا جس قدر کہ یہ اخلاط اعتدال سے بعید ہو کر جگر سے تمام بدن میں پہنچے (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یوں معلوم کرنا چاہئے کہ شے موافق مشاکل اور مشابہ مزاج طبعی جگر کے ہوتی ہے اور مضاد مزاج عارضی کی واسطے ہوتی ہے (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزیں قائم مقام عادت کے ہیں ان سے استدلال کا طریقہ فن کلیات کی کتاب اول میں بیان ہو چکا (۱۲) قلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا یہ حال ہے کہ حرارت قلب کی برودت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہے اور رطوبت قلب کی جگر کی یبوست کو مقہور نہیں کرتی ہے اور یبوست قلب کی اکثر تو رطوبت جگر کو کس قدر مغلوب کرتی ہے اور حرارت جگر کی برودت قلب کی فہر ضعیف کرتی ہے اور رطوبت جگر کی یبوست قلب کو بھی تھوڑا سا مقہور کرتی ہے اور برودت جگر کی بہت کمتر حرارت قلب کو مقہور کرتی ہے اور یبوست جگر کی ہمیشہ رطوبت قلب کو مقہور کرتی ہے اور برودت قلب کی حرارت جگر کو زیادہ مقہور کرتی بہ نسبت مقہور کرنے یبوست قلب کی رطوبت جگر کے واسطے حرارت قلب کی بھی رطوبت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہے بہ نسبت مغلوب کرنے یبوست جگر کی رطوبت قلب کو اور وہی حرارت قلب برودت جگر کو کس قدر مغلوب کرتی ہے علامات امزجہ طبعی جگر کے جگر کا مزاج طبعی اور اصلی اگر حار ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اوردہ بدن وسیع اور کشادہ ہوں گی اور خوب طرح ظاہر اور نمایاں نظر آئے گی اور خون جوان میں ہوگا وہ بھی گرم ہوگا اور تمام بدن میں گرمی محسوس بحس لمس ہوا کرے گی بشرطیکہ جگر کی حرارت کا مقابلہ برودت طلب نہ کرتی ہو اس لئے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ برودت قلب کی حرارت جگر کو کس قدر مقہور کر دیتی ہے اس طرح علامت حرارت جگر کی قلب کے ذریعہ سے بھی پیدا ہو سکتی ہے اس لئے کہ قلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہے پس اگر قلب کا مزاج گرم معلوم ہو جائے اس وقت بھی جگر کی علامت حرارت میں سے یہ بھی علامت تصور کی جائے گی کثرت تولد صفرا منتہائے شباب

میں اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے شباب کے سیاہ بالوں کی کثرت سراشیف میں قوت اشتہائے طعام اور شراب کی بس یہ ساتوں علامات حرارت جگر کی اصل مزاج حار کی ہس جگر کا اصلی اور طبعی مزاج بارد اس کی علامات اضداد علامات ہشگانہ مذکور تصور میں انہیں سے برودت قلب چونکہ اس کا غلبہ حرارت مزاج جگر پر کمتر ہے نسبت غلبہ حرارت قلب کے برودت جگر پر لہذا چوتھی علامت مذکور منجملہ علامات ہفتگانہ حرارت جگر کی ضد یعنی برودت قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا بھی ضعیف ہوگا۔ یہ بھی ایک علامت برودت اصلی جگر کی ہے کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن میں رقیق پائی سریع التعفن پیدا ہوتا ہے اور قوت ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہے لہذا اکثر حمیات غضہ سے بیمار رہا کرے گا۔ جگر کا مزاج یابس لمبی اس کی علامت یہ ہے کہ خون میں کمی اور جس قدر خون ہوگا وہ خلیظ القوام اور اوردہ میں صلابت اور جمیع بدن میں سختی بالوں کا گندہ اور پیدیدہ ہونا قلب اگر مرطوب ہو اپنی رطوبت سے خشکی جگر کا پورا پورا تدارک نہیں کرسکتا ہو بلکہ جگر کی پیوست پر کسی قسم کا غلبہ مرطوب سے نہیں ہوسکتا ہے مگر پیوست جگر کی قلب کی رطوبت کو زیادہ مغلوب اور مقہور کردیتی ہے اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل درجہ پر مغلوب کردیتی ہے کہ اس سے پیوست جگر پیدا ہو جاتی ہے مزاج قلب جگر کا جو طبعی ہو اس کی علامت ضد علامت مزاج یابس کی ہو اور قلب اپنی پیوست سے پیشتر رطوبت جگر کا تھوڑا سا تدارک کرسکتا ہے مگر جگر اپنی رطوبت سے پیوست قلب کو زیادہ مقہور کرتا ہے جگر کا مزاج حار یابس طبعی اس کی شناخت کون کا غلیظ ہونا سیاہ بولوں کا سراشیف کو قریب زیادہ ہونا اوردہ کی کشادگی ہمراہ متلا اور صلابت کے اور صفرا کے تولید کی کثرا آخر سباب میں اور اس کے بعد کثر تولد سودا کی اور حرارت امما بدن کی بشیر طیکہ قلب اس کی مخالفت اپنی برودت سے نہ کرے مزاج جگر کا حار رطب طبعی اسپر زیادہ کثرت خوبن کی اور قوام کا اچھا ہونا اوردہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور ان میں نرمی بھی ہونی رنگ کا سرخ ہونا بدون زردی کے بالوں کا

سر اشیف میں زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی کمتر ہے بہ نسبت حار یابس مزاج کے اور بالوں میں کثافت اور پیچیدگی کا نہونا جملہ بدن کی تقویت جگر کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہے اور اگر حرارت غالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہے اور اگر رطوبت جگر غالب ہو امراض عفونت بت جلد بدن کو عارض ہوتے ہیں یا رویابس مزاج طبعی جگر کا اس پر کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدن کی حرارت کا بھی کمتر ہونا اور عروق کا تنگ اور پوشیدہ ہونا اور انہیں صلابت کا ہونا اور مراق پر بالوں کی کمی اور تمام بدن کی خشکی مزاج بار در طب جگر کا طبعی اس کی علامت وہ امور ہیں جو صند علامات حار یابس کے بیان ہو چکے امراض جگر کا بیان جگر کے خاص جرم جوہری میں امراض سوٗ مزاج اور مارض ترکیب ورا ورام عارض ہوتے ہیں اور نفاخات یعنی ثبور ہا خصوصاً نزدیک غشاء جگر کے عارض ہوکر اوس فضا اور خالی جگہ میں پھوٹ نکلتے ہیں جو گردہ اور حجاب کے درمیان میں ہے اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم کبد کو عارض ہوتے ہیں جن کا ذکر جدا جدا ابواب مخصوصہ میں ہم کریں گے پھٹ جانے کا تحمل جگر زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے پس اس کے پھٹ جانے سے موت عاجل کا چنداں خوف نہیں ہاں اگر ہمراہ خرق جگر کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اس وقت موت فجائی کا ضرور خوف ہوتا ہے کبھی جگر میں امراض بشارکت اور اعضا کے بھی عارض ہوتے ہیں خصوصاً معدہ اور طحال اور مرارہ کی مشارکت سے پہلے تو ان اعضا میں کوئی مرض پیدا ہوتا ہے اور گردہ اور ریہ اور ماساریقا او پروالی کی شرکت سے لیکن معدہ اور طحال اور مرارہ اور ماساریقا اور دیگر امعا کی شرکت سے پہلے ان رگوں میں مرض پیدا ہوتا ہے جو متصل تقعیر جگر کے ہیں پھر اس کا ضرر جگر تک پہنچتا ہے اور اکثر یہی مرض شرکی خاص جگر میں متمکن اور پائدار ہوکر بمنزلہ اصلی مرض کے ہو جاتا ہے حجاب اور ریہ اور گردہ پہلے عروق جگر کو امراض مشارکت سے ماؤف کرتا ہے بعد ازاں جگر تک ان کے مرض کی اذیت پہنچتی ہے اور بیشتر یہ مرض بھی جگر میں جاگزیں ہو جاتا ہے اکثر جو مرض

بمشارکت جگر میں پیدا ہوتا ہے معدہ ہی کی مشارکت سے ہوتا ہے اور اس وقت ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہے مگر ان کا کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود مشارکت مذکورہ کے ہضم کو فاسد نہ ہونے دے محدب جگر کے امراض کا اکثر اندفاع مواد بذریعہ ادرار بول اور رعاف کے اور بذریعہ عرق کے بھی ہوتا ہے۔ امراض تقعیر یہ یعنی جو امراض مقعر اور اندرونی جہت میں جگر کے عارض ہوتے ہیں ان کے مواد کا دفع بذریعہ اسہال اور قے صفراوی اور قے دموی کے ہوتا ہے اور عرق کی طرف سے بھی اکثر اوقات یہ مادہ دفع ہو جاتا ہے دلائل سوٗ مزاج حار کبد کے اس کی علامت پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے سے کم نہو اور اشتہائے طعام میں کمی اور لتہاب کا ہونا پیشاب کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ وک اگر اس بول میں تر کیا جائے اور نبض کی سرعت ماورتواتر اور حمیات اور خون اور گوشت میں لیب اور بھڑک سی ہوتی اور حرارت خارجی وغیرہ سے زیادہ متاذی ہونا۔ اور اسی حرارت جگر کے تابع زوبان بھی ہوتا ہے جو اخلاط سے ابتدا کر کے پھر گوشت جگر تک پہنچتا ہے اس کے تابع حج اور خراش بھی ہوتی ہے اور کبھی طبعیت میں قبض پیدا ہوتا ہے اور باوجود قبض کے پسلیوں میں درد نہیں ہوتا اور نہ ثقل اور نہ گرانی ہوتی ہے اسی سوٗ مزاج کے ہمراہ قے زرد اور سرخ اور کرائی اور سبز ہوا کرتی ہے اور براز مراری بھی سوٗ مزاج حار میں زیادہ برآمد ہوتا ہے خصوصاً اگر حرارت جگر کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو اور اگر مادہ نہ ہو خون میں کمی ہو گی اور زبان میں خشونت اور بدن میں نحافت ہو گی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعہ سن اور عادت اور حرفہ اور پیشہ اور تدبیر کے بھی کیا جاتا ہے جو سوٗ مزاج حار درمیانی ہو یعنی بافراط نہیں ہے اس سے تولد صفرا ہوتا ہے اور جب بافراط ہو خلط سود ااور امراض سوداوی کو پیدا کرتا ہے مثال مالیخولیا اور جنون وغیرہ کے جب اسہال غسالی شروع ہو اور اس کے ہمراہ سقوط قوت بھی ہو تو اکثر یہ اسہال بسبب ایسے ضعف جگر کے ہوتا ہے جو سوٗ مزاج حار جگر سے عارض ہو۔ اکثر سوٗ مزاج حار جگر میں براز

خشک اور سوختہ برآمد ہوتا ہے مگر آنکہ یہ سوٗ مزاج یہاں تک پہنچے اور ذوبان پیدا کرے
کہ خون اور اخلاط اور لحمیت جگر کو جلا کر ان کو براہ اسہال دفع کرے جب یہ سوٗ مزاج
خون کا احراق شروع کرتا ہے اس وقت براز مثل دردی کے برآمد ہوتا ہے اگر جگر میں
احتراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلیہ ہو بعد ازاں ہمراہ براز کے کوئی سیاہ شے گاڑھی سی برآمد
ہو اس کو لحم جگر خیال کرنا چاہیئے کہ جگر سے جدا ہو کر برآمد ہوا ہے اور جملہ سیاہ شے جو
برآمد ہو ردی اور خراب نہیں ہے اور بیشتر براز غسالی اور صدیدی مائی برآمد ہو کر پھر ٹھہر
کے غلیظ ہو جاتا ہے اور سیاہی پکڑ لاتا ہے۔ اور ہوائے بیرونی کے لگنے غلیظ اور سیاہ اور
دلوب ہو جاتا ہے جیسے کہ اصحاب امراض وبائیہ میں یہی کیفیت براز کی پیدا ہوتی ہے
اور بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہے اس کے بعد سودائے رقیق برآمد ہوتا ہے
سوٗ مزاج بارد جگر کا اس کی علامت سپیدی ہونٹوں کی کی اور زبان کی سپیدی اور خون کی
کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس میں کمی اور رنگ کی خرابی اور آب و
تاب رنگت میں بالکل نہ ہوتی پس بیشتر سیاہ مائل یہ سبزی اور بیشتر زرد مائل بہ نستقی ہوتا
ہے ایضا بول کی سپیدی اور اس کا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جمود حرارت جگر کے نبض میں
فتور اور سستی ہونا بھوک کی زیادتی اس لئے کہ بھوک کی نسبت یہ بات نہیں ہے کہ فقط
معدہ سے ہوتی ہے اور باوجود یہ کہ بھوک کی زیادگی ہو مگر استمرار اور ہضم میں کمی ہو اور
جس وقت برودت جگر کی درجہ انتہا کو پہنچ جائے اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہے براز کی یہ
کیفیت ہے کہ پیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہے اور کبھی پتلا ہوتا ہے اس لئے کہ
جذب رطوب میں ضعف ہے اور سپیدی مائل قلیل الرائحہ ہوتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ
رقیق بھی ہوتا ہے اور تر یعنی گیلا اس وجہ سے ہوتا ہے مگر ہمیشہ تر نہیں رہتا ہے اور اس
طرح متصل اور پے در پے براز میں تری نہیں رہتی یعنی ایک مرتبہ براز تر ہوا اور دوبارہ
خشک بھی ہوتا ہے اس سوٗ مزاج میں اختلاف یعنی دستوں کا آنا زیادہ نہیں ہوتا اگرچہ
انتہا اس کی اور ابتدائے عروض میں طول ہوتا ہے ہوتا ہے اور آخر آخر ایک شے مثل

خون کی خارج ہوتی ہے اور متعفن ہوتی ہے مگر وہ شے مثل خون گداختہ کے نہیں ہوتی
کبھی تابع سوء مزاج بارد کے بعد زمانہ دراء کے حمیات بھی ہوتے ہیں اس لئے کہ جو
خون رقیق ایسے شخص کے بدن میں پیدا ہوتا ہے ہر ایک عفونت کو جو اس خون پر وارد ہو
قبول کرلیتا ہے اور یہ حمیات سخت اور باصعوبت ہیں باب حمیات کتاب چہارم میں ان
کو ہم بیان کریں گے اکثر شروع شروع میں دست جو آتے ہیں ان میں صدید رقیق
ہوتا ہے بعد ازاں غلیظ ہو جات ہے اور پھر سیاہ ہو جاتا ہے جس وقت دستوں کا قوام
اور رنگت مثل غسالہ لحم تازہ کے ہو اور یہ بات ابتداء میں اشتہا کے باقی رہنے کے ہمراہ
ہوتی ہو برودت جگر پر دلالت کرے گی اور اگر بعد اس کے سقوط اشتہا عارض ہو تو بیشتر
نساد اغلاط سے یہ بات پیدا ہوگی یا کسی اور سبب مثل حمی اور امتلا وغیرہ کے ہوگی اور اکثر
دلالت اس کی اسی ضعف جگر پر ہوگی جو برودت سے عارض ہوتا ہے اور آخر میں اس
اسہال کی اشتہا پھر عود کرتی ہیا ور افراط اس میں اکثر ہو جاتی ہے اور مراق میں ہمراہ
ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہے کبھی اس مزاج بارد پر سن اور عادت اور غذا اور اسباب
گزشتہ مثلاً سرد پانی پینا نہار منہ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اس لئے کہ
جگر ملتہب اور حار بوقت حمام خواہ بعد جماع کے بہت جلد آب سرد کو بقادار کثیر چوس
لیتا ہے اور اگر ہمراہ برووت مزاج کے مادہ بھی ہوگا ترشی منہ میں اور رطوبت براز میں
پائی جائے گی اور بیشتر یہ براز سیاہ سبزی مائل ہوگا نہ زرد اور نہ سرخ سوء مزاج یابس جگر
کا اس کی علامت خشکی دہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور نبض کی صلابت بول کی
دقت اور کبھی رنگ اس کا سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سودا خواہ صفرا ہو
ہر ایک کے دلائل اصول اور بیان عام کے بیان میں گزر چکے اسے شناخت کرنی
چاہئے سوء مزاج رطب جگر کا اس پر دلالت تہیج چشم اور چہرے کے بھر بھراپن سے اور
نرمی گوشت سراشیف کی اور کمی پیاس سے ہوتی ہے لیکن اگر حرارت موجود ہوگی وہ
رطوبت کو جوش میں لائے گی اور رطوبت زبان کی اور بیاض لون کا اور بیشتر ہم راہ

ایسے رنگ کے تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہے پھر اگر برودت شدید ہو جائے رطوبت غالب ہو جائے گی اس وقت رنگ میں سبزی آ جائے اور بیشتر تمام بدن ضیف ہو جاتا ہے اس جیسے کہ رطوبت اس کو ڈھیلا کر دیتی ہے بیان عام معالجات جگر کا جگر کے واسطے حفظ صحت کی تدبیر بالمثل اور شبیہ کرنی چاہئے اور دفع مرض کی تدبیر بالضد کرنی چاہئے اورام اور قروح اور آفات مقدار کا مداوا اور تفتیح سدوں کا علاج خواہ اور آفات جگر کا انہیں تدبیروں سے کرنا چاہئے جو اور اعضا کے واسطے مناسب تجویز کیا گیا ہے نہایت عمدہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر میں اور خصوصاً عوجگر کے امراض میں وہی زمانہ ہے جس وقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کر کے جگر میں پہنچی ہے ہضم جگر سے بھی منہضم ہو چکی اور جو تمیز اور تقسیم اجزائے غذا کی جگر میں چار حصوں پر ہوتی ہے وہ بھی ہو چکی اور یہ بھی لحاظ ہو کہ غذا کھانے اور دوا پلانے کے درمیان میں زمانہ صالح کا وقفہ ہو اور عادت کی راہ سے آدمیوں کی وہ وقت وہی ہے جو سونے سے اٹھ کر اور نہانے سے پہلی زمانہ ہوتا ہے (بشرطیکہ وہ آدمی پابند قواعد حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت میں ہوں) یہ بھی واجب ہو کہ جگر کے ایسے ماراض مادی کے علاج میں جس میں طبیب کو وہی راہ چلنی پڑتی ہے جس تدبیر کے امراض سریہ اور ورمیہ میں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ان امراض ادویہ سے سدہ خواہ ورم پیدا ہوتا ہے پس ایسے امراض کے علاج میں ادویہ محللہ اور مفتحہ کو بے آمیزش ادویہ مقویہ قابضہ کے ہرگز استعمال کرنا چاہئے ہاں اگر چہ بافراط معلوم معلوم ہو تب البتہ تنہا ادویہ محللہ مفتحہ کی اجازت ہے مناسب نہیں ہے کہ تبرید جگر میں زیادہ مبالغہ کیا جائے جہاں تک ممکن ہو اس لئے کہ افراط تبرید سے نوبت استسقا کی پہنچتی ہے اور اس طرح زیادہ جگر کی تسخین بھی کرنی جائز نہیں ہے ورنہ ذبول پیدا ہو جائے گا اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو طبیب علاج امراض جگر کرتا ہو اس کو مقدار مزاج طبعی جگر کا ضرور علم درکار ہوتا کہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزاج طبعی پر آ جائے

بس اسی جگہ ٹھہر جانا چاہیئے اور علاج کو روک لینا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت جگر کے علاج میں خطا ہوت ہے وہ خطا جگر کے ضرر سے تجاوز کر کے عروق تک پہنچتی ہے پھر اس کے بعد تمام بدن تک اس کا ضرر عموماً پہنچ جاتا ہے منجملہ خطاؤں کے معالجہ جگر میں ایک بڑی خطا یہ بھی ہو کہ اور کیا جائے ایسے وقت کہ وہاں اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرانا اس وقت مناسب ہوتا ہے کہ مادہ مقعر جگر میں ہو دوسری خطا یہ ہو کہ اسہال کرانا اور ررار کی جگہ یعنی جس وقت مادہ محدب جگر میں ہو کہ وہاں مناسب اورار ہے جو ادویہ جگر کے امراض میں مستعمل ہوں واجب ہے کہ خوب باریک کوٹی ہوئی ہوں اور یہ بھی واجب ہے کہ جوہر ان دواؤں کا لطیف ہوتا کہ جگر تک پہنچ جائے گرم ادویہ ہوں سرد اور قابض ہوں ادویہ ملطفہ کی شان یہ ہے کہ خون میں حدت پیدا کرتی ہیں اگرچہ تنقیح بھی کرتی ہیں پس واجب ہے کہ ملطفہ کے استعمال میں اس کی رعایت ضرور ہے ماءالاصول بھی کہ منجملہ ملطفات اور مفتحات کے جگر کی ادویہ میں ہے کبھی اس کا استعمال جگر میں اخلاط مختلف ایسے پیدا کرتا ہے جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہیں ہیں پس واجب ہے کہ اگر دو تین روز پے در پے ماء الاصول کا استعمال ہو اس کے بعد کوئی ایسی دوا بھی پلائی جائے جو معین طبیعت ہو۔ اورار کا فعل نوماًا لاصول خود ہی کرتا ہے۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی مائل ہے آلام جگر کو عموماً نافع ہے محرورین کے واسطے سکنجبین کے ساتھ اور سرد مزاج والوں کے واسطے مارالعسل کے ہمراہ بھیڑئے کا جگر بالخاصیت امراض جگر میں نافع ہے اس طرح لحم حلزون یعنی گھونگھے کا گوشت اشیاء ضارہ جگر کے جاننا چاہئے کہ طعام پر بدون ہضم کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی تدبیری نہایت مضر اشیاء ہے جگر کے واسطے (۲) سرد پانی کا دفعتاً نہار اٹھ کر پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید شدید جگر کی کرتا ہے (چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہے) اس لئے کہ ان اوقات میں چونکہ جگر میں التہاب حرارت ہوتا ہے اور مقدار کثیر آب سرد کی جگر

کی امتصاص یعنی چوسنے میں آتی ہے اسی سبب سے ضرر ہوتا ہے اور پیشتر اسی سے نوبت استسقا کی پہنچتی ہے پس ان اوقات میں اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہ ہو سکے لازم ہے کہ پانی میں کوئی شربت ملالیا جائے اور زیادہ سرد نہ رہنے پائے اور دفعتاً ڈگڈگا کر نہ پینا چاہئے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیا جائے (۳) لزوجات کے جملہ اقسام جگر کو مضر ہیں اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرنے میں گیہوں بھی ایسی خورش ہے جس میں نسبت بحال جگر کے لزوجت ہے مگر بعد جگر کے اور اعضا کی نظر سے اس میں ایسی لزوجت نہیں ہے یعنی جس وقت جگر میں ہضم ہو جائے پھر اور اعضا کو اس کی لزوجت ضرورت نہیں پہنچاتی اور ہر ایک طرح کا گیہوں بالزوجت نہیں بلکہ جو چبا کر استعمال کی اجائے اس میں لزوجت ہوتی ہے (۴) شراب شیریں جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اور خود وہی شراب سینہ میں جلا پیدا کرتی ہے سدہ جگر پیدا کرنے کا سبب یہ ہے کہ شراب شیریں جگر میں بتلا تدریج کھنچ جاتی ہے اس لئے کہ جگر میں معدن تولد خون کا بہ نظر شیرینی کے ہو شراب حلو کو دوست رکھتا ہے اور فوراً بر وقت تناول کے اسے اپنی طرف جذب کرتا ہے اور سرعت نفوذ تو اس میں اس وجہ سے ہے کہ شراب ہے لہذا مثل اور اشیاء متناولہ کے اتنی دیر ٹھہر کر جگر میں نہیں پہنچتی کہ اس کا ثفل غلیظ جو ہر لطیف سے تمیز ہو جائے بلہ اپنی غلظت سمیت جگر پر وارد ہوتی ہے اور جو مسالک اور راہیں اس کی آمد کی معدہ سے جگر میں ہیں بسبب اشتیاق اور رغبت جگر کے ان سب کو مہیا اور آمادہ پا کر فوراً جگر میں پہنچ جاتی ہے اس لئے کہ طرق اور راہیں جو درمیان معدہ اور جگر کے ہیں وہ سب کشادہ اور وسیع ہیں بہ نسبت اور راہوں کے جو عروق مشوشہ سے جگر تک پیدا ہوئی ہیں یعنی جن رگوں کی طرف سے کوئی شے جگر میں پہنچتی ہے وہ رگیں کشادہ نہیں ہیں جیسے یہ مسالک وسیع ہیں پھر جب جگر میں یہ شراب پہنچتی وہاں بھی اسقدر زمانہ تک نہیں ٹھہرتی جو کہ ہضم جگر تمام ہو اور تمیز اور جدا کرنے اجزا کی مہلت ملے بلکہ اس کا جزء لطیف رگہائے تنگ میں دفع ہو جاتا ہے اس لئے کہ سریع النفوذ ہے اور

رسوب اسی جگہ رہ جاتا ہے کہ راہ عروق ضیقہ کی رنگ ہے اسی سبب سے جگر میں سدہ پڑتا ہے۔ ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حلو کے جگر کے مخالف ہے یعنی ریہ میں اس کے سبب سے سدہ نہیں پڑسکتا یہ اس لئے کہ ریہ میں صاف ہوکر اس کا گزر ہوتا ہے اور یہ صفائی پہلے تو جب ہوتی ہے کہ مری کے منافذ سے بسبیل رشح کے یہ شراب ریہ میں پہنچتی ہے اسی قاعدہ پر کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جوشے کسی وسیع جگہ میں پہنچتی ہو تو رشح پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر جب اجوف کی طرف سے شراب حلو ریہ میں جاتی ہے یہ پہنچنا اس کا ریہ میں بعد اس کے ہوتا ہے کہ فضلہ اور ثقل وغیرہ جگر میں رہ گیا ہے اور وہ شراب صاف اور سیال ہوکر تنگ راہوں یعنی عروق جگر سے کشادہ مقام یعنی ریہ میں پہنچتی ہے پس گویا دوبارہ صاف ہوکر یہ ریہ میں جاتی ہے اب سدہ کی وجہ ہوسکتی ہے اور اس طرح اور جملہ حالت میں شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہوا اشیاء موافق جگر کے دواؤں میں جوشے تلخ ہے کہ تلخی کی وجہ سے تفتح کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اس کے ذریعہ سے مفتح ہو اور کس قدر قبض بھی اس میں بوجہ عطر ب کے ہو جگر کو موافق ہوگیا ور مناسب جو ہر روح جگر کے ہوگی اور اس کی عفونت کو منع کرے گی جیسے دارچینی اور نقاح اذخر اور مرکی وغیرہ (۲) اور وہ چیز جس میں قوت غسل اور جلد کی ہو اور تنقیہ صدید جگر کا جوردی ہوا کرے بشرطیکہ مبالغہ اور زیادتی سے قوت غسل کے اس میں ارخا اور ڈھیلا کرنا جوہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہے (۳) اسی طرح جس دوا میں قوت انضاج اور تلمیین کی ہو خصوصاً اگر کسی قدر قبض اور تقویت بھی اس میں ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۴) اور جوشے باوجود ہر دو اصاف مذکورہ بالا کے لذیذ بھی ہو جیسے زبیب خواہ سریع النفوذ ہو جیسے شراب ریحانی اکثر ایسے لوگوں کے جگر کے واسطے مفید ہوتی ہے کہ جس میں حرارت شدید نہیں ہوتی اور اگر دوائے مذکور ہمراہ خاص مذکورہ کے لذیذ بھی ہو زیادہ لائق اس کے ہوگی کہ جگر کو محبوب ہو جیسے زبیب اور انجیر اور بندق اور نفع بھی اس کا درجہ کمال پر پہنچے گا پھر اگر باینہمہ اوصاف کے اس میں

یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نہ کرتی ہو اس کے نفع کی کچھ حد نہ ہوگی۔ طرخشقوق اور ہندبائے بستانی اور بری بھی جگر کے موافق ہے اور امراض حارہ جگر کو (سوائے اسہال حار کے) بالخاصہ بھی مفید ہے اور براہ کیفیت باردہ کی جو مضاد حرارت ہے بھی نافع ہے پس اس کا نفع دونوں طرح سے ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم مرکی جس کی تلخی شدید ہے جگر حار کے واسطے نافع تجویز کرتے ہیں اور اس کا نفع بوجہ تفتیح سدہ کے تلخی کے جہت سے اور یہ سبب تقویت کے براہ قبض کے خیال کیا جاتا ہے اور امراض باردہ میں بالخاصیت بھی نافع ہے اور بہ نظر تفتیح اور تقویت کے بھی نافع ہے (مگر سعال صدری میں مضر ہے) جس وقت افراط برودت جگر میں ہو دونوں کاسنی میں جسے چاہیں شہد یا ماء العسل ملا کر استعمال کریں پس شہد اچھی طرح مقابلہ تبرید جگر کا کرے گا اگر تبرید کاسنی کا خوف ہو اور تمام افعال کاسنی پر شہید کی آمیزش معین ہوگی۔ کبھی یہ دونوں کاسنی سوکھا کر شہد خواہ ماءالعسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہیں اور کبھی شہد کے ہمراہ جوش دے کر تناول کی جاتی ہیں پس خوب نفع دیتی ہیں ور تفتیح کرکے خلط بارد کو براہ بول خارج کر دیتی ہیں غذا میں جگر کو وہ غذا موافق ہے جس کا کیموس جید ہو۔ شیرینی جگر کو ایسی موافق ہے کہ اس سے جگر فربہ ہو جاتا ہے اور تقویت و تعظیم حبثہ جگر کی جلاوت سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر بہت جلد حلاوت سے جگ میں سدہ پڑ جاتے ہیں اس لئے کہ شیریں کو بعنف و روشنی مع اور اخلاط کے جگر جذب کرتا ہے اس واسطے واجب ہے کہ جس شخص کے جگر میں ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے اس لئے کہ شیرینی بہت جلد مستحیل مرار کی طرف ہو جاتی ہے اور سدہ بھی جگر میں پیدا کرتی ہے (چنانچہ شراب شیریں کے بیان میں گزر چکا) زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہو جو غلیظ ہو اس لئے کہ سدہ پیدا کرتی ہے اور تیز شیرینی (جیسے قند سیاہ کہ بہت زیادہ مستحیل بمرار ہو جاتی ہے پستہ جگر کو بہ سبب عطریت اور قبض کے نافع ہے اور تفتیح مجاری عذا بھی کرتا ہے مگر تسخین اس میں زیادہ ہے۔ اور رقندق جمیع امزجہ جگر کو نافع ہے اس لئے کہ اوس کی حرارت شدید نہیں

ہے اور مفتح بھی ہے اور ریموس اس کا جید ہے۔ جگر گرگ اور گھونگھوں کا گوشت جگر انسان کو بانحاصیت نافع ہے علاج سوٗ مزاج حار جگر کا تدبیر میں ایسے جگر کے نرمی کرنی چاہئے اور درجہ انتہا کی تدبیر دوائے اور غذائی نہ کرنی چاہئے۔ زیادہ ارخا جو کہ مرطبات مائی سے پیدا ہوتا ہے اس سے بھی جگر کو بچانا چاہئے اور سدہ پیدا کرنے والی تدبیر سے بھی اوس کی نگاہداشت کرنی لازم ہے جیسے استعمال بروات غلیظ کا زیادہ تخدیر سے بھی اجتناب کرنا چاہئے بلکہ واجب ہے کہ جو مبردات ایسے مزاج کے علاج میں استعمال کیے جائیں ان میں ہمراہ تبرید کے جلا اور تفتیح ہو اور تنقید غذا اور قبض اس قدر کہ مقوی ہو اور زیادہ قبض نہ ہو۔ آب جو میں یہ سب اوصاف فراہم ہیں (مگر قوت قابضہ نہ دہ ہو) ہندبائے بری اور بستانی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ان فوائد کی نظر سے اس لئے کہ مزاج اس کا مائل برودت کی طرف ہے اور افراط برودت نہیں ہے اور اس میں تلخی ایسی ہو کہ تفتیح کرتی ہے بدون تسخین کے اور قبض اس میں بدرجہ اعتدال ہے کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہے بلکہ اس کی منفعت تو یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ جگر بارد کو نافع ہوتی ہے دونوں قسم کی کاسنی جگر کی ادویہ میں پڑتی ہے چنانچہ ادویہ مفردہ جگر کے مقام پر بھی ہم نے لکھا ہوا اور نقشہ ہائے ادویہ جگر کتاب ادویہ مفردہ میں بھی لکھ چکے ہیں کبھی۔ اس کو ابال کر بھی کھلاتے ہیں خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز اور کشنیز خشک کے اور سرکہ کے ساتھ بھی تناول کی جاتی ہے زرشک میں نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تر مہندی میں بھی جس وقت طبیب اپنی حدس صائب سے (توجہ کی بول اور وجود ثقل کے) دریافت کرے کہ جگر میں سدے ہیں ادویہ مذکورہ رکرنس کا اضافہ کر دے اس لئے کہ کرفس سدہائے جگر کے ہر قسم کی تفتیح کرتی ہے (مقعر جگر کا سدہ ہو یا محدب جگر کا) اور نفوذ اس کا بسرعت ہو جاتا ہے اور اس طرح حال سکنجبین کا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے عصارہ کاسنی اور عصارہ کا کنج اور عصارہ عنب الثعلب مکدو اوقیہ اور عصارہ کشنیز تر اور عصارہ یا زیانہ ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ اور نصف درہم زعفران اس میں داخل کر کے پلائی

جائے روغن گل تازہ اور عمدہ اور روغن نفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جائے کہ حرارت جگر کی تعدیل کرتا ہے منجملہ دواؤں کے جو کہ جگر حار کو نافع ہوتی ہیں یہ دوا ہے اسفیوس یعنی اسپغول دو مثقال ہمراہ شکر طبرز اور آب سرد کے تناول کریں۔ ایضاً عصارہ کدوے بریان اور عصارہ ککڑی اکا اور آب انار اور مادہ گاؤ کا وہی اور آب سیب اور آب کثری اور بنفشہ اور عصارہ گل سرخ تازہ کو پلائیں اور اگر گرمی اور حرارت میں سکون نہ ہو اس وقت ماٗ الجبن ہمراہ سکنجبین کے نفع کرے گا جو ہر روزہ ہمراہ تین درہم ہلیلہ زرد کے اور ایک درہم لک مغسول اور نصف درہم تخم کرنس کے پلایا جائے اور جب دو ہفتہ اس طرح ماٗ الجبن کے استعمال سے گزر جائیں مادہ شتر کے دودھ کا استعمال شروع کرنا چاہئے ایک رطل سے دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی ادویہ جو مفتحہ اور منفذہ کا اثر رکھتی ہیں اس دودھ میں بھی داخل ہوں گی مثلاً کس قدر عصارہ خافث خواہ تخم کاسنی اور تخم کشوت وغیرہ اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے فقاح اذخر کی بھی ہوتی ہے اور اکثر احتیاج مخدرات کی بھی معاجین افیونیہ اور وہ معاجین جنہیں بھنگ پڑتی ہے ان کی بھی حاجت ہوتی ہے اور میں ایسے مخدرات کا استعمال جب تک ان سے بچانا ممکن ہو نا پسند کرتا ہوں جو شخص جوان اور قوی ہو اس کو بیشتر نہار اٹھ کر فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لینا کافی ہوتا ہے جگر حار کی تدبیر میں قرص طباشیر اور قرص زرشک جو بارد اجزاء سے مرکب ہو اور قرص کافور بھی نافع ہے منجملہ اقراص نافعہ کے ایک قرص یہ بھی ہے گل بید مشک اور گل سرخ نیلوفری مکدس درہم سرخ گلاب کے پھول کی پتیاں بارہ درہم کافور ڈھائی اور ہم صندل سرخ لک معنوں ان ادویہ میں (مثلاً سازدن اور دارچینی وقرنفل وغیرہ) جس طرح کہ صبر بھی انہیں ادویہ میں دھویا جاتا ہے ایسے لک مغسول سے سات درہم او رفوفل آٹھ درہم زعفران تین درہم ریوند خطائی پانچ درہم طین قبرسی اور مصطگی پرسیاؤ شان ہر واحد تین درہم آب ـــــ ملو اور آب کاسنی میں تر کر کے قرص تیار کریں ہر ایک قرص بوزن ایکمثقال کے ہو اور ایک ہی

قرص ہمراہ آب سنب الثعلب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر حار کو ضمادات بھی نافع ہوتے ہیں یہ ضماد بھی ازیں قبیل ہے۔ خرفہ کو کوٹیں اور اس پر روغن گل سرد کیا ہوا ڈالیں اور ضماد کریں۔ یا صندلیں ایک اوقیہ اور فوفل اور بنفشہ خشک نصف اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ افتیں چہارم اوقیہ کافور دو درہم ان اجزاء کو اوس قیروطی پر زیادہ کریں جو روغن بید سادہ سے تیار ہوئی ہے اور کسی جڑی چیز خصوصاً کدو خواہ بڑے نیبو یا چقندر کے پتے پر لگا کر جگر پر ضماد کریں۔ کبھی ضماد عصارہ ہائے بقول باردہ سے مثل عصارہ کدو اور ککڑی و دیگر اشیاء از قسم بقول باردہ سے کیا جاتا ہے جن کا بیان باب مشروبات ادویہ میں ہم نے کیا ہے اور انہیں ضمادات میں جو خواہ مسور کا ستو ڈالا جاتا ہے اور روغن گل بلا کر ضماد کیا جاتا ہے اور بیشتر انہیں کوئی دوا مثل صندل اور فوفل اور کافور کی بھی پڑتی ہے اور کچھ دور نہیں اگر ان ضمادات میں از قسم عطریات بعد خوشبو ادویہ کی داخل ہوں اور آب ہائے فواکہ خوشبو مثل سیب وغیرہ کے ملائے جائیں اور اکثر تھوڑی سی میسوسن بھی انہیں چھڑک دیتے ہیں غذا جو ایسے بیماروں کو دی جاتی ہے جیسے اب جو اور سلافات بقول مذکورہ او جدم اونہیں سرد تر کاریوں کا پختہ کیا ہوا اور کاسنی کا ساگ پکایا ہوا ہمراہ کشنیز تر کے ادرکا ہوا اور چقندر را دبالے ہوئے اور دوغ اور ترش اور ترش دودھ کا پانی اور گوشت حلزون کا فواکہ میں آلوچہ اور ریبی اور امرود مگر اس کو زیادہ نہ کھائے ورنہ قبض زیادہ کرے گا اور سدے بھی پیدا کرے گا ایضاً سیب اور انار میخوش اور انگور ترش اور اس کے قبض کو ایسی شے کے ہمراہ کھانے سے توڑ دینا چاہئے جس میں کس قدر تلیین ہو اور توت شامی اور پیاس ہمراہ کبر کے اور سرکہ اور زیت جو آب انار سے بنایا گیا ہو اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہ ہو خصوصاً وہ قسم جن کا نام زتی ہے اور فلسطی اور ہندی کی یہ اقسام ایسے بیمار کے لئے مناسب ہیں جو چیز ان ادویہ مین سے ایسی ہے کہ اس میں تبرید کے ساتھ قبض بھی ہو اس کو پے در پے تناول نکرنا چاہئے کہ خوف سدہ پڑ جانے کا ہے۔ جو خربوزہ سخت ہو اور

شیریں کم ہو اور اس طرح وہ انگور جن کے مغز میں سختی ہو اور شیریں کم ہو اس کے کھانے میں کچھ خوف نہیں ہے اور خصوصاً وہ انگور جو کہنہ ہو اور میخوش مونگ کے پکوان اور قطفیہ اور قرعیہ اور اسفاناخیہ اور عدسیہ کہ انہیں ترشی ہو یا نہ ہو ان لوگوں کو نافع ہیں۔ بعض طبیب ایسے بیماروں کو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہیں مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔ فندق میں زیادہ تسخین نہیں ہے اور سدوں کی تفتیح بھی کرتا ہے اور جید الغذا ہے بس اس کے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہیں ہے جس میں کس قدر تبرید ہو گوشت کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو پالک کے ساگ میں پختہ ہوں خواہ سرکہ میں پختہ کی جائیں اور مصوصات اور قریضات جو لجمان لطیفہ ہے جیسے گوشت جدی یعنی حلوان بزخواہ سبک اقسام طیور کا گوشت جو باآسانی ہضم ہو جائے جیسے کبک اور جنگلی کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ ہو اور فاختہ کا گوشت ایسی چڑیوں کے بطوں بھی املو نافع ہیں جیسے اور یعنی مرغابی اور بچہ ہائے مرغ اور کنجشک اک گوشت ترشی بڑے یا نہ پڑے جانوروں اور طیور کا جگر اور طحال اور دل کا کھانا ان کو مضر ہے اور جو گوشت غلیظ اور تفصیل ہیں جیسے بزکوہی اور مینڈھا اور حیوانات جو پٹھ زیادہ رکھتے ہیں اور جن کا گوشت سخت ہے مگر گوشت جو گاؤ کا فریض کے طور پر پس انہیں بیماروں کو نفع دیتا ہے جن کے معدے قوی ہوں ایسے انڈے سے کہ پکانے میں سخت ہو جائے خواہ بریان کرنے میں سخت ہو گیا ہو بھی ان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ زیادہ چکنائی کی چیزوں نے بھی انہیں احتیاط کرنی لازم ہو اس لئے کہ کفیل صفرا ہو جاتے ہیں۔ شراب بھی ان کو مضر ہے مگر اس قدر کو بجہت عادت اور خوگری کو اس کے دیتے ہیں لاچاری ہو یا ضعف ہضم کی وجہ سے اس کا دینا ضرور ہو ایسے وقت اگر پلائی جائے وہ بھی تھوڑی سی اور رقیق مائل پسیدی ہونی چاہئے۔ تدبیر باردمزاج جگر کی ایسے لوگوں کو شراب افسنتیں ہمراہ سکنجبین عسلی کے پینا نفع دیتا ہے اور کبھی سرد جگر والے بیمار کو یہ تدبیر مفید ہوتی ہے کہ قرص انتیں تناول کر کے شب کو سو رہے بروزسختہ جو مشہور ہیں زیادہ نافع ہوتے ہیں

سلیخہ مکد چھ درخمی ایرسا برگ مرزنجوش مکد آٹھ درخمی اشق ۲۴ درخمی صمغ البطم کندرمکد بارہ درخمی موم ڈیڑھ رطل روغن حنا بقدر حاجت ایضاً حماما ایک اوقیہ حب بلسان مقل قرو مانا حنا مر کندر زعفران ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ سنبل شامی دو اوقیہ صمغ البطم چھ اوقیہ کندر اور مقل کو کسی شراب میں پہلے گھولیں اور پھر زعفران کو بھی اسی میں خوب محلول کریں اور صمغ البطم کو روغن ناردین میں بھگودیں اور باقی ادویہ کو خشک پیسیں اور روغن ناردین اور شراب مذکور سے ملا دیں اور تھوڑا سا موم اس پر ڈالیں اور بطور ضماد کے استعمال کریں۔ یا ان کے یہی اور اردجوا دصغ عربی اور مغز ساق گاؤ اور روغن گل اور افسنتین اور حنا اور سنبل زعفران اساروں ایرسا روں ایرسا قرنفل اشق مصطگی حلک الانباط اور ان اجزاء میں سے گرم اور سرد کی مقدار بقدر حاجت کے کم وبیش کرنی چاہئے غذا ایسے بیمار کی لباب خیز عمدہ ہے جو کسی شربت میں بھگو کر استعمال کریں خواہ ان کو خندیقون وج قسم شراب کی ہے اس میں اور گوشت کے اقسام سے ایسے جو سب کے ہیں جیسے گوشت کنجشک کا خواہ ان کو گوشت کبک یعنی چکور کا یا گوشت دراج یعنی تیتر کا یا گوشت حجل یعنی کبک کا اور گوٹے جمال کا اور بطون اوز یعنی مرغابی کا خصوصاً یہ سب گوشت بھنے ہوئے اور اگر قلیہ تیار کیا جائے تو اس میں مصالح خوشبو ڈالیں اور کرنب مطبوخ جو تین مرتبہ پانی میں پانی بدل بدل کر پکایا جائے اور پھر اس میں خوشبو مصالح گرم بھی داخل ہوں اور دارچینی اور فلفل اور زیرہ وغیرہ بھی شریک ہو اور سداب اس پر تراش کر ڈالی جائے۔ احشا جو پینے کے واسطے تیار ہوں مثل حلبہ اور لبوب مارہ کی بنائی جائیں کبھی ایسے بیمار کی غذائیں کاسنی اور خصوصاً جو قسم کاسنی کی زیادہ تلخ ہے وہ بھی پڑتی ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ باجرہ جو خوب گل کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض وک زیادہ مانع ہوتا ہے اور میری رائے میں تجویز ہذا ٹھیک نہیں ہے تنقل کی چیزیں خوا کہ میں سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کا ایسے لوگوں کے واسطے ہے اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہیں کہ پستہ اور بادام دونوں سے پرہیز کرنا

چاہئے کہ معدہ پر گرانی پیدا کریں گے مگر پستہ کے نسبت اس قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہئے (اس لئے کہ مقوی معدہ ہے) گوشت حلزون یعنی گھونگھی کا گوشت بھی خصوصاً اگر خوشبودار چیزوں سے مبرز کیا جائے بہت مفید ہے۔ دودھ اور مچھلی اور فواکہ تر اور گوشت ہائے غلیظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہئے تدبیر مزاج یابس جگر کی مرطبات مشہور جو از قسم غذا کے ہوں اور بقولات مرطبہ اور طلا ہائے مرطبہ اور ضمادات اسی طرح کے اور اشربہ بھی جو تر طیب پیدا کریں اور حرارت برودت میں مائل باعتدال ہوں بقدر حاجت پس انہیں اشیاء سے ایسے مزاج کی تدبیر کرنی چاہیئے اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی لحاظ رہے کہ ترطیب بافراط نہ ہونے پائے کہ منجر بسوٗ القینہ ہو جائے اور ترہل اور استقاء کمی پیدا کرے تدبیر مزاج رطب جگر کی ریاضت اور کمی غذا اور تناول ایسی چیز کا جس میں لطیف اور نشف ہو اس کا علاج ہے خصوصا وہ چیزیں کہ جس میں ہمراہ نشف کے تجفیف بھی ہو اور پانی کم پینا اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تجفیف بھی پیدا نہ کرنی چاہئے ورنہ ذبول پیدا ہوگا تدبیر مزاج گرم خشک کی ایسا آدمی غذا ہائے بارد رطب اور سرد بقول کھایا کرے خصوصاً کاسنی کو اور جس چیز میں قبض شدید اور نشف کی قوت ہے اس سے پرہیز کرے زیادہ مفید ایسے مریض کو شیر مادہ خوکا ہے ضعیف اور ناتوان بقدر سات اسا نبر کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی توانا دس استار تک استعمال کر سکتا ہے چانول اور زیرہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر تھوڑی مقدار پستہ کھانے میں ضرر نہیں ہے بلکہ شاید یہ نظر مناسب مزاج کے فائدہ بھی ہو۔ مراہم اور اضمدہ بادو رطب کا بھی استعمال کرے اور با ان میں اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترتیب نہ ہونے پائے کہ از خاتک نوبت پہنچے اور گوشت ہائے غلیظہ سے بھی پرہیز کرے اور اعضائے غلیظہ حیوانات کے کھانے سے بھی ایسے حیوانات کے اعضا جس کا گوشت عمدہ ہے پس جگر اور تلی ایسے جانوروں کی غلیظ ہے اس کو ترک کردے تدبیر مزاج حار رطب کی ان مبردات کا استعمال کرے

جن میں قبض ہو اور نشت بھی ہے غذا کے اقسام سے ہوں خواہ دوا ہوں اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہو اس وقت ان اشیاء کا استعمال کرے جو ان مواد کو لطیف کریں اگرچہ ان میں نشف کی قوت نہ ہو جیسے ماء الجبن اور شکر طبرزد یا ان کو بے عصارہ درخت ملوئے سبز خواہ آب سبز کا کنج بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو مثقال صبر کے قوی آدمی کے واسطے اور اس سی کم ضعیف کے واسطے یا نصاف ثفال ایارج ہمراہ ایک استار املتاس کے جو ایک سکرجہ آب برگ ملو خواہ آب رگ کاسنی میں تر کیا گیا ہو خواہ تنہا املتاس آب کاسنی اور آب رازیانہ یا اب ملو میں تدبیر مزاج بارد یابس کی ضماد ہائے گرم اور چرب اور نرم از قسم مراہم وغیرہ کے مشتمل ہوں گے اور معاجین مارہ جیسے دواء اللک اور دواء اللک اور دواء کرکم اور معجون قباد ملک اور امروسیا اور اثاناسیا اور قوتی اور معجون فندادیقون سے چنے کے برابر پایا فلا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جس میں روغنہائے رطب داخل ہوں۔ اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہئے اگر قبض طبعیت ہو اس حب کا استعمال کیا جائے سکبینج اشق جاؤشیر ہموزن اور تخم کرنس اور انیسوں ہر واحد برابر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہر ادویہ سابقہ کے ہو یعنی مثلاً اگر سکبینج ۴۔ ماشہ ہو تو کرض ۳ ماشہ اور اس طرح انیسوں بھی اور سب اجزاء سے گولیاں تیار کریں خواہ فقط سکبینج کو مع کسی ایک دوا ادویہ حب مذکور سے لے کر گولی تیار کریں اور وزن ایک یا دو دوا کا ایک ادویہ مذکورہ بالا سے مثل وزن مجموع کے ہو (مراد یہ ہے کہ جس قدر مجموع اجزائے حب مذکورہ کا وزن ہوتا اگر ان ادویہ میں سے فقل ایک دوا خواہ دو پر اختصار کریں اب بھی وزن فقط اسی دواء واحد کا خواہ دو دواؤں کا برابر اس قدر وزن کے ہوں جو پانچوں ادویہ کا وزن ہوتا) اور قدر شربت ضعیف کے واسطے ایک مثقال اور قوی کے واسطے دو مثقال ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرہ بعید ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی کا وزن مجموع حبوب کے ہو اور مراد یہ ہے کہ اس

نسخہ کے پانچوں اجزاء کا وزن اسی حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہو سکے بحسب طاقت اور تحمل مریض کے اور اگر اس نسخہ سے فقط ایک خواہ دو دواؤں پر اقتصار کریں اس وقت بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسخہ کے وزن اجزاء کا حساب پیچیدہ طور پر شیخ نے لکھا ہے گو نسخہ ایسا عمدہ نہ ہو مگر ہم کو تینوں وزن اجزاء حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہے جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کے واسطے ضعیف کے ۴ ماشہ ہے اور قوی کے واسطے ۹ ماشہ ہونا چاہئے پھر چونکہ تین ادویہ اگر چار چار ماشہ لی جائیں تو مجموعہ اس کا بارہ ماشہ اور دو دوا دو یہ تین تین ماشہ کا وزن مجموع چھ ماشہ پس قرضی مجموعہ سے کل کا وزن اٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہے اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو تیار کریں تو سکبینج اور اشق اور جاؤشیر گو ایک ایک ماشہ اور تخم کرنس اور انیسوں کو چھ چھ رتی لیں اب پانچوں ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ یعنی ایک مثقال کا ہو جائے گا اور قوی کے واسطے ہر ایک دوا کا وزن دو چند کرنے سے نو ماشہ یعنی دو مثقال ہو گا اور اگر فقط سکبینج خواہ اس کے ہمراہ کوئی اور دوا لی جائے تو اسی حساب سے بھی سمجھنا چاہئے متن اس نسخہ کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دوا کے استعمال میں اس امر کا لحاظ پر ضرور ہے کہ زیادہ استعمال دوائے مرخی کا نہ ہونے پائے تدبیر بارد رطب جگر کی جن دواؤں میں اور غذاؤں میں قبض اور حرارت اور تلطیف اور نشف کی قوت ہے ان کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر کوئی مادہ بارد رطب ہو اس کا استفراغ کیا جائے گا ماء الاصول قوی سے خواہ ککلانج سے یا ایارج ارکاغانیس سے مگر استفراغ بہ نرمی اور بہ لطف کرنا چاہئے اور تدبیر لطیف اور تسخین جگر کی بھی جائے گی اور گوشت ہائے سبک ہمراہ مصالح خوشبو کے اس کی غذا میں تجویز کرنے چاہئیں اور شراب قوی رقیق بقدار قلیل پلائی جائے اور معاجین کبار جیسا موقع اور مناسب بحال مریض ہو وہ بھی کھلائے جائیں اور اضمدہ محللہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہئے جگر کا چھوٹا ہو جانا بعض آدمیوں کا جگر چھوٹا ہو جاتا ہے اور بیشتر کوچکی

یں جگر مثل گردہ کے ہو جاتا ہے جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہے کہ ایسا آدمی جس وقت اپنی حاجت اور خواہش کے مقدار پر غذا کھاتا ہے جگر میں اس کی گنجائش نہیں ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر میں پہنچتی ہے جس سے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہے اس وجہ سے جگر میں سدہ اور طرح طرح کے آلام درد گرانی اور تمدد پیدا کرنے والے عارض ہوتے ہیں اور قوت جگر میں وہن اور سستی افعال میں عارض ہوتی ہے اس لئے کہ اس کی قوت فاعلہ تحت میں قوت منفعلہ کے دبی ہوئی اور تنگی میں رہتی ہے اور اس طرح جو مقدار کیلوس کی اس میں پہنچتی ہے اس کے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جا کر سستی افعال پیدا کرتی ہے لہذا ایسے لوگوں کے حالات ہضم جگری اور جذب اور امساک اور تمیز اور دفع جملہ امور میں اختلال عارض ہوتا ہے اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونے سے ذرب اور اسہال کثیر عارض ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر مقدار کیلوس کی اس کا مادہ صاف سدہ جگر میں عارض نہیں ہوسکتا ہے علامت کبھی صغر جگر پر سدہ اور ریاح کثیرہ کے پیدا ہونے سے دلالت ہوتی ہے اور جو غذا بمقدار معتدل کھائی جائے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہے اور تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے اس لئے کہ بدن کو غذائے کثیر کی حاجت ہے اور انہیں لتی اور یہ ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہے اور اکثر حدوث اورام اور سدوں کا ہوا کرتا ہے زیادہ تاکید شناخت صغر جگر پر انگلیوں کے چھوٹے ہونے سے ہوتی ہے کہ اصل خلقت میں چھوٹی ہوں۔ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیوں نہ کھا جائے اس کے بدن کو حصہ اس غذا سے اتنا نہیں ملتا تھا کہ فربہی اور توانائی آجائے اور نہ کوئی شے معتد بہ از قسم فربہی اور رونق وغیرہ کی اس کے بدن پر تناول غذاہائے متناولہ سے آئی تھی لہذا جالنوس کی سمجھ میں یہ آیا کہ اس شخص کا جگر چھوٹا اور مجاری جگر میں تنگی ہے پس یہی تدبیر اس کی جالینوس نے کی اور مفید ہوئی علاج ایسے لوگوں کی تدبیر یہی ہے کہ غذائے قلیل الحجم کو اختیار کریں جس میں قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اس غذا کا بسرعت ہو جایا کرے اور چند مرتبہ غذا کو

متفرق کر کے کھایا کریں بیچ میں ٹھہر ٹھہر کر اور ادویہ مدرہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہیں جن سے جگر کا تنقیہ اور تلطیف اور تفتیح سدہ ہائے جگر کی ہو جایا کرے دوسرا مقالہ ضعیف جگر اور سدہ ہائے جگر اور اوجاع یعنی درد ہائے جگر کے بیان میں اور نفخہ جگر کا بیان بھی اس مقالہ میں ہوگا۔ضعف جگر کا بیان جالنیوس نے کہا ہے کہ مکبو دوہی آدمی ہے جس کے جگر میں ضعف ہو اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دبیلہ وغیرہ کے اس میں ظاہر نہ ہو۔مگر ضعف جگر دراصل اس کے تابع امراض جگر ضرورت ہوتے ہیں۔ضعف جگر یا تو بہ سبب سوٗ مزاج مفرو یلا مادہ کے ہو یا سوٗ مزاج مادی ہو اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہو کر اس میں پھیل گیا ہو خواہ اور ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر میں آیا ہو جس میں اور جگر میں مجاورت اور قربت ہے جیسے مرارہ جس وقت صفرا کو جذب نہیں کرتا ہے مادہ صفراوی جگر تک پہنچ جاتا ہے یا طحال اگر جذب سودا نہ کرے۔اور کلیہ یعنی گردہ اور مثانہ جس وقت جذب مائیت کیلوس کی نہ کریں یا رحم جس وقت زیادہ رطوبت اس سے جاری ہو کہ جگر میں برودت آجائے یا ان کہ حیض بند ہو جائے اس وقت خون جگر کا فاسد ہو جائے گا معدہ جس وقت جگر کی طرف کیلوس جیدالہضم روانہ کرے بلکہ ضعیف الہضم خواہ فاسدالہضم کیلوس معدہ سے جگر میں پہنچے خواہ امعا میں جب کسی قسم کا الم اور گزند پہنچتا ہے خواہ انہیں امعا میں کوئی غلط بالزوجت بکثرت ہوتی ہے اور اس سبب سے امعا اور مرارہ کے بیچ میں سدہ پڑ جاتا ہے لہذا اخلاط مراری جگر سے جدا ہو کر مرارہ میں نہیں پہنچتی اور اسی جگر میں بھری رہتی ہے پس جو تمیز خون کی مرارہ سے ہونی چاہئے جگر نہیں کرتا اور یہ خرابی اکثر قولنج میں پیدا ہوتی ہے (یا اس خرابی سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہے) یا بہ سبب مشارکت اعضائے صدر کے جگر میں ضعف اور سوٗ مزاج پیدا ہو یا جمیع بدن کی مشارکت سے سوٗ مزاج اور ضعف جگر پیدا ہو جیسے حمیات میں ایسا ہی ہوتا ہے کبھی ضعف جگر فقط سوٗ مزاج سے نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ کسی ورم دموی خواہ ورم حمراہ باصلابت اور سرطان اور ترہل یا قرحہ یا شق ہو جاتا یا کسی عفونت کے جگر میں عارض

ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے جو ضعف جگر کلی ہے یعنی تمام جگر کے اجزا میں ضعف ہے اس سے جمیع قوت ہائے جگر ضعیف ہو جاتے ہیں اور اکثر ضعف جگر کلی نہیں ہوتا بلکہ بہ نظر کسی قوت کے چاردن قوتوں سے جگر کے ضعف عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر میں بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور قوت ماسکہ میں رطوبت سے اور قوت واقعہ میں بسبب یبوست کے ضعف پیدا ہوتا ہے علامات رنگ بدن کا ان چیزوں میں سے ہے جن سے دلالت اکثر اوقات حال جگر پر ہوتی ہے اس لئے کہ مکبود کا رنگ اکثر زرد سپیدی مائل ہوتا ہے اور بعض اوقات سبزی مائل اور تیرگی مائل بھی ہوا کرتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا دلائل امزجہ کے مقامات میں جس شخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو اس کے جگر میں کوئی بیماری نہ ہوگی طبیب تجربہ کار مکبود اور معمود یعنی مبتلائے ضعف معدہ کے فقط رنگ بدن کے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کر لیتا ہے اور اس استدلال کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اس کو حاجت نہیں ہوتی جو رنگ خاص مکبود کے بدن کا ہے اس کا کوئی خاص نام ایسا نہیں ہے جو مکبود کے مرض سے خصوصیات اور مناسبت رکھتا ہو براز اور بول جو شبیہ آب گوشت کے ہوں اکثر اوقات اس امر دلالت کرتے ہیں کہ جگر کو تولید خون پر تصرف قوی نہیں ہے پس مادہ خون کو کیلوس سے اور خاص اور صاف جوہر خون کو مائیت سے جدا نہیں کر سکتا ہے اور یہ خرابی اکثر اوقات دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسالی یعنی دستوں کا غسالی ہونا آخر کا ایک اور قسم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے پس حار مزاج میں صدیدی ہو کر پھر مثل دردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہو جاتا ہے اور اس کیفیت سے پہلے اسہال صفرائے خالص کا ہوتا ہے اور سرد مزاج میں مثل خون متعفن کے ہوتا ہے اور دونوں اقسام جو ابھی مذکور ہوئے ہیں ان میں اشیا مختلف الکیف اور مختلف القوام ہمراہ برابر کے برآمد ہوتے ہیں خصوصاً سرد مزاج والے کے براز میں اور یہ حال ہو جاتا ہے جیسا کہ ضعف ہضم معدہ کے وقت حال

بصن کا ہوتا ہے اکثر جس شخص کے جگر میں ضعف ہے اس کے ہر وقت اور خصوصاً بروقت نفوذ غذا کے ایک درد ایسا ہوتا ہے جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک ممتد اور پھیلتا ہوا معلوم نہیں ہوتا ہے مزاجہائے مکبود کی شناخت انہیں قواعد سے کرنی چاہئے جو سوءمزاجات جگر کے مقام میں مذکور ہو چکے اور علاوہ ان علامات کے حارمزاج کے بعد اخلاط کو مشتعل یعنی گرم کر دیتا ہے اور باردمزاج اخلاط کو غلیظ اور بطی الحرکت کر دیتا ہے اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو مشتعل یعنی گرم کر دیتا ہے اور باردمزاج اخلاط کو غلیظ اور بطی الحرکت کر دیتا ہے اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو رقیق کر دیتا ہے جو ضعف جگر فقط بسبب مرار کے ہوتا ہے اسپر لون یرقانی دلالت کرتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ براز سفید بھی وہتا ہے اگر مرارہ خواہ امعا میں سدہ پڑ گیا ہو مشارکت طحال سے جو ضعف جگر عارض ہوتا ہے اس پر استدلال امراض طحال سے کیا جاتا ہے اور اس طرح کہ رنگ پر سواد غالب ہوگا اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگر پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سوءہضم سے کیا جاتا ہے۔ امعا کی شرکت سے جو ضعف جگر ہو اس پر استدلال بذریعہ مغص اور مروڑ کے اور نیز بذریعہ قراقر اور قولنج اور مثانہ انہیں امور سے کیا جاتا ہے گردہ اور مثانہ کی شرکت سے جو ضعف جگر عارض ہو اس پر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہے جو خلاف بول طبعی کے ہوتا ہو اور اس طرح کہ سحنہ مائل سوءقینہ استسقا کی طرف ہوگا جو ضعف جگر بسبب اعضائے صدر کے ہوتا ہے اس پر سوءتنفس اور سوکھی کھانسی دلیل ہوتی ہے اور بیشتر ایسا مریض معالیق میں ایک گونہ ثقل اور تمدد بھی معلوم کرتا ہے۔ علامات اورام جگر اور صلابت اور قرحہ اور شق وغیرہ کے جس کی جہت سے ضعف جگر عارض ہوتا ہے۔ ان کو اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کریں گے اس مقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہئے۔ دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہیں کہ جو غذا جگر سے تمام اعضائے بدن کو پہنچتی ہے غیر منہضم یا قلیل الہضم ہوتی ہے اور مستحیل کسی کیفیت ردی اور

خراب کی طرف ہوتی ہے اور اکثر بروقت ضعف قوت ہاضمہ جگر کے آنکھوں کے پپوٹوں میں تہیج اور چہرہ پر بھربھری پیدا ہوتی ہے۔اور فصد کرنے سے جو خون برامد ہوتا ہے اس میں مائیت زیادہ معلوم ہوتی ہے اور بلغمیت سی نظر آتی ہے ہاں اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب ماسکہ کے نہو کہ اس وقت زمانہ مناسب ہضم تک جگر قادر ٹھہرانے پر غذا کے نہ ہوگا۔بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہیں۔پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہ ہوتا ہو دوسری قسم یہ کہ کس قدر ہضم ہوتا ہے اس کے بعد تیسری قسم یہ ہیکہ ہضم زردی اور خراب ہوتا ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتوں کے تابع اسہال مختلف اجزائے براز کا ہوتا ہے اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہے۔اور یہ کلام ایسا ہے جس کی کوئی دلیل پیدا نہیں ہوتی کہ محصل اس کا دریافت کیا جائے غسالی اسہال ضعف ہضم پر مع کس قدر ہضم ہوتا ہے اس کے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ ہضم ردی اور خراب ہوتا ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ پہلی دو صورگوں کے تابع اسہال مختلف اجزائے براز کا ہوتا ہے اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہے۔اور یہ کلام ایسا ہے جس کی کوئی دلیل پیدا نہیں ہوتی کہ محصل اس کا دریافت کیا جائے غسالی اسہال ضعف ہضم پر مع کس قدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہے اور سفید خاص براز کا ہونا دلالت کرتا ہے کہ قوت جاذبہ زیادہ تر ضعیف ہے اور ہاضمہ یقیناً ہضم نہیں کرسکتی ہے خصوصاً اگر یہ بات ہے کہ ادھر غذا جگر میں داخل ہوئی اور فوراً نکل آئی۔اور اگر اشیا مختلفہ ہمراہ براز کے برآمد ہوں ضاد ہضم پر دلیل ہوگا۔بول بھی ایسے دلائل میں داخل ہے کہ اس کی دلالت ضعف ہاضمہ پر زیادہ ہے اور براز کی دلالت احوال جاذبہ کے یہ ہیں کہ براز میں کثرت اور نرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ براز کے ان اوصاف کے بول بھی رنگین ہو اس وقت کثرت براز سے دلالت اس پر ہوگی کہ آفت فقط جاذبہ میں ہے اور خصوصاً اگر معدہ میں کوئی آفت نہ ہو۔بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر بتاکید دلالت کرتا ہے ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل وہی ہیں جو ہاضمہ ے ضعف پر مذکور ہوئے اس لئے

کہ زمانہ روکنے غذا کا قصیر ہوتا ہے اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہے کہ ایسے تھوڑے زمانہ قیام کی وجہ غذائے غیر محمود اور ناپسندیدہ نضج خواہ غیر منہضم یا قلیل الہضم اعضا کی طرف جاتی ہے مگر یہ آفات نضج غذا کی زیادہ تر ضعیف ہاضمہ پر اور کمتر اماسکہ پر دلیل ہوتے ہیں اور خاص ماسکہ کے ضعف کی یہ علامت ہے کہ جو ثقل بروقت ورود غذا کے جگر میں تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجھ سا معلوم ہتا تھا بہت جلد اس کا زوال اگر ہو جائے تو ماسکہ میں ضعف ہوگا۔ دافعہ کی ضعف کی علامت یہ ہے کہ ہر سہ فضول یعنی صفرا اور سودا اور مائیت کی تمیز جگر میں کم ہو اور بول میں بھی کمی ہو اور کمی بول کے ہمراہ رنگ میں بھی کمی ہو اور براز کی رنگت میں بھی کمی ہو اور حاجت براز کی بھی کمتر ہوتی ہو اور سودا بہ طرف طحال کے دفع نہ ہوتا ہو بھوک بھی اس وجہ سے کم ہو اور رنگ بدن میں ترہل ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف واقعہ منجر باستقا ہوتا ہے اور کبھی قولنج بلغمی کی طرف بھی اس کا انجام ہوتا ہے۔ علاج ضعف جگر کا پہلے سب ضعف جگر کا دریافت کرنا چاہئے کہ آیا سوء مزاج ہے یا کوئی مرض آلی یعنی مرکب مرض ہے خواہ کوئی اور سبب ہے ان سب کی شناخت انہیں علامات سے کرنی چاہئے جو مذکورہ ہو چکی ہیں بعد شناخت سب کے پھر علاج کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو ہر ایک قسم کے مناسب ہے اکثر ضعف جگر کا بنسبت برودت کے ہوتا ہے خواہ رطوبت سے اور یبوست سے خواہ ایسے مواد سے جو محتبس ہوں۔ اور اسی وجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسخین لطیف سی مع تفتیح کے کیا جاتا ہے اور انضاج کی اس میں رعایت ہوتی ہے اور تلئین بھی کی جاتی ہے اور یہ تسخیں وغیرہ کی ادویہ ان کے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہیں اور ایسی دوا جو مانع عفونت ہو اور اکثر منع عفونت ایسی ادویہ عطریہ سے کیا جاتا ہے جس میں تفتیح اور انضاج اور بھی قبض ہو جیسے زعفران۔ ار کبھی تلخ چیزیں جن میں تھوڑا قبض بھی ہو کہ ایسی دوائیں بوجہ ترشی کے قبض بھی پیدا کرتی ہیں اور تقطیع بھی بوجہ علاوت کے جلا اور تفتیح کرتی ہیں جیسے حب الرمان بعد ازاں جانب حرارت اور

برودت کے رعایت کی جاتی ہے جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر ان ادویہ کیس اتھ مسخنات کواہ مبردات داخل کیئے جاتے ہیں از یں قبیل زیب بھی ہے جو خستہ سمیت خوب طرح چبایا جائے اگر کوئی ارداعی تحلیل اورام وغیرہ کے ایسا ہو کہ محلل دوا دینے کی نوبت پہنچے اس کے ہمراہ قبض دوا بھی ضرور شریک کردی جائے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ یا اس کے سوا کوئی اور شے لیکن اگر طبعیت مریض کی بستہ ہو یعنی قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اس وقت دوائے قبض کے ملانے کی ضرورت نہیں ہے بیشتر بہت اعتباس مواد جگر کے ہم کو حاجت فصد کھلوانے کی ہوتی ہے (جو باسلیق اور حبل الذراع دست رات کی مقرر ہوئی ہے) اور اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہے جس کی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کی جاتی ہے اگر مادہ بارد اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقون کے مناسب ہے اور اگر رقیق القوام اور باحرارت ہو اور سدے بھی ہوں اس وقت عصارہ غافث اور افتیں کہ انہیں ایسی چیزیں ملائی جائیں جو معین قوت اسہال ہوں (جیسے ملیلجات) بیشتر اسہال اور وزب عارض ہو جاتا ہے پھر طبعیت کو بہت جلد ادویہ قابض کے دینے کی حاجت ہوتی ہے اور اس دوا سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے بلہ ایسے وقت ادویہ مفتحہ اور مقر یہ جس میں قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئیں اور تفتیح صالح پر شامل ہوں خصوصاً ادویہ عطریہ اور علی الخصوص جب ان کو شراب ریحانی قابض میں پختہ کیا ہو۔ منجملہ ادویہ شترکہ اقسام ضعف جگر کے جو بالخاصیت اپنا فعل کرتی ہے جگر گرگ ہو جو خشک کرکے پیسا جائے اور بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے تناول کیا جائے کسی شربت کے ہمراہ جب جگر کا علاج بقدر واجب کرلیا جائے پھر اس وقت شیر مادہ شتر پلانے کی تجویز کرنی چاہئے منجملہ ادویہ جیدہ کے واسطے ضعف جگر کے یہ دوا ہے لک مغسول ریوند چینی ملکہ تین درہم عصارہ غافث تخم رازیانہ تخم تھبوہ ملکہ پانچ درہم افسنتین رومی چھ درہم تخم کاسنی دس درہم تخم کشوت آٹھ درہم تخم کرنس چار درہم اس کا قرص بنائیں خواہ سوف کرکے استعمال کریں۔ منجملہ ادویہ پسندیدہ کے جو اور ادویہ پر

نظر نفع مقدم ہے یہ دوا ہے۔ زبیب خستہ برآوردہ پچیس مثقال عفران ایک ثقال ار بعض نسخوں میں نصف مثقال قصب الزریرہ دو مثقال مقل الیہود ڈھائی ثقال دارچینی ایک مثقال سلیخہ نصف مثقال سنبل تین مثقال اذخر ڈھائی مثقال مرکی چار مثقال علک البطم چار مثقال دارشیشعان دو ثقال شہد سولہ مثقال شراب بقدر کفایت اور اکثر اس دوا میں افیون اور بزرالبنج بھی داخل کرتے ہیں جالینوس نے خیال کیا ہے کہ یہ دوامرکب ایسی ادویہ سے ہے جو اپنے خواص سے جگر کو نافع ہیں بعض اجزاء اس کے ایسے ہیں جنہیں قبض معتدل ہمراہ انضاج کے ہے اور بعض ایسے ہیں جو تجفیف اور تنقیہ صدید ردی کا کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے اجزاء ہیں جو اصلاح مزاج روی جگر کا کرتے ہیں اور بعض ایسے ادویہ ہیں جو عفونت جگر کی مضاد اور خالف ہیں اور اکثر یہ ادویہ افادہ عطریہ جیسے دارچینی اور سلیخہ کہ یہ دونوں دوائیں قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے ہیں اس لئے کہ یہ دونوں یعنی دارچینی اور سلیخہ مضاد عفونت جگر ہیں پس اصلاح مزاج کرکے سبب مفسد کو دفع کردتی ہیں اور صدید ردی کو نشف کرلیت ہیں اور نشف کرکے اس کو دفع کردیتی ہیں اور ادویہ قتالہ اور سموم کا اپنی تریاقیت کی وجہ سے مقابلہ کرتی ہیں اگرچہ دارچینی بہ نسبت سلیخہ کے زیادہ تر قوی ہے اور یہ دونوں دوائیں جملہ ادویہ عطریہ سے اقوی ہیں مثل سنبل وعیرہ کے جگر کے بارہ میں دارشیشعان اور زعفران کی یہ کیفیت ہے کہ ان دونوں میں قبض کے ہمراہ کس قدر انضاج بھی جمع ہوا ہے اور تلیین اور اصلاح عفونت بھی ہے اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اس کی حلاوت کے یہ تجویز ہے اس لئے کہ حلاوت موافق زیادہ جگر کو ہے اور بھی زبیب ادویہ صدیقہ یعنی مرغوب جگر سے ہے اور اس کے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل حواص نافعہ دوا سے ہے اور اسی زبیب میں انضاج اور تعدیل اخلاط کی بھی قوت ہے اور جلدی فاسد بھی نہیں ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقہ جگر سے ہے بشرطیکہ ایسا کوئی مانع نہ ہو جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اس

میں مضادت اور مخالفت عفونت سے بھی ہے اور شہد کے جو فوائد بہ نسبت جگر کے ہیں وہ اوپر بخوبی معلوم ہو چکے اور مفل ملین بھی ہے اور محلل بھی اور اس طرح علک البطم اور اس میں تفتیح اور جلا بھی ہے اور جب اس میں افیون اور بزرالبنج داخل ہوتی ہے تو اور بھی اس کا نفع زیادہ ہوتا ہے بشرطیکہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہو اور اسی وجہ سے قلونیا مشترک النفع اقسام ضعف جگر کے واسطے تجویز ہوتی ہے بنابراوس نسخہ کے جو افیون پر شامل ہے۔ منجملہ ان ادویہ کے جو نافع ضعف جگر کو ہیں اور انہیں تسخین شدید نہیں ہے یہ دوا ہو نارو ین تین جز افسنتین رومی دو جزء پیس کر اور شہد ملا کر تناول کریں۔ کمادات خوسبو جو معروف ہیں شراب ریحانی قبض میں پکا کر اور کبھی انہیں کمادات میں کہک بھی داخل کی جاتی ہے اور روغن ناردیں بھی خواہ اور روغن مثلاً روغن سلیخہ اور ایک صوف کا ٹکڑا لے کر فقط اسی سے بھی سینک کرتے ہیں۔ جو ضماد قراباذین میں مذکور ہوا جس میں انگور خام اور کونپل انگور کی داخل ہیں اور گل سرخ اور اس طرح تمام ادویہ جو باب ضعف ہیں از قسم ضمادات کے مذکور ہوئی ہیں یہاں بھی مفید ہیں اور سلیخہ بھی بدستور رہی ہیں اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطگی اور سنبل اور کندر اور سک اور مشک اور جوز السرو اور فقاع اذخر اور بزور معروفہ سے سن ملا کر خواہ کوئی اور شراب ملا کر اور جو ضماد کہ اس کے بعد مذکور ہے اور وہ ضماد جس میں صبر اور مصطگی داخل ہے جس وقت ضعف جگر بسبب حرارت کے ہو وہ اکثر تو یہی ہے کہ بقلت عارض ہوتا ہے اور غالباً نہیں ہوتا ہے ایسے بیمار کو بہی اور سیب کھانے کی اجازت دینی چاہئے اور امرود اور میخوش انار اور ترش انار بھی تجویز کرنا چاہئے لیکن ان فواکہ کی اجازت اس وقت ہو گی جب سدہ جگر بکثرت نہ ہوں اور آب کاسنی اور آب کو پلانا چاہئے اور فقط شوربا کہ جس میں سرکہ پڑا ہو اور چربی سے گوشت کو پاک کر لیا ہو اور کسی قسم کی چکنائی اس میں اس داخل نہ ہو اور کشنیز خشک ملا کر پختہ کیا ہو ان کی غذا میں تجویز کرنا چاہئے اور اگر حرارت زیادہ نہ ہو دارچینی سے اس کو خوشبو کر دینا چاہئے اور سنبل اور مصطگی سے جو مصوصات

کے واسطے بحال خود یعنی بے آمیزش کسی اور چیز کے اور سرد مزاج کے واسطے ماٗ العل ملا کر اور زردی بیضہ نمبرشت اور مشابہ ان کے اور غذائیں بھی جو خفیف اور سبک ہوں شوربا جوان کے واسطے نافع اور جید ہو رہا ہے کہ اس میں زبیب داخل ہوں اور دارچینی اس سے خوشبو کر دیا جائے اور مرچ سیاہ سے اور زبیب اس میں یعنی منقہ بڑے بڑے دانوں کا انہیں زیادہ نافع ہے حتی کہ اسہال شبیہ ماٗ اللحم کو بند کر دیتا ہے۔سدہ جگر کے سدہ کبھی تو درمیان خالی مقامات جگر کے عضو لمی میں پڑتا ہے اس جہت سے کہ اس مقام کا خون غلیظ ہو جس سے اس عضو عی کو غذا ملی ہے خواہ بسبب شدت ضعف واقعہ کی سدہ پڑتا ہے خواہ شدت جاذبہ کی وجہ سے اور کبھی ان رگوں میں سدہ پڑتا ہے جو کہ جگر میں ہیں یا براہ تنگی خلقات ان رگوں کے یا ان کہ قبض اور کھچاؤ وغیرہ ان رگوں کو حارض ہوتا ہی خواہ ان کہ دراصل خلقت ان میں التواا اور پیچیدگی ہوتی ہے خواہ جو چیز وں رگوں میں جاری ہوتی ہے یعنی مادہ وہی مورث احداث سدوں کا ہوتا ہے اور اکثر اس طرح کے سدے جب پڑتے ہیں شعبہ ہائے باب کبد میں پڑتے ہیں اس لئے کہ مادہ سدہ ڈالنے والا پہلے انہیں کی طرف پہنچتا ہے پھر وہاں سے صاف ہو کر چھوٹے چھوٹے منہ اور راہوں میں جو طالع نام رگ کی ہیں ان میں آتا ہے اور بہت سا ثقل اور غلیظ مادہ اس جگہ یعنی باب کبد میں چھوٹ جاتا ہے اسی وجہ سے اکثر حدوث سدوں کا جانب مقعر جگر میں ہوتا ہے۔اور پیشتر جب زیادتی مادہ کی ہو نوبت یہاں تک پر پہنچتی ہے کہ محدب جگر میں بھی سدے پیدا ہو جاتے ہیں بشرطیکہ باوصف زیادہ ہونے مادہ کے زمانہ دراز تک سدہائے مقعر جگر باقی رہیں اور ایسے ایسے عفونت کے اقسام پید اہوتے ہیں جن کا انجام حمیات ہیں اور ایسے اقسام کے ورم عارض ہوتے ہیں کہ آخر منجر باستسقا اور تولد رباح کا ہو کر دردہائے شدید او رصعوبت ناک پیدا کرتے ہیں۔ شائد امراض جگر کی پیدائش کے واسطے سدہ ہاے جگر بمنزلہ امہات یعنی اصول کے ہوں تو کچھ دور نہیں جو مادہ جگر میں سدہ پیدا کرتا ہے یا تو کوئی غلط ہو گی جو اپنی تغلیظ

سے مورث سدے کی ہوتی ہے خواہ اس کی لزوجت یا اس کی کثرت اور اسلا اس کا سبب ہوتا ہے یا کوئی ورم خواہ ریح ایک کیفیت مقبضہ اور سمیٹنے والی رطوبات جگر کی جس سے سدہ پیدا ہو پس یہی اور جگر کے سدہ پیدا کرنے والے ہیں بعض اطباء بیان کرتے ہیں کہ سدہ جگر کبھی کسی گوشت زائد او گنے سے کو ہلکسی مستے کے پیدا ہونے سے خواہ سوائے خلط غلیظ کے کسی اور شے کے جگر میں ٹھہر جانے سے بھی سدہ پیدا ہوتا ہے یہ امر بعید از قیز س معلوم ہتا ہے اور اگر ہو بھی تو کمتر اور بندرت ایسا ہوتا ہوگا اس لئے کہ رگوں کے جوہر عصب سے ہیں کہ ان میں کوئی شے گوشت اور مستہ وغیرہ کا ٹھہرنا ہو نہیں سکتا اور یہ منہ رگوں کے عصبی الجوہر مقدار اور شمار میں زیادہ بھی ہیں پھر اگر کوئی شے یہاں گے گی جملہ اجزائے جگر میں عموماً اس کا ادکنا ممکن نہیں ہے جو کہ قیاس واحد سے تصور کی جائے۔ مادہ سدوں کا بیان ہو چکا اب سبب فاعلی جو اس مادہ میں اثر کر کے سدہ بناتا ہے وہ ضعف ہضم جگر اور ضعف تمیز اور ضعف قوت واقعہ جگر کسی سوءمزاج سے کیوں نہ ہو حار ہو خواہ بارد خواہ اور کسی قسم کا سوءمزاج جو خاص جگر میں پیدا ہوا ہو یا خارج سے جگر کے از قسم ہوا وغیرہ کی اس میں پہنچا ہو منفعل یعنی مادہ (بعیدہ جس میں یہ فاعل اثر اولی کرتا ہے) غلیظ اشیاء خوردنی وغیرہ سے جیسے گوشتہائے غلیظ خواہ مٹی مترجم کہتا ہے دوسرا نسخہ طیر کا ہے یعنی ایسے طیور کا گوشت جو غلیظ ہوتا ہے خاص کر سدہ جگر اس سے پیدا ہوتا ہے متن اور مشہتیات فاسدہ جیسے کویلا اور چونہ اور روئی اور اشتان یعنی وہ گھانس جس کی سجی بنتی ہے اور بہت سے خراب قسم کے امرود اور آلوچہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو شے غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اس کے استعمال سے ضرور سدہ پڑے گا۔ بارد چیز اکثر اگر لطیف اور رقیق ہوتی ہے سدہ نہیں پیدا کرتی اور اگرم چیز ایسی کہ جس کی حرارت بقدر اس کے غلاظ ہو گرم ہو یا سرد اس کے استعمال سے ضرور سدہ پڑے گا۔ بارد چیز اکثر اگر لطیف اور رقیق ہوتی ہے سدہ نہیں پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جس کی حرارت بقدر اس کے غلظ کے ہو وہ اکثر مورث سدہ کی ہوتی ہے اوپر ہم بیان کر چکے

ہیں کہ ایک ہی چیز بقیا اس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہے اور بہ نظر اور اعضائے بدنی کے بعد جو جگر غذا پاتی ہیں وہی شے غلیظ نہیں ہوتی جیسے چبایا ہوا گیہوں اکثر بروقت حدوث سدہ جگر کے طبیعت بدنی مادہ سدہ کے اخراج اور دفع پر تنہا خود ہی قادر ہوتی ہے یا کوئی علاج اس کا معین ہو جاتا ہے اس وقت ایسے مادہ کو براز کی طرف سے اخراج کر دیتی ہے اگر وہ سدہ مقعر جگر میں ہو اور بول کی راہ دفع کرتی ہے اگر محدب جگر میں وہ مادہ ہو اور بروقت خارج ہونے ایسے مادہ کے بول براز میں اخلاط غلیظ مختلف برآمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں علامات جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر کیلوس کا جذب نہ کرتا ہو اس لئے کہ سدہ پڑنے کی وجہ سے کیلوس کو جگر میں آنے کی راہ نہیں ملتی ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ قوت جاذبہ کو خواہ مخواہ کوئی آفت پہنچ جاتی ہے اور اس کے آفت رسیدہ ہونے سے دو امر پیدا ہوتے ہیں ایک ہرج تو اس شے میں ہوتا ہے جو جگر سے دفع ہوتی ہے یعنی دیگر اعضا کی طرف جاتی ہے دوسرا ہرج اس شے میں ہوتا ہے جو کہ جگر میں محتبس ہوتی ہے دفع ہونے والی شے میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ رقیق اور کیلوس ہی کے قوام پر ہوئی ہے رقیق تو اس سبب سے کہ مائیت اور صفوت خون نے جگر میں آنے کی راہ نہیں پائی ہے اور کیلوسیت بعینہٖ اس واسطے باقی رہتی ہے کہ جگر کا تصرف اور فعل کچھ بھی اس میں ہونے نہیں پایا کہ اس کی کیولسیت کو دمویت اور قوم خون کی طرف بدل دیتا اور اکثر مقدار اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جس چیز کے لائق یہ امر تھا کہ راہ براز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شے اب ملے گی اور آیفتہ ہوگئی ہے اس چیز کے ساتھ جو کہ جگر میں چند حصہ پر اس کے تقسیم ہوتی تھی کس قدر اس سے خون اور کس قدر صفرا اور کس قدر بلغم اور کس قدر سودا بن جاتا تھا اور اب یہ سارا مادہ بجنسہٖ بلا تصرف جگر کے اس سے مل گیا جو فضلہ برابر کے لائق کے بحالت صحت افعال جگر ہوتا پس بالضرور براز کی مقدار میں کثرت ہونی چاہئے جو خرابی اس چیز میں پڑتی ہے جس کا رکن اور محتبس ہوتا جگر میں چاہئے وہ ثقل اور گردانی کا زیادہ رہنا ہے اس لئے کہ جو شے جگر میں (قبل

از آنکہ کیلوس موجودہ جگر اس میں سے گو براہ برازی کے فقط دوبارہ خلاف عادت نکل نہ جائے) پہنچے گی ضرورت ہے کہ موادات موجود جگر کی کثرت ہوگی اور مجاری جگر میں اس کے ورود سے استلا پیدا ہوگی ایسی امتلا جس طرح کہ کسی شے مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہے اور گرانی بھی ایسے وقت جگر میں پیدا ہوگی جب ایسے حال میں (کہ اگر چہ شے موجودہ سابق جگر ابھی جگر سے خارج نہیں ہوئی مگر آمادہ خروج ہے اور اس کے نکلس ی کا کوئی مانع از قسم سدہ وغیرہ نہیں ہے) جگر میں امتلا اور ثقل پیدا ہوتا ہے چہ جائے کہ جس وقت جگر سے بوجہ سدوں کی وہ شے موجودہ خارج ہوتی ہے نہ ہی پھر اس وقت امتلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہوگا اور کس قدر زیادہ ہوگی ثقل اور گرانی جگر میں ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہے مگر ایسے وقت جو ہوتی ہے وہ گرانی اور جنس گرانی وثقل ورم کے ہوتی ہے اور زیادہ نہیں ہوتی (مراد یہ کی مقدار ثقل مناسب مقدار ورم کی کمی بیشی میں ہوتی ہے اور کثرت ثقل اس وقت نہیں ہوتی ہے اور نہ شدید ہوتی ہے) مگر ورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی نسب ٹھل سدہ کے ہوتی ہے اور اس سدہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہیں ہوتی ہے خالص نہ ہو اور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سدہ نہ ہو پھر اگر تھوڑی سی کوئی شے از قسم مدد ہوگی تو نہایت قلیل ہوگی کبھی ورم خاص دلائل اورام کے جو فضول براہ بول اور براز کے خارج ہوتے ہیں وہ بھی دلالت کرتے ہیں چنانچہ ان کا بیان اورام کے باب میں کیا جائے گا جو شخص سدہ جگر میں گرفتار ہوتا ہے اس کے بدن میں خون کم ہوتا ہے اور رنگ اس کے بدن کا فاسد اور خراب وہتا ہے اگر جگر میں ریح ہوگی اس پر ہمراہ ثقل کے تمدد منتقل بھی دلالت کرے گا جو سدہ بطور تقلص اور سمٹنے جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہے اس پر تقدم اسباب مقبضہ یعنی پہلے سے ان اسباب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدن کی خشکی اور موست بھی اس کے دلائل سے ہے کبھی سدہ جگر کے تابع عسر نفس بھی ہوتا ہے اس لئے کہ اعضائے تنفس کو جگر سے مشارکت ہے۔

علاج جگر کے سدوں کا

جو ادویہ کہ ان کی حاجت جگر کی ان سدوں کے علاج میں ہوتی ہے کہ اخلاط سے پید اہوئے ہوں وہی ادویہ ہیں کہ جلا دینے کی ان میں قوت ہو اور وہ ادویہ جن میں یہ اطلاق معتدل اور ادرا بحسب حاجت کی قوت ہو اگر سدہ جانب مقعر جگر میں ہو دست آور دوا کا استعمال کیا جائے گا اور اگر سدہ محدب جگر میں ہو مدات سے علاج کرنا چاہئے اور عمدہ یہ تجویز ہے کہ پہلے استعمال ادویہ مطلقہ یا مدرہ کے مفتحات اور مقطعات اور ادویہ جالیہ کا استعمال کریں اور فصد باسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سدوں کا پرانا اور زمانہ دراز کا ہو جائے دوا پلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل باء الاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہے اس کو ہم قانون عام میں بیان کر دیا ہے اور یہی ادویہ جالیہ ہیں جن کو ابھی ہم نے لکھا ہے بیشتر بیخ کاسنی اور آب کاسنی اور شیر مادہ شتر عربی میں یہ ادویہ داخل کر کے پلائی جاتی ہیں مادہ شتر وہی درکار ہے جس کی چربی میں رازیانہ اور کاسنی اور شیح جو ایک قسم کی افسنتین ہے اور بابونہ اور اقحوان اور اذخر اور کشوث اور شاہترہ تجویز کیا گیا ہو اور انہیں بقول سے اسے چراتے ہوں خواہ کسی شراب میں ادویہ جالیہ داخل کر کے خواہ طبیخ نبر وریا طبیخ افسنتین میں داخل کر کے پلانا چاہئے اگر بول میں رسوب نظر نہ آئیں اور نہ علامات نضج کے پائے جائیں اس وقت ادویہ قویہ کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر سبب سدہ کا ورم خواہ ریح ہو پہلے علاج سبب کا اس طریقہ سے کرنا چاہئے جس کو ہم اس کے باب میں ذکر کریں گے۔ ایسے سدوں کے علاج میں شیر مادہ شتر کا استعمال اور اس کے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول اور خیار شیز وغیرہ کے اور اور لطیف اس کے مدرات سے جن تہج اور حرارت نہ ہو بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ ان مدرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائے گا اگر سبب سدہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور انداز ان رگوں کا براہ خلقت کے ہو اس کی تدبیر وہی کی جائے گی جو صغر کبد کی تدبیر ہے اور اگر قابضات کی وجہ سے اور

پیس کے عارض ہونے سے سدہ حادث ہوا ہو ملینات منضجہ کو دودھ کے اقسام مناسب میں خواہ اورمرطبات میں ملاکر استعمال کرنا چاہئے جن کا بیان ترطیب جگر یا بس کے باب میں ہو چکا ہے۔ادویہ منضجہ کے بعد اقسام باردہیں اور بعض ۔۔۔۔اور بعض حارہ ہیں جن کی حاجت سدومزمنہ میں ہوتی ہے۔ادویہ منضجہ باردہ جیسے کاسنی بری اور بستانی اور طرخشقوق اور آب بارتنگ مع پنی کے اور بارتنگ کی جڑو جملہ مدرات ایسے کہ جنہیں تبرید ہو۔کشوث بھی منضج جید ہے اوراس میں حرارت بڑھی ہوئی نہیں ہے اور ریوند بھی ازیں قبیل ہے اور افسنتین بھی کہ اگر چہ اس میں حرارت ہے لیکن جو سدہ قریب العہد ہوں حرارت سے خواہ برودت سے ان کی تولید ہوئی ہو دونوں میں اس کا استعمال کچھ خوف کی بات نہیں ہے واجب ہے کہ افسنتین کا استعمال شب کو کرکے سو رہے خصوصاً آب کشوث اور آب کاسنی اور بیخ کاسنی کے بعد اور غافث اور بادام اور مرکہ یہ سب اجزا قریب قریب اثر میں ہیں اور انہیں کے قریب عصارہ رازیانہ تروتازہ اور عصارہ کرفس ہے ہمراہ سکنجبین بزوری کے جوقوی ہو اگر حاجت حرارت قوی پہنچانے کی ہو تو شہد خواہ ماء العسل میں خواہ سکنجبین عصلی کے ساتھ قریب باعتدال ادویہ منفجہ جیسے ترمس کہ یہ افضل ادویہ ہے اقسام میں ان ادویہ کے جن سے تفتیح سدد کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ تسخین کے بدن تفتیح ہو جائے منڈی بھی اسی کے قریب ہے لیکن اس میں کس قدر زحونت بہ نسبت ترمس کے زیادہ ہے اور اگر ہمراہ آب کاسنی کے پلائی جائے یہ بھی معتدل ہو جائے گی اور خل عنصل خواہ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ ہلیون اور بیخ سوسن بھی اسی طرح منضج معتدل ہے اور لک بھی اسی طرح پر ہت اور یہ سب ادویہ بقدر واجب اور مناسب اوزان پر ملائی جاتی ہیں یا تو آب کاسنی اور آب کشوث ملاکر اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو خواہ شراب اور آب بزور ملاکر خواہ آب ترمس و طبخ افسنتین وغیرہ شریک کرکے اور سکنجبین بزوری مختلف درجہ کی اور سکرہ ثوم پڑا ہو خواہ خل انجدان اور خل زیر یعنی بادروج اور خل کبر۔منفجہ حارہ وہی ہیں جو مدرات قوی ہیں

کر پانی میں جوش دیں اور شہد ملا کر استعمال کریں یہ معجون سدہ جدید جگر کے واسطے مفید ہے فلفل ڈیڑھ اوقیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا چھ کرمہ بسبب اختلاف نسخون کے حلبہ اور قسط اور اسارون چھ کرمہ شہد ڈیڑھ رطل اسی میں معجون تیار کریں مقدار شربت بقدر ایک ملحقہ یعنی چمچہ کے ہمراہ بعض ادویہ کے جو اس کے مناسب ہوں۔ شربت کے اقسام میں سکنجبین شکری بزوری اور اس سے زیادہ قوی تر سکنجبین علی بزوری عنصلی ہے اور ماء العسل پختہ کیا ہوا اور افادیہ خوشبو جو کس قدر قابض بھی ہیں اچھے جوش دے کر ان کا اثر نکالا ہوا۔ اور مطبوخ ترمس جو تلخ ہے کہ اس میں عصارہ غافث بھی داخل ہو اور مطبوخ کرفس اور اذخر اور مک اور فوہ اور حلبہ اور مطبوخ اصول کبیر اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ داخل ہو اور مطبوخ غافث اور شراب افسنتین اور نقیع یعنی فہاندہ اس کا اور وہ خیساندہ جو صبر اور انیسون اور بادام تلخ سے تیار کیا گیا ہو۔ سہلات جو اس مرض میں موافق ہوتے ہیں جس وقت کہ حاجت اسہال کی ہو س واجب نہیں کہ قوی سہلات کا استعمال کیا جائے مگر بروقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہے کہ مسہلات خفیفہ کا استعمال کریں اس لئے کہ مادہ اسی جگہ ہے کہ دوا کی گزرگاہ سے قریب ہے (کہ اثر میں جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہیں پڑتی) اور اس سبب سے کہ عضو یعنی جگر اگر اس میں قوت ہے تھوڑا سا معین دفع فضلہ پر (یعنی سہل خفیف) اس کو کافی ہے اور ادویہ جیدہ سے ایسے وقت ایارج فیقر اور سفانج غاریقون افسنتین ہے۔ قوی آدمی کو ایارج سے ڈیڑھ مثقال اور ضعیف کے واسطے مثقال سے نصف مثقال تک اور یہ ایارج سوف کر کے روغن بیدانجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہے۔ بیشتر ایارج سیاذریطوس اور لوغاذیا کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ ضمادات میں سے جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آرد ترمس اور بروز مدرہ سے ہو اور مثلاً وہ ضماد جو حلتیت اور اشق اور افسنتین اور کمافیطوس اور مصطگی اور زعفران سے روغن ناردین اور موم کی شرکت سے ہو۔ تدبیر غذائی یہ ہے کہ ہر غلیظ گوشت اور روٹی سے پرہیز کیا جائے جو

میدہ چسپندہ سے پکائی گئی ہو اور شراب غلیظ اور شریں اور باجرہ اور چاول اور پاچہ اور کلہ سے اور سوکھے بھنے ہوئے گوشت سے بلکہ شوربے دار گوشت اچھا ہے۔ چھوہارا اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصاً جس میں لزوجت ہو جیسے اختیبہ جو قسم حلوے کی ہے اور نہبطہ اور فالودہ اور ریوڑی اور جملہ ایسی غذائیں جن سے کہ سدہ پیدا ہوتا ہے اور ہم نے بیان کر دیا ہے ان سے بھی پرہیز کرانا لازم ہے واجب ہے کہ بعد غذا کے اس کو حمام نہ کرایا جائے کہ طبیعت بدل ماتحلیل کو بلا ہضم جید کے جذب کرے گی اور سدہ پڑے گا اس طرح بعد غذا کے کسی جسم کی حرکت نہ کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہئے اور زیادہ مشروبات کے اقسام پینے کی اجازت دی جائے اور غذا کے کھانے سے دیر تک اسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہئے خصوصاً شراب پینے سے اس لئے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدون ہضم کے طرف اور اعضا کے جگر سے پہنچاتا ہے۔ اس کی روٹی کا آٹا خمیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہئے اور نمک بھی زیادہ اس میں داخل ہو جو اور جوارا او چنا اور نازک سبک قسم کے گیہون اور رہا قلا یہ سب اس کے واسطے عمدہ غذا ہیں۔ شراب کہنہ خالص جو رقیق ہیں اس کے پلانے میں کچھ اندیشہ نہیں ہے اس کی غذا میں گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہے اور ملیون اور کبر بھی ایسے مریض کو نافع ہے نفخہ اور ریح جگر کا بیان کبھی اجزائے جگر میں اور نیچے اجزائے غشائے جگر کے نجارات فراہم ہو جاتے ہیں اور جب یہی نجارات محتبس ہوتے ہیں اور کثیف ہو جاتے ہیں تو ان کا استحالہ ریح نافخہ کی طرف ہوتا ہے جو کسی طرف منفذ اور راستہ نہیں پاتیا ور جگر میں پھولی ہوئی رہتی ہے یا تو خود ان ریاح میں کثرت اتنی ہوتی ہے کہ ان کے نکلنے کی راہ نہیں ملتی اور یا ان کے جگر کے منافذ اور راہوں میں سدے پڑ گئے ہیں اس وجہ سے ان ریاح کو نکلنے کی راہ نہیں ملتی نفخہ جگر تو اسی کو کہتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور اتنی کیفیت کا نام نفخہ ہے۔ کبھی اس نفخ کے ہمراہ تمدد کثیر بھی محسوس ہوتا ہے اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہیں ہوتی جیسے کہ سدوں میں اور نہ حمی جیسے کہ ورم میں ہوتی ہے۔ نفخہ کا حدوث یا بسبب ضعف قوت

ہاضمہ کے ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ مادہ غذائی اور خلطی کے شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ پھولی اور تہیج ریح پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برانگیختہ کرے اور بیشتر اس ریح کے واسطے مقام ہیجان جگر کے نیچے ہوتا ہے جیسے کہ طحال کے نیچے بھی محتبس ہو کر برانگیختہ ہوتی ہے اور دبانے سے قرقرہ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ریح کی موجودگی پر تمدد سے استدلال ہوتا ہے جو ابتدا میں تھوڑا تھوڑا ہو کر پھر زیادہ ہو جاتا ہے اور اس تمدد میں انتقال بھی ہوتا ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بھی پہنچتا ہے۔ اور اس کے تابع تغیر حال سحنہ کا نہیں ہوتا یعنی سحنہ میں کسی طرح کی خرابی پیدا نہیں ہوتی اور نہ رنگ میں ایسی خرابی ہوتی ہے جو خارج لون معتاد سے ہو اور بیشتر دبانے سے نفخہ میں سکون اور مادہ نفخہ کے تحلیل ہو جاتی ہے علاج نفخہ جگر اور ریح جگر کا۔ سدہ جگر سے ان کا علاج قریب قریب ہے جو ادویہ محللہ ملطفہ مذکور سے کیا جاتا ہے اور معجونات بھی وہی ہیں جو باب سدہ جگر میں مذکور ہو چکے۔ حمام نہار منہ کرنا اور خالص شراب نہار اٹھ کر پینی اور پانی پینے میں کمی کرنی بھی اس کو مفید ہے۔ بعد ازاں کپڑے اور چیتھڑے گرم کر کے ان سے سینک کرنی اور افادیہ محللہ سے نفع ہوتا ہے۔ ضماد جو مصطگی اور اذخر اور سنبل الطیب وحب الرمان سے تیار ہو اور مراہم جو روغن ناردین اور مصطگی سے بزور داخل کر کے بنایا جائے پھر اگر تکمید سے تحریک مادہ میں زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہو گی پس اگر امتداد اور زیادتی درد کی امعا کی طرف منتقل ہوتی ہوئی معلوم ہو پہلے سہل دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کی جائے اور اگر درد حجاب اور سراشیف اور پیچھے یعنی پشت کی طرف جھکتا ہوا معلوم ہو مدرات دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کریں وجع کبد جگر کا درد یا تو اس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہے جو کہ جگر کے جانب غشائی میں عارض ہوتا ہے۔ اور یا ریح مدد یا سدوں سے یا اورام حارہ اور اورام سخت سے اس لئے کہ اورام باردہ بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہیں اور کبھی درد جگر حرکت اخلاط سے جو بحرانات امراض میں ہوتے ہیں ان سے بھی پیدا ہوتا ہے اور

جس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوئے ہیں اس کی شناخت ان دلائل سے کی جاتی ہے جو باب انداز بحرانی میں مذکور ہوتے ہیں۔ کبھی بسبب ضعف جگر کے بھی درد پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ بروقت ضعف کے جو غذا جگر میں جاتی ہے لفافہ جگر کو اس سے ایذا پہنچتی ہے کبھی بروقت حرکت مواد بحرانی کے ثقل اور درد اطراف جگر میں حادث ہوتا ہے درد شدید جگر میں جب ہوگا سوائے ورم گرم اور شدید کے نہ ہوگا یا ان کے ریح سے یہ درد پیدا ہوگا اس وجہ سے اگر درد شدید کے ہمراہ تپ نہو وہ درد ریحی ضرور ہوگا اور ریحی ہونے کے سبب سے اگر مریض پر بعد حدوث درد حمی طاری ہوجائے تحلیل ریاح ہوکر درد زائل ہوجاتا ہے جس طرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہے بقراط سے اس کے رسالہ قبریہ میں (جس کی طرف لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ بقراط کی قبر سے ملا ہے) یہ روایت کی گئی ہے کہ اگر درد جگر میں عارض ہو اور اس کے ہمراہ کھجلی بہ شدت تحدد وہ یعنی استخوان سر اور سر کے پیچھے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں میں بھی ہو اور تقا یعنی پس گردن پر پھنسیاں مشابہ دانہ باقلا کے پیدا ہوں اس کیفیت کے پانچویں روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مرجائے گا اور جس شخص کو یہ اعراض مزکورہ عارض ہوں گے ضرور اس کو عصر بول بوجہ سدہ کے اور تقطیر البول بسبب آفت عضلہ مثانہ کے عارض ہوگا میں کہتا ہوں شاید قیاس صحیح ہو مائیت خبیثہ جس کی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہوجاتی ہے جس وقت براہ بول اچھی طرح یا مطلقاً دفع نہیں ہوتی لہذا اطراف بدن میں مثل تحدد وہ امور موخر راس اور پاؤں کے تر انگشتان میں کسی قسم کا نفوذ غیر مناسب کرتی ہے اسی مائیت کی حرارت اور بورقیت سے یہ کھجلی پیدا ہوتی ہے اور شدید بھی ہوتی ہے علامت جتنے علامات سوء مزاج اور سدد اور ورم جگر کے (جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہے) ان سب کا بیان اپنے اپنے مقام پر جداگانہ ہوچکا ہے اور سب معلوم ہوچکے ہیں علاج بھی ہر ایک کا اوپر بجائے خود بخوبی مذکور ہوچکا ہے مگر اطبا نے درد جگر کے واسطے چند ادویہ ذکر کی ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ

ادویہ نافع ہیں اور زیادہ تر نفع ان کا ضعف جگر کی وجہ سے جو درد ہوتا ہے اسی میں ہے ہم بھی ان بعض ادویہ کو بیان کرتے ہیں مگر اعتماد ہمارا انہیں علاجات پر ہے جو اوپر کے ابواب میں ہر قسم کے واسطے لکھا گیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ درد جگر کو قرص ریوند کے مختلف نسخہ ہائے معلوم منافع ہوتے ہیں اور معجون ریوند اور دواء کو کم اور معجون سداب سہل اور قرومان اور معجون قروماتوس اور معجون قیصر اور اساناثیائے صغیر اور کبیر اور چھوہارا اور فوقایا اور معجون سقلناد س اور اقراص عشرہ اور معجون جالینوس جو بطرف فوماست کے منسب وہ ہے کہتے ہیں کہ منجملہ نافع ادویہ کے یہ دوا بھی ہے کہ دو اوقیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ اسی برگ صنوبر کا سلاقہ ہمراہ نصف درہم ریوند اور تین درہم زعفران اور کس قدر تخم کرفس اور رازیانہ کے بھی ایضاً درد چار درہم سنبل اور مصطگی دو درہم عصارہ غافث اور عصارہ افسنتین اور لک اور یوند اور زعفران اور فقاح اذخر اور مجیٹھ اور ساروں اور بزور ثلثہ یعنی کرفس بادیان انیسون اور عود خام ہر واحد ایک درہما ور عود بلسان بوزن نصف درہم اگر درد جگر کے ہمراہ اسہال بھی ہو اس وقت کے واسطے اس دوا کو بیان کرتے ہیں دردی شراب پختہ کر کے لک اور یوند اور سنبل مکد دو مثقال ایک نسخہ میں فقط مثقان واحد پر اکتفا ہے خبث الحدید چھ درہم دو اوقیہ آب کشنیز کے ساتھ پیا جائے لازم ہے کہ جملہ اقسام میں درد جگر کے مریض غذائے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرے اور اگر گوشت کھائے تو سبک طائرون وغیرہ اک گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو ضمادات میں قرومانا اور فربیون اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد جو یحییٰ بن ماسویہ کی طرف منسوب ہے۔

دوسرا مقالہ اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان میں اس مقالہ میں اکیس فصلیں ہیں بیان عام اور او رام جگر

اوران اعضا کے اورام کا جو قریب جگر کے ہیں جو اورام کہ اطراف جگر میں پیدا ہوتے

ہیں بعض تو ایسے ہیں کہ خاص جگر میں ہوتے ہیں اور بعض اورام ان عضلام مین ہوتے ہیں جو کہ جگر پر موضوع یعنی رکھے گئے ہیں اور بعض اورام ماساریقا میں پیدا ہوتے ہیں وہ اورام جو خاص جگر میں پیدا ہوتے ہیں ان کے بعض اقسما جو اجزائے عالیہ جگر اور بہ طرف محدب جگر کے عارض ہوتے ہیں اور بعض اقسام ان کے اجزائے سافلہ جگر اور بہ طرف مقعر جگر کے عارض ہوتی ہے اور بعض اقسام انہیں اورام کے حجب اور اغشیہ جگر اور عروق جگر میں پیدا ہوتی ہے مگر یہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہے اور اکثر ورم زیادہ ہوکر محدب اور مقعر دونوں طرف کے اجزاء میں پیدا ہوتا ہے پھر ورم اپنے ذاتی قسمت کے لحاظ سے یا تو فلغمونی دبیلہ ہوتا ہے یا دبیلہ نہیں ہوتا یا صفراوی ہوتا ہے یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہے خواہ نفخہ ریحی کے طور پر ہوتا ہے اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا (مع حمیات ضعیف کنندہ جگر خواہ بدن حمیات کے) ہوتا ہے خواہ مزاج بارد جگر کا جو مانع ہضم جگر اور دفع اجزائے غذا بطرف اعضائے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی سدہ ایسا پڑے جو اخلاط کو جمع کرکے پھر ان کو اجزائے جگر میں اس طرح درآوردہ کرے کہ اس طرح کا نفوذ اور پہنچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب جگر کے مزاج کے نہ ہو جگر کا چھوٹا ہونا اور ازیں قبیل دیگر اغذیہ اور ادویہ مقبضہ بھی اسباب سے ایسے سدہ کے ہیں اگر یہ سدہ بطرف مرارہ کے ہوگا خون میں جوش پیدا کرے گا اور نشرب اس خون کا جگر میں بطور غیر طبعی ہوگا اس لئے کہ مرار کی کثرت ہوگی اور مختصر یہ ہے کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہے اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہے جو بشرکت معدہ ہوتی ہے اور اس وقت معدہ میں فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہے۔ جتنی غذائیں گرم اور غلیظ ہیں اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہیں ہوتے یہ بھی اورام جگر کے حدوث پر معین ہیں۔ جس وقت جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اعضا کی طرف جانا چاہئے اس کی مقدار معتد بہ جگر میں

رکی رہے اور خارج نہ ہونے پائے یہ کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے پر کرتی ہے کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وثی سے (جو ایک قسم کا خلع ہے) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہے جو ورم جگر میں ہے اور اس کا بحران ہو پس اگر یہ ورم بطرف محدب جگر کے ہے اس کا بحران عرق اور ادراریا عاف سے ہوگا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہے اس کا بحران عرق یا قے اور اسہال سے ہوگا۔ جو ورم حدبیہ جگر میں ہو نہایت ردی ہے بہ نسبت اس ورم کے جو تقعیر کی طرف ہے۔ جو ورم جگر میں حادث ہو حار ہو یا بارد دونوں قسم کے ورم کی حالت میں جس قدر خون بدن میں جگر سے پہنچتا ہے رقیق مائی ہوتا ہے اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہیں کہ تمیز مائیت خون کی نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہے کہ بہت سی مائیت ماساریقا میں رک جاتی ہے اور یہی اسباب حدوث استقاء لحمی اور زقی کے ہیں جس وقت ورم حار جگر کا طحال کی طرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہے اور اگر ورم طحال جگر کی طرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے علامات کلیہ اور اس جگہ کے بشرکت عام علامات تو یہ ہیں کہ بیمار کو سراشیف کے نیچے ثقل اور گرانی لازمی ہر وقت معلوم ہوا کرے اور اسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہے جو کبھی کبھی شدت کرتا ہے نہ ایسا درد جو سدہ جگر کی موجودگی میں ہوتا ہے کہ سدہ جگر درد قوی سے خالی ہیں اور اس کے ہمراہ سحنہ بھی متغیر ہو جاتا ہے اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر میں ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہے مگر اس کی جہت سے کوئی تغیر بدن میں نہیں ہوتا ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کی طرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہے اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہیں ہوتا اور جس وقت یہ انجذاب ہو سبب اس کا یہی ہے کہ رگ اجوف اور معالیق میں تمدد ضارض ہوتا ہے۔ اورام حارہ وغیرہ حارہ جگر میں ضربان یعنی وجع ضربانی نہیں ہوتی اس لئے کہ شریانات جس قدر جگر میں ہیں سب جگر کے غشا میں متفرق ہو رہی ہیں ان میں چقل اور گرانی نہیں ہے مگر اتنی جو محسوس نہ ہو سکے (پس ضربان بھی محسوس نہ ہوگا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیاں بھی درد ہائے جگر اور اورام جگر کی

شریک ہوتی ہیں ان اورام کے جو بلندی اور اوپر کی طرف جگر کے ہوں اگر چہ یہ مشارکت دائمی نہیں ہے جن لوگوں کے جگر میں ورم ہو خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم ان کی قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہیں ہوتی اور بائیں کروٹ لیٹنا اور سونا بھی ان پر بھاری ہوتا ہے اس لئے کہ ورم میں تمدد نیچے کی طرف ہر کروٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر ان کی کواہش آرام پانے کی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہے پھر اگر ورم طرف محدب جگر کے ہو اسی جگہ ثقل اور گرانی پائی جائے گی اور بروقت کھنچنے معالیق کے محسوس ہوگا اور مس یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کے اچھی طرح اسی ورم پر ہاتھ پہنچے گا اور ورم ہی کو مس کرے گا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق نفس بھی لاحق ہوگی خصوصاً جس وقت مریض سانس لینے کا ارادہ کرے کہ یہ قوت سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب اور ریہ کے جگر سے عارض ہوتے ہیں اور پیشاب میں ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب بند ہو جائے گا اگر ورم بڑھ جائے اس لئے کہ سدہ بجانب محدب جگر پڑتا ہے اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہے اور ثقل یعنی گرانی محدب جگر کے ورم میں یادہ ہوتی ہے بہ نسبت ورم مقعر جگر کے اس لئے کہ جانب تقعیر کا بوجھ معدہ پر تکیہ کرنے سے دوجگرہ تقسیم ہو جاتا ہے لہذا ورم محدب میں گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور کھنچاتر قوہ یعنی چنبر گردن کا نیچے کی طرف داہنی جانب ورم محدب جگر میں کمتر ہوتا ہے اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال اور ملاقات جگر کی پسلیوں سے نہ ہوئے لیکن انجذ اب تر قوہ کا نیچے کی طرف داہنے جانب میں (اس وجہ سے کہ تر قوہ کو جگر سے درد میں شرکت ہو) پس جب یہ انجذ اب ہوتا ہے زیادہ تر ظہور اس کا متصل جگر کے جو پسلیاں ہیں اسی جگہ ہوتا ہے ہچکی ورم محدب میں کمتر آتی ہے اور ورم مقعر میں زیادہ اس لئے کہ نم معدہ سے حدبہ جگر زیادہ دور ہے اور تقعیر جگر قم معدہ کے قریب ہے لیکن جس وقت ورم تقعیر کی طرف ہو نیچے اترتا ہو اس وقت ثقل میں کمی ہوگی اس لئے کہ اس کو معدہ پر اعتماد ہے۔ چنانچہ ابھی مذکور ہو چکا ہے

اور کھانسی اور ضیق نفس بقدر معتد بہ نہ ہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہ ہوگا مگر درد زیادہ ہوگا اس لئے کہ مزاحمت معدہ کیک اس صورت میں زیادہ ہوتی ہے خصوصاً جس وقت بوجہ ورم کے مراق کی بھی کشش پیدا ہو جس وقت اورجگر عظیمتہ المقدار ہو جاتے ہیں میلان طبعیت کا چت لیٹنے کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور کروٹ لیٹنے سے طبعیت کارہ ہوتی ہے پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہو جاتی ہے چت لیٹنا بھی متعذر ہو جاتا ہے اورام جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو مشارکت ایذا وغیرہ کی زیادہ ہوگی اور ہچکی اور متلی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بشارکت درمیان جگر اور معدہ کے ایک عصبہ باریک سا ہے جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان میں پہنچتا ہے اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ ہچکی بدن اس کے کہ ورم اس قدر بڑھا ہو کہ فم معدہ میں تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہیں ہوتی جالینوس کی رائے ہے کہ ہچکی آنے کا سبب یہ ہے کہ جو خلط حاد اور لذاع ورم حار کے وقت فم معدہ پر گرتا ہے اسی کی وجہ سے ہچکی آتی ہے مگر بالاجمال ان سب لوگوں ا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہیں ہوتا اس لئے کہ مسافت درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہے اگرچہ وہ عصب بھی ہو جس کے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ میں شرکت تجویز کی گئی ہو کہ وہ عصبہ دونوں میں پہنچتا ہے پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہے اس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہو سکتے ہیں۔یا جملہ تاوقتیکہ ورم عظیم نہ ہوگا جگر اور معدہ میں اکثر تو یہی ہے کہ شرکت امراض اور آلام نہ ہوگی۔ جو اورام جگر قریب اغشیہ اور عروق جگر کے ہوتے ہیں ان میں درد زیادہ وہتا ہے اور تپ میں کمی ہوتی ہے اگرچہ اورام حارہ بھی ہوں لیکن جس وقت ورم جگر کی دونوں جانبوں میں ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہے جو ہر دو جانب کے بیان ہوئے ہیں اور بیشتر اگر ایک جانب میں بالاصالتہ ورم ہوتا ہے دوسری اس کے آفات اور اغراض میں

شرکت کرتی ہے کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حار ہون خوہ بارد انجام ان کا استسقا کی
طرف ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ورم جگر کے ہمراہ جب اسہال عارض ہو مہلک
ہوتا ہے فرق درمیان ورم جگر اور ورم عضلات کے کے جو جگر پر موضوع یعنی رکھے
ہوئے ہیں مراق کے مقام میں ان دونوں ورم کا فرق تین طرح سے پہچانا جاتا ہے وضع
اور شکل اور اعراض۔وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایاں
ہوتا ہے اور ورم جگر خصوصاً تقعیری ظاہر اور نمایاں نہیں ہوتا خصوصاً فربہ اندام کے جگر کا
ورم تقعیری ہاں جب ایسا ہی عظیم ہو جائے اس وقت تو یہ ظاہر ہو جاتا ہے ورم عضلی کی
وضع یا تو عرض میں ہوتی ہے یا طول میں یا مورب جیسی وضع عضلہ کی ہے اسی انداز پر
ورم ہوتا ہے اور اس وضع مورب کو ہم نے تشریح عضلات میں اچھی طرح بیان کر دیا
ہے شکل کا فرق یہ ہے کہ جو ورم جگر میں ہوتا ہے اس کی شکل ہلالی ہوتی ہے اور سبب
خوش وضعی اور شکل جگر فردنی انقطاع مشترک کے اس کی شکل ہلالی معلوم ہوتی ہے
مترجم کہتا ہے قاطع ایک اصطلاحی لفظ فن مساحت کی ہے کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو
نصف سے کم ہو خواہ زیادہ قطاع اصغر یا اکبر کہتے ہیں اور شکل ہلالی میں چونکہ دو قطاع
ہوتے ہیں ایک دونون قوسوں کے اندر بھی درمیان مقعر قوس کبیر اور محدب قوس صغیر
کے ہو دوسرا قطاع اکبر جو مقعر قوس صغیر سے شروع ہوتا ہے اور قوس اکبر کے واسطے یہ
قطاع مفروض ہو سکتا ہے مقعر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلالی کے اندر وار جس قدر
سطح دائرہ کلان واقع ہے وہ دائرہ خورد کی سطح سے باہر ہے اور غیر مشترک ہے اور جو سطح
قطاع دائرہ صغری کی ہے وہی بعینہ دائرہ کبری کی مع شکل ہلالی مذکور کے ہے لہذا یہ سطح
مشترک قطاع مشترک ہے اسی کی نسبت شیخ کہتا ہے کہ جس قدر حسن اور خوبی جدا
ہونے میں قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلالی جگر کے ہوگی اس بقدر یہ ورم بھی اچھی شکل
ہلالی پر محسوس ہوگا اور یہ مراد اس وقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نسخہ صحیح
ہو اور اگر بجائے قطاع کے انقطاع کا نسخہ اور تفصیل کو صاد مہملہ سے پڑھیں اس وقت

جو مراد ہو گی وہ اصل ترجمہ میں ہم نے لکھ دی ہے متن ورم عضلی کی شکص مستطیل ہوتی ہے ایک کنارہ اور دوسرا اس کا موٹا اور دوسرا باریک جیسے چوہے کی دم اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلہ سے محسوس ہوتا ہے بلہ اندر ہی کی طرف مستطیل اور دراز ہوتا ہے یہ صورت اس وقت ہوتی ہے جب ورم اس عضل میں ہو جو غائر یعنی بجانب اندرون کے مورب ہے اور یہ ورم عضلی مشابہ اورام جگر کے ہوتا ہے اعراض کے ذریعہ سے فرق یہ ہے کہ جس قدر اعراض خاصہ خواہ مشترکہ جو ورم جگر میں ہوتے ہیں ان میں سے کوئی ایسی چیز اورام عضلات کی نہیں ہوتی جو معتد بہ ہے جس وقت مراق لاغری اور پیوست جلد جلد آتی ہے تجویز قطعی کرنی چاہیئے کہ ورم جگر ہے ورم حار اسباب ورم حار جگر کے منجملہ اسباب اسی ورم کے ہیں جو حار ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جو در اقسام اورام حار کے اسباب جا بجا مذکور ہوئے ورم حار جگر کے بھی وہی اسباب ہیں اور علامات بھی وہی ہیں جو علامات عام میں بیان ہو چکے اور ان علامات کے ذیل میں جو اجزاء جگر کے اورام میں مذکور ہو چکے اور تپ اس جگہ زیادہ تیز ہوتی ہے اگر ورم کمیت جگر میں ہو اور پیاس کی شدت اشتہا میں کمی اور ہچکی اور متلی اور پہلے قے صفراوی یعنی زرد بعد ازاں قے زنجاری اس کے بعد کرائی اس کے بعد سوداوی صرف کی قے پیدا ہوتی ہے۔ برد اطراف زبان کا سیاہ ہو جانا اور غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتیں جو مذکور ہوئیں یکجا موجود ہوتی ہیں خصوصاً جب ورم حدبہ جگر میں ہو اور جس وقت ورم تقعیر میں ہوتا ہے سانس لینے میں اثر تنگی وغیرہ کا جب بھی پیدا کرتا ہے کہ بہت گہری سانس لے کر ہوائے کثیر کو اندر کھینچنا چاہئے کہ اس وقت یعنی ہوائے کثیر کے کھینچنے کے وقت چونکہ ورم مذکور حجاب میں ہے تمدد اور کھنچاؤ پیدا کرتا ہے اور تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور ہستنشاق کو روکتا ہے اور بیشتر خفیف سی کھانسی بھی عارض ہوں ہے زبان میں کیسا ہی ورم جگر کیوں نہ ہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہے پھر زردی اس کے بعد سیاہی مارنے لگتی ہے بعد ازاں تمام بدن کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے۔ خصوصاً اگر ورم حدبہ جگر میں ہو۔ اگر

قوت بدن قوی ہو خصوصاً معدہ کی قوت اور ورم حد بہ جگر میں ہو اس وقت طبیعت میں ۔۔۔۔۔ رہے گا اور قبض ہو گا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہو گی اسہال عارض ہو گا بقراط کہتا ہے براز خاثر یعنی بودار اور سیاہ اوائل مرض میں دلیل ہے کہ ورم حار عظیم جگر میں پیدا ہوا ہے اور نبض ورم حار جگر کی موجی عظیم متواتر سریع ہوتی ہے ورام حار یا تو تحلل ہو جائے اس وقت اس کے عراض باطل اور نابود ہو جاتے ہیں یا مجتمع ہو اس وقت علامات دبیلہ کے پیدا ہوتے ہیں اور قریب تر ان کا ذکر کیا جائے گا یا ان کو یہ ورم سخت در صلاب ہو جائے اس وقت انتقال علامات ورم صلاب یعنی سرطانی کی طرف ہوتا ہے اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہو جاتے ہیں اکثر سبب انتقال ورم خار کا ورم صلاب کی طرف افراط تبرید کی اور بکثرت تفیض یعنی قابضات کا استعمال اور مغلظات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار میں ۔فرق درمیان ورم جگر اور ذات الجب میں یہ ہے کہ ورم جگر کی کھانسی کے بعد نفث یعنی کچھ بلغم وغیرہ برآمد نہیں ہوتا ۔اور درد ورم جگر میں داہنے طرف ہوتا ہے اور ثقیل یعنی گراں اور بھاری ہوتا ہے اور رنگ بدن کا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہو جاتا ہے اور بطوء یعنی درنگ نبض کا زیادہ منشاری نہیں ہوتا جیسے ذات الجب میں اور ہاتھ سے ورم جگر محسوس ہوتا ہے اگر حد بہ میں ہو۔اور تنفس عظیم کا بکیف پیدا ہونا اور اس طرح استنشاق ہوائے کثیر میں تکلف گو کہ ورم مقعر جگر میں ہو اس پر دلیل ہوتا ہے اس لئے کہ ورم حجاب میں تنگی اور تمدد پیدا کرتا ہے اور بسا اوقات کہ اس میں کھانسی ہیجان کرتی ہے ۔بحران ان اورام جگر کے جو حار ہوں اور حد بہ جگر میں ہوں اور اورام عضل جگر جو حار ہوں بذریعہ عاف کے ہوتا ہے خصوصاً داہنے نتھنے سے نکسیر جانی یا عرق اور بول سے جو دونوں محمود ہوں اور اورام کا بحران ہوتا ہے اور اورام تقعیری کا بحران اسہال صفراوی یا قے سے ہوتا ہے ماشرا جگر کا یعنی ورم صفراوی اس میں ثقل اور گرانی کم ہوتی ہے اور لیک اور لذع اور زبان کی سیاہی اور پیشاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہے رنگ بدن کا مائل بزردی اور تپ ہو تو یہ غبسی ہو یعنی ایکروز ناغہ کر

کے اور نفع پانا اشیائے باردرطب سے زیادہ ہوتا ہے۔نبض زیادہ تر باصلابت اور بہ نسبت موجی صرف کے زیادہ اشبہ فشاری سے ہوتی ہے اور صغیر زیادہ اور متواتر اور سرعت میں شدید ہوتی ہے **فلغمونی** جگرورم دموی جگر پر علامات ورم حار سے استدلال کیا جاتا ہے اور جو خاص علامات ورم صفراوی یا ماشرائے جگر کے ہیں ان سے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجود یہ کہ دونوں ورم حار میں یہ بھی شناخت **فلغمونی** جگر کی ہے اور چہرہ کی سرخی اور گون کی پری بھی اورام باردہ جگر کے ان اورام میں ثقل اور گرانی بہ نسبت اورام حارہ کے زیادہ ہوتی ہے مگر پیاس اور تپ نہیں ہوتی اور نہ سیاہی زبان میں ہوتی ہے اور معدہ میں بروقت موجودگی ایسے اورام جگر کے ایک کیفیت شبیہ تشنج کے پیدا ہوتی ہے سن مریض کا اور تدبیر سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اورام باردہ پر **دلیل** ہوتے ہیں ورم بلغمی جگر کا جلد کا پھولا ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا اس پر **دلیل** ہے اور اس کے ہمراہ سختی اور صلابت محسوس نہیں ہوتی اور قبض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی جملہ علامات اورام باردہ کے جو ابھی مذکور ہوئے ہیں ورم صلب جگر کا اور سرطانی اکثر حدوث اس ورم کا چنانچہ مذکور ہوا انتقال سے بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہے اور کبھی ابتداءً بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی ضربہ کی وجہ سے ورم عارض ہوکر بہت جلد اس میں صلابیت آجاتی ہے مس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر دلالت ہوتی ہے اس شخص کے جسم میں جس کے کنارہ جگر تک چھونا ممکن ہو اگر بہت جلد ایسے مریض کو استسقا عارض نہ ہوجاتا تو یہ ورم جس میں بخوبی ظاہر ہوا کرتا اس لئے کہ مراق میں اس کے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے لہذا ورم ہلالی اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ اکثر شروع تناول غذا کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرسنگی کے اس ایذا میں خفت ہوجاتی ہے یہ ورم استقا کے جانے کی گویا راہ ہے کبھی اس ورم پر شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے لہذا اورم ہلالی اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ اکثر شروع تناول غذا

کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرسنگی کے اس ایذا میں خفت ہو جاتی ہے یہ ورم استسقا کے جانے کی گویا راہ ہے کبھی اس ورم پر شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتہا اور تیرگی رنگ کی اور کمی بول کی دلیل ہوتی ہے پس اکثر اعراض ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اعراض ورم حار جب زائل ہوتے ہیں اور سوائے گرانی کے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور اسی ثقل کے سبب سے عسر نفس زیادہ ہو جاتا ہے پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ ورم حار میں صلابت آ گئی اور عسر نفس کا پیدا ہو جانا اور ثقل بدون تپ کے موجود ہونا یہ دونوں علامت ورم صلب جگر اور سدہ جگر میں مشترک ہیں اور فرق ان دونوں میں انہیں امور سے ہے جو اوپر باب سدہ جگر میں اور یہاں ورم صلب میں بیان ہوا ہے ورم صلب کے تابع استسقا ہوتا ہے خصوصاً استسقاء لحمی اس لئے کہ جگر کی قوت تمیز مائیت میں ضعف آ جاتا ہے اور سوائے رشح رقیق اور سب طرح کی مائیت جگر سے دفع ہو نہیں ہو سکتی لہذا وہ مائیت ہمراہ خون کے تمام اعضا میں جاری ہوتی رہتی ہے اور استسقاء لحمی پیدا ہوتا ہے اور تہیج بھی عارض ہوتا ہے کثیف حصہ مائیت کا بھی بعض اوقات فضائے بطن یعنی خالی جگہ میں شکم کے پہنچ جاتا ہے چنانچہ اس کو ہم باب استسقا میں بخوبی بیان کریں گے اس وقت استسقائے زقی عارض ہوتا ہے اور ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ انحلال طبعیت کے مر جاتے ہیں یعنی چونکہ مسالک اور راہیں جو بطرگ جگر کے ہیں سب مسدود ہوتی ہیں لہذا ان کی قوتیں سب منحل اور فنا پذیر ہو جاتی ہیں اور سوائے زمانہ ابتداء مریض کے ان کا علاج پھر نہیں کرنا چاہئے پس اکثر یہ ہے کہ اس زمانہ میں علاج کارگر بھی ہوتا ہے اور جب مرض میں طول ہو جائے پھر کچھ نفع علاج سے نہیں ہوتا اور اگر ورم صلب سرطانی ہو یعنی موذی اور متحرک اس وقت احتباس درد کا زیادہ شدید اور آفت لون بدن کی اور اشتہائے طعام کی آفتیا دیگر آفات مذکورہ زیادہ ہوں گے اور بیشتر ہچکی اور متلی بدون تپ کے پیدا ہوا کرے گی اور جب درد کا احتباس نہ ہوگا اس وقت مادہ خبیثہ

ورم کا عضو کی موت کے درپے ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جگر کے مسامات بہت بند ہو جانے کے قابل ہیں اور بہت جلد اس میں تحجر اور سختی پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً اگر بروقت ورم حار جگر کے استعمال مخلطات اور مقبضہ کا بافراط کیا جائے وبیلہ جگر اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہے اس طرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہے وبیلہ بھی بن جاتا ہے اور شروع اجتماع میں تپ کی شدت اور درد کا اشتداد اور نیز دیگر اعراض میں زیادتی پہلے عارض ہوتی ہے بعد ازاں قشعریرہ مختلف طور پر کمی بیشی میں پیدا ہوتا ہے اور چت لیٹنا بھی متعذر ہو جاتا ہے چنانچہ دائیں کروٹ سے لیٹنا اور سونا پھر جب ورم فراہم ہو چکا دبانے کی جگہ ورم کی نرم ہو جاتی ہے اور اعراض مذکورہ میں سکون پیدا ہوتا ہے جب یہ ورم پھوٹ جائے اور شگافتہ ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے اور براز میں قیح اور مدہ اور ایک شئے مثل دردی کے برآمد ہوتی ہے اور اس کے برآمد ہو۔ اسے خفت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا ہوتا ہے اگر یہ ورم بطرف امعا کے شگافتہ ہو اور دبیلہ مقعر جگر میں تھا تو مادہ مذکورہ براہ براز کے دفع ہوگا اور اگر بطرف گردہ کے شگافتہ ہو ابول میں یہ مادہ قیح وغیرہ برآمد ہوگا اور اگر اس فضا یعنی جائے وسیع میں شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہو اس وقت فقط خفت اور لاغری عضو کی ہو گی اور بول براز میں استفراغ مدہ وغیرہ کا محسوس نہ ہوگا اور اگر اس فضا یعنی جائے وسیع میں شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہے اس وقت فقط خفت اور لاغری عضو کی ہو گی اور بول براز میں استفراغ مدہ وغیرہ کا محسوس نہ ہوگا وبیلہ کبھی گوشت میں جگر کے پیوستہ ہوتا ہے اور کبھی ظاہر جگر میں ہوتا ہے اور غائر یعنی پیوستہ اندرون جرم کے نہیں ہوتا ہے اور مدہ کا رنگ اسی سبب سے جدا جدا ہوتا ہے پہلی صورت میں ورم جگر سے یہ مشارک ہے مگر ورم حار ماساریق کی تپ ضعیف ہوتی ہے اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ میں ہوتی ہے ویسی اس کی تپ میں نہیں ہوتی۔ اور گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماساریقا کے شکم اور معدہ تک غائر اور فرورفتہ زیادہ ہوتی ہی اور کبھی تمدد اس ورم کا بہ نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہے جس وقت علامات

سدہ جگر کے نہ پائے جائیں اور نہ علامات اورام جگر کے اور براز میں کیسوس رقیق برآمد ہو اور اس کا سبب ضعف ہضم جگر نہ ہو اور نہ دلائل ضعف مذکور کے پائے جائیں اور باوجود ان علامات کے تمدد اور حمی خفیف بھی ہو اس وقت حکم کرنا چاہئے کہ ماساریقا میں ورم حار ہے ماساریقا کا ورم صلب اس میں اور سدد ماساریقا میں تفرقہ کرنا بہت دشوار ہے اور حدس قوی کی حاجت ہے۔ پھر اگر بعد چند روکے کوئی شے صدیدی خارج ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ورم ماساریقا سے خارج ہوئی ہے اور اس صدید میں اور ورم صلب جگر سے جو صدید برآمد ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ ورم جگر کا صدید مائل بسرخی اور دمویت ہوگا اور ورم ماساریقا کا صدید مائل بہ فتح اور صفرت ہوتا ہے علاج ورم حار جگر کا پہلے واجب ہے کہ حال امتلائے عضو متصل جگر کا مواد سے اور حال قوت مریض اور سن اور وقت وغیرہ امور عام اور کلیات کا مشاہدہ کیا جائے چنانچہ فن کلیات میں اس کا بیان کیا گیا اور انہیں دلائل سے فصد کرنے اور نہ کرنے کی اجازت طلب کرنی چاہئے پھر اگر ممکن ہو داہنی باسلیق کی فصد کردینی چاہئے اور اگر باسلیق کی نہ ہو سکے تو ہفت اندام کی ورنہ پھر سرارو کی فصد کرنی چاہئے اور اگر قوت قوی ہو جس قدر خون نکالنا ضرور ہے ایک ہی دفعہ نکالنا چاہئے ورنہ چند مرتبہ آرام دے دے کر نکالا جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر فصد نہ کی جائے اور مادہ جگر میں چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور رداوع کا کیا جائے احتمال قریب یہی ہے کہ ورم میں صلابت آجائے گی اور اگر استعمال محللات کیا جائے شاید کہ ایذا اور ورم میں ہیجان زیادہ ہو پس پہلی تدبیر یہی ہے کہ فصد کردی جائے بشرطیکہ مانع قوی نہ ہو اور بہت سا خون نکال ڈالا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ابتدا میں اس ورم کا علاج بھی بدستور دیگر اورام حارہ کے روع اور تبرید سے بموجب قانون عام کے کرنا چاہئے مگر یہاں طبیب کو صلابت قدم سے بچنے کی فکر زیادہ درکار ہے اس لئے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہے لہذا واجب ٹھہرا ہے کہ ادویہ رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتحات سے مخلوط ہوں اطلیہ باردہ کا با

فراط استعمال کرنا بیشتر منجر بہ صلاحیت ہوتا ہے اور یہ صلابت اکثر تو فقط حمام میں داخل ہونا اس کے ازالہ میں کافی ہوتا ہے اور بیشتر یہ ورم جگر کے اس جانب میں شگاف ہوتا ہے جو بطرف گردہ کے ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سے ادویہ کہ جنہیں قبض اور برودت ہے اور اس طرح بہت سے اقسام غذا کے جو یہیں صفات متصف ہیں جیسے انار اور بہی اور امرود کہ دوا اور غذا اور ہر طرح سے مضر ہوتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ اس منفذ میں جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ایسی چیزیں تنگی پیدا کرتی ہیں لہزا مارارہ صفرا کی بخوبی کشش نہیں کرتا ہے اور اسی کمی جذب صفرا سے زیادہ بے ورم کے اور شرکیشر پیدا ہوتا ہے پس تقبیض یعنی استعمال قوابض کا اگر چہ اس ورم میں بدوں اس کے زمانہ ابتدا اور آخر میں بھی چارہ نہیں ہے اور اس کے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی بنظر حفظ قوت کی جاتی ہے مگر پھر بھی تقبیض سے وہ ضرر کا خوف باقی رہتی ہے تحجر اور صلابت ورم اور حبس ہو جانا صفرا کا جگر میں اس واسطے طبیب کو مرض ورم جگر میں جلدی اور مباورت صرف تحلیل کی طرف زیادہ درکار ہوتی ہے بہ نسبت دیگر اورام حارہ کے بخوف تحجر اور صلابت اور بخیال دفع کرنے ترشح اس رطوبت صدیدی کے جس کی ترشح سے اور اورام حارہ عموماً خالی نہیں ہوتے لیکن پھر تحلیل اور تفتیح بیشتر ارخاء قوت کر کے قریب بموت و ہلاکت کے پہنچا دیتی ہے چنانچہ جالینوس نے ایک طبیب نادان کی حکایت لکھی ہے جو معالجہ اورام جگر کا انہیں مرخیات سے کیا کرتا تھا جن سے اور مقام کے اورام حارہ کا علاج کیا جاتا ہے مثلاً ضماد جوز بیت اور حنطہ سے تیار کیا جاتا ہے ارغذا میں خندروس یعنی بڑی جوار جس کو ملتہ بھی کہتے ہیں دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے یہ تھا کہ غذا ایسی کھلاتا جس میں جلا ہوتی اور لزوجت اور غلاظ نہ ہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محللہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قابض ہوں اور جنہیں تقویت اور عطریت ہو دنیا جیسے سعد اور قصب الزریرہ اور افسنتین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اس بقدر دیتا کہ حفظ قوت کرے اور عمدہ کار یعنی مدار علاج کا اول ورم

بالا کا واجب ہے کہ جگر کے جانب علیل کا بھی لحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت
خوف کرنا لازم ہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ مدرہ کا استعملا کیا جائے اور مرض مقعر جگر میں ہو یا
ادویہ سہلہ بروقت علیل ہونے محدب جگر کے مستعل ہوں کہ ان دونوں صورتوں میں
بعوض تنقیہ مادہ کے الٹا اثر یہ پیدا ہوگا کہ مادہ مرض زیادہ تر غائر اندرون عضو کے ہو
جائے گا بلکہ واجب ہے کہ اقرب مقامات سے استفراغ مادہ کا کیا جائے پس جو ورم
جانب مقعر جگر ہو اس کے مادہ کا استفراغ بذریعہ اسہال اور محدب جگر کے ورم کا
استفراغ بذریعہ ادرار کرنا لازم ہے یہ بھی احتیاط ضروری ہو کہ طبعیت بستہ ہو اس کا
قبض باعتدال دور کرنا چاہئے اور جو طبعیت نرم ہو اس کی نرمی زائد کو دور کر کے قبض
باعتدال رکھنا چاہئے ادویہ جو لائق بحال اورام جگر ہیں زمانہ ابتدا میں بشرطیکہ ان
اورام میں حرارت بافراط ہو آب کاسنی یا آب مکو سبز ہمراہ سکنجبین سکری کے اور ماء
الشعیر اور آب عصی الراعی اور آب بارتنگ اک کاکنج اب کشنیز سبز اور کدو اور ککڑی
اور انہیں ادویہ میں (بشرطیکہ حرارت زیادہ نہ ہو) کس قدر افسنتین اور قصب الذریرہ
بھی شریک کرنی چاہئے اور یہ قرص بھی اسی نسخہ کے موافق زرشک بیدانہ دس درہ
گلسرخ طباشیر مکد پانچ درہم تخم خیار تخم کدوئے شیرین تخم قثا یعنی ککڑی کے بیج تخم خرفہ
تخم کاسنی مکد تین درہم تخم رازیانہ ایک درہم قرص تیار کر کے دو مثقال تک اس کو
استعمال کرنا چاہئے اور اگر زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو اسی قرص میں تھوڑا
کافور داخل کر دیا جائے اور اگر تقویت جگر کی زیادتی کرنی منظور ہو کس قدر لک اور
ریوند بھی اضافہ کر دی جائے اور اگر کھانسی آتی ہو رب السوس اور کتیرا خواہ ترنجبین بھی
شریک کر دی جائے جو ادویہ کہ ان سے زیادہ تر قوی ہیں اور اسی اورام جگر کے واسطے
لائق ہیں جنہیں حرارت بدرجہ غائت نہ ہو پس جیسے اب رازیانہ اور گاؤزبان اور اذخر
اور کرفس جبلی اور لبلاب یہ ادویہ ہمراہ سکنجبین کے یہ ادویہ خواہ مثل ان کے اور ادویہ انہیں
اورام میں نافع ہیں جن کی حرارت درجہ اولی میں ہو اور تھوڑا سانج بھی ان اورام میں

شروع ہو چکا ہو اور افراض درد بھی اس طرح مفید ہے خصوصاً جو ورم متصل تقعر جگر کے ہو۔ اکثر مادہ سبب ورم کا اور اس کی ابتدا کسی صدمہ کودنے پھاندنے سے خواہ کسی چوٹ کے لگنے سے ہوتی ہے اگر بعد ایسی چوٹ وغیرہ کے فصد لے کر تھوڑی سی ریوند چینی تین روز برابر بقدر تین درہم کے استعمال کرائی جائے ورم کو منع کر دے گی جس وقت بخوبی معلوم ہو جائے کہ ورم جانب مقعر جگر میں ہے پس اولیٰ یہ ہے کہ آب لبلاب کو ایسی دوا ملا کر دینا چاہئے جن کی آمیزش ہمراہ لبلاب کے مناسب ہے انہیں ادویہ مبردہ مذکورہ بالا میں سے اور آب چقندر اور جملہ ادویہ منضجہ اور جو ادویہ کہ رادع اور ملین طبیعت ہیں ان کی آمیزش بھی کرنی چاہئے اور جب نضج ورم بخوبی ظاہر ہو جائے اس وقت املتاس ہمراہ آب رازیانہ اور آب ملو اور آب لبلاب کے دینا چاہئے اور غذا میں کس قدر مغز قرطم ار بہت کم تخم اونگن اور نفسائج بھی داخل کرنی لازم ہے اور جب زمانہ ناحطاط کو ورم پہنچ جائے یعنی گھٹنے لگے اس وقت ادویہ تو یہ جیسے غاریقون اور تربد وغیرہ کا استعمال کی اجائے۔ ایک قوم اطبا کی ہلیلہ زرد کا استعمال کرتی ہے اور میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ اس میں قوت بقض مزمن کی ہے یعنی قبض دیرپا اس سے پیدا ہوتا ہے پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے ایسا نہ ہو اس کے استعمال سے رقیق مادہ تو کل جائے اور غلیظ مادہ مئز ہو کر باقی رہ جائے کبھی ایسے وقت تخم قرطم اور تخم اونگن اور بمقانج طعام میں داخل کرتے ہیں اور افتیمون کا ادخال بے خوف کرنا چاہئے اور بسا اوقات خریق کے استعمال پر بھی جرات ہوسکتی ہے مگر بقدر حاجت حقنہ کا ستعمال اوائل ورم میں جبکہ اتفاقاً طبعیت میں قبض پیدا ہو آب برگ چقندر اور نمک اور شورہ سے خوب آب شکر سرخ سے کرنا چاہیے۔ اور انحاط کے وقت قوی حقنہ دینا چاہئے اور اس میں بسقانج اور قنطوریون اور زوفا اور صعتر داخل کرنا چاہئے اور بیشتر خطل بھی داخل کیا جاتا ہے اگر ورم محدب جگر کی طرف ہو واجب ہے کہ مدرات باردہ سے ابتدائے علاج کیا جائے اور پھر مدرات معتدلہ سے پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جائے ادویہ تو یہ جیدہ کا

استعمال کرنا چاہتے اور یہ تاخیر ادویہ قویہ کے استعمال میں فقط اس وجہ سے ہے کہ ورم کے شجر ہونے کا خوف ہے یہ ادویہ تو یہ جیسے مجیٹھ اور فطر اسالیون اور اسارون اذخر اقراص نبر یا رلیس کبیر اور اقراص غافث قوی اور جملہ مدرات قویہ جو باب الواح تقبض کتاب دوم میں مذکور ہیں اور باب اورام میں بھی ان کو ہم بیان کر چکے ہیں ضمادات جو اورام جگر میں لگائے جائیں ان کو سرد اور ٹھنڈا ہونا نہ چاہئے جیسے اور اورام میں بلکہ نیم گرم ہونا چاہئے اور جس ادویہ ضمادیہ کی طرف جلدی کرنی لازم ہے اسی زمانہ مین کہ جب ورم کی ابتدا محسوس ہو وہ عصارات باردہ قابضہ ہیں اور عصارہ برگ خوفہ اور کدو اور حی العالم اور لگب اور صندل اور کافور اور جو ضمادات نرم کونپلوں سے انگور کے اور گلسرخ خشک اور سویق سے تیار ہوں ان کو جلدی اس وقت لگانا چاہئے اور زیادہ کثرت سے ایسے ضمادات کا استعمال نہ کرنا چاہئے بلکہ جب بصحت تمام معلوم ہو جائے کہ ورم ہوتا جاتا ہے اس وقت عمدہ تر ضمادات وہی ہیں جو کہ سفرجل سے ہمراہ اور ادویہ کے تیار کی جائیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ سفرجل ہمراہ روجو کے کوٹ کر گلاب ملا کر ضماد کریں یا سفرجل کو سرکہ اور پانی میں اس قدر پختہ کریں کہ پھول جائے پھر اس میں صندل ملا کر اور تھوڑا سا روغن گل ڈال کر ضماد کریں ازیں قلیل یہ بھی ہے کہ سفرجل کو اس شراب ریحانی میں جس میں کس قدر قبض ہو پکتہ کریں اور پھر اس پر عصارہ عصی الراعی کا اضافہ کر کے کس قدر سنبل اور افسنتین اور معدے اسے قوی کر کے سویق شعیر وغیرہ سے قوام ضماد کا درست کریں اور پھر استعمال کریں بیشتر اس کے ہمراہ روغن سفرجل یا مصطگی یا روغن حنا بھی کر دیا جاتا ہے میاہ کے اقسام سے آب اشق اور آب برگ سیب اور آب بہی وغیرہ کبھی ضماد اس طرح بھی تیار کرتے ہیں کہ سفرجل کو طبیخ افسنتین میں پختہ کرتے ہیں جب ارادہ یہ ہو کہ یہ ادویہ قوت میں درجہ تحلیل تک پہنچ جائیں اس وقت ان میں مصطگی اور بابونہ اور اکلیل الملک اور آرد جو و میتھی اور ان کے ہمراہ کس قدر روہ دوا بھی جس میں تھوڑا سا قبض ہو اور تخم کتان اور روغن پستہ اور روغن

بابونہ وروغن سویا اور حلبہ بھی داخل ہوتا ہے۔ضمادات مرکبہ میں سے ضماد فیلغریوس اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد اقریطون اور وہ ضمادات ہیں جن کو ہم نے قرابادین یں لکھا ہے نسخہ ضماد کا جو التہاب ورم جگر کی تسکین کرتا ہے خرمائے خام عصارہ عوسج مکد ایک جزو زعفران مصطگی مکد نصف جزو روغن گل چار جزو موم بقدر حاجت آخر زمانہ میں اس ورم کے ضماد ہائے منضجہ محللہ جن میں قوابض بہ رعایت حفظ قوت کے داخل کردیئے جاتے ہیں استعمال کرنا چاہئے جیسے وہ ضماد جو ایرسا اور اسارون اور آسنہ اور جعدہ اور سعد اور شیح اور تخم کرفس اور مقل وغیرہ سے تیار کی جائیں اور ان میں مقویات زیادہ کردیے جاتے ہیں اور ضمادات جو اس اور مجیٹھ اور جب الغار زعفران مصطگی مرکی اور موم اور روغن رقیق سے تیار ہوں روغن کے اقسام جو کبھی ایسے ضمادات میں مخلوط ہوتے ہیں جیسے روغن نرجس اور روغن سوسن آزاد نسخہ ضماد کا جو اورام جگر کے تحلیل کردیتا ہے قابوس کی طرف منسوب ہے اور مجرب ہے میعہ اور موم مکد دس درخمی روغن مصطگی اور زعفرانا ور جماما مکد تو درخمی روغن مدخت مصطگی روغن گل ہر واحد دو درخمی شراب اڈھائی قوطولی پہلے موم کو روغنوں میں پگھلا کر پھر ساری دوائیں ملادیں۔ دوسرا نسخہ زیادہ نافع ہو سوسن حماما ساذج مکد دو درہم اشق میعہ موم ہر واحد بیس درہم کندر زعفران اسارون مکد بیس درخمی روغن درخت مصطگی بقدر حاجت اور نسخہ محلل قوی ہے زعفران دوا وقیا مقل شمع اشق مکد چھ اوقیہ چرک دیگ اور دیگر ظروف کا چار اوقیہ مصطگی تین اوقیہ میعہ زفت موم مکد سات اوقیہ حماما سنبل رومی اور حب بلسان ہر واحد چھ اوقیہ روغن سوسن بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں لیکن اگر ورم کے ہمراہ اسہال بھی ہو اور اس میں درشتی ہو ایسی کہ احتیاط مقتضی اس کے حبس کرنے اور روکنے کی ہو واجب ہے کہ قرص زرشک اور قرص ریوند ممسک کا استعمال کریں غذا ان بیماروں کو عمدہ تو یہ ہے کہ کشک جو دیا جائے کہ تبرید بھی کرتا ہے اور جلا بھی اور سدہ نہیں پیدا کرتا ہے اور جلدی سے نفوذ کرتا ہے جو ارنکہ اور گیہوں ضرور اس میں غلاظت ہے اور ورم کی

مزاحمت بوجہ غلظ ان سے پیدا ہوتی ہے پھر اگر بدن روٹی کھلانے کے چارہ نہ ہو تو ایسی روٹی دی جائے جو موٹی گوندھے ہوئے آٹے کے بدون خمیر کے نہ ہو اور گندم علکہ سے ہو جو تنور میں سخت پکائی گئی ہو واجب ہے کہ ان کی غذا کی اصلاح اور تجویز میں توجہ زیادہ کی جائے ترکاریاں جیسے کاہو اور بھنوا وغیرہ خواہ کہہ میں انار شیریں اس بیمار کے لئے جس کے معدہ میں حلاوت مستحیل بصفرانہ ہو جاتی ہے اور جہاں تک ممکن ہو شیرینی کے جملہ اقسام سے ایسے بیماروں کو بچانا چاہئے علاج حمرہ یہی ورم صفراوی کا جو گرمیں ہو اس ورم کا علاج قریب علاج مد فلغمونی کے ہے مگر یہاں اسہال اور اورام میں نرمی کرنی لازم ہے اور ایسے ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی چاہیں جو مائل برودت کی طرف ہوں اور رکھنے کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کر کے استعمال کرنی چاہئے اور ہمیشہ رکھی جائیں تا ان کہ بیمار کو معلوم ہو جائے کہ اثر برودت کا خاص ندرون جسم ورم کے پہنچ گیا ہے ضماد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کا کنج آب بہی اور صندل کافور وغیرہ (مثل آب برگ خرفہ و کاسنی و پالک کے) اور جب تک ممکن ہو سخنات کا استعمال اس ورم میں نہ کیا جائے علاج دبیلہ جگر کا دبیلہ کے علاج میں اول اوقات اور جس وقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا ہے لازم ہے کہ رادعات کا استعمال باعتدال کیا جائے اور یہ رادعات از قسم ضماد کے ہوں خواہ طلاء کے طور پر ہوں اور ماء الشعیر اور سکنجبین غذا میں تجویز کی جائے اور اگر ناسب بحال میرض فصد ہو یا سلیق کی فصد کر دینی چاہئے ورنہ حجمہ کا استعمال جگر کے اس مقام پر کرنا چاہئے جو پشت کے متصل ہے اور بیشتر حاجت اسہال کی بھی ہوتی ہے۔ پھر اگر باوجود ان تدبیرات مادہ ورم ضرور مجتمع ہو جائے واجب ہے کہ بہت جلد انضاج اور تفتیح کی تدبیر کریں اور تقطیع اور تلطیف سے اس تدبیر کی اعانت کریں اس لئے کہ ایسے اورام میں اخلاط غلیظ ضرور ہوتے ہیں جس کو عضو متورم مثلاً جگر پی جاتا ہے اور اس کے حجم میں سما جاتے ہیں اور ملین ادویہ کی بھی ضرورت ہوتا کہ غلظ ورم کو مستعد اور آمادہ تحلیل پر کر دے پھر جب نضج

اچھی طرح ظاہر ہو جائے اور ورم شگافتہ نہ ہو مفتحات قوی سے شرباً وضماداً اس کی اعانت کریں پھر طبعیت کی اعانت دفع مادہ پر کرنی چاہئے بشرطیکہ محتاج اعانت ہو اور جہت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم ہو جائے اور جب میلان مادہ کی ہمت معلوم ہونے سے اسہال خواہ ادرار کرنا ضرور ہو کرنا چاہئے مگر ادویہ قوی سے ادرار کرنا نہ چاہئے او نہ کسی دوائے حاد اور تیز سے ورنہ مثانہ کو ضرر پہنچتا ہے اس لئے کہ مثانہ کی حفاظت قرحہ وغیرہ پڑ جانے سے (اس مرض میں اور بروقت شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود قیح ۔ دان ہونے سے بطرف مثانہ کے خواہ کسی دوائے منفجر کے شگافتہ کرنے سے جو قیح مثانہ میں پہچے واجب ہے جب کس قدر ورم شگافتہ ہو جائے اور قیح اس میں سے نکلنی شروع ہو حاجت اس کی ہوگی کہ بقیہ قیح بھی صاف کر کے نکال دی جائے ماء العسل وغیرہ خی پلانے سے پھر احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جو اندمال قرحہ کا کرے اور اگر قوت مریض کو تحمل اور برداشت سہل کی ہو سہل سے بہت اچھی اعانت اندمال قرحہ پر ہوتی ہے اگر بافراط اسہال نہ ہو سہل کی حاجت ایسے مرض میں دو وقت ہوتی ہے ایک تو قبل شگافتہ ہونے ورم کے تاکہ مادہ میں کمی ہو جائے اور طبعیت سبک ہو جائے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نضج پورا ہو جانے کے بعد جس وقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ مادہ ورم امعا کی طرف متوجہ ہوا ہے اور ردیلہ بطرف مقعر جگر کے ہے جن ادویہ سے قبل شگافتہ ہونے ورم کے اسہال نظر اعانت طبعیت کرنا چاہئے خفیف دواؤں سے ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بقدر قلیل اور شکر سرخ وغیرہ ہے جو آب لبلاب اور کاسنی میں پلانا چاہئے اور اسے زیادہ قوی جوشاندہ بزور اور اصول کا ہے جس میں ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بھی داخل کر دیا ہو اور بیشتر صبر اور افسنتین بھی ملا دیتےہیں حقنہ کے اقسام میں وہی معروف نسخہ ہیں جو خفیف ہیں جو سہلات کے بعد نضج کے پلائے جاتے ہیں ار نضج پر معین ہوتے ہیں اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین میں وہ یہ ہیں کہ طبیخ اصول اور غافث ہمراہ روغن خسک

ڈالے اور کم کرڈالے اس کے بعد ایسی ادویہ تناول کرے کہ اس کو اسی طرف خارج کر دے جدھر سے مادہ متوجہ بہ خروج ہوا ہو اسہال کے ذریعہ سے ہو خواہ ادرار سے اگر ایسی دوا کے استعمال کی حاجت خواہ نہیں ادویہ کو ماءالعسل میں ملا کر دیں مدرات قوی کا دینا ہرگز مناسب نہیں ہے ورنہ مجاری بول کو ایذا اور نکایت پہنچے گی پھر اگر اتفاقاً یہ ضرر پیدا ہو جائے کہ قرحہ مثانہ یا مجاری بول میں پڑ جائے خواہ کسی قسم کا ضرر قیح کے وجہ سے ان کو پہنچا ہو یا مثانہ کو اس وقت رائے مناسب یہ ہے کہ ایسی غذا کھلائی جائے جن میں جلا ہو اور لذع نہ ہو بلکہ کس قدر تغریہ ہو جیسے ماءالعسل جو طبخ معتدل سے پختہ کیا ہو اور اس میں تھوڑا سا نشاستہ اور انڈا اور روغن گل ملایا جاوے۔ یا خبازی ہمراہ دار کے اور بشمل یہ ہے کہ وہ تدبیر کریں جو قروح اعضائے باطنی کے واسطے کی جاتی ہے اور اسی روش پر چلیں جو قروح گردہ کے علاج میں درکار ہے جب بخوبی صفائی چرک وغیرہ سے ہو جائے صبح کو اسے ماءالشعیر اور سکنجبین پلانا چاہئے اور اس کے دو گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخوین مکد ایک مثقال تخم کاسنی تخم کرفس مصطگی ہر واحد مثقال سکنجبین خواہ جلاب یا ماءالعسل ممیں دے کر اس کے بعد غذا سے اس کی تقویت کرنی چاہئے اور قرحہ کا علاج اس طرح کرنا چاہئے جیسا کہ قرچ گردہ میں بیان کریں گے اگر اتفاقاً یہ خرابی پیدا ہو کہ مادہ فضا جوف پر ریزش کرے ضرور ہے کہ اس وقت بذریعہ دستکاری کے جلد جو قریب اربیہ کے ہوا سے کھول دیں اور شگافتہ کر کے عضل کو ہٹائیں اس قدر کہ صفاق داخلی جس کا نام اریطان ہو کھلجائے پھر اس میں سوراخ کر کے ایک چھوٹی سی نل اس میں رکھ دیں کہ قیح اسی نل کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہو جانے اور ساری قیح نکل جانے کے زخم کا علاج مرہم سے کر دیں غذا دینے کی تجویز یہ ہے کہ ابتدا میں تلطیف غذا کرنی چاہئے اور فقط کشک شعیر اور سکنجبین پر اقتصار کرنا چاہئے بعد ازاں پھر استعمال غذا کا کریں یا تو وہی غذائے مفتحہ جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور زردی بیضہ نمبرشت اور احساء ملینہ پھر جب ورم یعنی دبیلہ شگافتہ ہو جائے اور ریم وغیرہ سے

اور غافث اور قسط شیریں زرآوند کاشم سلیسالیوس دار فلفل ہر واحد نیس درخمی تخم کرفس

اور مو اور فو اور گز ربری اجوائن انجدان سیاہ ہر واحد پندرہ درخمی برگ سداب خشک اور

قوتنج کوہی زیرہ تودنج نہری سعتر بری ہر واحد دس درخمی جندبیدستر بارزد یعنی قنہ مرکی ہر

واحد بارہ درخمی پہلے اجزاء شراب میں گھول کر باقی اجزاء پیس کر ملائی جائیں اور ایسی

آمیزش کردی جائے کہ تمبر لہ شے واحد کے ہوجائیں بعدازاں شہد گرفتہ سے معجون تیار

ہوجائے علاج ورم صلب جگر کے ورم سخت کا جو مستقر ہو اور مستحکم ہو چکا ہو ازالہ نہیں ہو

سکتا اور جو لوگ اس بیماری سے شفایاب ہوئے ہیں وہی لوگ ہیں جن کا علاج

ابتدائے مرض میں کیا گیا ہے اور ان کے علاج کا شاید قانون یہ ہے کہ پہلے تنقیہ بدن

کا اخلاط غلیظہ سے کیا جائے بذریعہ ایسے عقاقیر کے جنہیں تلیین معتدل اور تحلیل و

تلطیف کی قوت ہو اور راستحان معتدل اور تفتیح سدد کے قوت بہ نسبت تلیین کے غالب

ہو اور تقویت اور قبض اور عطریت بقدر محتاج الیہ کے ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتیح اور تلیین کو مانع

نہ ہو جائے۔ ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ متص ـف ہیں جنہیں تلخی اور تھوڑی سی

عفوصت غالب ہے۔ ایسے ادویہ بطور مشروبات کے بھی مستعمل ہوتے ہیں اور ضماد

کے طور سے بھی لگائے جاتے ہیں اور نطول بھی ایسی ہی ادویہ کی تیار ہوتے ہیں

واجب ہے کہ اگر قبض ہو ادویہ خفیفہ اور حقنہ لینے سے جو خاص ایسے وقت کے لئے تجویز

ہوئی ہیں تلیین طبعیت اور رفع قبض کی تدبیر کی جائے کبھی حب صنوبر کے دینے کی

جرات نہ کی جائے یعنی سہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہوں یا ان کہ اگر ہمراہ ورم گرم

کے اسہال عارض ہو اس وقت ایسے حار اجزا مستعمل نہ ہوں کہ ایذا رسانی کریں اور

اذیت ورم کو بڑھائیں سولانے کی تجویز ایسے بیمار کو داہنی کروٹ کرنی لازم ہے کہ یہ

شکل تحلیل ورم پر زیادہ معین ہے۔ ادویہ مفردہ جو ایسے ورم کو نافع ہیں ان میں سے

حسب صنوبر ہے اور مغز ساق اور چربی جو معتدل خواہ مائل بہ حرارت ہو۔ آردحلبہ

میں کس قدر تلیین ہمراہ انضاج کے ہے اور قسط شیرین زیادہ تر نافع ہے کہ اگر نصف

درہم سے نصف مثقال کے آب آمیختہ طلا یعنی شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب میں ملا کر پلائی جائے نفع میں کرتی ہے کبھی پلانا روغن ناردیں کا بھی مفید ہوتا ہے خواہ روغن بلسان یا روغن قسط ہمراہ ایسے جوشاندہ کے جس میں سداب اور شبت جوش دیا ہو مقدار شربت روغن ناردیں کی چار درہم ہے برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے شیح ہے جو ایک قسم کی افسنتین ہے اگر تر و تازہ چار روز برابر مستعمل ہو بطور عصارہ کے۔ ایضاً تخم نجفلشت چند درہم بعض شربہائے مناسبہ کے ہمراہ۔ اور غافث تر و تازہ ایک درہ ہمراہ آب کرنس اور رازیانہ اور کاسنی اور بارتنگ خشک بوزن ایک مثقال کے ترمس کا جوشاندہ کہ اس میں نصف درہم تک سنبل خواہ قدرے کم فلفل داخل کریں بادام تلخ کسی شربت میں بیخ درخت دم الاخواین بھی نافع ہے۔ پوست بلکہ ریشہ درخت و ہمست اور جب الغار اور بیخ مجیٹھ اور بیخ لوف اور نخود سیاہ اور جعدہ کماذریوں اور کراث ادویہ مرکبہ جو اس ورم کو نافع ہیں از انجملہ قرص مقل جس کا نسخہ یہ ہے کہ گل سرخ سائیدہ دس درہم سنبل الطیب دو درہم زعفران ایک درہم مرکی ایک درہم قسط شیریں نصف درہم مصطگی ایک درہم بادام تلخ مرکی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم دوائیں سب کو کوٹ کر مقل کو شراب میں گھول کر اسی سے ادویہ کو گوندھیں اور قرص تیار کریں غدا رشربت تین درہم ہمراہ ماءالعسل خواہ طبیخ بزور کے اور اگر مزاج میں کس قدر حرارت ہو تو ہمراہ آب لبلاب کے اور آب کاسنی کے۔ ازیں قلیل دواء اسقلیانوس ہے جو رکچھ پتہ سے تیار ہوتی ہے کہ یہ دوا بھی مجرب اور نافع ہے اس لئے کہ اس میں چند اصناف کی ادویہ نافعہ ورم صلب مع لحاظ ان شروط کے داخل ہیں جن کو ہم نے بیان کیا ہے نسخہ اس کا یہ ہے کمافیطوس فراسیون تخم کرفس حبلی جنطیانا تخم فنجنکشت تلخہ خرس خرول لکری کے بیج سقولوقندریوں بیخ جاؤشیر اور خوانیم مجرہ اور مجیٹھ تخم کرنب نداوند فلفل سنبل ہندی قسط اور تخم کرفس بستانی اور تخم جرجیر بقلہ یہودیہ جعدہ انیسون غافث حبس ع ع یہ سب اجزا ہموزن لے کر شہد کے ذریعہ معجون

تیار کریں مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہد آمیختہ کے نافع ادویہ سے ایسے اورام کو دواء الکرکم بھی ہے اور اسانا سیا اور تریاق اربعہ سنجر نسیا بھی ان کو نافع ہیں۔ مرکبات خفیفہ میں دوائے طرخشقوق اور وہ ادویہ جس کو ہم نے باب اورام باردہ میں علی الاطلاق زکر کیا ہے مترجم مراد یہ ہے کہ کتاب چہارم میں جہاں ورم باردہ عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے وہاں یا ان کے اعضائے خاصلہ کے اورام بارہ میں اسی کتاب کے ذکر ہوئی ہیں وہ بھی جگر کے اورم باردہ کو مفید ہیں متن اگر ہر روز برابر ایک ہفتہ تک ثل قرص زرشک کے ورم باردہ میں جو مائل بحرارت ہو استعمال کیا جائے بھی مفید ہوتا ہے اس طرح کہ ایک درہ خواہ ڈیڑھ درہم سے شروع کیا جائے اگر ورم میں کس قدر رطوبت مائی فراہم ہو جائے اس وقت قرص صعتر اور شبرم کا استعمال کرنا چاہتے اس طرح کہ تہائی درم سے شروع کر کے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑھایا جائے اور زمانہ استعمال قرص مذکور میں اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہئے کہ قیام کبدی یعنی اسہال نہ ہونے پائے اور تفتیح سدوں کی بھی رعایت برابر چلی جائے۔ مشروبات ادویہ جو اورام باردہ میں مناسب ہیں زلال قسط اور شافہائے زم غافث اور حلبہ اور زبیب ہو۔۔۔۔ چار اوقیہ یعنی ١١ تولہ ہمراہ ٣ تولہ روغن بادام شیریں خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا ان کے زلال جنطیانا اور اکلیل الملک اور زبیب اورانجیر کا خواہ زلال ریونڈ اور افسنتین اور سداب اور رفقاح اذخر اور حلبہ کا خواہ لال ترمس اور قسط اور افسنتین کا روغن بیدانجیر کے ہمراہ ضمادہائے جیدہ اورام باردہ کے واسطے یہ ہیں کہ حما۔۔۔ تر و تازہ یا خشک کو شراب مازو میں جوش دے کر ضماد کریں خواہ سنبل کو روغن پست اور فراسیون کے ہمراہ شبت کے جوش دے کر خواہ ضماد آرد حلبہ اور نجیر اور سداب اور رنجیل الملک کے اور نطرون سے تیار کریں یا ان کو اشق سو درہم یعنی ٢٩ تولہ اور مقل ٧ تولہ زعفران ٣ تولہ سب کو خوب پیس کر اس قیروطی میں داک کریں جو موم اور روغن حنا سے بحسب مشاہدہ حال مریض کے بنائی گئی ہو یا یہ ضماد جو آرد حلبہ اور بکری کی مینگنی اور قردمانا فوتنج

اور کتب اور اشنہ سے تیار کیا گیا ہو جو ورم بسبب کسی چوٹ لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہو اور مقام مضروب بھی ابتدائے ورم اور درم ابتدائے صلابت میں ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہنچا ہو بہترین ضمادات اس کے واسطے مرہم ہو داسفرم ہے۔تد ابیر جیدہ سے بروقت استعمال مشروبات اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہے کہ ہمراہ اس کے محجمہ بھی لگائے جائیں مگر خالی بجتے ہوں کہ خون نہ لیا جائے بلکہ سینگیاں موضع ماؤف پر چمٹا دی جائیں اور ایسے ادویہ کا استعمال جن کی قوت تلطیف اقوی ہے اور تحلیل ان میں قوی ہے اور مقام ماؤوف پر ہر پانچویں روز مثل نطرون اور کرتب زرد کے بطور لیپ کے لگائی جایا کریں خواہ ساتویں روز بعد ازاں طلاء خرول ہر عشرہ میں ایک مرتبہ بعد ازاں تخم مولی خی ذریعہ سے بیمار کو قے کرائی جائے ۔پھر اگر ورم درجہ انتہا کو پہنچ جائے خربق سفید کا استعمال کرنا چاہئے اور اگرم ورم سرطانی ہو جائے اب اسید صحت کی کمتر ہو اگر اب کوئی دوائے نافع باسید ضعیف ہے تو فقط دواء اسفلیاؤس حکیم کی ہے جو قرابادین میں لکھی گئی ہے مگر اس میں تلخہ خرس داخل نہیں ہو غذا ان بیمار وں کی وہی عمدہ جو سریع الہضم ہو جیسے زردی بیضہ یہ تمبرشت خواہ کشک شعیر ماوہ غذا جو سدہ جگر کے بیماروں کے واسطے تجویز ہوتی ہے اور شراب جو بہت رقیق ہو اور تھوڑی مقدار سے گوشت سے ہر قسم کے اس کو پرہیز کرنا چاہئے اورام مراق کا علاج قریب قریب اورام جگر کے ہے دواؤں کی جہت سے مگر فرق اتنا ہے کہ رادعات کے استعمال میں پہلے اور دوبارہ محللات کے استعمال پر ورم مراق میں حرات زیادہ ہو سکتی ہے اور قبض اور تحلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اورام مراق کے علاج میں اس قدر خوف نہیں ہوتا جس قدر ورم جگر میں ان کے پیدا ہونے سے خوف ہوتا ہے علاج اورام ماساریقا ان اورام کا علاج مثل اور اتقعیر جگر کے ہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ جو کہ جگر پر پہنچے واضح ہو کہ اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہنچتا ہے خواہ جگر پر کوئی شے گرتی ہے جو وزنی ہے خواہ اور کس طرح کی چوٹ جگر پر لگتی ہے اس وقت حاجت ان چیزوں

کے تدارک ہوتی ہے تاکہ سیلان خون کا جگر سے نہ ہونے لگے خواہ ورم عظیم اس میں
پیدا نہ ہو جائے۔ پھر اگر ان صدمات سے ورم پیدا ہو جائے تو اس کا علاج وہی کرنا
چاہئے جو اوپر ہم نے علاج ورم ضربہ جگر میں بیان کیا ہے بیشتر انہیں صدموں کی وجہس
ے وہ بڑی فزونی جو زوائد جگر سے ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے خصوصاً اگر کسی اور
وجہس ے اس کی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑی ہو گئی ہے اس وقت ایک درد نیچے
سراشیف کے داہنی طرف پیدا ہوتا ہے اور یہ اور دبعد چوٹ لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے
یا بروقت اچھل پھاند کرنے کے اٹھتا ہے ایسے درد کی دوا یہی ہے کہ بار بار اسے مس
کرتے رہیں خواہ جنبش کرتے ہوئے اور ہلتے ہوئے اسی پہلو کی طرف سیدھے تن
جائیں اور اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ اس طریقہ سے درد میں فوراً سکون پیدا ہوگا
اور وہ زائدہ یعنی فزونی جگہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جائے گی۔ سوائے ان اوجاع کے
اور صدمات کی تدبیر یہ ہے کہ ابتداء فصد سے کی جائے پھر اگر حرارت شدید ہو پلانے
اور طلا کرنے میں بردات رادعہ (جیسے عناب تخم کدو گل بنفشہ وغیرہ) کا استعمال کرنا
چاہئے اور اگر اس چوٹ وغیرہ کے لگنے خون نکلا ہو انہیں ادویہ رادعہ کے ہمراہ قوابض
بھی شریک کرنی چاہئیں (جیسے دم الاخوین وغیرہ) اور اگر ان صدمات پہنچنے کے بعد
حرارت زیادہ نہ ہو اور نہ جگر سے خون جاری ہوا ہو خواہ پہلے کس بھاری تھا مگر اب بند
ہو گیا خواہ سکون پیدا ہوا اور اعراض اورام مذکورہ زمانہ منتہی کو پہنچ گئے ہوں اور چوٹ
وغیرہ مزمن ہو چکی ہو اور اس طرح اگر خون مردہ جو کہ جگر وغیرہ میں بستہ ہو گیا ہے اس
کی تحلیل کرنی منظور ہو ایسے وقت محللات کا استعمال کرنا چاہئے اور مومیائی اور روغن
زنبق سے بہتر کوئی طلا کرنے کی دوا نہیں ہے اور ان سب صورتوں میں وہ ادویہ جو
اورام صدمہ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہیں مفید ہوتی ہیں یہ دوا بھی جید ہے کہ ابتدائے
اعراض مذکور میں مفید ہوتی ہے اور جس وقت حرارت اور لتہاب ہو خواہ سیلان خون کا
خوف کسی علامت سے ہو۔ گلنار اور بوند دم الاخوین پھٹکری سب ہموزن لے کر سفوف

ان ادویہ کو بھی استعمال میں لانا چاہئے جو باب نفث الدم میں جابجابیان ہو چکے ہیں کبھی ایسے شخص کو اگر دو درہم گل سرخ ہمراہ سرد پانی کے پلائیں خواہ گلنار کا استعمال کریں یا دونوں کا ضماد کریں خواہ گل مختوم ہمراہ برادہ صندل کے جو گلاب میں پیسا گیا ہو اس کا ضماد کریں یہی نافع ہوتا ہے۔

چوتھا مقالہ ان رطوبات کے بیان میں جن کی کیفیت بسبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہے کہ کبھی براہ اسہال باہر بدن کے خارج ہوتے ہیں یا ان کے اس کا احتقان بدن میں ایسا ہوتا ہے کہ اندر سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں ایضاً اسی مقالہ مین بیان اصناف اندفاع ان اشیاء کا ہوگا جو جگر سے خارج ہوتی ہیں جو اشیاء جگر سے مندفع ہوتی ہیں ان میں اختلاف کبھی تو جوہر اور ذات اشیاء خارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اس سبب میں ہوتا ہے جو ان رطوبات کا نکالنے والا ہے جوہر اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات یہ شے جو جگر سے برآمد ہوتی ہے کیموسی ہوتی ہے اور کبھی مائی رقیق ہوتی ہے کبھی غسالی اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہے کبھی صدیدی اور کبھی صدیدی اور کبھی بہ شکل مدہ اور کبھی سیاہ رقیق اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شے کا اور کبھی سیاہ ایسی جیسے سودائے سوختہ کبھی اس میں بدبو ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ کون معدہ سے بذریعہ قے کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اس پر یہ خون کبد کا ہے درد کا نہ ہونا خیال کیا گیا ہے اور کبھی جو شے جگر سے خارج ہوتی ہے سیاہ رنگ اور غلیظ جیسے ذوستطاد یائے کبدی میں کہ وہ جوہر لحم جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جو مابہ الاختلاف ان اشیاء کے نکالنے میں ہوتا ہے کبھی تو کوئی ورم جو شگافتہ ہوجائے یا کوئی سدہ جگر جو کھل جائے اور کھل کر دفع ہو یا ان کا شگافتہ ہونا خواہ چک ہونا جو کہ جرم جگر یا رگہائے جگر کو عارض ہو اور یہ شگاف خواہ چاک ہونا بہ سبب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کودنے پھاندنے یا جگر میں قرحہ پڑنے خواہ سڑ جانے کے پیدا ہوتا ہے (۲) یا سبب اندفاع ان اشیاء کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہے کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے جو شے جگر میں

پہنچتی ہے اسے ٹھہرا نہیں سکتا ہے (۳) یا ضعف جاذبہ جگر میں ہو کہ جوش اس پر وارد ہوا سے جذب نہ کر سکے (۴) یا ہاضمہ میں ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہو جائے اور جب ہضم جگر درست نہ ہوگا اس غیر منضم چیز کو بدن قبول نہ کرے گا اور بطرف خارج بدن کے دفع کرے گا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہو اور مادہ موجود فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج ایسا جگر میں عارض ہو کہ اجزائے جوہری کو اس کے پگھلاتا ہو (۷) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سے ان اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہیں کہ ازانجملہ استفراغات کثیرہ بھی مورث برودت ہوتے ہیں (۸) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سے ان اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہیں کہ ازانجملہ استفراغات کثیرہ بھی مورث برودت ہوتے ہیں (۸) یا امتلاء مواد اور فضول کا اس قدر ہو کہ طبعیت اس کی دفع کرنے کی محتاج ہو اور بیشتر یہ امتلا تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہے اور کبھی خاص جگر ہی کا امتلا سبب اس اندفاع کا ہوتا ہے اور یہ پچھلی صورت امتلائے خاص جگر کی اس وقت ہوتی ہے جب جگر بخوبی تولید خون کی کر رہا ہو مگر وہ خون خاص جگر میں ٹھہر جاتا ہے اور عروق میں اس کا نفوذ نہیں ہونے پاتا یا تو اس وجہ سے کہ رگوں مین تنگی ہے خواہ جذب عروق میں ضعف آ گیا ہے خواہ ان میں سدے پڑ گئے ہیں یا ورم ایسے عارض ہوئے ہیں جو مانع نفوذ خون کے ہیں چنانچہ ان کا بیان ہم کر چکے کبھی سبب اس امتلا کا جو مورچ اندفاع رطوبات ہے ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت غذا خواہ کٹ جانا کسی عضو کا ہوتا ہے چنانچہ اس کا بیان فن کلیات میں ہم نے بخوبی کر دیا ہے (۹) یا سبب اس اندفاع کا پیدا ہو جانا کسی سیلان عادی کا از قسم ناصور یا حیض وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اس کا لذع اور حدت مادہ کی ہوتی ہے کہ اس کی جہت سے طبعیت محتاج دفع اور اخراج مادہ مذکور کے ہوتی ہے اگر چہ ابھی قوت ہائے بدنی نے اپنے اپنے انفعال اس مادہ میں نہیں کئے ہوں اور اگر بوجہ اس لذع کے ایذا نہ ہوئے تو وہ انفعال قوائے بدنی کے اس مادہ میں پورے ہونے اور راندفاع غیر طبعی نہ

ہوتا۔ کبھی وہی شے جو جگر سے مندفع ہوتی ہے اپنے ساتھ اس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہے جس کو راہ میں آتے ہوئے پاتی ہے اور اسی وجہ سے اس کے خروج میں دشواری اور بے راہ آنے کی بدنظمی بھی عارض ہوتی ہے اور اکثر امراض کے بحرانوی میں یہ صورت پیدا ہوتی ہے مترجم کہتا ہے یہ فقرہ بظاہر متعلق فقرہ سابقہ کے معلوم ہوتا ہے جس میں ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام کی رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہے اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جداگانہ ایک فقرہ سمجھا جائے اس وقت بحران سبب یازدہم قرار دینا چاہئے اور ہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جائے گا متن کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر میں نہیں ہوتا بلکہ ماساریقا میں ہوتا ہے اگرچہ یہ امر ممکن نہیں ہے کہ یہ جملہ اقسام دوگانہ ماساریقا میں فرداً فرداً پائے جائیں پس ہوسکتا ہے کہ سبب اندفاع کا جو ماساریقا میں تجویز ہوا ہو ورم خواہ سدہ ہو اور اگرچہ یہ امر بعید ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ جذب اولی کبد کے لئے تو ہو اور ماساریقا کے لئے نہ ہو ماسریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہیں ہو چنانچہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سبب سے بھی ہوتا ہے کہ بدن غذا کو قبول نہیں کرتا ہے کسی سدہ وغیرہ کی وجہ سے لہذا وہ غذا اپلٹ کر جگر میں آتی ہی اور براہ اسہال دفع ہوتی ہے یہ دس گیارہ اسباب جو یہ تفصیل بیان ہوئے درحقیقت ان سب کا مرجع اور مال فقط دو امر اجمالی کی طرف ہے یعنی ضعف یا قوت کا قوی ہونا پس یہی سبب عروض قیام کبدی کا ہوتا ہے پس اب ہر صورت پر انطباق اسی اک کر کے دیکھنے سی معلوم ہتا ہے کہ جو قسم اسہال کبدی کے شگافتی سے خواہ قرحہ پڑنے سی ہوتی ہے اور جو قسم ضعف قوتہائے جگر سے اور سوء مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہے یہ سب اقسام ضعفی میں داخل ہیں اور سدہ کا کھل جانا خواہ دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہیں یہ سب قوت کے قوی ہونے سے منسوب ہیں اس لئے کہ قوت جب تک قوی نہ ہوگی سدوں کا کھل جانا خواہ دبیلات کا شگفتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز نہیں ہوسکتا اور یہ

خون زائد اور فاسد جو فراہم ہوا تھا بکثرت مقدار (اس کی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبعیت اس کی تقسیم نہیں کرسکتی ہے خواہ اعضائے بدنی بوجہ ضعف کے جذب سے عاجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوئی) پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبعیت نے براہ اسہال دفع کیا ہے۔ اس طرح وہ اسہال جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہے وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرے گا خواہ اور فضول ردی کا دفع براہ قیام کبدی کہ وہ بھی جب ہی ہوگا کہ قوت قوی ہو اگر اسہال کبدی میں خو بدبو آمد ہوتا ہو کچھ واجب نہیں ہے کہ یہ قسم ضعف قوت کی طرف منسوب ہو اس کئے کہ خون میں بدبو کبھی بسبب دیر تک ٹھہرنے کے کسی عضو خاص میں بھی آ جاتی ہے پھر جب دفع ہوتا ہے تو اس طرح ہوتا ہے جیسے سیاہ درد کسی شے کا ہو کر بسبب کثرت مقدار فراہم شدہ کے طبعیت اس کو دفع کرتی ہے قروح میں بھی چونکہ خون دیر تک جمع رہتا ہے لہذا بدبو ہو جاتا ہے مگر یہ بات ضرور ہے کہ جو خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اس کے خروج کے بعد خفت اور طبعیت کا سبک ہونا اور دیگر احوال صحت کے اس کے ہمراہ موجود ہوتے ہیں۔ جب بدبو خون کا نکلنا براہ براز ہر صورت میں ردی اور مہلک نہ ہوا پھر سیاہ خون کا خروج زیادہ تر لایق اس امر کے ہے کہ اور بہت بڑی خطا کرتا ہے جو طبیب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور بند کرتا ہے اور اس سے زیادہ غلط کار وہ طبیب ہے جو اسہال ہذا کو ادویہ قابضہ مسدودہ سے بند کرتا ہے کہ قبض بھی پیدا ہوگا اور سدہ بھی پڑے گا یہ بھی معلوم رہے کہ قوت جب تک ضعیف ہوتی ہے فضول بدنی کی تمیز اور امتلائے رطوبات کا دفع نہیں کرسکتی پھر جب کس قدر ضعف میں کمی اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم ہو چکے ہیں ان میں کس وجہ سے (منجملہ وجود سہولت دفع مندرجہ فن کلیات ۳ سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سدہ مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کی جو صعب اور سخت تھا پیدا ہوئی اس وقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہو

جائیں گے مترجم کہتا ہے یہ تدارک اس مصادرہ کا ہے جو ابھی اوپر شیخ سے ہوا تھا اور ہم نے خط قوسی کرکے اسی جگہ عبارت بڑھادی ہو متن اسہال کیلوسی جو بواسطہ جگر یا ماساء یقا وغیرہ کی عارض ہوتا ہے اس کا سبب یا تو ضعف قوت جاذبہ جگر کا ہے یا سدہ اور اورام جو تغیر جگر میں خواہ ماساریقا میں عارض ہوں ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہیں اس قدر کہ جگر جذب کیلوس نہیں کرسکتا ہے اور اگر کس قدر جذب کرے بھی تو اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں دے سکتا ہے۔ ان سدوں کی کیفیت ہم باب امعا میں بیان کریں گے اس اسہال کیلوسی میں خرابی یہ ہوتی ہے کہ اگر بحال خود چھوڑ دیں اور کچھ تدبیر نہ کریں ذبول پیدا کریں گے اور قوت بدن کو یکسر ساقط کردے گا اور اگر جنبش کریں جگر سے اوپر جو اعضا ہیں ان میں انفتاح پیدا کرے گا یعنی یہ کیلوس ادھر پلٹ جائے گا اور ان کی ایذا بڑھائے گا اور سانس میں تنگی پیدا کرے گا یا اسہال کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مواد کیلوسی میں کثرت ہونے سے ان کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہے جس قدر قوت معتدل جاذبہ جگر کی ہے لہذا زائد مقدار ان مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہے اور جذب نہیں ہوسکتی اور بسا اوقات زیادہ اشتہا معدہ کی اور بافراط جوع کا ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہے اسہال غسالی کا سبب ضعف قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ جگر کا یا زیادہ اثر پذیر ہونا غذائے وارد کا قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے غسالی سے اصطلاح اطبا میں وہ رطوبت دموی مراد ہے جس کا نضج تمام نہوا ہو متن جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسالی سے ایسی ہے جیسے معدہ کو قے اور ہیضہ سے ہے پس دونوں صورتوں میں یعنی اسہال غسلری اور قے میں غذائے تناول شدہ قبل تمام فعل جگر یا معدہ کے دفع ہوتی ہے اس لئے قوت ماسکہ جگر خواہ معدہ میں ضعف ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ اسہال قبل تمام ہونے فعل کے نہ ہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہے وہ زمانہ گزر جانے اور پھر بھی تغیر اور استحالہ پیدا نہ ہوا معلوم کرنا چاہئے کہ قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہے۔ ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنی

ہاضمہ یہ دونوں ہر ایک سوءمزاج کے تابع ہوتے ہیں لیکن اکثر ضعف ماسکہ بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے اس باین کے بعد ہرگز ایسا گمام نہ کرنا چاہئے کہ غسالی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونوں ہالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ بسبب برودت کے اس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نہ کرنا چاہئے کہ غسالی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونوں حالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ میں اور بالجمل غسالی کبھی انجام کار میں اس کے ایسی رطوبت آنے لگتی ہے کہ جس کی دمویت زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہوگا خون بھی کس قدر اس میں آئے گا بعد اس حالت کے غسالی کے براز میں ایسی رطوبت آتی ہے جو خاثر ہوتی ہے جو غسالی سوءمزاج حار سے عارض ہوتا ہے اور جو قسم اس کی سوءمزاج بارد سے ہوان دونوں کو الگ الگ ہم بیان کریں گے۔

اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا اور اسہال صدیدی کا سبب خون اور اخلاط کا احراق یعنی ذوبان او رغلیان اور اکثر انہیں اسباب سے جرم جگر کا سوختہ ہوکر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہے اور کبھی اسہال صدیدی بسبب ترشح خون کے کسی ورم خواہ کسی دبیلہ سے عارض ہوترا ہے اور اکثر یہ ترشح خاص جگر سے ہوتا ہے اور دست بطور دورہ کے آتے ہیں وہ رطوبت جس کو خاثر اوپر لکھ چکے ہیں وہ مثانہ وردی کے ہوتا ہے سبب اس کا یا تو داو بیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ کسی سدہ کا کھلجانا خواہ سڑ جانا کسی حاد اور تیز رطوبت کی وجہ سے یا قروح متعفنہ (۲) اور یا سبب اس کا احتراق اور سوختہ ہونا خون کا اور متغیر ہو جانا اسی خون کا نواحی کبد میں بوجہ کمی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضا کے جو قریب جگر کے واقع ہیں یا تغیر اس خون کا رگون میں جس وقت ان عروق کی حرارت زیادہ ہو اور خون کو جلا کر فاسد کردے اور اسی خرابی کی وجہ سے اعضائے بدن اپنا حصہ غذا اس خون سے نہ لیں اس وقت یہ خون غلیظ ہوکر مثال وردی کے نہایت بدبو ہو جاتا ہے اور اس میں کف اور پھین بھی بسبب غلیان اور دوبان

کے پیدا ہوتا ہے اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آ جاتی ہے اور جس وقت اس درجہ کا فساد اس میں ہو اور طبعیت میں ابھی قوت دفع کی ہے لہذا طبعیت اس کی بقوت دفع کرتی ہے اور یہ آثار مذکورہ اعضا کے فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہیں جن لوگوں کو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے ضرور وہ لاغر اور دبلے ہوتے ہیں۔ اس خون میں اور سودا میں رنگ اور قوام اور بدبوں کا فرق ہو اس لئے کہ یہ خون سیاہی میں سودا سے کم اور قوام میں سودا سے زیادہ غلیظ اور بدبو اس کی بہت خراب کہ سودا میں ایسی بوئے بد نہیں ہوتی ہے (۳) یا سبب اس رطوبت خاثر کا برودت ہے جو خون کو بھر بھرا کر دیتی ہے اور اس میں کس قدر جمود اور بستگی پیدا کرتی ہے (۴) یا بسبب ضعف جگر کے اس طرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہے کہ پہلے اسہال غسالی اور دموی ہوا اور پھر انجام کار میں ضعف کی ترقی سے یہ قسم دردی کی پیدا ہوئی اور یہ صورت دفعتاً پیدا نہیں ہوتی مگر بندرت اور دفعتہً جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے اکثر وہ سوء مزاج حار سے جو محرق ہو پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ سوء مزاج بارد جس کی برودت درجہ جمود کو نہ پہنچے اس کا اثر خون میں یہی ہے کہ اس کو سیال اور ناپختہ کر دیتا ہے اور سوء مزاج حار جو محرق ہو وہ خون کو خاثر مثل دردی کے کر دیتا ہے مترجم کہتا ہے ابھی تیسرے سبب میں ایسے اسہال کے گزر چکا ہے کہ برودت خون کو خاثر کرتی ہے اور جمود اس میں پیدا کرتی ہے اور یہاں برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہے اس واسطے ہم نے قید درجہ برودت کی اضافہ کر دی ہے اور مثال اس کی بلغم اور سودا سے واضح ہے متن (۵) یا سبب اس اسہال کا نکلنا خاص جرم گوشت جگر کا ہے سوختہ اور غلیظ ہو کر جو اسہال منتن اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہے اس کا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہے کہ بوجہ سڑ جانے یا قرحہ کے عارض ہو خواہ بکثرت بند رہنا اور احتراق اس میں آ جانا اس سے ابھی عفونت پیدا ہوتی ہے اور اوپر بیان ہو چکا۔ خون پاکیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اس کا سبب قوت کا قوی ہونا اس قدر کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صرف میں لانے کی اتنے زمانہ تک نہ ہو کہ اس میں کچھ تغیر

اور تصرف پیدا کر کی پھر اس دفع کرے اور کبھی کوئی انحلال فرد اور زخم وغیرہ بھی خون صالح کے اسہال میں دفع ہونے کا سبب ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگر میں رطوبت مائی بھر جائے اور بعد اس کے یہ رطوبت بوجہ شگافتہ ہونے نقاطات جگر کے غشائے باطنی میں بھرے وہ شخص مر جائے گا جس وقت اس کا شکم رطوبت مائی سے ممتلی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بکثرت خوگر ہونا بنید تازہ کے پینے کا اسہال کبدی مین گرفتار کرتا ہے اور جس وقت اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بے چینی زیادہ کرے اور جاری رہنا دستوں کا مریض کو راحت پہنچ جائے ایسا اسہال کبدی مہلک ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے جو شخص کہ بوڑھا ہووے شیخوخت میں اور امراض جگر میں گرفتار رہتا ہے جس وقت اخیر امراض میں اس کو اسہال عارض ہو اور وہ شخص نحیف ہو چکا ہے اور اگر اس کے اسہال کو روکیں تو ایذا پہنچتی ہے یقین کرنا چاہئے کہ اس کا اسہال کبدی ہے اور بدن اس کا غذا کو قبول نہیں کرتا ہے اس لئے مجاری غذا میں پیوست اور خشکی آ چکی ہے علامات اسہال کبدی اور معوی میں یہ فرق ہے کہ جو اخلاط ردی اور حاد اور خون امعا سے کارج ہوتا ہے اس کے ہمراہ خراش اور تیج ایسا ہوتا ہے جس سے الم اور ایذا پہنچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور مروڑ بھی اس میں ہوتا ہے اور پیچ اور مروڑ علی الاتصال رہتا ہے تا ان کہ یہ اسہال معوی خود علی الاتصال ہوت اہے یعنی جس وقت دست آتا ہے رک رک کر نہیں آتا بلکہ متصل اور پیہم جس قدر آتا ہے اتنا ناہی آ کر بند ہوتا ہے اور اسہال کبدی میں اکثر ایذا اور الم نہیں ہوتا ہے اور تھوڑا تسوڑا نہیں ہوتا بلکہ بمقدار کثیر ہوتا ہے اور ہمیشہ علی الاتصال دفع نہیں ہوتا بلہ ابھی کس قدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا کبھی اسہال کبدی اور معوی میں براز کی آمیزش اور موجودگی اور غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے اور براز کے بعد اخیر میں دست آنے سے بھی امتیاز دونوں میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ اسہال کبدی اکثر بعد براز کے ہوتا ہے اور اس میں آمیزش براز کی نہیں ہوتی ہے اور معدہ کے

اسہال میں اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہے کہ جو رطوبت اسہال کبدی میں دفع ہوتی ہے کیلوس مستوی یعنی قوام کی درست اور پوری ہوتی ہے ایسی کہ جو فعل معدہ کو اس میں کرنا چاہئے وہ سب پورا پورا ہو چکا ہے ہاں جگر کا جو اثر کیلوس میں ہونا چاہئے وہ اس میں نہیں ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہے اس میں جو رطوبت برآمد ہوگی غیر منہضم اور ناپختہ اور جب تک برآمد نہ ہوگی معدہ پر اس کا بوجھ رہے گا اور اس کے ہمراہ آفات معدہ کے اور بھی موجود ہوں گے بیشتر ایک رطوبت غیر منہضم محض بسبب فساد معدہ کے نہیں خارج ہوتی ہے بلکہ یہ شرکت جگر اور معدہ کے اس کا خروج ہوتا ہے مگر پھر بھی اس کا خروج معدہ ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے اس لئے کہ آفت پہلے معدہ ہی میں پہنچتی ہے اور اسی معدہ کا فعل ماؤف ہوا ہے اسہال کیموسی جو بسبب جگر کے ہے اور وہ اسہال کیموسی جو بوجہ ماساریقا کے ہو ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو اسہال کیموسی ماساریقا سے ہوتا ہے اس میں ضعف جگر کے علامت لون براز اور بول وغیرہ میں نہیں ہوتے جو اسہال صلدیدی بسبب قرحہ کے یا رشح صدید کے ورم سے ہوتا ہے اس میں اور اس اسہال صدیدی میں جو احتراق اخلاط اور جرم کبد سے ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ قرحہ اور ورم کا اسہال صدیدی اس سے پہلے تپ ہوتی ہے اور ان اقسام سے پہلے تپ نہیں ہوتی بلکہ ابتدا اس صدیدی کی بدون حمی کے ہوتی ہے پھر بعد اس زمانہ کے اگر کبھی تپ آ جائے کوئی اور سبب جدید حادث ہوگا۔ جو صدیدی اوپر ہم نے بیان کیا کہ بوجہ ماساریقا اور اورام ماساریقا کے حادث ہوتا ہے اس کے دست میں کیلوس خالص برآمد ہوتا ہے اور علامات ضعف جگر کے جو بذریعہ ورم خواہ ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کو کیلوس کے متغیر کر دے اس میں نہیں ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہے وہ بھی ضعیف اور خفیف ہوتی ہے مختصر یہ ہے کہ صدید جگر کا رنگ مائل بہ طرف بیاض اور سرخی کے ہوتا ہے اور گویا کہ وہ کسی خون باقیح سے ٹپ کر آتا ہے اور صدید ماساریقا کی رنگ سپیدی اور زردی لئے ہوئے ہوتی ہے گویا وہ کسی قرحہ کی پیپ مترشح

ہو کر آتی ہے وہ خاثر جو کسی قرحہ سے اور وبیلون کے سڑ جانے سے عارض ہو اور وہ خاثر جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ قوت سے جو خاثر ہو اس کے اخراج کے بعد خفت ہو گی اور مختلف الوان عجیب عجیب طرح کے دستوں میں نظر آئیں گے اور اس کے ہمراہ علامات اورام کے نہ ہوں گے اور بیشتر اس سے پہلے سدہ بھی پیدا ہوئے ہوں گے بہر کیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہیں ہوتا اور نہ اس سے پہلے اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہے جو اسہال خاثر بسبب ایسے اورام کے عارض ہو کہ ان اوران اورام نے خون کی روانی بند کر دی ہے اور ایسے حبس کی وجہ سے وہ خون فاسد ہو گیا ہے اور دبیلہ اس وقت نہ ہوں اس کی علامت یہ ہے کہ ورم کے جمع ہونے کی علامت اس کے ہمراہ نہ ہو اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور شیخ کے آتا ہے اور اخیر کو غلیظ ہو جائے جو اسہال کبدی ضعف جگر کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور غسالی سے شروع ہو کر دردی تک پہنچتا ہے بایں طور کہ دردی پر غسالی کا تقدم اکثر ہوتا ہے اور کمتر یہ بات ہے کہ اسہال دردی دفعتاً عارض ہو پھر اگر دفعتہً مع تغیر لون کے ہو اور سقوط قوت بھی اس کے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہو گا پھر اگر سبب اس کا کوئی امر مزاجی ہو یعنی کوئی سوء مزاج کبد اس کا مورث ہو اس پر علامات اسی سوء مزاج کے جو اوپر جان ہو چکے دلالت کریں گے۔ جو اسہال دردی کہ سبب اس کی حرارت ہوتی ہے وہ مشابہ خون سوختہ کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے ذوبان اخلاط اور ذوباب اعضا کا بھی ہوتا ہے اور صدیدی دست آتے ہیں پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہے پیشاب زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اکثر اس کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہیں اور براز اس مریض کا شل براز تپ دبائی کے بیماروں کے ہوتا ہے گو بد بو زیادہ ہوتی ہے اور قوام اس کا غلیظ اور گہری سرخی جو سیاہی مارتی ہوئی ہو پھر اخیر میں جا کر خون سیاہ نکلتا ہے جو اسہال دردی (یا خاثر) بسبب برودت کے ہوتا ہے اس کی رطوبت مشابہ خون متعفن فی نفسہ کے ہوتی ہے (یعنی جس خون میں بسبب حبس اور بند ہونے کے خود

بخو دعفونت آ جائے نہ بسبب حرارت کے)اور مثل گوشت گداختہ کے نہیں ہوتا ہے اور نہ اس میں بدبو زیادہ ہوتی ہے بلکہ اس کی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہے اور پے در پے آنے میں اس کے بھی بہ نسبت صدیدی جگر کے کمی ہوتی ہے اور رنگت میں بھی اس کے کمی ہوتی ہے اور کبھی یہی خاثر خون سیاہ رقیق ہوتا ہے جیسے وہ خون جو متعکر اور تہ نشین ہو کر کس قدر بر آمد ہو اور بستہ نہ ہو اور ہمیشہ اس کی آمد بطور غسالی کے ہوتی ہے اور پیاس اوائل میں اس لئے کمتر اور اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہے پھر اخیر میں بیشتر بسبب عفونت کے حمیات کی طرف مودی ہوتا ہے اس وقت اشتہائے طعام بھی ساقط ہو جاتی ہے اور استسقا پیدا ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ قسم اسہال کی زمانہ بقا کی نظر سے زیادہ طوالانی ہوتی ہے۔ رطوبت مزاج جگر اور یبوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہے اس پر استلال نظر کرنے سے حال پر اس شے کے کیا جاتا ہے جو دستوں مین خارج ہوتی ہے کہ قوام اس کا کیسا ہے غلیظ ہو یا رقیق اور پیاس کے ذریعہ سے بھی استدلال یبوست اور رطوبت پر کیا جاتا ہے جو اسہال کبدی بسبب دبیلہ کے ہوتا ہے کبھی انہیں قیح بر آمد ہوتا ہے اور کبھی خون درد کی شکل کا اور کبھی اخلاط کثیرہ جیسے کہ سدہ کی وجہ سے اسہال میں یہی صورت پیدا ہوتی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ یہاں علامات دبیلہ کے شگافتہ ہونے کے اور نفج دبیلہ کے وہی ہوتے ہیں جس کا علم اور ان پر آگاہی قبل بحث ہذا کے ہو چکی ہے۔ بیشتر دبیلہ اور ورم جگر کے اسہال میں پہلے تو صدید رقیق بر آمد ہوتا ہے پھر جب دبیلہ خواہ ورم شگافتہ ہو اور اس وقت مدہ خارج ہوتا ہے اور کبھی ہمراہ مدہ کے خون بھی آتا ہے جو اسہال کبدی بسبب قرحہ کے ہوتا ہے یا بسبب اکلہ کے اس کے ہمراہ درد جانب جگر میں اور جو رطوبت نکلتی ہے وہ مقدار میں کم ہوتی ہے اور بدبو بھی اس قدر جیسے قرحہ اور اکلہ میں ہوتی ہے اور اس سے پہلے موجبات قروح اور اکال یعنی سڑا بند کے ہوتے ہیں جو قسم اسہال کبدی کی کہ اس میں خاص گوشت جگر کا آتا ہے وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ ضعف بسبب قرب موت کے اور وہ آفات کہ جو

موت سے پہلے نمودار ہوتے ہیں وہ بھی ضرور ہوتے ہیں جو اسہال کبدی بسبب ایسے امتلا کے ہوتا ہے جس امتلا کا عروض بند ہونے کسی سیلان عادی مثل حیض خواہ بواسیر وغیرہ کی ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ریاضت کے ترک ہو جانے خواہ اور جو دامتلا کے جو کلیات میں بیان ہو چکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اس کے سبب خاص سے کرنا لازم ہے اور یہ اسہال دفعتہً بکثرت مقدار عارض ہوتا ہے اور جلدی بند بھی ہو جاتا ہے یعنی خود بخود جب استفراغ اس رطوبت کا ہو جائے اور یہ اسہال بطور نوبت کے ہوتا ہے جو شخص مدت دراز تک خلقہ میں مبتلا رہے اور دست اس کے دردی ہوں خواہ صدیدی یا اور کسی قسم کے اور ہوتے ہوتے سیاہ دست آنے لگیں اس کے بچنے کی امید کم کرنی چاہئے کبھی ایسے مریض کو بعض ادویہ قابضہ جو قوی ہوں اور غذائے ہوں نفع کر جاتی ہیں لیکن اس قدر فائدہ نہیں ہوتا ہے کہ بالکل صحت اور عافیت پیدا ہو جائے علاج جملہ اقسام اسہال کبدی کا ذکر ہم نے باب اسہال پر اٹھا رکھا ہے سوء القنیہ کا بیان جس وقت حال جگر کا خواب ہوتا ہے اور ضعف اس پر غالب آتا ہے پہلے جو حالت خواب ہوتی حی وہ مقدمہ استسقا کہلاتا ہے اور خاص لفظ اس کے واسطے سوء القینہ تجویز ہوئی یعنی اس حالت کا نام سوء القنیہ ہے اور فساد مزاج بھی اس کا اسم مخصوص ہے اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ بدن کا رنگ مائل سپیدی اور زردی ہو جاتا ہے اور پلکوں اور چہرہ اور اطراف میں دست و پا کے تہبج پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ تہبج تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اور رنگت بھی وہی ہونے سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہے جیسے گوندھا ہوا آٹا اور چاروں ہضم کا فساد اس کو لازم ہوتا ہے براز کی آمد میں ایسی بے ترتیب ہوتی ہے کبھی خود بخود قبض رہتا ہے اور کبھی رفع قبض ہو کر بخوبی کھل کر آتا ہے نیند کا بھی حال یہی ہے کبھی گہری نیند آتی ہے اور کبھی بیداری زمانہ دراز تک رہتی ہے اور پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہے پسینا زیادہ نکلتا ہے ریاح کی کثرتی ہوتی ہے مراق میں نفخ شدید اور کبھی خفیف سا نفخ مراق میں ہوتا

ہے اگر ایسے بیماروں کے بدن میں کوئی زخم اور قرحہ پیدا ہو اس کا اندمال اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہے اس لئے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہو رہا ہے دانت کی جڑوں میں اور مسوڑھوں میں حرارت اور کھجلی بسبب اس بخار کے پیدا ہوتی ہے جو کہ جگر وغیرہ سے صعود کر کے آتا ہے تمام بدن میں کسل اور ڈھیلا پن ہر وقت لاحق رہتا ہے کبھی ایک حالت مشابہ سوء القنیہ کی بسبب اجتماع رطوبات مائی گے پھیپھڑہ میں پیدا ہوتی ہے اور سحنہ بدن کا مثل سحنہ مستقی کے ہو جاتا ہے استسقا کا بیان استسقا ایک مرض مادی ہے سبب اس کا ایک مادہ غریب ہے جو اعضا میں سما جاتا ہے یا تو جملہ اعضائے ظاہری جو محسوس بحس بصر ہیں ان میں یا ان خالی مقامات میں نواحی یعنی اطراف کہ جنہیں تدبیر غذا اور اخلاط کی ہوتی ہے ان میں یہ مادہ بھر جاتا ہے۔ اقسام استسقا کے تین ہیں (۱) لحمی اور اس کا سبب مادہ مائی بلغمی ہوتا ہے جو تمام اعضا میں ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہے (۲) زقی اس کا سبب رطوبت مائی ہوتی ہے جو خالی جگہ جوف اسفل یعنی زیر شکم کے بھر جاتی ہے خواہ اس کے حوالی میں جو جگہ ہے (۳) طبلی اس کا سبب مادہ ریحی ہے جو انہیں مقامات میں پھیل کر منتشر ہو جاتا ہے استسقا کے واسطے کچھ اسباب اور احکام ایسے ہیں جو عام ہیں کہ جملہ اقسام میں مشترک ہیں پھر ہر ایک قسم استسقا کے واسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہو عام سبب تو یہ ہے کہ استسقا کی کوئی قسم بدن اعتلال یعنی انحراف اعتدال جگر کے بالخصیص خواہ بہ شرکت اور اعضا کے ہمراہ اعتلال جگر کے عارض نہیں ہوتی ہے اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جگر اعتدال سے خارج ہے اور استسقا نہ پیدا ہو مجملاً اسباب استسقا کے یا تو وہی امور ہیں جن کو خصوصیت جگر سے ہو یا وہ امور جو بشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے ہیں خاص اسباب کبدی بلا شرکت اعضائے دیگر ان میں سے اول اور عام تر ین امور یہ ہے کہ ہضم جگر میں ضعف پیدا ہو اور یہ امر گویا سبب واصل استسقا کا ہے۔ اسباب سابقہ استسقا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہیں جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ جیسے محدب جگر کا

چھوٹا ہونا اور سدہ اور اورام گرم ہوں خواہ بارد اور نرم اورام ہوں یا سخت ایسے جنس سے منہ اس رگ کا بند ہو جائے جس کا حالت نام ہے اور صلابت اس صفاق کی جو جھلی محیط جگر پر ہے۔ امراض مزاجیہ ایسے جن کا استحقاق احداث استسقا میں قوی ہے اکثر تو وہی ہیں جو بتوسط برودت یا کہ پیوست سے استسقا کے پیدا کرنے میں سبب ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم ایسے امراض کی جو بتدریج تحلیل حرارت عزیزی کی کرتی ہے اور اطفاء حرارت عزیزی کا دفعتہً کرتی ہے میری مراد تحلیل حرارت سے یہاں وہی معنی متعارف اطبا کے ہیں جو برطبق ان کے قول کے حرارت عزیزی کو تحلیل تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہے خواہ بجھتا اسی حرارت کا کسی برودت غریبہ یا حرارت غریبہ سے یہ امر پیدا ہوتا ہے جیسے نہار منہ سو اٹھ کر سرد پانی پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا یا وہ تحلل اور اطفا بسبب افراط استعمال اشیائے مرطبہ کے خواہ مجففہ کے بعد ذوبان اور استفراغات مفرطہ کے ہو جیسے زیادہ پسینے کا نکلنا خواہ اور ابول کا زیادہ ہونا یا اسہال کثیر اور سحج یعنی خراش اور ارحیض کثیر اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہونا اور بدترین استفراغات خون کا بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت عزیزی کا تحلل اور اطفا بہت جلد اور زیادہ ہوتا ہے مترجم تحلل چونکہ بہ نظر یعنی حقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام جوہریہ سے ہے اس کا اطلاق حرارت پر جو اعراض کیف سے ہے جاز ہے اس طرح اطفاء حرارت اشیاء حارہ سے جو مناسب حرارت کے ہوں بھی اطلاق مجازی ہے لہذا شیخ نے تصریح کر دی کہ میری مراد تحلل اور اطفائے حرارت سے وہی معانی مجازی اصطلاحی اور عرفی ہیں جو اطبا کے استعمال میں جاری ہیں اور اگرچہ فن کلیات میں ان دونوں اطلاق کے تعین اور تصریح اور مناسبت جو معنی حقیقی اور عرفی اطبا میں ہے بخوبی بیان ہو چکی ہے پھر یہاں یعنی بحث استسقا میں اس کا تعرض فقط اسی غرض سے ہو کہ اکثر یہی امور مذکورہ جن سے تحلل اور اطفائے حرارت کا اس جگہ بیان ہوا مورث استسقا کے ہوتے ہیں متن جو امراض الیہ مورث استسقا ہوتے ہیں ہر ایک مرض کے

باب میں بہ تفصیل بیان ہو چکا کہ وہ کیونکہ استسقا کی طرف منجر ہوتے ہیں اسباب استسقا کے بشارکت دو طرح پر ہیں یا ان کہ تمام بدن کی شرکت ہو مثلاً تمام بدن کا خون گرم ہو جائے خواہ زیادہ سرد ہو جائے کسی سبب سے منجملہ اسباب حرارت اور برودت کے یا سبب فقط معدہ کی شرکت ہو اور اسی معدہ کا سوءمزاج خصوصاً وہ سوء مزاج جو ضرب یعنی اسہال پیدا کرے۔یا یہ سبب ماساریقا کی شرکت سے ہو خواہ طحال کی شرکت سے اس کے بڑھ جانے کی وجہ سے کسی ورم سخت سوداوی یا زرم سے جو طحال میں ہو خواہ ورم حار صفراوی طحال کا یا بکثرت نکل جانا سودا کا طحال سے جس کے افراط انجام کار ہیں ضعف جگر پیدا کرتی ہے اس لئے کہ بکثرت جذب طحال سودا کو چونکہ غذائے جگر میں کمی پیدا کرتا ہے لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہے (دیکھو اس کا سبب باب اورام طہال میں لکھا گیا ہے) اور کمی غزائے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو ایذا طحال کو ہے وہ بھی جگر تک پہنچتی ہے جس طرح کہ دماغ تک بھی یہ ایذا پہنچ کر تشویش ظنون پیدا کرتی ہے طحال کا بڑھ جانا استسقا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہے ایک تو اس وجہ سے کہ جب ملحال بڑھ جائے جذب سودا بکثرت کرے گا اس وقت غذائے جگر میں کمی واقع ہو گی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا بڑھ جانا جگر کی قوت اور توانائی کو بالضد توڑ ڈالتا ہے اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔کبھی استسقاءگردہ کی شرکت سے بھی عارض ہوتا ہے کہ اس کا بڑھ جانا جگر کی قوت اور توانائی کو بالضد توڑ ڈالتا ہے اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔کبھی استسقاءگردہ کی شرکت سے بھی عارض ہوتا ہے جب گردہ میں برودت آجائے خواہ حرارت خاص جو گردہ میں پیدا ہو یا سدہ جو گردہ میں پڑ جائیں کہ ان کی وجہ سے کوئی جذب مائیت نہ کر سکیں اور صلابت گردہ بھی اس طرح مانع جذب مائیت ہے اگر چہ اس وقت جگر میں کوئی تغیر اور سوءمزاج نہ ہو کبھی بسبب شرکت امعاء کے استسقا پیدا ہوتا ہے خصوصاً امعاءصائم جو قریب جگر کے ہے اور بہ شرکت رحم اور مثانہ اور ثرب اور

حجاب کے بھی استسقا عارض ہوتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ جب استسقا بسبب شرکت گردہ کے پیدا ہوا اس وقت سوء مزاج گردہ بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدہ گردہ اور اورام گردہ ایسی ہوتے ہیں جو مانع جذب رطوبت کے گردہ کو ہو کر جگر کو مضرت پہنچاتے ہیں اور استسقا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے اس استسقا کا جو بمشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی تغیر حال یعنی سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہیں ہوتی بلکہ کبھی بسبب دردہائے امعا جو مڑوڑہ سے خواہ ان کہ قولنج شدید میں لاحق ہوتا ہے خواہ سحج اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہے کہ ان اوجاع سے بھی ضعف جگر پیدا ہو کر استسقا پیدا ہوتا ہے اس طرح شرکت رحم سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے وہ بھی ضرور نہیں کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب اوجاع رحم خواہ زیادہ احتباس حیض جو رحم میں رہے اس کی وجہ سے ضعف پیدا ہو کر مورث مرض استسقا ہوتا ہے کبھی استسقا بمشارکت مقعد کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ خون بواسیر اس میں رک جاتا ہے اور اس طرح دیگر اعضائے مذکورہ بالا کی شرکت سے استسقا پیدا ہوتا ہے اکثر جو اعضائے بول ہیں جیسے گردہ اور مثانہ وغیرہ ان کی شرکت سے مقعر جگر میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور جو اعضائے براز اور نفض فضلہ مذکورہ میں ان کی شرکت سے محدب جگر میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ کبھی استسقا بسبب ان اورام کے عارض ہوتا ہے جو مواضع زیریں خالی ہیں اور ران میں بوجہ سوء مزاج کے یہ اورام پیدا ہوتے ہیں اور وہ سوء مزاج اور اس کا ضرر متعدی جگر تک بھی ہو کر ضعف جگر پیدا کر کے مورث استسقا ہوتا ہے۔ یا ان کہ خون سوداوی جو اکثر اوقات انہیں اعضائے زیرین میں پیدا ہو کر سدہ ڈالتا ہے اور اسی جہت سے ان اعضا کے قرب و جوار کے اعضا میں کہ جنہیں جگر بھی داخل ہو تنگی پیدا ہوتی ہے۔ ذرب یعنی اسہال زیادہ تر مورث استسقا ہے جبکہ بعد تحمل ایذائے راسخ اور دوامی کے اطراف حقوہ یعنی کوہان میں عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استسقا کی کسی دواء مخرج مادہ سے زائل نہیں ہوتی اور یہ کلام میرے نزدیک غیر مہذب اور درست نہیں ہے۔

بدترین اقسام استسقا کے وہی ہیں جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے حمی حادو غیرہ کے ہوں بعض آدمی (جیسے یحییٰ بن ماسویہ) ایسا خیال کرتے ہیں کہ استسقاء لحمی دونوں اقسام باقیماندہ سے بدتر اور زبون تر ہے اس لئے کہ فساد استسقاء لحمی کا عام اور شامل جگر اور جملہ عروق بدنی کو ہوتا ہے اور گوشت تک بھی یہ فساد پہنچ جاتا ہے تا ان کہ بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار ہضم ثالث کی بھی اس مرض میں باطل ہو جاتی ہے دوسرا شخص استسقاء لحمی کو دونوں اقسام باقیماندہ سے خفیف تر خیال کرتا ہے حتیٰ کہ طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہے مگر اولیٰ میری رائے میں یہ ہے کہ استسقاء زقی تینوں اقسام میں زیادہ برا ہے اور بدشواری زائل ہوتا ہے پھر یہ بھی ہے کہ بعض اقسام لحمی کے ایسے ہیں کہ جملہ اقسام استسقا سے اخف اور سبک تر ہوتے ہیں اور بعض اقسام لحمی کے ایسے ہیں کہ سب اقسام استسقا سے بدتر ہیں اور یہ بات بسبب خفت اور شدت اسباب استسقائے لحمی کے ہوتی ہے جن اسباب سے استسقا پیدا ہوتا ہے و نیز بہ نظر ظاہر حال مریض کے بھی خفت اور صعوبت مرض کی آرزوے مشاہدہ مختلف ہوتی ہے لیکن تجربہ سے تو یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ لحمی کے اقسام عموماً سب قسم کے استسقا سے فضیت وسبوک ہوں یا ان میں یہ ضرور نہیں ہے کہ جگر کی حالت ضعف بھی اقسام لحمی میں ویسی ہو جیسی دیگر اصناف میں ہوتی ہے اکثر اوقات انہیں لوگوں پر عروض استسقا سے کطرہ زیادہ ہوتا ہے جس کا مزاج طبعی حار یابس ہے ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلائے مرض استسقا ہوں گے جب کوئی امر عظیم مخالف ان کے مزاج کے پیدا ہو اور ان کے مزاج کو ضد مقابل کی طرف لے جائے۔ جو استسقا بسبب طحال کے صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور اسمیں امید شفا زیادہ ہے۔ نسبت اس قسم کے جو صلابت جگر سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استسقا علاج پذیر ہونے کی اس میں امید قوی ہو بیشتر مادہ استسقا اس قدر غالب اور زیادہ ہو جاتا ہے کہ ربو اور ضیق النفس اور کھانسی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زمانہ موت مریض کا قریب پہنچ گیا شائد تین روز کے

بعد مرجائے گا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحم ہونے ورم کے بلیلہ تک ہوتا ہے (یعنی اس قدر تنگی سانس میں ہوتی ہے کہ بلکہ جو ایک کیفیت خاص بے آرامی کی ہو اور باب حمیات میں اس کا بیان ہوگا پیدا ہوتی ہے اور دوسری نخسہ میں بجائے بلیہ کے لیلہ کی لفظ ہے اس وقت معنی یہ ہوں گے کہ رات کے وقت بسبب مزاحمت ورم کے تغیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے) اور یہ کیفیت بہ نسبت کیفیات سابقہ کے اسلم ہے اکثر قریب زمانہ موت کے ان لوگوں کے منہ میں اور مسوڑھوں میں قروح پیدا ہوتے ہیں بسبب روایت مزاج کے بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر براز میں مستسقی کے رطوبت ہم رنگ گوشت کے خارج ہو اس کے ہلاک ہونے کی خبر دے گی جس شخص کو استسقا بحالت عروض مالیخولیا عارض ہو اس کا مالیخولیا بوجہ ترطیب پیدا کرنے استسقا کے زائل ہو جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے استسقا میں اسہال کا پیدا ہونا کو دبخو د بلا تحریک صناعی مہلک ہوتا ہے مریض استسقا کے حالات میں پہلے اس امر کا دریافت کرنا چاہئے کہ نفخ اور ورم اول کہاں سے شروع ہوا تھا جانہ سے یا دونوں پاؤں سے یا پیٹھ سے یا اطراف گردوں سے یا قطن سے یا امعا یعنی شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہے یا قبض ہرتا ہے اس لئے کہ قبض رہنا ایسے مریض کو بہتر ہے بہ نسبت نرمی طبعیت کے خصوصاً اس قسم میں استسقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہے یا دونوں گردوں سے جو استسقا قطن سے شروع ہوتا ہے اس میں نرمی طبعیت کی زیادہ رہتی ہے اس لئے کہ رطوبات غذا وہاں سے پلٹ کر امعا کی طرف جاتے ہیں قبض طبعیت ان اقسام میں استسقا کے زیادہ رہتا ہے جو مقاویم بدن سے شروع ہوا ہے یعنی جانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سدے یہ بھی واجب ہے کہ حال بھی معلوم رہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہیں با پر گوشت اور قوی ہیں کہ ان کا قوی ہونا اسہال کی برداشت پر دلیل ہوسکتا ہے۔ ایضاً حال صفن کا بھی دریافت کرنا چاہئے کہ انتفاخ اور پھول جانے مین یہ بھی شریک ہیں یا نہیں اس لئے کہ ان کی شرکت اگر انتفاخ میں ہوگی خوف رشح

رطوبات کا ھوتا ہے اور رشح رطوبات سے مغص اور ذرب اور قروح خبثیہ کا جن کا اچھا ہوتا دشوار ہے خوف ھوتا ہے کہ پیدا نہ ہوں اسباب خاصہ اقسام استقا بعد اسباب عامہ کے سبب خاص استسقائے زقی کا جو واصل ہے وہ یہی امر ہے کہ رطوبت مایہ جگر میں کیموس سے جدا تو ہو جائے لیکن جدھر سے نکلنا چاہیئے مثلاً گردوں کی طرف سے ادھر کی راہ سدوں وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہوگا جو اس کا محل طبعی نہیں ہے اور اس کی موجودگی جگر سے بذریعہ روانگی ان مقامات کے ہوگی جدھر اس کا جانا غیر طبعی ہے اور یہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور ترشح اور ٹپکنے کے انہیں مقامات غیر معتاد پر ہوگی یا ان کہ اس کا انفصال اور جدائی نجارات بن کر۔

ہوگی کہ پھر وہی بخارات بوجہ احتقان شدید کے پانی ہو جائیں گے اس لئے کہ مادہ ان بخارات کا زیادہ ہے فقط ہوا ہو کر فنا نہیں ہو سکتے یا اس بخار کے پھر پانی ہونے کا یہ سبب ہے کہ عضو رئیس یعنی جگر کی حمایت کی نظر سے طبعیت اس رطوبت کو بہ شدت دفع کرتی ہے اور یہ ضرورت قاہرہ یعنی غالب طبعیت کو اس رطوبت کا قھر یہاں سے ان مجاری میں دفع کراتی ہے جو واسطے ٹھہر نے فضول غذا وغیرہ کے اس خالی مقام پر مخلوق ہوتے ہیں جس میں امعا کا مقام ہے اور اکثر اس رطوبت متجرہ کا واقف ہونا اور ٹھہر جانا درمیان ثرب یا درمیان صفاق باطن کے ہوتا ہے مگر ثرب میں یہ رطوبت جب ہی ورآتی ہے جب ثرب تاکل ہو جائے یعنی مڑ جائے یہ بات تو بخوبی معلوم ہو چکی ہے کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہے کہ قیح وغیرہ مگر رطوبت کو استخوان کی اندر نفوذ کرا دیت اہے چہ جا کہ ثرب اور صفاق میں ایسی رطوبت کا درآنا یہ کیا دشوار ہے اگر دفع طبعی قوی ہو (۲) یا ان کہ یہ رطوبت اگر رشح سے نہ آ سکے تو بعض مجاری غذا کے شگافتہ ہو کر ان میں رطوت جگر کی بھر جاتی ہے کیونکہ وہ مجاری غذا جگر تک متصل ہو رہی ہیں (۳) یا رطوبت ان مقامات میں اس طرح آتی ہے جیسا کہ بعض قدماء اولین نے کہا

ہے اور بعض متاخرین نے ناحق اس کو اپنی طرف منسوب کیا ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ یہ رطوبت ان رگوں کے منہ کی طرف پلٹ جاتی ہے جو کہ جنین میں اس کے ناف تک آتی تھیں کہ انہیں کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاتا تھا خواہ ان رگوں میں جو کہ جنین کی ناف تک آتی تھیں کہ ان کی راہ سے جنین بحالت موجودگی اندرون شکم مادر کے پیشاب کرتا تھا اس لیئے کہ بچہ بھی شکم مادر میں ناف کی راہ سے پیشاب کرتا ہے اور نزائیدہ بچہ قبل از آنکہ اس کی ناف نکالی جائے اور اس کا نار کاٹا جائے اور اس کا نار کاٹا جائے یہی ناف ہی کی طرف سے پیشاب کرتا ہے اور جب اس طرف سے پیشاب کی آمد بند کر دی جائے جس طرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہے تب پیشاب مثانہ کی طرف سے آ کر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہے (یہاں تک یہ امر واضح ہوا کہ پیشاب کے آنے کی راہ ناف تک بھی ہے انہیں عروق کے ذریعہ سے جن کا ابھی ذکر ہوا) پھر جب بکثرت سدہ ان مجاری میں پڑ جائیں جدھر سے بول مثان میں پہنچتا ہے اور رطوبت ہذا ادھر نہ جانے دیں قوت دافعہ مضطر ہو کر ناچار اس رطوبت کو انہیں عروق مذکورہ بالا کی طرف سے لائے گی جن کا تعلق جگر سے بیان ہو چکا اور ان رگوں کے منہ میں پہنچائے گی پھر چونکہ ناف کی راہ از وقت درشتی ناف کے بند ہو چکی ہے۔ اب تو ادھر سے پیشاب کا آنا دشوار ہے بالضرور وہ رطوبت انہیں رگوں کے منہ کھل جانے سے شکم میں بھرے گی اور پیٹ پھول جائے گا اس لئے کہ ان رگوں میں نفخ پیدا ہوگا اور یہ رگیں چوڑی بوجہ پر ہونے رطوبات مذکورہ کے زیادہ ہو جائیں گی بہ نسبت اپنے اصلی اور اولی خلقت کے اور جو منافذ حدبہ جگر کے قرب میں بسبب نہ جانے رطوبت بول کے اس طرف سے وہ سب منضم ہو جائیں گے یعنی مل جائیں گے کہ وہ دراصل خلقت میں ضعیف ہیں اور ان کا ضعف بہت زیادہ ہے بہ نسبت اس حصہ کے جو نزدیک مقعر جگر کے ہو اور کچھ دور نہیں ہے کہ دوائے سہل جو استفراغ رطوبات کا شکم سے کرتی ہے اس کا اخراج بھی انہیں رگوں کی طرف سے یوں ہوتا ہے کہ پہلے جگر تک

دوا اسہل کا اثر انہیں کی راہ سے پہنچتا ہے پھر امعا تک ۔ اسباب سابقہ جو واسطے اس سبب واصل یعنی رطوبت مائیہ کے تجویز ہوسکتے ہیں وہ یہی ہیں کہ یا تو قوت ممیزہ یا مادہ ممیزہ (بصیغہ اسم مفعول) یا مجاری میں ضعف آجائے ۔ جو سبب قوت ممیزہ میں ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہے کہ نمیرہ کا فعل قوت دافعہ جگر اور قوت جاذبہ گردہ مین مشترک ہے پس یہ دونوں یعنی دافعہ جگر اور جاذبہ گردہ میں ضعف آجائے خواہ ان مین سے کسی ایک قوت میں ضعف پیدا ہو یا ان کہ مجری میں جو درمیان جگر اور گردہ کے ہے سدہ پڑے خصوصاً جس وقت گردہ میں ورم یا صلابت ہو اس وقت مایت خون سے جدا نہ ہوسکے گی اب اس خون ناقص کو جو غیر متین ہے بدن قبول نہ کرے گا اور نہ مجاری بدن اس کا تحمل کرسکیں گے یعنی اپنی تجویفات میں اس کو جگہ نہ دیں گے اب ایک وجہ وجود وہ واقع ہونے استسقائے زقی کے ثابت ہوگئی اور اس جہت سے کبھی استسقائے زقی فقط گردہ کے کسی ضعف خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہے اور جگر کے ضعف خواہ اعتدال کے پہلے ضرورت نہیں ہوتی ۔ رطوبت ممیزہ بصیغہ اسم مفعول میں اس سبب کا اس طرح تصور کرنا چاہئے کہ جس وقت یہ رطوبت بمقدار کثیر اتنی ہو کہ قوت ممیزہ مذکورہ بالا اس کی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہ ہوسکے کیونکہ اول تو اس کی مقدار زیادہ ہو دوم ان کا اس کا ہضم بھی جگر میں اچھی طرح نہیں ہوسکتا ہے لہذا قوت ممیزہ کا تصرف بھی اس میں بخوبی نہیں ہو سکتا ہے زیادہ ہونا اس رطوبت کا بسبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہوگا اور سرد پانی زیادہ اس وقت پیا جاتا ہے جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر میں عارض ہوتا ہے اور معطش یعنی تشنگی اور بھی ہوتی ہے خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنے والا منجملہ اسباب مذکورہ باب کثرت عطش کے خواہ بسبب ایسے سدہ پڑجانے کے جو کہ جذب رطوبت آب مشروب کو جگر تک اتنا نہ ہونے دیں جس قدر کہ درکار ہے لہذا پیاس ہروقت بنی رہتی ہے اگرچہ زیادہ پانی پیا جائے اور سرد بھی ہو یا اس وجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے کہ جو پانی پینے میں آتا ہے فوراً اس کے پینے سے

پیاس فرو نہیں ہوتی ہے کہ وہ ٹھنڈا نہیں ہے گرم ہے یا ان کہ اس پانی میں ایک کیفیت معطشہ یعنی پیاس بڑھانے والی ہے مثلاً شوریت اور بورقیت ہے اور سوائے ان وجود کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا ہے پھر جب غذائے تر کا پورا پورا ہضم اپنی حد کو نہ پہنچا بدن یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نہ کرے گا بلکہ بعض کو قبول کرے گا اور بعض کو رد کردے گا پس یہ سوء ہضمی کبھی تو ایک سبب اسباب استسقائے زقی سے ہوگی جس کو ہم نے اس عنوان سے اوپر لکھا ہے کہ غلبہ مائیت اور رطوبت سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہے ان کے یہی سوء ہضم اسباب استسقائے طبعی سے ہوگا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ثانی میں ہوتی ہے مجاری میں یہ سبب اس طرح پر ہوتی ہے کہ ان مجاری میں سدہ خواہ اورام ایسے ہوں کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جدا ہوتی ہے اپنی اصلی اور سیدھی راہ پر گذرنے دیں اور بطرف مجاری غیر معتاد کے اس کو منعکس کریں جس وقت طبعیت مستسقی کی مائیت کو بذات خود دفع کرے یہ امر دلیل اس کے صحت کا ہے مترجم میری سمجھ میں اس فقرہ کا مطلب یوں آتا ہے کہ جس وقت اور رابول مستسقی کو بلاتحریک طبعیت بدن استعمال مدرات کے ہو اس وقت اس کی صحت کا گمان غالب ہوگا اس لئے کہ اسہال کو تو اطبا استسقا میں بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہیں اور تفریق استفراغ تمام ہے اس کو جگر سے تخصیص نہیں ہے اور واپس آنا ان رطوبات کا انہیں مجاری غیر معتاد کی طرف سے بطرف جگر کے اور وہاں سے سبب جذب گردہ کے براہ بول دفع ہونا کچھ محال نہیں ہے متن اکثر اوقات جس وقت بدن مستسقی کا لاغر ہو جائے یعنی وہ نفخ شکم باقی رہے پھر تیسرے روز انتفاخ مذکور خود بخود عود کرتا ہے اور یہ نفخ دوبارہ اکثر ریحی ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص مستسقی کے احشا میں بلغم کثیر درمیان حجاب اور معدہ کے یعنی درمیان ثرب اور صفاق کے اس قدر ہو کہ درد پیدا کر رہا ہو پس جس وقت وہ بلغم رگوں میں ہو کر مثانہ میں پہنچے (اور براہ بول دفع ہو جائے اس کا مرض استسقا زائل ہو جائے

ہضم دوسرے ہضم بلکہ ہضم اولی میں بھی ہوتا ہے یا ان کہ غذا کے متناول بذات خود ایسی فاسد ہوتی ہے اور اس میں بلغم کے استحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہے مترجم یہ تقدم جو یہاں شیخ نے استعمال کیا ہے اس سے مراد تقدم زمانی نہیں ہے جس میں اجتماع متقدم اور متاخر کا زمانہ واحد میں نہیں ہوتا بلکہ تقدم بالعلیتہ مراد ہے پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سیوم خواہ اول اور دوم کا سبب عروض استسقا ہے جو ہمراہ استسقا کے باوجود مرض ہذا موجود رہتا ہے اور جب یہ فساد باقی نہ رہے وہاں مرض ہذا بھی ہو جائے گا

متن (۱) جس وقت قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور ممیزہ جگر کی ضعیف ہو جائیں اور قوت جاذبہ دیگر اعضائے بدنی کی قوی ہو اور ہاضمہ میں اعضا مذکورہ کے بھی ضعف ہو اسی زمانہ میں یہ قسم استسقا کی پیدا ہوگی اس لئے کہ برودت کی کثرت خاص جگر میں ہوگی جو خواہ بمشارکت برودت دیگر اعضا کے جگر بارد ہو جائے گا اگرچہ اس وقت اورام اور ایسے سدہ نہ ہوں جو نفوذ غذا کو منع کریں۔ (۲) رگوں کی برودت سے تمام بدن کے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن میں ہوتے ہیں خواہ سدہ جو ان رگوں میں بسبب استعمال لزوجات کے پڑ جاتے ہیں یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے (۳) کبھی بسبب جاگزین ہوتے برودت کے جو رگوں میں اثر ہوا ہے بارد اثر قوی کرتے ہے اور برودت کا استقرار ان میں ہو جاتا ہے ان سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے (۴) کبھی بسبب حرارت بدنی کے جو ذوبان اجزائے بدنی کر رہی ہو اور اخلاط کو بھی گداختہ کرنا اس کی شان سے ہو ان سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے مترجم بعض نسخوں میں بجائے اخلاط کے اختلاط کی لفظ وارد ہے اس وقت مراد یہ ہے کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کو اجزائے بدنی سے نہیں ہونے دیتی ہے بوجہ اس کے زیادہ رقیق کرنے کے متن جس وقت کوئی سدہ ایسا پڑ جائے کہ غلط صدیدی ذوبانی کا دفع اور نکلنا نواحی گردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہ ہو اور اکثر یہ امر یعنی وقوع سدہ کا دفعتا ہوتا ہے اس وقت بھی یہ

مرض ہوتا ہے دستوں کا جاری ہونا بیشتر مانع حدوث استسقائے لحمی کا ہوتا ہے طبعیت مدبرہ اگرچہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہے کہ فضول مائی کو مجاری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کردے مگر بیشتر اس دفع سے عاجز بھی ہوجاتی ہے خواہ اس کے دفع کرنے سے پہلے نفوذ اس رطوبت مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہے انہیں وجوہ مذکورہ بالا پر جن کا بیان استسقائے زقی میں کیا گیا ہے وہ نفوذ قبل اس زمانہ کے ہوجاتا ہے کہ طبعیت کا فعل اور غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر پورا ہوجائے مراد یہ ہے کہ توجہ طبعت کسی اورضروری تدبیر بدنی کے سبب سے اس رطوبت کے دفع میں بھی ہونے نہ پایا تھا اور نفوذ اس رطوبت کا اعضائے بدنی میں ہوگیا) کبھی مجاری بدن (باوجودیہ کہ طبعیت نے ان کو ان کی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو قبول نہیں کرتے کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہے بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہے اور اسی قسم کی چیز ہے جو جگر سے دفع ہونے کے لائق ہے پھر جبکہ جگر اس کو بوجہ رو ادت وغیرہ کے قبول نہیں کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا ہیں وہ بھی اس کو قبول نہیں کرتے اور یہ قبول نہ کرنا جگروغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہے یا ان کہ مادہ رطوبت مذکورہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ یا ان کے بدن باوجودیہ کہ طبیعت اس رطوبت کو مقامات مناسب میں پہنچائے مگر بدن اسے قبول نہ کرے سدوں وغیرہ کے مڑ جانے سے پس ان جملہ اوقات میں طبعت کو تحیر پیدا ہوتا ہے دفع غیر طبعی اور دفع طبعی میں اور اسی تحیر کی وجہ سے یہ رطوبت تمام بدن میں جمع ہوتی رہے گی اور استسقا پیدا ہوگا بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگر میں رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جائے اور بعد شگاف کے یہ پانی غشاء باطن میں پہنچے اس کا شکم اسی پانی سے بھر جائے گا اور مریض مذکور مر جائے گا۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یوں کی ہے کہ مراد بقراط کی امتلائے جگر سے نفاطات کبیرہ جگر ہیں جو ظاہر جگر پر پیدا ہوتے ہیں بطرف محدب جگر کے پھر ان نفاطات میں رطوبت مائی فراہم ہوتی ہے پھر جب یہ نفاطات شگافتہ ہوتے ہیں یہ

رطوبت مائی کالی جگہ فضاء باطن میں حاصل ہوتی ہے اور ثرب میں اس کا نفوذ بدن مڑ جانے ثرب کے اسی رخ میں ہوتا ہے وہی جالینوس پھر کہتا ہے کہ یہ پانی جیسے کہ مستسقی لوگوں کے جگر میں ہوتا ہے اور کبھی بعض آدمی مستسقی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کیفیت کے بعد بھی نہیں مرتے بلکہ یہ رطوبت مائی یا براہ دفع طبعیت خارج ہو جاتی ہے خواہ علاج کے ذریعہ سے نکالی جاتی ہے اور اس وجہ سے کچھ بعید نہیں کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے شیخ کہتا ہے میرا گمام یہی ہے کہ ایسا مریض لامحالہ مر جائے گا اس لئے کہ یہ رطوبت مائی اپنے جوہر ذات میں نہایت ردی اور خراب ہوتی ہے پس فضائے مذکور جس میں نقاطات جگر سے جاتی ہے اس کو بھی فاسد کر دے گی اور اس کے نجارات روی سے ہلاکت پیدا ہو گی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جگر پر جو جھلی محیط ہے وہ بھی ایسے شخص کی فاسد ہو جائے گی پس لامحالہ مر جائے گا استسقای طبلی کے اسباب اکثر سبب طبلی کا فساد ہضم اول کا ہوتا ہے اور یہ فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہے یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہے۔ پھر جب یہ مادہ غذائی بخوبی منہضم نہ ہوا اور حرارت ضعیف نے معدہ کی اس میں تا تمام فعل کیا جو قوی نہ تھا اور بدن نے اس کے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب سے اسے دور پھینک دیا اسی مادہ خام کے واسطے مناسب اور اولی یہ بات ہے کہ اس کا استحالہ بخار اور ریاح کی طرف ہو بیشتر یہ مواد گرداگرد معدہ اور امعا کے چسپیدہ ہوتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ اسی جہت سے ہر وقت مڑوڑ اپنا رہتا ہے اس لئے کہ حرارت غیر منعلیہ یعنی غیر کافی جس وقت ان مواد میں فعل تحلیل ضعف کا کرتی ہے پس اس کا فعل ناقص اس قدر ان میں کارگر ہوتا ہے کہ ان کا استحالہ ریاح کی طرف کر دے خصوصاً جس وقت کہ معدہ بارد رطب ہو کہ ہضم جگر کے واسطے یہ مواد آمادہ نہیں ہو سکتے اور پھر جگر کی یہ صورت ہے کہ اس میں کس قدر حرارت ہے نظر اسی حرارت کے قصد کرتا ہے کہ ایسی شے کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور آمادہ ہضم

جگر پر نہیں ہوئی ہے جیسا حال اس رطوبت کا ہو پس لامحالہ اس کے بخارات اور ریاح بن جائیں گے کبھی استسقائے طبلی ایک حرارت شدید سے جو غریب ہو یعنی حرارت غریزی سے جدا وہ حرارت معدہ اور جگر میں عارض ہو کر غذا ہائے رطب اور رطوبات بدن کو بہت جلد اپنا اثر پہنچائے قبل اس کے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا اور رطوبات میں کر سکے اور جو ہضم استیلا اور غلبہ حرارت غریزی سے بحد اعتدال ہوتا ہے وہ اس حرارت غریبہ کے غلبہ کی وجہ سے نہ ہو سکے پس اس وقت اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات میں کہ قبل ہضم جگر اور معدہ کے ان کی ریاح اور بخارات ہو جائیں گے اب اس وقت سبب حدوث استسقائے طبلی کا ضعف ہضم اول کا یا ضعف حرارت غریزی بسبب شدت حرارت غریبہ کے جو ایسی غالب ہے کہ غذا اور رطوبات مذکورہ کو اتنی دیر تک مہلت نہیں دیتی کہ بحال خود باقی رہیں اور ہضم اول ان کا پورا ہو جائے کبھی حمیات وبائیہ میں اور بھی اخیر میں اکثر امراض حادہ کے نفخ شکم ایسا ہوتا ہے کہ مثل طبل یعنی ڈھول کے پیٹ پھول جاتا ہے اگر اس پھولی ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جائے آواز طبل کی سی سنائی دیتی ہے اور یہ علامت ردی اور خراب ہے علامات مشترکہ (۱) استسقا کے جمیع اقسام کے تابع فساد لون تمام بدن کا ہوتا ہے طحال کی شرکت سے جو استسقا ہو اس میں رنگ بدن کا سبزی مائل ہوتا ہے اور سیاہی بھی ہوتی ہے جمیع اقسام میں استسقا کے دونوں پاؤں پر یعنی قدموں پر بھری بھری چڑھتی ہے (۲) جملہ اقسام استسقا کے پاس سے خالی نہیں ہوتے جو ہر وقت رہتی ہے اور ضیق النفس بھی رہتا ہے اور اکثر یہی ہے کہ یہ پیاس ہمراہ کمی اشتہائے طعام کے ہوتی ہے کس واسطے کہ پیاس اور پانی پینے کی زیادہ خواہش ہوتی ہے سوائے اس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص وہ برودت جو زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہو کر رگہائے جگر میں پھر مورث استسقا ہوئی ہو (۳) جملہ اقسام استسقا میں خصوصا زقی میں اور اس کے بعد لحمی میں پیشاب کی کمی ہوتی ہے اور اکثر اوقات جس قدر پیشاب آتا

ہے سرخ رنگ ہوتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ مقدار اس کی کم ہو (یعنی مائیت قلیل ہے کہ فضاء جوف میں چلی گئی ہے) لہذا جو رنگ کی مقدار کثیر میں بول کے پھیل کر پھیکا ہو جاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ جمع ہو کر سرخی دیتا ہے مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سازی کے تجربہ کرا سکتے ہیں کہ جس قدر ایسے رنگین پانی سے کوئی کپڑا گلابی رنگ دیا جائے اگر اس پانی کو خشک کریں پہلے تو گہرا گلابی ہوگا اور اخیر میں سوخ رنگ سوہا خواہ گلنار وغیرہ اسی سے رنگا جا سکتا ہے اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر پانی کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے سرخی میں کمی آتی ہے اور سرخ ہونا پیشاب کا تو بدیہی ہو کہ مائیت خون کی جگر سے جدا ہو جاتی ہے متن دوسری وجہ سرخی بول کی استسقا میں یہ ہے کہ جگر میں بوجہ ضعف کے تمیز مویت اور مرہ سرخ کے پیشاب سے بخوبی نہیں ہو سکتی ہے لہذا سرخی باقی رہ جاتی ہے۔ اس واسطے مناسب نہیں ہے کہ فقط بذریعہ سرخی پیشاب کے استسقا کے حار ہونے پر حکم کیا جائے (جب تک اور علامات حرارت میں غور نہ کر لیں) مرضائے استسقا کو اکثر ایسے حمیات جن کی حرارت فاتر ہو یعنی زیادہ تیز نہ ہو عارض ہوتی ہے۔ اور اکثر ان کے بدن میں ایسے بثور اور دانہ برآمد ہوتے ہیں جن سے ٹوٹ کر زرد پانی برآمد ہوتا ہے اور طبلی اور لحمی میں ذرب یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہے اگر ابتدا استسقا کی جگر کے ورم گرم سے ہو اس وقت بہ شدت قبض طبعت رہتا ہے اور دونوں قدم پر ورم آ جاتا ہے اور کھانسی خشک آیا کرتی ہے کہ اس سے کچھ برآمد نہیں ہوتا ہے اور داہنے جانب اور بائیں طرف جو اورام ظاہر ہوتے ہیں ان کی یہ صورت ہوتی ہے کہ کبھی دفعتہً غائب ہو جاتے ہیں اور پھر یکایک ظاہر ہوتے ہیں اور اکثر یہ بات استسقائے زقی میں ہوتی ہے۔ اگر ابتدا استسقا کی دونوں خاصرہ سے ہو اور قطن یعنی تہیگاہ سے ہو تو ورم دونوں قدموں سے شروع ہوتا ہے اور ذرب طویل ایسا عارض ہوتا ہے جو کسی طرح زائل نہیں ہوتا اور باوجود یہ کہ دست اس قدر آتے ہیں مگر وہ پانی جو استسقا کا مادہ ہو دستوں کی طرف سے نہیں نکلتا

ہے کہ مرض ہذا میں کمی ہو جس استسقا کا سبب کوئی حرارت ہے اس کے ہمراہ علامات
حرارت ہوتے ہیں جیسے التہاب اور پیاس کی زیادتی اور زردی رنگ میں تلخی وہاں
شدت پیوست بدن پر غالب ہوئے اشتہائے طعام کا سقوط زرد اور سبز قے کا آنا اور
اخیر میں سوزش سے پیشاب کا آنا اس لئے کہ حرارت اس کی شدید ہو جاتی ہے اگر
استسقا بسبب جس ایسے مادہ کے ہو جس میں ذوبان کثیر ہو اور دونوں بحران طبعی بول
اور براز کے سوا اور طرف دفع ہوا ہو ایسے مادہ پر کثرت صفرا سے استدلال کیا جاتا ہے
اور علامات ذوبان کے بھی موجود ہوتے ہیں اور براز اور بول غسالی اور صدیدی پہلے
اس سے آتا ہو اور دونوں خاضرہ اور قطن یعنی میگاہ سے شروع ہوتا ہے اور اس طرح
جملہ اقسام استسقا کے جو امراض حارہ یعنی اورام حارہ سے عارض ہوتے ہیں جس
استسقا کا سبب برودت ہے وہ اس حار استسقا کے خلاف علامات اور احوال میں ہوتا
ہے کبھی بارد استسقا میں اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہے جیسے کہ برودت معدہ سے اگر یہ
مرض پیدا ہوا ہو پھر جب مرض خواہ برودت معدہ بافراط بڑھ جائے اشتہا یکسر ساقط ہو
جاتی ہے جس استسقا کا سبب ورم سخت جگر کا ہو اس کی شناخت ورم صلب کی جو خاص
علامات ہیں انہیں سے کی جاتی ہے اور رذرب جو تابع اس ورم کے ہوتا ہے اس سے اور
کمی اشتہائے طعام سے بھی پہنچانا جاتا ہے جس استسقا کا سبب ورم حار جگر کا ہو اس کی
ابتدا جہت جگر سے ہوتی ہے یعنی مقعر اور محدب جس طرف ورم ہو اس طرف استسقا
کی ابتدا ہو گی اور قبض طبیعت اس میں ہوتا ہے اور جملہ علامات ورم حار کے بھی موجود
ہوتے ہیں وج استسقا کہ طحال کی شرکت سے ہوتا ہے اس پر دلیل سبزی رنگ کی اور جو
امراض کہ پہلے طحال میں عارض ہو چکے وہ دلائل سے اس کے ہوتے ہیں ۔ اور اکثر
اس استسقا کے ہمراہ سقوط اشتہائے طعام نہیں ہوتا ہے اور اس طرح اگر سبب استسقا کا
گردہ میں ہو جب بھی اشتہائے طعام ساقط نہ ہو گی یعنی جو وقت بھوک لگنے کا حالت
صحت میں تھا اس وقت بدستور اشتہار ہو گی اور جس قدر غذا کھانے کی اس شخص کو

عادت تھی اتنی ہی اب بھی کھایا کرے گا بخلاف اس استسقا کے جو خاص جگر سے پیدا ہو کہ اس میں اشتہا اس طرح نہ رہے گی گردہ سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے اس سے پہلے اورم اور قروح گردہ کے پیدا ہوئے ہوں گے علامات زقی استسقائے زقی کے ہمراہ شکم میں ایک گرانی اور بوجہ محسوس ہوتا ہے اور جب نفخہ کے اوپر ہاتھ مارا جائے آوا زنہیں دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے ہلایا جائے اس وقت ایسی آواز آتی ہے جیسے مشکیزہ میں پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہے اس طرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور چھونے میں اس نفخہ کے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مشکیزہ پانی سے بھرا ہو نہ ایسی مشک جس کو ہوا بھر کے پھولایا ہو بعض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہوتی ہے جس ملکیں کس قدر تر وہوتا ہے اور یہ تمدد بسبب کھچاؤ حجاب یعنی غشاء بطن اور صفاق کے ہوتا ہے اور بیشتر اس کی نبض اخیر درجہ مرض میں بوجہ کثرت رطوبت کے مائل بہ نرمی اور لین ہو جاتی ہے اس استسقا میں جملہ اعضائے بدن فربہ نہیں ہو جاتی اور نہ ان کا حجم بوجہ نفخ کے بڑھ جاتا ہے جس طرح استسقائے لحمی میں بلکہ اور اعضا سوائے پیٹ کے لاغر اور پتلے ہوتے ہیں اور پیٹ کی جلد میں ایک چمک اور صفالت ایسی ہوتی ہے جیسے کھچی ہوئی اور تناؤ کے وقت جلد میں چمک پیدا ہو اور بیشتر اس کے ہمراہ آلہ ذکر میں ورم آجاتا ہے اور قیلہ یعنی فوتہ کا پانی یعنی ورم مائی صفن میں پیدا ہوتا ہے جس وقت استسقائے زقی بعد برآمد ہوئے پتھری کے دفعتہً پیدا ہو اور یہ پتھری بدن اسباب ظاہر جگر کے برآمد ہوئی ہو جاننا چاہئے کہ ایک مجری دونوں مجرائے حالت سے شق ہو گیا ہو علامات لحمی اس کے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہے جس طرح مردہ کے لاش کی یہی کیفیت ہے۔ تمام اعضا اور خصوصاً چہرہ اس بیماری میں مائل بہ فربہی ہوتا ہے لاغری نہیں ہوتی۔ اگر بدن کے کسی مقام کو انگلی سے دبائیں گھس جاتی ہے اور گڑھا پڑ جاتا ہے پیٹ میں اس مریض کے اس قدر نفخہ اور ہلانے میں آواز پانی کے ملنے کی خواہ ایسی پھولن جیسے ہوا بھرنے سے مشک میں ہوتی ہے خواہ آواز دینے

اور خریق کے استعمال تک نوبت پہنچتی ہے جب اور دوا سے کار براری نہ ہو اور تنقیہ مادہ اور ادویہ سے نہ ہو سکے اور فضول میں لزوجت زیادہ ہو یا ان میں پھر بھی ان کے مسہلات کی ایذا نہ پہنچے او یہ سہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہے اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر اور تردد ان امور کا نکرنا چاہئے اور پوری مقدار پر تبدیر تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہئے خلاصہ یہ ہے کہ ایسی کامل تبدیر کی جائے جو مانع تولید فضول جدید ہو اور استفراغ فضول موجود کا مسہلات نرم سے متواتر کرنا چاہئے فصد سے ان لوگوں کو جہاں تک ممکن ہو بچانا چاہئے پھر اگر بدن فصد کے چارہ نہ ہو کہ امتلا خون اک پیدا ہو اس وقت البتہ فصد پر جرات کی جائے گی مگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے کر تین دن خواہ چار روز میں یا زیادہ اس سے ایک فصد کو دوسری سے فاصلہ رہے اکثر ضرورت فصد کی جب ہی ہوتی ہے کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو مناسب فصد سے پہلے یہ ہے کہ پہلے تنقیہ خون کا مثل ایارج وغیرہ کے کر کے اس کے بعد فصد کرائی جائے اگر چارہ بدن فصد کے نہ ہو اور پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے اکثر حالات میں پہلی ان کو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہے کہ اخلاط کا اخراج بذریعہ اسہال کے کرے اور سوں کی تفتیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہئے کہ ادرار بھی کرے اور تفتیح سدہ کی کرے حقنہ ہائے نرم اور لطیف کہ محلل رطوبات نرم ہوں وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں۔ جب اچھی طرح استفراغ رطوبات کا ان کو بدن سے ہو جائے مناسب زیادہ جو طریقہ علاج ان کے واسطے اس وقت ہو یہی ہے کہ ریاضت معتدل کریں اور پانی پینے میں کمی اور آبہائے کبریتی اور بورتی اور شبتی سے نہانا بھی ان کو زیادہ مفید ہے اور قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے حمات یعنی گرم اثر والے پانی کے قریب رہنا مفید ہے آب شیریں کے حمام میں نہانا خواہ ٹھہرنا ان کو مضر ہے ہاں مگر حمام یابس کا استعمال مفید ہو سکت ہے اور ہوا ہائے گرم میں ایسے حمام کے پسینا نکالنا ان کے بدن سے بھی مفید ہے۔ اگر قبل از طعام قے کا استعمال کیا

غذا مریض سوء القینہ کی ایسی لذیذ درکار ہے جس میں طبعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور شوربائے خوشبو لذیذ ایسے ہی لحوم کا جو دارچینی اور لوگ اور مصطگی اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اس طرح مصوصات کا بھی خوشبودار ہونا چاہئے خواکہ میں میٹھا انار اور تھوڑی مقدار پر یہی بھی مضر نہیں ہے واجب ہے کہ ان کے طعام میں خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کی جائے خواہ جو اشیا مثل ان کے ہیں مگر بکثرت ایسی چیزیں نہ ڈالی جائیں علاج استسقائے زقی عام عرض ان بیماروں کے معالجہ سے رطوبات کا خشک کرنا اور فضول روی کا اخراج ہے اگرچہ یہ غرض عام دھوپ میں بیٹھنے سے خواہ جس جگہ کی ہوا سرد نہ ہو اور آگ سے تاپنے میں ان لکڑیوں کی آگ جو محیفف ہیں اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہو اور تفتیح مسام یعنی مجاری سدوں کا کھولنا اور امتواتر اور اسہال مائیت کا برفق اور نرمی کرانا پیاس پر صبر کرنا اور صبر کرنے کی تدبیریں جو اکثر جگہ لکھی گئی ہیں عمل میں لائے پانی کو آنکھ سے دیکھنے دیتا چہ جا کہ پینے میں آئے جب تک ممکن ہو اور اگر بدن پلانے کے چارہ نہ ہو تو بعد غذا کے تھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ میں ملا کر دینا چاہئے غذا کی تقلیل اور زیادہ رقیق ہونی چاہئے یعنی موٹی غذا نہ ہو کہ یہ افضل علاج ہے اور جو ریاضت کہ اسے ہم استسقائے لحمی کے باب میں بیان کریں گے اس میں بھی کرانی چاہئے قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑھانے کی تدبیریں اقسام اور طرح طرح کے عطر سونگھانے سے جن سے کیوڑا اور خس اور مٹی اور مشک اور عنبر کا عطر خواہ ارگجہ اور لخلخہ ہائے خوشبو کے سونگھانے سے ہروقت کرنی چاہئے اور کھانے کی چیزوں میں ایسے مصالح خوشبو پڑے کہ جن کی بوباس سونگھنے سے دماغ معطر اور طبعت خواہشمند ہو جائے اور میں ایک طرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب بحال مریض ہوں بھی تجویز کرنی چاہئے۔ زیادہ سکنجبین کا پلانا اس مریض کو اچھا نہیں ہے قے کرنی بھی ان بیماروں کو نافع ہے خصوصاً قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناغہ کرکے جو تیسری روز

پڑے گی خواہ دو روز ناغہ کر کے چوتھے دن ۔۔۔خواہ پانچویں روز یعنی تین دن ناغہ کر کے یہ تدبیر بھی زیادہ نافع ہے چھینک لانے تر دوا یا خشک ناس کے ذریعہ سے بہت مفید ہے کہ چھینک کی وجہ سے مائیت استسقا کا انحدا نیچے کی طرف ہوتا ہے اور جو مجاری اس رطوبت کے اخراج کے لائق ہیں ادھر اس رطوبت کو حرکت ہوتی ہے فصد کا یہ حال ہے کہ تا امکان ہر ایک قسم کے مستسقے کو اس سے بچانا چاہئے سوائے ان لوگوں کے جنہیں استسقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہو اس لئے کہ فصد ان کے اعضا کو غذا لینے سے منع کرتی ہے حالانکہ وہ خود بلا فصد کے پہلے سے قلیل الغذا ہو رہے ہیں اور علاوہ اس ضرر کے ان کے جگر کو سرد کر دیتی ہے پس فصد کا ضرر اکثر احوال میں یقینی ہے اگر ہمراہ استسقا کے کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے چنانچہ اگر مستسقی بائیں جانب کے ثقل یا تمدد کی اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب شرائین پر زیادہ شامل ہو پس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی شکایت بوجہ اس مرض کے ہو جو یسار سے بوجہ جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہے کیونکہ تمدد اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض میں دنوں جانب یکساں اور برابر ہیں بلکہ یہ شکایت مریض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہے پس اب ضرور ہے کہ فصد پہلے کی جانے کے بعد اس کے علاج استسقا کا کرنا چاہئے اگر ورم صلب سے استسقا پیدا ہوا ہے پس یقین اس کے زوال کا نہ کرنا چاہئے اگرچہ کسی استفراغ سے اچھا ظاہر ہو جائے اس لئے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکال دیا جائے پھر بدستور عود کرے گا اور بھر جائے گا مترجم کو اس سے زیادہ یقین ہے کہ ہر مرتبہ کے اخراج میں اس پانی کی مقدار بروقت عمود کرنے کے دو چند سہ چند بڑھتی جاتی ہے اور دلائل ظاہری اگرچہ اس کے مساعدت نہیں کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو میں حکم قطعی کرتا ہوں کہ ضرور اس طرح ہوتا ہے خصوصاً نشتر کے ذریعہ سے جو استفراغ کیا جاتا ہے جاننا چاہئے کہ دوا کے ذریعہ سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہے بہ نسبت بزل یعنی چاک کرنے کے اور راستر شاح یعنی نشتر لگا

کر پکانے سے اس لئے کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہے اس کا بھرنا از
بس متعذر رہے یہ بھی واجب ہے کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جائے کہ تپ
نہ ہو اگر چہ تدبیر اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استسقا میں
کرتی ہے مگر ورم پھر اس کو عود کرآتا ہے واجب ہے کہ اقراص قابضہ کا استعمال اس
میں نہ کریں اگر چہ ان میں ادویہ مقویہ جگر بھی شریک ہوں جیسے قرص زرشک اور خصوصاً
اگر طبیعت میں کو دبخو د قبض ہو استسقائے بارد میں تخفیف دوا سے حار او رلطف سے کرنی
چاہئے جو مفتح بھی ہو اور استسقائے حار کے واسطے اور تدبیر ہے کہ اسے ایک جداگانہ
باب میں ذکر کریں گے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن پستہ اور روغن بادام جمیع انواع
استسقا میں نافع ہیں ادویہ مفردہ جو لائق اسی قسم استسقا کے ہیں بشرطیکہ بارد ہو جیسے
جوشاندہ حندقوقی یعنی بسکھپرہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اس کا اثر پورا پورا پانی میں آ
جائے ہر روز دو اوقیہ سے ۵ تولہ ۷ ماشہ پلانا چاہئے یا ایک رطل عنصر چار اقساط یعنی ۵۶
تولہ ۵ ماشہ شراب ملا کر کسی ظرف گلی میں جو صاف ہو جوش دیں جب تیسرا حصہ شراب
کا جل جائے پہلے تو ہر روز بقدر ایک بڑے چمچہ کے پلائیں پھر روزانہ بڑھاتے
جائیں تاکہ ان کے پانچ چمچہ تک نوبت آ جائے پھر کم کریں کہ ایک چمچہ تک گھٹ
جائے ایضاً ہر روز عصارہ فوتنج بقدر ایک اوقیہ پلائیں بعض معالجین نے بیان کیا ہے کہ
ذراریح یعنی وہ مکڑی جس کے ضماد کرنی سے آبلہ پڑتا ہے اسے لے کر اس کا سر اور پر و
بازو کاٹ ڈالیں پھر باقیماندہ جو مقدار رہے اسے ماء العسل میں حل کریں اور مریض کو
حمام میں داخل کر کے اسی ماء العسل کو پلائیں خواہ روٹی کے ساتھ کھلائیں اور یہ ایسی دوا
ہے کہ میرے نزدیک اس میں خطرہ ہے اور زیادہ اندیشہ ہے اور اکثر جو اس کا پلانا
اختیار کیا گیا ہے بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز کے جیسے نشر دہ
ہائے معلومہ مثل ملکو او رانار وغیرہ کے بعض لوگ کہتے ہیں جب بدن کا تنقید ہو جائے
بعد اس کے تریاق بقدر نخود ہمراہ طبیخ فودنج کے ہر روز برابر انیس روز تک استعمال

کیریں اور غذا میں کسی ایک ہی شے مناسب پر اختصار کریں جو سب کو ہوا و راز قسم حبوب کے ہو استسقا زائل ہو جائے گا بعض لوگوں کا قول ہے کہ بھیڑ کی مینگنی ہمراہ شہد کے نافع ہے اور بکری کا پیشاب یا خچر کا ہمراہ سنبل اور تماوندمدوج تین درہم سی شربت مناسب کے ساتھ استعمال بعضوں نے کھٹکھورہ جو پانی میں صاف کیا جائے بقدر باقلا کے کھلانے کی بڑی ثنا کی ہے ادویہ مرکبہ اس کے واسطے جو نافع ہوں جیسے ککلانج اور دواء لک خاصۂ زقی کے واسطے اور دوائے کرکم خاص کر کے اور معجون ارسطون ہر ایک استسقائے مرجحۃ العلاج کے واسطے یعنی جس کا اچھا ہونا محال نہ ہو اور جوارش سوسن اور دواء اسقیل اور شراب عنصل اور تریاق یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ تریاق اور دوائے کرکم اور ککلانج زیادہ نافع ہوتے ہیں اخیر زمانہ استسقائے بارد میں منجملہ ادویہ عجیب النفع کے قرص شبرم ہو ترکیب اس کے تیار کرنے کی یہ ہے شبرم اور ہلیلہ سیاہ ہموزن لے کر قرص تیار کریں اور مقدار شربت ڈیڑھ دانق سے قریب ایک درہم تک ہے چوتھے روز ایک مرتبہ استعمال کیا جائے اور ناغہ کے درمیانی اور جو ہوں ان میں قرص درشک کا استعمال ہوگا کبھی اس مرض کی دوا ریوند اور قسط اور حب الغار حلبہ ترمس راسن جنطیانہ صمغ لوز اور صمغ قنہ یعنی بروزہ سے بنائی جاتی ہے اور یہ دوا نافع ہوتی ہے جن تدابیر سے اخراج مائیت ہذا کا ہوتا ہے وہ سہلات اور شیافات اور حقنہ ہائے قوی خاص کر کے اس لئے کہ حقنہ کا فعل نہایت قریب اس رطوبت کے ہے اور طبائع پر سبک تر ہے اور اعضائے رئیسہ سے اس کا اثر بہت دور رہتا ہے اور نہلانا آبہائے مدنی میں اور تنورہائے گرم سے گرمی پہنچاتی اور ان پانیوں کے جنہیں ملطفات کو جوش دیا ہو جیسے بابونہ اور اذخر اور اقسام مروخات کے اور ضمادات اور کمادات اور انہیں کمادات تدبیرات میں پلانا بھیڑ کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا مادہ شتر کا دودھ استسقائے زقی کو زیادہ موافق ہے اگر ایک ہفتہ ہمراہ قراص صفر کے پلایا جائے پہلے نصف درہم مع ایک درہم طباشیر کے تاکہ ان کے اس کی مقدار

بڑھاتے بڑھاتے پورے درہم تک پہنچ جائے اور بعد ہفتہ کے اگر ماذریون سے استفراغ کیا جائے ہمراہ دو درہم کنکاَنج کے پھر دوبارہ انہیں قرص کا بہ ترکیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جائے اور ہمیشہ اس طرح کرتے رہیں تو بیشتر استسقا جاتا رہتا ہے ضعیف بیمار کو اقراص صفرا ابتدا میں نہیں پلانے چاہئیں مگر بقدر ایک دانق کے اور نسخہ اقراص صفر کا قرابا دیں میں لکھا ہے اور اس طرح کاکنج بھی تھوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہے اور جو شخص زیادہ مہرور ہو اس کو شیر مادہ شتر موافق نہیں آتا ہے چالیس درہم یعنی ۱۱ تولہ اور ۸ ماشہ سے شیر مادہ شتر کی ابتدا کی جاتی ہے اور ہر روز ۱۰ درہم یعنی تین تولہ بڑھایا جاتا ہے سہلات ایسے تجویز کرنے چاہئیں جس میں وہ ادویہ جو کہ جگر کو مضر ہیں اور اگر کسی اضطرار کی وجہ سے ان کے استعمال سے چارہ نہ ہو لازم ہے کہ اصلاح کر کے خواہ مع مصلحات کے داخل کی جائیں یہ بھی واجب ہے کہ اسہال یکبارگی نہ کیا جائے بلکہ چند مرتبہ کر کے اس لئے کہ دفعتہً اسہال کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل اور مہلک ہے اور کم سے کم ضرر اس کا جگر کو ضعیف کرتا ہے تنہا صبر کا استعمال جگر کے واسطے از بس ردی ہے پس لائق اور سزاوار یہی ہے کہ جگر کے امراض میں اس سے دوری اختیار کریں مگر کوئی ایسی ہی ضرورت ہے یا اس کی کسی حیلہ سے اصلاح ہو جائے واجب ہے کہ بعد مسہلات کے فاقہ کرایا جائے پس مسہل لینے والا فراغ مسہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر برداشت ہو سکے ایضاً بعد مسہل کے دوائے مقوی جو قابض بھی ہو تھوڑی سی کھلائی جائے جیسے قرص زرشک خواہ آب فواکہہ جو لذت کے ہمراہ اس قدر قبض ان میں ہے کہ جگر کی تقویت کرنے میں خصوصاً بعد اسے مسہل کے جو فربیوں اور ماذریون اور اشق وغیرہ سے کیا گیا ہو بعد اس کے مصلحات مزاج مثل تریاق اور دوائے کرکم استسقائے بارد میں اور آب کاسنی استسقے حار میں واجب ہے اگر حرارت ہو اسہال صفرا کا نہ کریں اس لئے کہ صفرا مائیت استسقا کی مقاومت کر رہا ہو اور اس کے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہے اور اس واسطے کہ

مائیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہے پس دو چند مقدار پر اسہال ہوگا اور قوت کو آفت کثرت اسہال کی پہنچے گی بلکہ واجب یہ ہے کہ حرارت صفرا کی دیگر ادویہ سے فرو کردی جائے اور فقط مائیت کے اخراج کے واسطے ادویہ سہلہ بعد اطفاء حرارت صفرا کے دی جائیں ہاں اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور بہت کثرت سے ہو اس وقت فقط ہلیلہ پر اکتفا کریں کہ ایسے وقت یہ نہایت عمدہ سہل ہے جس طرح کہ سکنجبین عمدہ سہل ہے بروقت برودت یعنی بلغیت کے جس طرح کی افراط استفراغ کی مقدار میں ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار سہل وغیرہ سے گو بقدر قلیل ہر مرتبہ استفراغ کی اجائے ردی ہے اورہ افراط استسقائے حار میں اصلح ہے بلبنا جیدہ سے گوشت چکور کا اور شوربا بڈھے مرغ کا خصوصاً بسفائج اور شیت وغیرہ شریک کر کے جب استفراغ رطوبت استسقا کا چودہ روز تک کسی قسم کے استفراغات رقیقہ سے ہو چکے اور شیر شتر اور آبہائے محیس یعنی پھاڑے ہوئے پانی وغیرہ سب کے استعمال سے پانی استسقا کا کم ہو جائے اور ورم کا خون ہو پس اس وقت رائے صائب یہ ہے کہ شکم پر داغ لگوا دیئے جائیں تا کہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نہ کرے اور یہ داغ دینے کی ترکیب بعد پرہیز اور دو روز سہل سے گزر کے خواہ تین روز کے بعد ہونی چاہئے اور یہ داغ چھ عدد لگائے جاتے ہیں تین طول میں اس طرح چرکتھ یعنی استخوان نشستگاہ سے شروع ہو کر عانہ تک پہنچتے ہیں اور تین داغ شکم کے عرض میں ہوتے ہیں اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہئے اور پیاس بھی روکنی چاہئے اور اصوب یہ ہے کہ بائیں دو سہلوں کو کس قدر مفتحات سدہ کے بھی ضرور استعمال کئے جائیں جیسے قرص بادام شیر شتر کا استعمال خواہ بھیڑ کے دودھ کا خصوصاً مادہ شتر اعرابی جنکی چرائی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مائیت استسقا کی سہل ہے (جیسے ماذریون وغیرہ) اور تلطیف اور ادرار بھی کرتی ہو جیسے کشوث اور کاسنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیڑ کے دودھ کے بارہ میں جو بعض اطبا براہ غلط کہتے ہیں کہ محض ہت پھیر اور فریب دہی سوفسطائیون کی ہو یعنی ہرگز اس سے

کچھ واقعی فائدہ نہیں ہوتا اوراس طرح جو یہ شبہ کرتے ہیں کہ طبعت دودھ کی بسبب رطوبت کے مخالف استسقا کے ہو یعنی اس کے کم کرنے میں اثر خلاف پیدا کرتا ہے اور رطوبت کو بڑھتا ہے پس ایسے لوگوں کے کلام کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہئے بلکہ یہ جاننا چاہئے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہے اس سبب سے کہ اس میں جلا کی قوت بہ نرمی ہے اور بانحاصیتہ اس اک فائدہ اس مرض میں بالخاصہ معلوم ہو چکا ہے اور اکثر بعض دوائے مطلق اثر میں خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہے اور جس مرض خواہ سوء مزاج کا علاج سے کیا جس غرض سے اس کے مخالف براہ کیفیت اصلی اپنے کے معلوم ہوتی ہے مگر بالخاصیتہ خواہ اور کسی فائدہ کے رو سے مثلاً اثر استفراغ وغیرہ (جیسے کہ اس دودھ میں بسبب چرانے ان معلومات کے پیدا ہوتا ہے وہی دوائے مضر فائدہ دیتی ہے کاسنی جو امراض بارد جگر میں استعمال کی جاتی ہے اس کی بھی ایسی ہی صورت ہے اس طرح سقمونیا باوجودکہ شدت گرم ہو امراض صفراویہ میں مفید ہوتی ہے مترجم بطور لف ونشر مرتب کے دو مثالیں شیخ نے بیان کیں کاسنی تو مثال ہے مفید بالخاصیت کی اور سقمونیا مثال ہے استفراغ کی متن بلکہ اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ منفعت اس کی اس مرض پر بہت زیادہ ہوتا ہے ان کہ اگر کوئی مریضہ استسقے پانی کی بدلے ہمیشہ اسی کو پیا کرے اور بجائے غذا کے بھی اسی کا استعمال عینہ خواہ کھویا رابڑی وغیرہ بنا کر کرتا رہے ضرور ہے کہ اس کو شفا حاصل ہو گی ایک گروہ معتید نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بلاد عرب کی طرف جا کر استعمال کیا ہے خواہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ تجربہ ہے باضطرار اور ضرورت یعنی اس مرض میں گرفتار ہے اور مجبوری ان کو یہی دودھ کھانا اور پینا پڑا اور شفا حاصل ہوئی شیر مادہ شتر کبھی تنہا پلایا جاتا ہے اور کبھی اور ادویہ ملا کر اور وہ ادویہ ملانے سے غرض تسخین زائد نہیں ہوتی جیسے ہلیلہ اور کاسنی تخم کشوث نمک سیاہ اور بعض ادویہ کی آمیزش بغرض تدبیر مسخن کے ہوتی ہے ایسی تسخین جن سے تلطیف بھی حاصل ہو جس طرح سکنجبین اور حب سکنج اور بعض ادویہ بقصد منع کرنے اس کے اور

روکنے اسہال مفرط کے ملائے جاتے ہیں جیسے برگ مغیلان وغیرہ کو بول مادہ شتر میں آمیزش بھی ہوتی ہے اور کبھی بجائے آب وغذا کے اگر اشتہا کم ہو فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہے اور کبھی کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑھائی جاتی ہے اور دونوں حال میں یعنی تنہا دودھ پر قناعت کریں خواہ اور غذا بھی دیں اس بات کی پوری تحقیق کرنی چاہئے کہ بدن کو اس سے غذا پہنچتی ہے اور پورا حصہ ملتا ہے یا نہیں اس کہ جب پورا حصہ اس کا بدن کو ملے گا دست کی راہ سے خارج نہ ہوگا یا ان کہ جس قدر دودھ پینے میں آتا ہے بقدر مشروب دستوں کی راہ سے نکل جاتی ہے یا ان کے بافراط دست لاتا ہے اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج کرتا ہے ہے یا خلط سوختہ کا اخراج کرتا ہے کسی عفونت کی وجہ سے اگر قبول عفونت اس میں ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کی فصل ربیع ہے ابتدائے صیف تک منجملہ اچھی تدبیروں کے اس کے حق میں کہ جس کو ہم پنچ مرتبہ تجربہ کیا اور مفید پایا یہ ہے کہ حالت گرسنگی میں پلایا جائے اور چند روز قبل اس کے استعمال کے گزرے ہوں کہ شبانہ روز میں کچھ غذا نہ ہوئی ہو یا ان کے بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل ترک غذا کیا جائے تو یہی بہتر ہے ورنہ وہ شب جس کی صبح کو اس کا پلانا منظور ہو ضرور فاقہ سے گزرنی چاہئے پھر جس وقت پلانے لگیں تازہ دوشیدہ کہ ابھی گرمی تھن سے نکلنی کی باقی ہو اور جس جگہ دوہا گیا ہے اسی جگہ پلایا جائے اور مقدار وہی ۵ تولہ ۷ ماشہ خواہ چھ تولہ تجویز کرنی چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ ۶ تولہ دودھ ہمراہ ۳ تولہ بول شتر کے پلایا جائے اور پانی چند روز تک بالکل ترک کر دینا چاہئے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال کرنا چاہئے کہ اور ار بول ہو کر جو کچھ نکلتا ہے اس کی مقدار قریب اسی کے ہوتی ہے جو پلایا گیا ہے۔ اور بعد تین روز کے اکثر شکم رواں ہوتا ہے اور مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات ہمراہ دستوں کے برآمد ہوتے ہیں اور بیشتر سوائے ثفل قلیل کے اور کچھ برآمد نہیں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بدن اپنا حصہ بخوبی اس سے لیتا ہے اگر دست کی راہ سے زیادہ مقدار مشروب

سے برآمد ہوتی ہو ایک روز ٹھہرنا چاہئے یا ان کے اس میں ادویہ ایسے ملائے جائیں جنہیں کس قدر قبض ہو اگر اس کے پینے سے دست نہ آئے اس وقت پینے والے کو ضرور ہے کہ خوف پھٹ جانے دودھ کا پیٹ میں کرے اور اسی احتیاط سے اس کا پینا چھوڑ دے اور اسی طرح اگر دست کی مقدار کم ہو بہ نسبت مشروب مقدار دودھ کے اور اس وقت ایسی کوئی چیز اسے استعمال کرنی چاہئے کہ جو کچھ معدہ میں ہے اس کا نحدار کر دے اور پھر جب دودھ کا استعمال کریں اس میں سکنجبین وغیرہ کو ملا لے بلکہ احتیاط زیادہ یہ ہے کہ تین دن میں ایک مرتبہ تھوڑی حب سکنجبین وغیرہ تناول کرے تا کہ شائد تھوڑا سا پھٹا ہوا دودھ جو معدہ مین رہ گیا ہے اسے نکال دے یا اس بقیہ سے جو خوف پیدا ہونے پنیر یعنی پھٹے ہوئے دودھ کا ہے اس کا اخراج کر دے خصوصاً اگر اس کو کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کس قدر ثقل اور گرانی معدہ وغیرہ میں معلوم ہوتی ہے اس وقت اس حب کا استعمال پر ضرور ہے۔ تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ میں فوراً حقنہ کرا دیتا ہے اور واجب ہے کہ ایسی حالت میں دودھ کا استعمال قطعاً موقوف کرے ایک روز خواہ دو روز اور سبنک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے محلل ہوئے ہیں اور اگر دودھ کے پینے سے ان باتوں میں سے کوئی بات ہرج اور ضرر کی معلوم نہ ہو اور ہر روز براہ براز یک فضلہ بمقدار مناسب نکلتا ہو بلہ نظر توضیح اور تفہیم کے بیان کیا جات ہے کہ مثلاً دو کوزہ چھوے چھوٹے فضلہ خارج ہو رہا ہے پھر تو اسی تدبیر پر اقتصار کرے خالی دودھ پیتا ہو خواہ سکنجبین وغیرہ ملا کر جیسے حبوب سہلہ جو سکنجبین وغیرہ سے تیار ہوتے ہیں اور اگر اسہال میں افراط ہو جائے ایک روز خواہ دو روز دودھ کا تعمال چھوڑا دینا چاہئے پھر بتدریج رفتہ رفتہ اس کا پلانا تھوڑی مقدار سے اس مادہ فشر کا چاہئے جس کو گیاہ ادویہ قابضہ کی چرائی گئی ہو اور بروقت دوشیدہ ہونے کے فوراً اس دودھ میں خبث الحدید بصری جو خوب کوٹا ہوا اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ میں بریان کیا ہوا ہو خبث الحدید بیس درہم قرظ یعنی سینگری ببول کی اور طراثیث ہر واحد پانچ درہم تخم کشوث تخم

کرفس تین درہم چند اوقیہ صعتر اور کرفن اور سداب اضافہ کر کے سب ادویہ مذکورہ دودھ میں ڈال دی جائیں اور ایک گھنٹہ ٹھہر کر دودھ کو چھان کر صاف کریں اور پلا دیں پھر مقدار دوا کی گھٹاتے گھٹاتے اخیر خالص دودھ تک پہنچیں پھر ایسے اجزا بشرط حاجت شریک کریں جو سہل ہوں مدرات جو نافع ہیں ان کے استعمال میں سرط ضروری یہ ہے کہ ایک ہی دوا پر اقتصار نہ کریں بلکہ بدل بدل کر استعما کیا کریں ادویہ مدرہ یہ ہیں فطرا سالیون نانخواہ فودنج تخم کرفس فونج اسارون رازیانہ سیسالیوس یعنی تخم انجدان اور ہینگ مونڈی وج سنبل رومی وہندی دونوں اور قودمو اور ہلیون تخم ہلیون بیخ گزروشنی کا کنج واجب ہے کہ بہت اچھی طرح ادویہ مذکورہ کو پیس کہ خوب باریک ہو جائیں اور بسرعت حد بہ جگر تک ان کی رسائی ہو اور مدرات قوی کا استعمال کریں اس کے بعد وغندار شوربا فربہ مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہئے مترجم کہتا ہے زیادہ پینے کی شرط اس واسطے کی ہے کہ تحقیق بھی ایک قسم کا حل حلول ہشتگانہ سے ہے جیسا کہ علم کیمیا اور فن اکسیر میں ثابت کیا گیا ہے مگر اس سے زیادہ عمدہ طریقہ وہ ہے جس کو شیخ نے مقدمہ اور اصول کلیہ معالجات جگر میں ذکر کیا ہے کہ ادویہ جگر جس قدر لطیف ہوں اور جوہریت ان پر غالب ہو اس قدر زیادہ موثر ہوتے ہیں مترجم خاکسار نے اپنی رائے سے یہ نسخہ تجویز کیا اور استعمال کیا ایک مریض کو تین روز میں بمقام پشاور دوسرے کو ایک ہفتہ میں بمقام جموں اس قدر مفید ہوا کہ بیان اس کا مبالغہ سے خالی نہیں ہے دوسرے مریض کا ورم نم معدہ تک پہنچ گیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام ونشان باقی نہیں رہا اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ عرق کس وقت خطا نہ کرے گا اس لئے کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہے اور قواعد اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ سے پوری رعایت کی ہے اور تھوڑی مقدار سیرون اور رقدحون ادویہ پلانے سے زیادہ موثر ہے نسخہ یہ ہے پوست بیخ کرفس ۳۶ تولہ پوست بیخ رازیانہ ۳۶ تولہ گیاہ غافث ۱۰ تولہ افسنتین رومی ۱۰ تولہ لک مغسول ۱۰ تولہ مرمکی ۱۰ تولہ قصب الزریرہ ۱۰ تولہ قسط شیری ۱۰

جائے منجملہ ضمادات جیدہ کے یہ ہے کہ رتیانج اور نطرون اور وقاق کندر سے گائے کی چربی میں ضماد تیار کریں یہ ضماد بھی استسقا کو مفید ہے موٹی انجیر کو پانی میں پکائیں اور اس کے ہمراہ ماذریون ایک جزء پسی ہوئی اور نطرون دو جزء اور کمافیطوس ڈیڑھ جز ملا کر لیپ تیار کریں یہ ضماد زیادہ قوی ہے صمغ صنوبر اور موم اور زوفائے تازہ اور صمغ البطم ورفت ملکہ تین درخمی میعہ اور یہی اصطرک ہے اور مصطگی اور صبر اور زعفران اور اطراف افسنتین اور اشق ملکہ ایک درخمی جند بیدستر ار کبریت اور حماما اور صدف المسک جو بنام سیفا مشہور ہے ہر واحد سے نصف درخمی پنچال کبوتر حرف بابلی اور پھول نے کا جو ناپلوؤں میں ہوتی ہے اور دیہاتی زبان میں اس کو گھوابو لتے ہیں ہر واحد تین درخمی سوسن آسمانگونی چار درخمی بورہ سرخ ایک درخمی روغن بابونہ سے ضماد تیار کریں اگر جگر میں ورم ہو اس وقت وہ ضماد نافع ہوگا جو کہ چوب سنبل الطب اور زعفران اور حب البان اور مصطگی اور اکلیل الملک اور نرم نرم شاخہائے انگور اور بابونہ اور روغنہائے کوخوشبو سے تیار کیا جائے منجملہ ہم نے یہ مرہم بھی عمدہ ہو مارقشیشا اور کبریت اصفر اور نطرونا اور اشق ملکہ ایک جزء زیرہ دو جزء اور دو ثلث ایک جزو سے موم اور علک البطم اور شراب ملا کر مرہم تیار کریں اور شکم پر اسی مرہم کو لگائیں مرہم جند بیدستر اور مرہم ایرسا جو خاص ہمارا نسخہ تجویز کیا ہوا ہے اور مرہم فریبون اور مرہم تخم حنظل اور وہ مرہم جو بید سے بنایا جائے اور مرہم حب الغار اور مرہم بزور اور مرہم بوخیدوس بھی مستعمل ہے ذرورات یعنی چھڑکنے کے ادویہ میں سے نطرون اور نمک ہر واحد بریان کیا ہوا پیٹ پر چھڑکا جاتا ہے خصوصاً بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے روغن قثاء الحمار اور روغن نار دین کبھی ان کے بدن پر بطور مالش کے سرخ کرنے والی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں اور کبھی ان کے اعضائے اطراف بدن کی پتلی پتلی شاخوں اور لکڑیوں سے مارے جاتے ہیں تاکہ مادہ ورم اطراف کی جانب کھنچے اور میری رائے میں یہ طریقہ پسندیدہ نہیں ہے اور کبھی ان کے دونوں چڈھوں پر خواہ ان کے قریب جہاں ازار اور لنگی

باندھنے کی جگہ ہے پھکنے ہوا سے بھرے ہوئے معلق کیے جاتے ہیں (شائد اس غراض سے کہ بوجھ شکم اک انہیں مثانوں پر پڑے ہاور مجھے اس میں کوئی فایدہ معلوم نہیں ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ضمادات میں ایک نسخہ نہایت مفید جس کو میں نے بارہا تجربہ کیا ہے اور بعض ایسے بیماروں پر جس کو بوجہ کثرت ورم کے ربو اور ضیق النفس بھی شروع ہوگیا تھا اور دوا کسی قسم کی اترنی دشوار تھی جیسے وہ شخص جو گوالیار میں تھا اور دوسرا مریض دریا آباد محلّہ آلہ آباد کا الغراض اس وقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھایا اور ہمیشہ اورم جگر مائی ہوں خواہ اور قسم کے میرا معمول بہ یہی ضماد ہے اور اصل نسخہ چرک بیدانت جو اہل ہنود کی نہایت معتبر کتاب ہے اس میں واسطے پیل پائے بلغمی کے لکھا تھا میں بے بلا تصرف اس کو استسقا میں بھی استعمال کیا وہ نسخہ یہ ہے حند قوقی سرخ ایک جزء زنجبیل سفید دو جزء سرسون ایک جزء پرانے سرکہ میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں حند قوقی تین قسم کی ہوتی ہے اس ضماد میں وہ قسم پڑتی ہے جس کو دیہاتی زبان میں گدا پورینہ اور بعض ملکرن میں کھرتھوا کہتے ہیں شناخت اس کی یہ ہے کہ اس کے پتوں کے گرد سرخی اور ڈانڈ بھی سرخ ہوتی ہے اور بسکھپرہ کی ڈانڈ سرخ نہیں ہوتی اس کی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے او بسکھپرہ کی موٹی اور بڑی ہوتی ہے اس کی بیل زیادہ نہیں پھیلتی ہے اور پتھر چٹہ جو تیسری قسم ہے اس کی بیل مفروش زیادہ ہوتی ہے بہرحال اس قسم کو تحلیل اورام میں اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے یہاں تک موثر پایا ہے کہ فقط جگر پر ضماد کرنے سے چہرہ اور پاؤں کا ورم بھی زائل ہو جاتا ہے اور بہت جلد یعنی ۱۲ گھنٹہ سے ۲۴ گھنٹہ تک اس کا اثر نمایاں ہوتا ہے الا ماشاء اللہ متن بزل یعنی شق کرنا مراق کا یہ ایسی بری تدبیر ہے کہ بہت کم کارگر ہوتی ہے اور سوا اس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کر سکے اور پیاس پر صبر اور کمی غذا پر بیقرار نہ ہو اور کسی کے واسطے اس کا کرنا جائز نہیں ہے واجب ہے کہ تا امکان جب تک اور علاج ہو سکے اس تدبیر کی طرف توجہ نہ کریں اور اگر کریں تو لازم ہے کہ ایک ہی مرتبہ تمام مائیت کا

خراج نہ کرڈالیں کہ روح غریزی کا اخراج بھی دفعتاً اس کے ساتھ ہو جائے گا اور قوت یکسر ساقط ہو گی بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی نکالیں اور لاغر اندازم ضعیف الجثہ پر اس ترکیب کو ہرگز نہ کریں طرقہ چکا کرنے کا یہ ہے حکیم انطاس حکم کرتا ہے کہ اس مریض کو سیدھا کھڑا کریں اگر اس میں طاقت کھڑے ہونے کی ہو یا ان کہ جلوس مستوی سے اس کو سیدھا بٹھائیں اور کاریگریعنی دستکاری کرنے والے اس کی پسلیوں کو دبائیں اور نیچے کی طرف اتارنے کا قصد کریں ناف کی طرف ہٹاتے رہیں اس کے بعد بزل کا عمل کیا جائے اگر مریض ان باتوں کا متحمل نہ ہو ہرگز اسے بزل کی تکلیف نہ دینی چاہئے اگر ارادہ چاک کرنے کا ہو تو ناف کے نیچے سے بزل کرنا چاہئے تین انگشت ملی ہوئی زیر ناف اس کا مقام ہے بعد اس کے چاک کرنا چاہئے اگر ابتدا استسقا کی امعا سے ہوئی ہو اور اگر ابتدا جگر سے ہوئی ہے اس وقت شق کرنے کی جگہ ناف سے بائیں طرف لٹا کر تجویز کرنی چاہئے اور اگر ابتدا اس مرض کی طحال سے ہو ناف سے داہنی طرف ہٹا کر چاک کرنا چاہئے اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہئے کہ صفاق یعنی وہ جھلی جو مراق سے چسپیدہ ہے شق نہ ہونے پائے بلکہ مراق صفاق سے اوڈ رکر ہٹ جائے اور بمقدار قلیل اتر جائے نیچے کی طرف جہاں سے مراق کو شق کیا ہے بعد اس کے مراق میں چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کیے جائیں اس طرح پر کہ سوراخ مراق صفاق کے سوراخوں سے نیچے ہو اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب انبوبہ یعنی پانی نکالنے کی نلی جو مستعمل ہو گی جب بقدر مناسب پانی سے پیٹ کے بھر جائے اور پھر اس کو نکال لیں اس وقت صفاق مراق سے چپیدہ ہو جائے اور سوراخ بند ہو جایں کہ پھر پانی باہر نہ نکل سکے کیونکہ دونوں کے سوراخوں کی جگہ جدا جدا ہے جب اس قاعدہ سے دونوں میں سوراک بھی ہو چکے اب ایک انبوبہ یعنی نلی تانبے کی خواہ لوہے کی چکنے منہ کی اور سرا باریک جس کے سب طرف سوراخ ہوں اسی چاک کے مقام پر رکھ کر ہلائی جائے تا ان کہ پانی برآمد ہو اور بہنے لگے اور مقدار مناسب تک نکل جائے جب رطوبت

ایک اندازہ معین تک نکل چکے مریض کو چت لٹانا چاہئے اور واجب ہے کہ نبض کو خبر گیری اس وقت پوری کی جائے جب معلوم ہو کہ نبض میں ضعف آنا شروع ہوا فوراً رطوبت کا اخراج بند کر دینا چاہئے پانی کے نکالنے کا اخیر درجہ یہاں تک ختم کرنا چاہئے کہ تھوڑی مقدار اس کی چھوڑ دی جائے کہ اسے دواؤں کے ذریعہ سے نکال لیں گے اور سہل کی کاروائی اس کے واسطے کافی ہوگی کبھی بعد اس عمل بزل کے داغ لگانے کا عمل بھی اس طرح کیا جاتا ہے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو باریک باریک داغ سے داغدار کرتے ہیں کبھی بزل کرنے والے اس لطف اور نرمی سے بزل کرتے ہیں کہ اسی مائیت کو بیضہ ہائے خصیہ کی طرف اتار لاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا پانی اتار کر اس طرف سے سب کو خارج کر دیتے ہیں اور یہ تدبیر منجح ہو کہ اس کے برآمد کا رازالہ مرض کا ہوتا ہے اور مفید بھی ہو اور یہ تدبیر ان طریقوں سے کی جاتی ہے جن سے مائیت بطرف اسفل کے اتاری جاتی ہے مثلاً چھینک لاتی اور اور دیگر طرق اور اس وقت واجب ہے اس امر کا لحاظ کامل رہے کہ اس تدبیر سے مرض فتق پیدا نہ ہو جائے اور اس عمدگی سے اس کو کرنا چاہئے کہ کوئی اور ضرر دوسرا مثلاً رگوں کا شق ہو جانا وغیرہ پیدا نہ ہو کبھی خصیہ میں ایک موٹی سوئی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہیں خواہ چند سوراخ کر دیتے ہیں تا کہ اس رطوبت کے رہنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہو جائیں اکثر بعد بزل اور شگاف دینے کے مغص اور مروڑ پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے اس وقت واجب ہے کہ روغن شبت اور روغن بابونہ اور دیگر ادہان ملینہ کے محل مغص پر مالش کریں یا موضع بزل پر ضماد حلبہ اور تخم کتان تخم خطمی وغیرہ کا لگائیں اگر فقط آب گرم خواہ کوئی روغن کے استعمال پر اقتصا دکرتے ہیں جب مغص اور پیچ دور ہو جائے جو دوا وغیرہ لگائی خواہ ملی ہو اسے جدا کر دیتے یں استفراغ جزئی یعنی خاص خاص استعر اغات کو لازم ہے کہ ہم چند ابواب اور مباحث میں بیان کریں یہ وہی ادویہ مسہلہ ہیں جن کو ہم نے جدول اور نقشہ ہائے ادویہ مفردہ

اوپر آئے اس دور کرتے رہیں تا کہ یہ صاف ہو جائے اور ثلث رطل یعنی ۱۳ تولہ سے شروع کریں پھر تھوڑا تھوڑا بڑھاتے بڑھاتے پورے آدھ سیر تک پلاتے رہیں اس طریقہ سے رطوبت استسقا کی کم ہو جاتی ہے اور حد تسخین تک نہیں پہنچتی ہے۔ عمدہ ماءالجبین وہی ہے جو اونٹنی کے دودھ سے بنایا جائے اور زیادہ سرد اور افضل واسطے محرورین کے یعنی جو لوگ استسقائے حار میں گرفتار ہوں وہ ماءالجبن ہے جو بکری کے دودھ سے پھاڑا جائے یا خچر کے دودھ سے منجملہ ادویہ کے جو قریب الاثر نہیں دواؤں کے ہیں اور استسقائے حار کو نافع ہوتی ہیں یہ بھی ایک دوا ہے کہ بہی کے ٹکڑے تین دن سرکہ میں تر کریں بعد ازاں اس کے ہموزن ماذریوں تازہ لے کر خوب طرح سے کوٹیں تا کہ ان کو خوب اختلاط اور آمیزش پیدا ہو جائے اور پھر صاف کر کے نصف وزن سرکہ کے شکر ملائیں اور اتنا جوش دیں کہ شہد کے قوام میں آ جائے اور سب اجزا کو آپس میں ملا دیں اسی کے قریب وہ گولیں ہیں جو تخم ماذریوں اور سکر العشر سے تیار ہوتی ہیں یہ ایسی دوا ہے کہ اس میں خطرہ کچھ نہیں حار استسقا میں بھی اس کو دیتے ہیں معجونات میں سے ککلانج اور معجون خبث الحدید اور معجون ماذریون جو قرابادیں میں مندرج ہے یہ معجون بعض اطبا نے تجویز کی ہے تخم کاسنی تخم کشوث دس دس جزء عصارہ طرخ شقوق یعنی جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارہ زرشک پندرہ درہ لک مغسول ریوند چینی مکد پانچ درہم عصارہ افسنتین سات درہم عصارہ قثاءالحمار تخم حنظل پانچ پانچ درہم غاریقون سات درہم جلاب میں یہ معجون تیار ہوتی ہے اور ہمراہ ماءالاسول کے کھلائی جاتی ہے یہ دوا جید ہے جس کو بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے براہ دست برد اپنی طرف منسوب کیا ہے اور یہ دوا بہر نوع ککلانج سے بہتر اور مخطر ہے یا ان میں اس دوا میں تقویت بھی ہے اور اسہال قوی ہے شربت کے اقسام میں شراب اریسا جو ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت یہ ہے فضلہ کبوتر اور نحاس سوختہ ایک ایک مثقال اور تین مثقال نرم نرم شاخیں سداب کی اور تھوڑا سا نمک خمیر کا ان سب کا

شربت تیار کریں جو ب میں سے حب فیلغروس صفت اس کی یہ ہے تو بال نحاس برگ ماذریوں تخم انسیوں برابر ہموزن پیس کر گولیاں تیار کریں اور قوی آدمی کو ایک مثقال اور ضعیف کو ایک درہم کھلانی چاہئے ایضاً حب شعبا اور حب بہرام اور حب خمسہ اور حب سکبنج اور حب ماذریون اور یہ دوا نہایت درجہ مفید اور قوی ہے زقی کے واسطے جس طرح کہ جب ریوند استسقائے لحمی کے واسطے ہے اور حب المقل اور حب شبرم اور بہت سے حبوب جن کو ہم نے قرابادین میں لکھا ہے ایک یہ بھی حب اسی قسم کی ہے لیکن شبرم اور عصارہ افسنتین سنبل ترید ہر واحد ایک وانق غاریقون گل سرخ نصف درہم آب مکوئے سبز میں گولیاں بناؤ یہ بھی حب جید ہے۔ تانبے کا چھلکا مافیطوس انیسون ہموزن اجزا سے گولیاں تیار کریں اور شروع ایک درمی سے کریں اور بڑھاتے جائیں۔ ایضاً قرص بھی بنائے جاتے ہیں ان میں سے قرص ریوند کبیر جو سہل ہو اور قرص ماذریون ہمراہ بزور کے اور قرص ماذریون دوسرے نسخہ سے جو مشہور ہے استحمام یعنی نہانے خواہ پسینا نکالنے کے طریقہ پس ان بیماروں کو حمام رطب نازیبا ہے اور بہتر ان کے واسطے حمام یابس ہے اور یابس میں سب سے بہتر یہ طریقہ ہے کہ ایک تنور گرم کرکے اتنا کہ مریض تحمل کر سکے اس کے اندر داخل ہونے کو خصوصاً وہ مستسقے جس کو تپ بھی ہو پھر اس تنور میں داخل ہو جائے کہ سر پنا باہر تنور رہنے دے ہوائے سرد میں تاکہ ہوائے سرد قلب تک پہنچتی رہے اور یہ ہوائے سرد پہنچا کرے پس قلب اس کا سرد رہے گا اور یہ تبرید سے پیاس سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی اور تمام بدن سے اس کے اچھی طرح پسینا جاری ہوگا اور نافع ہوگا پھر اگر استحمام رطب کرنا منظور ہو تو آبہائے حدنی جو گرم ہوں اور بورتی اور کبریتی یا شبی جو مشہور و معروف ہیں اور تجفیف پیدا کرتے ہیں کہ ایسے پانیوں سے زمانہ منتہی میں مرض کے نفع یاب ہوگا خصوصاً مریض استسقائے لحمی کا اس کو چاہئے کہ دن بھر میں چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے اہتمام کیا کرے پھر اگر قوت کے سقوط کا اندیشہ نہ ہو اور تمام دن ایسے ہی پانی میں ٹھہرنا اس کو ممکن ہو ایسا ہی

کرنا چاہئے ایسی قسم سے آب دریائے شور بھی ہے اگر کسی ترکیب سے نیم گرم ہو سکے یا خوب گرم ہو جائے سرد پانی سے نہانا خواہ اس میں پیرنا پس بعد غسل کرنے کے آبہائے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ منجملہ فضائل آبہائے معدنی کے ایک بڑا فائدہ ان میں نہانے سے یہ ہے کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے میں قدرت اور اختیار رہتا ہے اور یہ بات حمام میں کم تر نصیب ہو سکتی ہے پر اگر آبہائے معنی میسر نہ ہوں ان کے بعد افضل آب شیریں ہے کہ اس میں ادویہ چند جو شوریت اور تجفیف پیدا کریں ملا کر جوش دی جائیں جیسے گندھک اور بورہ اور اشنان اور خرول اور گٹھلیان چھوہارے وغیرہ کی خواہ اور ادویہ معلومہ جو مشابہ ان کے ہیں اور معلوم ہیں کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے میں کچھ خوف اور ضرر نہیں ہے۔ ایسے پانی میں صاحب زقی اور طبلی کو چاہئے کہ فقط اپنے شکم کو ان کا اثر پہنچائے اور لحمی مستسقی تمام بدن اپنا ان میں داخل کرے استسقائے حار از قسم زقی یا تو وہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہے یا تابع سوءمزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوءمزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کر دیتا ہے پیشاب کا سرخ رنگ ہونا لامحالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہیں ہے اس لئے کہ اکثر حمرت بول بسبب قلت مقدار کے (بموجب بیان بالا) ہوتی ہے بلکہ اعتماد شناخت حرارت میں اور دلائل پر مثل التہاب وغیرہ کے کر کے علاج کرنا چاہئے واجب ہے کہ دونوں قسم کے مریض استسقائے حار کے یعنی ورم اور سوءمزاج والے ادویہ حار کے استعمال سے بچائے جائیں ورنہ زیادتی سبب کی جو حار اجزا کے استعمال سے ہوگی۔ مرض کو بھی زیادہ کرے گی بلکہ اسی زیادتی مرض میں کہ حرارت بھی بڑھتی جاتی ہے خطرہ عظیم ہی اور ہرگز التفات نہ کرنا چاہئے اس شخص کے کلام کی طرف جو کلیتہً دعوی کرتا ہے کہ استسقا بدن ادویہ حار کے اچھا ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ میں اور بھی ہم سے پہلی اطبا سے حذاق کے تجربات میں اکثر زوال مرض ہذا کا اس طرح پر ہوا ہے کہ ہم نے اورام حارہ کا علاج ان کی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج

حار کا علاج تبرید سے اور استسقا بھی زائل ہو گیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہو گئی میں نے بہ چشم خود ایک عورت کو دیکھا جس کو استسقائے حار نے بغایت لاغر کر دیا تھا اور مصیبت عظیم اس پر اسی مرض سے آ رہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اس قدر زیادہ انار اس نے کھائے کہ ان کی تعداد کا بیان مکروہ معلوم ہوتا ہے فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہو گئی میں نے بہ چشم خود ایک عورت کو دیکھا جس کو استسقائے حار نے بغایت لاغر کر دیا تھا اور مصیبت عظیم اس پر اسی مرض سے آ رہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اس قدر زیادہ انار اس نے کھائے کہ ان کی تعدد کا بیان مکروہ معلوم ہوتا ہے فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہو گئی اور اس کا مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اس نے اپنی ہی رائے سے کی تھی کسی طبیب کی رائے نہ تھی مگر میں نے اس کا مشاہدہ حالخود کیا ہے یا ان میں پھر بھی مائیت استسقا کا لحاظ ضرور کرنا چاہئے۔ جو فراہم ہو چکی ہے اس لئے کہ فقط رعایت حرارت حمی کی کریں گے اور مائیت کی تجفیف خواہ اخراج سے بالکل بےخبر ہو جائیں یا ان کہ فقط مائیت کے لحاظ سے تپ سے غافل ہو جائیں دونوں صورتوں میں خطا واقع ہو گی پس واجب ہے کہ تدبیر جامع برابر چلی جائے اور رفق اور نرمی تدبیر میں رہے اور معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اغلب ہو یعنی ضرر جس کا سر دست زیادہ ہے اس کا مقابلہ علاج میں زیادہ کرنا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیب ورم اور استسقا کے دور کرنے میں زیادہ کوشش کرے اور تپ ابھی باقی ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ ایسی حالت میں یہ تدبیر کارگر ہو تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہے کہ آب کاسنج اور آب مکوئے سبز اور آب کرفس اور آب قاقلی اور آب طرخشقوق یعنی کاسنی تلخ کا استعمال کیا جائے اور انہیں اشیاء میں لک اور مر اور زعفران اور ریوند مع ہلیلہ زرد کے ملا دی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ بروقت ضرورت اسفل طبیعت کے مرضا میں جو مسہلات ماذریوں وغیرہ زہریلے دودھ کے ہم نے اوپر لکھے ہیں مستعمل ہوں واجب ہے کہ تامل اور غور سے جالینوس کا وہ کلام دیکھا جائے۔ جو

ایک مستسقی حار کے بارہ میں اس نے لکھا ہے اور ہم نے لفظ بہ لفظ اس کی ذیل میں نقل کر دی ہے جالینوس کہتا ہے میں نے ایک شخص کی جو میرا سچا دوست تھا اور استسقائے زقی یا حرارت میں مبتلا ہوا کہ اس کی حرارت قوی تھی اور قوت اس کی بدرجہ ضعیف ہوگئی تھی اس طرح تدبیر کی کہ اس کی قوت بڑھانے کی غرض سے گوشت بز غالہ اور کبک اور تیتر وغیرہ طیور کا کھلانا اور خبز خشکار اور قرائص اور ہلام اور مصوص جو اقسام گوشت پکانے کے ہیں ایسے ہی لحوم سے تیار کرا کی اور مسور اور سرکہ سے مگر چھوٹی مسور بھی اور ان اغذیہ کے کھلانے میں وسعت اور فراخی پر نظر رکھی تا کہ اس کی قوت محفوظ رہے اور شوربا کسی گوشت وغیرہ اسے ہرگز نہیں دیا سوائے اس روز کے جس روز میرا ارادہ کسی دوائے خاص کے پلانے کا تھا ہاں اس روز البتہ اس دوا کے پلانے سے پہلے اس کو شوربا دیا تھا اور بعد ایسی دوا کے بھی اسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی ایسا ہوتا تھا جو اس کی پیاس نہ بڑھائے میں نے اسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سرکہ سمیت تناول کرے غلیظ اور رقیق ہونے میں درجہ اوسط پر ہو پھر میں نے اس جوشاندہ سے اس کا اسہال کیا ہلیلہ زرد سات درہم شاہترہ چار درہم حشیشہ افسنتین دو درہم گیاہ حافث دو درہم ہری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب دو درہم تخم کاسنی دو درہم تین رطل پانی میں جوش دے کر جب ایک رطل رہ جائے اس میں دس درہم شکر مل کر کوب آمیختہ کر کے اسے پلاتا تھا۔ ایضاً یہ حب لبن شبرم اور ہمزون اس کے شکر بس اسی کو بستہ کر لیتا تھا یعنی گولیاں بنالیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا کے اسے دیتا تھا اور کبھی اسی گولی کو انجیر کے جوہر لحمی سے درست کرتا تھا اور بقدر دو خواہ تین خصہ کے برابر اس کو کھلاتا تھا اور اس حب کے بعد اس کو آب حصرم اور دیباس دیتا تھا اس کے جگر پر ضماد شورہ اور حب فیدس نامی طبیب کا اور ماذریون جو سرکہ میں بھگوئی ہو کرتا تھا طلا شکم پر گل ارمنی ہمراہ سرکہ و پانی گلاب اور آرد جو اور باجرہ اور گائے کا گوبر اور بکری کی مینگنی اور خاکستر بلوط اور انگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ ادویہ طلا کے سرکہ کے

ذریعہ سے لگاتا تھا ان میں سے میں نے اس قدر جرات کی کہ ضماد صندلی بھی اس کے
جگر پر لگایا کبھی ایسا بھی کرتا تھا کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محلّلہ کا ضماد ناف اور شکم
پر ساتھ ہی لگاتا تھا اس کے سہل میں کبھی شربت درد جس میں ماذریون کو میں نے بھگو
لیا تھا بھی تجویز کیا ایک مرتبہ شربت درد میں لین سبرم اس طرح داخل کیا تھا تو اکہ کے
اقسام میں سے خشک انجیر اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی میں نے بتاکید اس سے
کہہ دیا تھا کہ پیاس روکنے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا ہوتا تھا پانی میں
سرکہ ملا کر تھوڑا سا پلاتا تھا کبھی برگ ماذریوں کو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انجیر میں ملا کر
اسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلاتا تھا اور خلاصہ یہ ہے کہ کبھی ایک روز بھی اس کو میں
نے ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور رمائیت استسقا کا بذریعہ اسہال وغیرہ کے نہ ہوتا ہو
یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہے (جس میں سب تدابیر کا بیان ہوا ہے) غذا اصحاب استسقا
کی پس واجب ہے کہ تھوڑی ہو اور پسندیدہ ہو اور اگر ممکن ہو گیہوں کی روٹی قطعاً نہ
کھائے اس لئے کہ اس میں لزوجت ہوتی ہے اور سدہ پیدا کرتی ہے اور فقط چھلکوں
سمیت جو کی روٹی پر اقتصاد کرے اور اگر ضرور گیہوں کی روٹی کھانا ہو پھر تنوری روٹی
بلا خمیر کے جو بنام خشکار موسوم ہے اختیار کرے اور پختہ کرنے میں اس کے زیادہ
مبالغہ کرے کہ خشک و جائے اور لزوجت اس کی جاتی رہے اور خامی دور ہو جائے اور
گیہوں کی وہ قسم جس کو علکتہ کہتے ہیں اور اس میں لزوجت زیادہ ہوتی ہے نہ استعمال
کرے بلکہ وہ قسم جو کٹھیا کہلاتی ہے اور سرخ رنگ ہوتی ہے۔ اس میں بس اور
لزوجت بالکل نہیں ہو کھلانی چاہئے بعض آدمی کیگھون کی روٹی میں چنے کا آٹا ملا
دیتے ہیں اور چکنائی ان لوگوں کو زیت کہنہ کی دینی چاہئے۔ منجملہ ان کی غذا کے یہ بھی
غذا ہے کہ سرکہ اور زیت میں مقوی ادویہ اور کوشبو مصالح ملا کر تناول کریں کہ یہ غذا ان
کو موافق ہے مرغ کا شوربا بھی ان کو موافق ہے کہ اس میں اور رار کے ہمراہ اصلاح جگر
بھی ہے نصاری جو طعام ان کے واسطے تیار کرتے ہیں وہ مرکب زیتون اور گاجر اور

لہسن سے ہوتا ہے واجب ہے کہ شوربا ان کے واسطے چنے کا اور چکاوک اور بڈھے مرغ کا جس میں ساگ ماہودانہ کا داخل ہو اور اکثر جو گوشت ان کو دیا جائے گوشتہائے طیور جن میں پیوست ہے جیسے دراج اور چکور اور بگلہ اور چکاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہے اور ہندی میں توہ کہتے ہیں اور صحرائی جانوروں میں گوشت آہو اور بز غالہ اور چھوٹی چھوٹی چھلیاں یہ سب انہیں مصالح سے جو ملطف ہوں تیز چرپری جیسے مرچ سیاہ اور تقطیع بلغم کی کرتے ہوں سانپ کا گوشت بھی ان کے واسطے اچھی غذا ہے مگر کبھی پیاس میں زیادتی کرتا ہے ترکاریاں ان کے واسطے جیسے کرفس اور چقندر اور بقلہ یہودیہ یعنی بابری اور کاسنی اور شاہترہ تھوڑا سا بھتو اور گندنا اور سداب اور کردیا جو ایک قسم زیرہ کی ہے اور فودنج اور ثوم اور خرول اور کبر جوب یعنی غلہ کے جملہ اقسام ان کو مضر ہیں خصوصاً اصحاب طبلی کو لبوب میں پستہ اور بندق اور بادام تلخ اور اکثر چاشت کے وقت ان کو چھوہارے کی اور منقے کی اجازت دی جاتی ہے اور خوا کہہ ------ سے کسی چیز کی اجازت ان کو نہیں ہے سوائے انار شیریں کے شراب اور شربت کے جملہ اقسا کے ستسقے حار اور بارد کو پاس نہ جانا چاہئے پس واجب ہے کہ سوائے رقیق اور کہنہ شراب کے کسی وقت اور شراب کو تناول نہ کرے نہار منہ ہو یا غزا کھا چکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب انحدار غذا کا معدہ سے معلوم ہو حقنہ اور شیافات انہیں ادویہ کے پانی سے بنائے جاتے ہیں جو اخراج مائیت استسقا کریں جیسے کہ سکبینج اور ایرسا وغیرہ یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استسقا کو کرتا ہے تخم اونٹنگن پچاس دانہ جمال گوٹا تیس عدد غاریقون سات قیراط تانبے کی چھیلن تیس درخمی لب خبز میں شیاف تیار کریں اور چھ قراط سے سات تک رکھنے کی اجازت ہے مدرات میں جملہ ادویہ مدرہ ان کو مفید ہیں منجملہ انہیں ادویہ کے جوادرار بول کرے ایک یہ دوا ہے تخم اونٹنگن نو قیراط خریق سیاہ نو قیراط کاکنج ایک درخمی سنبل ہندی دو درخمی سب ملا کر تناول کریں مقدار شربت ایک مثقال ہے خوشبو ادویہ جوادرار بول کریں

ان کا نسخہ درج ذیل ہے شاخہائے بلسان اور نسبل سلیخہ زیرہ بیخ سوسن ہو غاریقون فقاح اذخر لوف کبیز جنگلی گاجر حماما سنریون جو ایک قسم کرفس دشتی کی ہے فطراسالیون اور وہ تخم کرفس جبلی ہے قصب الذریرہ فلفل کا گنج سیسالیوس اور وہ انجدان رومی ہے ہر واحد ایک درخمی لے کر سب کو یکجا کر دیں مقدار شربتبقدر دو درخمی کے ہے علاج استسقائے لحمی کا وہ قواعد کلیہ جو استسقائے لحمی کے علاج میں مفید ہیں ان کو باب علاج استسقائے زقی میں ہم نے بیان کر دیا بطور اشاروں کے کبھی اس استسقا میں حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے اگر سبب اس کا بند ہونا خون حیض یا خون بواسیر کا ہو اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہوں اس لئے کہ فصد سے ایسے وقت میں جو کی جائے اس مادہ کا اخراج ہوتا ہے جس نے اختناق حرارت کرنے سے حرارت غریزی کو بجھا دیا ہے فصد کو زیادہ مناسبت استسقائے لحمی سے ہے بہ نسبت استسقائے زقی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا ایسے بیماروں کی اصلاح کی بات ہے پس مناسب نہیں کہ قبض طبیعت میں رہے خواہ پیدا کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم رکھی جائے اگرچہ دوائے معتدل سے کیوں نہ ہو جس وقت ہمراہ استسقائے لحمی کے تپ ہو اس وقت سہل دینا جائز نہ ہوگا بذریعہ دوا کے اور نہ فصد کرنی جائز ہوگی تا کہ ان کے تپ جاتی رہے قرص شبرم اور اس کا استعمال جس طرح ہم نے اوپر علاج زقی میں لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لحمی کے بہ نسبت اور اقسام استسقا کے قے کرانی اور غرغرے جو دماغ کا تنقیہ کر دیں بھی اس میں مفید ہیں اور اسہال بھی مفید ہے افضل ادویہ سہلہ حب ریوند ہے کہ اس کا اسہال بہت اچھا اور مفید ہے جملہ اقسام استسقا کے واسطے خصوصاً استسقائے لحمی کے واسطے ریاضت بھی تجویز کی جاتی ہے شروع اس کا چت لیٹنے سے ہوتا ہے گہوارہ وغیرہ میں پھر کسی سواری کے جانور پر مضبوط بٹھا کر اس کے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمین پر تھوڑی اور نرم زمین ریتل کی ہونی چاہئے اور جس وقت وہ چلنے کی ریاضت کرتے ہوں ایک آدھ آدمی ایسا ہمراہ رہے جو پسینا ان کے بدن کا پونچھتا جائے کیونکہ

پہنچنے سے پسینہ کی آمد زیادہ ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینہ کی برآمد ہوکر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسری بوند کے نکلنے کو مانع ہوتی ہے بعد ریاضت کے تسخین کی تدبیر کرے خصوصاً دھوپ کی گرمی سے کہ آفتاب کی حرارت اور گرمی نفوذ بدن میں زیادہ کرتی ہے اور جس وقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو سر کو سایہ میں کر لے تا کہ دماغی مرض کوئی پیدا نہ ہو جائے اور کل اعضائے بدن کو دھوپ کے سامنے کھلے رہنے دے۔ سونے کی جگہ اس کی ریگ میں تجویز کرنی چاہئے اگر ریت مل سکے ذرورات حارہ اور مجففہ سے بھی تسخین کی جاتی ہے اور جس وقت پسینا اچھی طرح ادرار ہو کر خارج ہوا سے کپڑہ وغیرہ سے پاک کرنا چاہئے اور پھر اس کے بعد تدہین یعنی تیل ملنے چاہئے جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ اور جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گزرنے کے ہیں ان سے بچانا چاہئے واجب ہے کہ دوائے کرکم اور دوائے لک اور کلکانج کا بھی استعمال کیا جائے اور مدرات مذکورہ اور ایسے سہلات جن میں تلطیف اور تجفیف کی قوت ہے مستعمل ہوں انہیں ادویہ میں قرص غافث مع ابہل کے ماء الاصول کے ساتھ اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اگر حرارت ہو۔ جو ادویہ مفردہ زقی میں لکھی گئی ہیں وہی سب لحمی میں بھی مفید ہیں حتی کہ سکبینج اور رقسط اور ماذریون اور رافریون ہے۔ جوشاندہ ابہل کا ان لوگوں کو زیادہ مفید ہے اس طرح پر کہ ابہل کو تنہا اس قدر جوش دیں کہ پانی اس کی رنگت سے سرخ ہو جائے بعد ازاں تین درہم ابہل تناول کر کے اوپر سے اسی پانی کو پئیں اجوائن اور زیرہ اور نمک طبرزدی بھی رعایت ہضم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جو استسقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اس وقت فصد (ہفت اندام یا باسلیق کی) کھولنی چاہئے تا کہ صدید ردی رگوں سے خارج ہو جائے اور ادرار بھی کرنا چاہئے اس لئے کہ جب رگیں بوجہ تنقیہ کے پاک ہو جائیں مزاج جگر کا اصلاح پذیر ہوگا اس تدبیر سے کہ تبرید جگر کو التہاب سے دور کر کے جگر کو مزاج اصلی کی طرف پھر لائے غذا بیماران استسقائے لحمی کی بارد قسم ہو یا حار اور پیاسا رکھنا ان کا اس طرح ہے جیسے کہ زقی میں

بیان ہوا۔علاج استسقائے طبلی اس کے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفخ شکم کا خلط رطب بلغمی تحتبس ہو کر ہوئی ہو تو پہلے اسی خلط کا استفراغ کر دینا چاہئے اقراص ماذریون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور بزل یعنی چاک کرنے کی بھی حاجت مثل زقی کے ہوتی ہے (۲) یا تقویت معدہ کی کریں اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳) یا تعدیل مزاج جگر کی کریں طلا وغیرہ کے استعمال سے تاکہ اس کے تبخیر میں افراط نہ ہو (اگر سبب مرض کا حرارت جگر کی ہو) فصد کو اس مرض میں کچھ دخل نہیں ہے مگر شاذ و نادر کبھی شاید ضروری ہو جائے بلکہ اولی یہ ہے کہ طبعیت کو نرم کریں مسہل خفیف کے استعمال کرنے سے اور بکثرت سہلات کا استعمال نہ کریں یہ بھی واجب ہے کہ مدرات کا استعمال کریں مگر افراط اس میں نہ چاہئے اس لیئکہ افراط اور ررارے انجرہ کثیرہ پیدا ہوتے ہیں پھر اسہال اور راورار معتدل کے بعد ایسے اشیاء کا استعمال کریں جنس ے ڈکاریں زیادہ انے لگیں اور محللات ریاح کا بھی استعمال کریں دن بھر میں چند مرتبہ اس کا پیٹ ملنا چاہئے کہ سرخ ہو جایا کرے اگر نفع معلوم ہو تو باجرہ اور سبوس گندم سے تکمید کریں اس طرح حبوب مشرویہ اور حمولات جو اوپر مذکور ہو چکے کبھ حاجت خالی سینگوں کی رکھنے کی اسے پیٹ پر ہوتی ہے۔چند مرتبہ حبوب خلہ کی اور ساگ ترکاری اور دودھ اور فواکہہ تر و تازہ ان سب سے پرہیز کرنا واجب ہے اگر استسقائے طبلی اسی امور مزاج حار سے عارض ہو جو قوی نہیں ہے اس وقت واجب ہے کہ آب رازیانہ اور کرفس اور اکلیل الملک اور بابونہ اور گوکھرو کا استعمال پلانے میں ہوا اور اگر استسقار سوء مزاج بارہ سے عارض ہوا ہو اس وقت واجب ہے کہ زیرہ انسیوں جند بید ستر اجوائن ملائی جائے اور کندر اور زیرہ ہر وقت چباتا رہے معجون وج ہمراہ کلونجی کے ایسے بیمار کو نافع ہے نسخہ اس کا قرابادین میں درج ہے۔ایضاً اجوائن اور زیرہ اور نمک لاہور حمولات میں سے یہ حمول ہے زیرہ بورق برگ سداب اسی کے شیاف تیار کر کے رکھے جائیں حقنہ فقط روغن سداب کا خواہ ہمراہ ایسے

بزور کے جو محلل ریاح ہوں۔

پندرھواں فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان میں اور اس میں دو مقالہ ہیں:

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یرقان کا بھی اسی میں ہے مرارہ جس کو تلخہ بھی کہتے ہیں ایک کیسہ کی شکل پر ہے جو زائد علیائے جگر سے معدہ تک لٹکی ہے اس میں ایک ہی طبقہ عصبانی ہے اس میں منہ بھی ہے اور ایک مجریٰ یعنی راہ ہے اس میں خلط رقیق کو جو مرارہ کے مناسب ہو اور صفرائے زرد کو جذب کرتا ہے یہ مجری خاص جگر سے متصل ہے اور ان رگوں سے جو کہ کون بننے کی رگیں ہیں بھی ملتا ہے اسی مجری میں محل اتصال مذکور پر بہت سے شعبے ہیں جو تعر جگر تک درآتے ہیں اگرچہ عمود مرارہ کا تقعیر جگر سے شروع ہوا ہے منہ اور مجری مرارہ کا جانب معدہ اور معا تک پہنچا ہے کہ اپنے تم اور مجری سے زائد صفرا کو معدہ کی طرف پہنچاتا ہے جس طرح ہم نے کتاب اول کے باب تشریح میں لکھا ہے اس مجرائے مرارہ کے اکثر شعبہ اثنا عشری سے ملتے ہیں اور اکثر آدمیوں کے بدن میں یہ ایک ہی مجری ہوتا ہے اور مدخل اعلو بہ مصاصہ مرارہ میں اس طرح پر ہے جس طرح کہ مدخل انبوبہ مثانہ کا مثانہ میں ہے اطبا کی عادت اس طرح جاری ہوتی ہے کہ مرارہ کا نام کیس اصغر یعنی چھوٹی تھیلی رکھتے ہیں جس طرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہیں منجملہ منافع خلاقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جگر کو فضل دعوی سے یعنی اس کف اور پھین سے جو کیلوس کے ہضم جگر کے وقت اٹھتا ہے پاک کرتا ہے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ جگر کو اپنے حرارت جرم سے گرم رکھتا ہے اور یہ حرارت ظاہری مرارہ کو اس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہے جو اس میں بھری رہتی ہے جس طرح کوملا جو روشن ہے دیگ کے نیچے اپنی گرمی سے دیگ کو گرم رکھتا ہے تیسری منفعت مرارہ خون کو لطیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل کر دینا اور براز میں واسطے دفع کے تحریک پیدا کرنے اور جو عضلہ عضلات اضلاع او بطن سے مسترخی اور

ڈھیلا ہو جائے اس کو استوار اور مضبوط کرنا اور اکثر آدمیوں کے بدن میں مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہے اس کی منفعت یہی ہے کہ رطوبات معدہ کو تیزی مرہ کی دھوڈالے جس طرح اسی مرہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھونا ہے اس لئے کہ معدہ بوجہ باقی رہنے ایسی رطوبات کے متاذی ہوتا ہے اور اس میں متلی پیدا ہوتی ہے اور غذا اسی معدہ میں بسبب آمیزش خلط سد یعنی رطوبات مذکورہ کے فاسد ہو جاتی ہے اگر مرہ مذکور سے دھوئی بجائے مرارہ میں اس رگ جہندہ اور عصبہ سے جو متصل جگر کے ہے دو شعبے چھوٹے چھوٹے آتے ہیں مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہے جو مرکب ہے ریسہ اقسام لیف سے جس وقت مرارہ جذب مرہ کا نکرے یا جذب تو کرلے مگر اس سے پاک نہ ہو جائے مراد یہ ہے کہ اس میں مرہ بھرا رہے اس وقت بہت سے آفات پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ صفرا اگر مرارہ کے اوپر کی طرف تحتبس ہو جائے اس وقت جگر میں ورم پیدا ہوگا اور یرقان عارض اور بیشتر اس کی احتباس سے جب صفرا میں بھی عفونت آجائے حمی محرقہ یا لازمہ پیدا ہوگی اور جب اعضائے بول کی طرف بافراط اس صفرا کا گزر رہوتا ہے قروح مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہے اور اگر کسی اور عضو کی طرف سوائے اعضائے مذکورہ کے جاتا ہے حمر ابجالے حطی) اور نملہ پیدا کرتا ہے اگر تمام بدن میں پہنچ کر ٹھہر جائے اور ہیجانی حرکت اس میں نہ ہو اس وقت بھی یرقان پیدا کرتا ہے اگر مارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال ماری اور زحیر پیدا کرتا ہے تشریح طحال کی طحال کی خلاقت بالجملہ جن حیوانات میں ہے اس واسطے کہ ثقل خون کا اور حراقت اس کی یعنی جو مقدار زیادہ طبخ سے سوختہ ہو جاتی ہے اس کے واسطے طحال بمنزلہ مفرغہ اور سانچہ کے ہے اور یہ دونوں یعنی ثقل خون اور حرارقت بنام سودا موسوم ہیں اول تو سوائے طبعی ہے اور دوم سوائے غیر طبعی یا عرضی ہے طحال کے واسطے ایک شان عظیم ہے اور قوت بھی ہے شان اس کی یہ ہے کہ قلب کی حرارت کا نیچے کی طرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہے اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا دوسری جانب سے مرارہ

کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہے اور جس وقت کدورت خون کو طحال نے جذب کیا اس کو ہضم کرتی ہے اور اس ہضم کے بعد جب وہ سودا ترش اور بکھٹا ہو گیا اور اس میں قابلیت اس کی ہوئی کہ بسبب ترشی کے دغدغہ فم معدہ کا کر سکے یعنی فم معدہ کو ایک قسم کا سمٹنا اور اینٹھنا سودا کے گرنے سے عارض ہوتا ہے جس کو ہم بھوک کہتے ہیں اور بسبب عضوصت اور بکھٹا پن کے دباغت فم معدہ کی اس کے اور ان دونوں اوصاف کے حصول سے اس فضلہ کون کی حرارت میں بھی اعتدال آ جائے اس وقت طحال اسی خلط سوداوی کو فم معدہ کی طرف روانہ کرتی ہے ایک ورید عظیم کی طرف سے قوت کا طحال کی یہ حال ہے کہ جس وقت اس کی قوت اس قدر ضعیف ہو جائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نکر سکے اور ان اعضا کا تنقیہ خلط سوداوی سے کر سکے جو متصل جگر کے ہے اس وقت بدن میں امراض سوداویہ جیسے سرطان اور دوالی اور داؤالفیل اور قوبا اور بہق اسود اور برص اسود بلکہ بعض اقسام کا مالیخولیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہے اور جس وقت کہ ماھال میں ایسا ضعف آ جائے کہ جو شے اس میں پہنچ کر بعد تصرف طحال کے اس کا نکل جانا طحال سے ضرور ہے اس کا اخراج نکر سکے یعنی خلط سودا ایسی میں بھری رہے ایسے وقت علاوہ اور خرابیوں کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہے کہ طحال کا حجم بڑھ جاتا ہے اور تلی بڑی ہو جاتی ہے اور اس میں ورم آ جاتا ہے اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال میں بوجہ امتلائی سابق کے جگہ باقی نہیں رہتی ہے اور جو مقدار اس کے فم معدہ میں دغدغہ پیدا کرتی تھی اس کی روانگی بند ہو جاتی ہے اور اگر بافراط یعنی مقدار مناسب سے زیادہ طحال خلط سودا کو بطرف فم معدہ روانہ کرے بوجہ اس کے کہ طحال کی قوت ماسکہ میں ضعف ہو اس وقت کرسنگی زیادہ ہو گی یعنی جوع پیدا ہو گی اگر یہ سودا ترش ہو گیا ہو اور اگر بکھٹا ہو اور زیادہ ترش نہیں اس وقت متلی زیادہ پیدا کرے گا اور قے عارض ہو گی اور بیشتر امعا میں سحج سوداوی جو قتال ہے پیدا ہوتا ہے جب طحال زیادہ موٹی ہوتی ہے تمام بدن اور جگر لاغر ہو جاتا ہے اس وقت اس کا مزاج ضد مخالف جگر کے واسطے ہوتا

ے اکثر سودا کا احتراق ملحال میں مع بقاء ترشی معتدل کے ہوتا ہے اور یہ بدترین اقسام سودا کی ہے اور بیشتر سودا کی مقدار کثیر معدہ کی طرف جا کر قے سوداوی پیدا کرتی ہے اور کبھی اس نصاب کثیر کے دورات ہوتے ہیں اور اس بے عنوانی سے انقلاب معدہ عارض ہوتا ہے اگر استفراغ سودکا بکثرت ہو اور تپ اس وقت نہ ہو یہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکہ یا قوی ہونے دافعہ کے ہوتا ہے اور جس وقت زیادہ احتباس سودا کا ہو یہ بات کیفیت سابقہ کی ضد ہے یعنی دافعہ کے ضعیف ہونے یا ماسکہ کی قوت سے پیدا ہوتی ہے طحال ایک عضو یساری ہے یعنی جانب چپ سے بدن کے اعضا میں ہے اور مستطیل ہے جس کو معدہ سے اتصال ہوتا ہے معدہ کے بائیں جانب سے بطرف خلف کے یعنی جو رخ معدہ کا بدن کے پشت کی طرف ہے اور جس جگہ صلب کا مقام ہے وہاں طحال معدہ سے متصل ہوتا ہے اور سودا کا جذب طحال اس گردن سے کرتا ہے جو کہ جگر کے جانب تقعیر سے ملی ہے نیچے محل اتصال گردن مرارہ کے یہ اور سودا کو طحال دفع اس گردن سے کرتا ہے جو اس کے باطن اور جانب تقعیر سے پیدا ہو کر متصل معدہ کے ہوئی ہے حدبہ طحال متصل پسلیوں کے ہے اور اضلاع سے بذریعہ باطات کثیرہ اور قوی کے یہ حدبہ معلق نہیں ہے بلکہ تھوڑی رباطات جو پسلیوں کی جھلیوں سے مستند ہو رہی ہیں اس طرف سے طحال متصل رہ جائے ساکن اور کبھائے متحرکہ سے ہوتا ہے اور اس کے جانب مقعر جو مسطوح بھی ہے جگر اور معدہ کے سامنے رہتی ہے اگرچہ یہ سامنا اس طور کا ہے کہ طحال محاذی اسفل جگر اور معدہ کے ہے اور واقع ہے اسفل معدہ کے قریب طحال اور معدہ میں بذریعہ ایک رگ کے اتصال پیدا ہوا ہے جو دونوں میں پیوند پیدا کرتی ہے اور یہی رگ طحال کو معدہ سے لٹکائے ہوئے بھی رہتی ہے طحال کا تکیہ کرتی ہے وہ صفاق جو کہ دوہری دوتہ میں پیچیدہ ہوئی ہے چند شعبوں سے کہ وہ شعبہا سے صفائی سے نکل کر طحال میں پہنچے ہیں اور سارمیں تو یہ شعبہ زیادہ ہیں اور مقدار جسامت میں چھوٹے ہیں اور طحال اور ثرب دونوں میں یہ شعبہ ور آتے ہیں

مراد یہ ہے کہ اس صفاق کو بذریعہ انہیں شعبوں کے طحال پر تکیہ ہے اور یہ شعبہ بطور دعامہ یعنی ستون کے ہیں طحال کی بہت سی رگیں جہندہ اور ساکن رگیں بھی ہیں کہ ان میں خون پختہ ہو کر شبیہ جوہر طحال کے ہو جاتا ہے ار جب اپنی غذا طحال کو اس خون سے مل لیتی ہے اس کے بعد فضلہ بطرف نم معدہ کے دفع کرتا ہے جرم طحال کا نحیف ہے یعنی پس پھسا کہ دہانے سے یہ نرمی دیتا ہے یہ نحافت جرم اس واسطے ہے تا کہ فضلہ غلیظ سوداوی کا جو جگر سے آتا ہے اس کو طحال با آسانی قبول کرے اور وہ فضلا اسی کا جزء داخلی بجائے طحال کو ایک جھلی پہنچتی ہے صفات سے روئیدہ ہو کر اور اسی جھلی کے ذریعہ سے طحال کو حجاب سے بھی شرکت ہے اس لئے کہ حجاب کی جھلی بھی صفاق سے روئدہ ہو کر آئی ہے یرقان اصفرا اور اسود یرقان سے مراد یہ ہے کہ بدن کے رنگ میں ایک تغیر فاحش یعنی کھلا ہوا پیدا ہو جائے اس طرح پر کہ بدن پر زردی یا سیاہی بہ نسبت اصلی رنگ کے زیادہ آ جائے اور یہ تغیر لون بدن کا زرد اور سیاہ اس وجہ سے ہو کہ ایک خلط زرد خواہ سیاہ جلد بدن تک جاری ہو کر پہنچی ہے خواہ جو چیز متصل جگر کے ہے گوشت وغیرہ سے اور اس غلط مذکور میں عفونت نہ ہو اور اگر عفونت ہو گی تو خلط اصفر کے ہمراہ غب صفراوی اور غلط سیاہ یعنی سودا کے ساتھ ربع سوداوی بھی ہو گی یرقان زرد کا سبب اکثر از طرف جگر اور از طرف مرارہ کے ہوتا ہے اور یرقان اسود کا سبب اکثر طحال سے ہوتا ہے اتفاق کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ یرقان زرد اور سیاہ دونوں کا سبب ایک مزاج عام سے ہوتا ہے جو تمام بدن میں عارض ہو گیا ہو اب ہم کو لازم ہے کہ پہلی یرقان زرد کو بیان کریں یرقان صفراوی کی پیدائش یا تو بسبب کثرت تولد خلط صفرا کے ہوتی ہے (۲) یا ان کہ اگر چہ خلط صفرا کا تولد بمقدار مناسب ہوتا ہے مگر اس کا اخراج اور استفراغ چونکہ نہیں ہونے پاتا لہذا فراہم ہوتے ہوتے اس کی مقدار کثیر ہو جاتی ہے زیادہ پیدا ہونا صفراوی خلط کا یا بسبب اس عضو کے ہے جو تولید خلط کا فعل کرتا ہے یعنی جگر یا بسبب مادہ کے بکثرت تولد صفرا کا ہوتا ہے یعنی اس مادہ میں بطرف صفرا کے

استحالہ کی قابلیت زیادہ ہے خواہ اور اسباب غریب جو اصل عضو اور مادہ سے جداگانہ امور ہیں ان کی جہت سے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہے عضو جسمانی جو بالطبع خلط صفرا کی تولید کرے وہ جگر ہے اس لئے کہ جب جگر میں سخونت آجاتی ہے انہیں اسباب کی وجہ جو سخن جگر ہیں خواہ اورام جگر خواہ اورام مجاری صفرا کے یا سدہ جو صفرا کو مارہ سے بند کر دیں خواہ مزاج مرارہ کی حرارت جگر کے مزاج کو گرم کر دے اور صفرا کو جگر اس طرح پیدا کرے جس طرح اپنے مقام خاص میں اس کو ہم نے باب جگر میں بیان کیا ہے اور جو عضو کہ براہ ربانی طبعیت کے تولید صفرا نکرے یعنی اس فعل کا صادر ہونا اس عضو سے فعل طبعی نہ ہو پس وہ تمام بدن ہے کہ جس وقت سخونت پیش از حد تمام بدن میں آ جائے گی جس قدر خون اس میں ہے سب کو متعیل بطرف بطرف صفرا کے کروں گا مادہ جو متولد خلط صفرا ہے وہی غذائیں ہیں جن کی خاصیت یہ ہو کہ ان سے تولد صفرا زیادہ ہوتا ہو یا اس وجہ سے کہ وہ اغذیہ حارہ ہیں یا ان کہ ان کا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہے جیسے دودھ کہ جب معدہ حار میں پہنچے گا ضرور اس سے صفرائے کثیر پیدا ہوگا اسباب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام بدن میں پھیل جائے جیسے عقرب جرارہ کا ڈنگ مارنا خواہ سانپ کا کاٹنا خواہ زہریلی بھڑ کا کاٹنا خواہ کسی زہر دار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے قملۃ النسر یعنی کرگس کے جسم میں جو جوں ہوتی ہیں ان کا کاٹنا کبھی یرقان کو ادویہ مشروبہ بھی پیدا کرتی ہیں جیسے تلخہ تمر اور سانپ کا تلخہ بشرطیکہ ان کی سمیت کم ہو اور درجہ اہلاک تک نہ پہنچے (خواہ بسبب کمی مقدار مشروب کے یا کہ خود اس قسم کے سانپ میں سمیت کم ہو) یرقان سمی یعنی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض ہوتا ہے اس کا خاصہ یہی ہے کہ دفعۃً پیدا ہوتا ہے جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض ہوتا ہے اس کا خاصہ یہی ہے کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہے جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کے ہوتا ہے پس کبھی انتشار اور پھیلنا اس خلط کا خود بخود بدون امداد

کسی اور سبب کے ہوتا ہے اس لئے کہ اس وقت صفراوی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہے کبھی یرقان بطور دفع طبعیت کے ہوتا ہے اور اسی کو یرقان بحرانی کہتے ہیں اور یہ کثرت خلط صفرا کی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دفعتہً پیدا ہوتی ہے اور کبھی تھوڑی تھوڑی چند روز میں ظاہر ہوتی ہے اور یہ تدریج اس وقت ہوتی ہے کہ جس قدر خلط صفرا پیدا ہوئے اس کا تحلل نہیں ہونے پاتا ہے یا اس وجہ سے کہ جلد بدن میں کثافت ہے خواہ یہ سبب ہے کہ مادہ خلط مذکور خود غلیظ ہے انہیں دونوں سبب یعنی کثافت جلد اور غلیظ مادہ کی وجہ سے یرقان کی کثرت ہوتی ہے جب زیادہ ہوئے شمالی چلتی ہے خواہ شناء بار کے وقت اور اس طرح بروقت بند ہونے عرق معتاد کے بکثرت تولد صفرا کا کبھی تو فقط جگر میں ہوتا ہے اور کبھی تمام بدن میں ہوتا ہے چنانچہ معلوم ہو چکا ہے۔ اور کبھی بسبب اورام حارہ کے ہوتا ہے یہ اورام حارہ کسی جگہ کیوں نہ ہوں تمام بدن میں اس لئے کہ یہ اورام تغیر مزاج عضو متورم کا بطرف حرارت کے کر دیتے ہیں لہذا صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے پس یرقان بھی ضرور پیدا ہوگا اور یہ بات یعنی اورام کی وجہ سے حدوث یرقان اس سطر چہ تصور کرنی چاہئے کہ مجاورت یعنی قرب اورام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدل دیتا ہے لہذا یرقان حادث ہوتا ہے اگر چہ کبھی بروقت اورام مذکور کے حدوث یرقان کا بوجہ تسدید یعنی سدہ پڑ جانے اور استفراغ صفرا کے رک جانے سے بھی ہوت ہے اور اورام باردہ کو مرار اسود کے تولید کی اولیویت ہے اور یرقان اسود کا پیدا ہونا بروقت حدوث اورام باردہ کے اولی ہے یہ جس قدر صورتیں اوپر بیان ہوئیں اسی یرقان کی ہیں جو بسبب کثرت مادہ صفراوی کے حادث ہوتا ہے جو یرقان اصفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی بسبب رک جانے اخراج صفرا کے کسی مقام پر حادث ہوتا ہے پس یہ عدم استفراغ تو خود جگر میں ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفراوی کا نہ ہوتا ہو یا مرارہ سے یا امعا سے خواہ اور اعضائے بدنی سے جبکہ جگر سے استفراغ صفرا کا نہ ہوتا ہو پس عدم استفراغ کا سبب یا تو فاعل استفراغ یعنی خود جگر میں ہے یا آلہ استفراغ یعنی مجاری میں یہ سبب مانع

استفراغ ہے۔ فاعل یعنی جگر میں یہ سبب اس طرح ہوتا ہے کہ جگر کی قوت ممیزہ اور قوت دافعہمیں ضعف آجائے اور آلہ یعنی مجاری اور راہوں میں اس سبب کا وجود اس طرح ہوتا ہے کہ جو راہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہے خواہ جو راہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہے بند ہو جائے ازیں قبیل وہ یرقان بھی بوجہ عدم استفراغ کے پیدا ہوتا ہے جو اورام حارہ یا اورام صلبہ جگر کے ہونے سے پیدا ہو اور اسی عدم استفراغ کے قبیل سے ہو بھی یرقان ہے جو بسبب ایسی برودت جگر کے عارض ہو جس کے ضرر سے تعر جگر میں ضعف پیدا ہو کر مجاری جگر کے سمٹ جائیں اور نیز وہ یرقان بھی اس طرح کا ہے جو کسی انضغاط اور تنگی پیدا ہونے کی جہت سے عارض ہو اور جملہ اسباب سدہ ڈالنے والے کہ انکی جہت سے چونکہ منع استفراغ ہوتا ہے لہذا جو یرقان پیدا ہو گا وہ بھی منع استفراغ کے اقسام میں داخل ہو گا اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت سدہ پیدا ہوتا ہے کسی جگہ کیوں نہ پیدا ہو پس جگر کے خواہ مارہ میں سے آمد و رفت صفرا کی بند کر دیتا ہے لہذا امزاج جگر کا بہ نسبت اپنے اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہو جاتا ہے اور جب مزاج میں جگر کے حرارت زیادہ بڑھے گی ضرور تولید صفرا کی بھی زیادہ کرے گا بہ نسبت اس مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال مزاج کے کرتا تھا جو یرقان بسبب عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو مارہ میں ضعف آ گیا ہے کہ جگر سے جذب بخوبی نہیں کر سکتا ہے خصوصاً اگر ضعف جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرتے ہیں۔ یا ان کہ مرارہ میں قوت جاذبہ شدید ہو کہ دفعتۃً واحدۃً جگر سے جذب کر کے مرارہ کو مرہ سے بھر دیا کرے اور سوائے اسی مقدار کے جس سے مارہ بھر جاتا ہے اور کس قدر مارہ کی اسمیں گنجائش نہ ہو اور وہی مقدار جو اس میں آ کر دفعتۃً بھری ہے مارہ میں کشش اور کھچاؤ پیدا کر رہی ہے اور بعد اس تمدد پیدا کرنے کے پھر مارہ کی قوت ساقط کر دیتی ہے پھر مارہ جذب نہیں کرتا ہے یا ان کہ کوئی سدہ مجرائے مارہ سے امعا تک پڑ جاتا ہے کبھی یہ سدہ اس جہت سے پڑتا ہے کہ چونکہ مارہ میں زیادہ مقدار صفرا

کی جگر سے پہنچی ہے اس لئے کہ یا تولد صفرا جگر میں زیادہ تھا یا مرارہ نے زیادہ جذب کیا اس وجہ سے مارہ میں امتلا زیادہ ہو کر سدہ کا مورث ہوا پنے خواہ ان کہ جگر نے بشدت اس خلط کو دفع کیا اور ایسے اوقات میں بوجہ امتلائے کثیر کے مجرائے مذکور کے منہ پر وہ اجزائے غلیظ صفرا کے چسپیدہ ہوں گے جس سے اس کا استفراغ اور نکل جانا اسی مجری کی طرف بند ہو جائے گا اور باوجود اس چسپید گی کے قوت بسبب ایذا پہنچتے کثت امتلائے صفرا کے ضعیف ہو جاتی ہے لہذا اور بھی استفراغ نہیں ہو سکتا اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے بھی اور جملہ اسباب سدوں کے پیدا کرنے والے ہوتا ہے جو یرقان قولنج میں عارض ہوت اہے وہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ خلط لزج مجرے کے منہ میں اغرار پیدا کرتا ہے اور جب اغرا اور پھسلن مجرا کے منہ میں پیدا ہوئی اس وقت انصاب صفرا کا امعا پر نہ ہونے پائے گا پس یرقان پیدا ہو گا اور یہ وہی یرقان ہے جس کا سبب تولد قولنج ہے کبھی ایک قسم یرقان کی ہمراہ قولنج کے تو ضرور ہوتی ہے مگر سبب اس کے عروض کا خود قولنج نہیں ہوتا ہے بلہ قولنج اور یرقان دونوں ساتھ ہی کسی اور سبب واحد سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ سبب کیا ہے ایک سدہ ہے جو پہلے مجرائے مرارہ اور امعا میں پڑا تھا اور ابھی قولنج پیدا نہیں ہوا تھا اس وقت اس سدہ نے فقط اتنا ہی فعل کیا تھا کہ انصاب صفرا کا بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفرا کے انصاب سے جو کثافت اور رطوبات امعا کی دھل جاتی تھی اس دھونے کو بھی منع کیا تھا جب اس سدہ نے انصاب صفرا کے روکنے سے غسل امعا کو بھی روکا اس وقت امعا میں یہ خرابی پیدا ہوئی کہ اس کی رطوبات کے نہ دھلنے سے کثرت رطوبات کی اس میں ہوئی اور قولنج پیدا ہوا اور ہیجان میں آ گیا اور بالغرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفرا بوجہ عدم استفراغ کے تمام بدن میں پھیل گیا اس وجہس ے یرقان عارض ہوا جو سدہ مجرائے جگر میں مرارہ تک خواہ مجرائے مرارہ تا امعا بسبب کسی زخم کے بھر جانے کے خواہ کسی سولول یعنی مسہ کے پیدا ہونے کے پڑے اس کے زائل ہونے کی امید نہیں ہوتی جو یرقان بسبب

امعا کے عارض ہوتا ہے اس کا عروض بنا بر گمان ایک قوم اطبا کے یوں ہوتا ہے کہ کبھی کسی آنت میں اور خاص کر قولون میں صفرا بکثرت جمع ہو جاتا ہے کہ کسی جگہ سے انصباب ہو کر وہاں پہنچا ہو اور کسی خلل کے سبب سے اس آنت سے خروج اس کا نہیں ہو سکتا ایسے وقت مرہ جو مرارہ میں ہے اس نے نکاس کی طرف جانے کی راہ نہیں ملتی اگر چہ مجری جو درمیان مرارہ اور امعا کے ہی کھلا بھی ہو مگر امتلائے امعا کی وجہ سے وہ مرہ اس طرف آ نہیں سکتا ہے لہذا یرقان پیدا ہوتا ہے یہ گمان میری رائے میں اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہے اور شائد کہ بعید از قیاس بھی ہو اس لئے کہ مرہ جس وقت بکثرت ہوتا ہے اور کسی امعا میں پہنچ جائے خود اپنے آپ کو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتا ہے ہاں مگر ایسے وقت شائد معا میں رک جائے کہ حس معا کی باطل ہو گئی ہو اور قوت دافعہ معا کی بالکل ساقط ہو یرقان یا جو کہ طحال سے پدیا ہوتا ہے اس کے عروض کے وجوہ اور صورتیں بعینہ ویسی ہی ہیں جیسے یرقان اصفر کی مذکور ہوئیں کہ اس کا عروض بھی دونوں مجری کے سدوں سے یا ضعف سے بعض قوت کے خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہے اور یرقان سیاہ جو کہ جگر سے پیدا ہوتا ہے بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہے کہ اس وقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہے اور مستحیل بسود کرا دیتی ہے اور خلط سودا کی بدن میں اس وقت کثرت ہوتی ہے پھر اگر طحال اور مجاری دیگر سے کسی معان اور مددگار نے جگر کی اس بارہ میں اعانت کی کام پورا ہو گیا یعنی یرقان بلا مانع پیدا ہو گا کبھی کوئی شدید برودت ایسے جگر کو پہنچتی ہے کہ اس کی جہت سے خون متعکر ہو جاتا ہے اور بسبب اسی تعکر اور بستگی کے غلیظ ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ برودت جو کہ جگر میں پہنچی ہے کبھی ساتھ یبوست کے ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت بسبب اورام باردہ بلغمیہ یا سوداویہ جگر کے ہوتی ہے (یا ان کہ کبھی یرقان اسود بسبب اورام باردہ اور سوداویہ جگر کے پیدا ہوتا ہے) جو یرقان سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہے یا تو یہ بسبب شدت

حرارت امام بدن کے کہ اس وقت خون سوختہ ہو کر سودا بن جاتا ہے یا بسبب شدت برودت کے کہ سارا بدن خون کو منجمد کر کے سیاہ کر دیتا ہے جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہو عام سبب اس کا وہی عروق ہیں جو تمام بدن میں پھیلی ہوئی ہیں پس فساد اور خرابی خون کے صفرا خواہ سودا کی طرف مستحیل ہونے کی مثال وہی ہوگی جس طرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کے استسقائے لحمی میں ہوتا ہے اگرچہ اس وقت بظاہر کوئی فساد خاص جگر میں نہ ہو بلکہ فقط عروق ہی میں یہ فساد ہو ممکن ہے کہ اس یرقان کی بھی تقسیم اس طرح کریں جس طرح یرقان اصفر کے اوپر کر دی ہے یعنی کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی احتباس استفراغ سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی دونوں یرقان یعنی اصفر اور اسود ساتھ ہی جمع ہو جاتے ہیں اس لئے کہ صفرا جو تمام بدن میں منتشر ہو رہا ہے اور وہ خون جو اس صفرا میں ملا ہوا ہے ان دنوں کو احراق عارض ہوتا ہے اس وقت اس صفرا کا سودا بن جاتا ہے اور دونوں خلط یعنی صفرا اور سودا مرکب ہو جاتے ہیں یا ان کہ دونون طرف آفت ہو اس طرح کہ جگر اور مرارہ ایک طرف ماؤف ہوں اور طحال دوسری طرف پس دونوں یرقان پیدا ہوں گے بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ یرقان اصفر کبھی دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے اور یرقان اسود دفعتہً پیدا نہیں ہو سکتا ہے اور اس طرف بھی ان کی رائے گئی ہے کہ سبب تولید صفرا کا قوی زیادہ ہے سبب تولید سودا سے اور سودا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے ہماری رائے میں یہ بات ہمیشہ اس طرح نہیں ہے اگرچہ اکثر یوں ہی اتفاق ہوتا ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں ایک قوم کا یہ بھی قول ہے کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا ہوتا ہے خواہ اور امور طحال کے جو مشابہ امراض کے ہیں ان کا بحران اس سے ہوتا ہے اور یہ بحران اس وقت ہوتا ہے جب کہ طبیعت راہ نپائے اخراج مادہ ہذا کی کسی خائق اور مانع کی وجہ سے بطرف امعا کے۔ اکثر اوقات بیماران یرقان اصفر کی طبعیت میں قبض رہتا ہے اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ اجابت پر کرتا ہے اس مادہ کا تو احتباس اس مرض سے ہوتا ہے چنانچہ

اوپر معلوم ہو چکا ہے جس شخص کو مرض یرقان کا ہو اور بحال خود چھوڑ دیا جائے کہ اس کا علاج نہ کریں اور جو رطوبت مادہ یرقان کی ہے اس کی تحلیل نہ ہوئی ہو ایسے شخص کی ہلاکت کا خطرہ ہے اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مر جاتا ہے۔ بدتر اصناف یرقان کی وہی ہے جو جگر کے ورم سے پیدا ہوتی ہو یہی یرقان ہے جس کے نسبت بقراط کہتا ہے کہ اگر جگر مریض یرقان کا باصلابت ہو یہ علامت نہایت بد ہی بقراط نے (بنابراس روایت کے جو اس کی طرف منسوب ہے) یہ بھی کہا ہے کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہے جو بسرعت مہلک ہوتی ہے اور بول میں اس مریض کے ایک شے مشابہ کرسنہ کے سرخ سرخ ہوتی ہے اور شکم میں اس کے ہمراہ چبھن سی معلوم ہوتی ہے اور تپ اور پھریری ضعیف سی ہوتی ہے اور کلام کرنے میں بسبب شدت دوار کے ضعف ہوتا ہے اور یہ یرقان چودہ روز میں قتل کرتا ہے علامات واسباب یرقان اصفر اکثر اقسام یں یرقان کے زرد یرقان ہو یا سیاہ زبد بول یعنی کف جو پیشاب پر ہو گا وہ رنگین ہو گا اور جس قدر پیشاب زیادہ رنگیں ہو اس قدر زیادہ اچھی بات ہے اور سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہے اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو دلالت ہے۔ جو یرقان کہ سوءمزاج حار سے جگر کے عارض ہو اس کے علامات وہی ہیں جو علامات سوءمزاج جگر کے اوپر بیان ہو چکے ہیں اور یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حاد کے ہوں یا ورم نہ ہو اور خالی حرارت جگر کے ہوں جس وقت کہ براز میں اس قدر سپیدی نہ ہو جس قدر کہ یرقان سدی میں ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ رنگ براز کی بھی دلائل سوءمزاج جگر پر ہے) بلکہ اکثر جو یرقان کہ سوءمزاج جگر سے پیدا ہوتا ہے اس میں براز رنگین برآمد ہوتا ہے اور جس قدر ثقل اور گرانی کہ یرقان سدی میں محسوس ہوتی ہے اس میں نہیں ہوتی ہے اشتہائے طعام حرارت جگر کی وجہ سے اس میں بہت کم ہوتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے پیشاب سرخ آتا ہے۔ اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہے بلکہ بتدریج بڑھتی ہے جو یرقان بسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التہاب مرارہ کے حادث ہو علامات اس

کی ہیشہ بدن کا رنگ زرد رہنا اور فقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سفید ہوتا اور لاغر ہونا اور قبض طبعیت زیادہ رہنا اس لئے کہ مرارہ ثقل کو زیادہ سوکھا دیتا ہے بول سفید ہوتا ہے اور رقیق شروع شروع میں اس لئے کہ مرارہ تمام بدن میں محتبس ہوتا ہے اور دفع نہیں ہوتا ہے پھر پیشاب میں زردی شدت آتی ہے پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بوئے بد اس میں آتی ہے جو یرقان سوء مزاج حار سے تمام بدن کے پیدا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ ملمس تمام بدن کا گرم ہو اور بدن میں کھجلی بھی زیادہ اٹھی ہو اشتہائے طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور شیریں اگر دیا جائے تو اسے طبعیت قبول کرتی ہو براز کی نرم قریب نرمی براز معتاد کے ہو اور اس طرح بول کا حال ہے اور یہ بات ہو گی کہ رگیں زیادہ گرم محسوس ہوں گی اور رنگ ان کا متغیر ہوگا براز سفید نہ ہوگا اور جگر اور مرارہ کی طرف او تا ثقل نہ ہوگا جس قدر یرقان سدی میں ہوتا ہے بلکہ بیشتر براز رنگین اور بدن میں سکی ہو گی اور جو علامات خاص یرقان کبدی کے گزر چکے بس انہیں سے کوئی نہ ہو اور نہ دفعتہً مثل یرقان صدی کے پیدا ہو جائے اگر ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یرقان کا ہو اس کے علامات اورام کے علامات سے معلوم ہوں گے یرقان صدی کے علامات لازمہ سے یہ ہے کہ اکثر اوقات براز سفید ہوتا ہے خواہ کس قدر تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ی اور پیشاب کی زردی شدید ہوتی ہے اور مراق اور داہنے طرف گرنی ہوتی ہے اور بروقت غذا کے درد اور نفخ ہوتا ہی تمام بدن کھجلاتا ہے بائیں کروٹ نیند میں سہولت اور خفت پائی جاتی ہے مگر جو سدہ مرارہ میں پڑ کر یرقان پیدا کرے اس یرقان میں براز دفعتہً بہت سفید ہو جاتا ہے اس طرح کہ پہلے براز سفید آتا ہے اور اس کے بعد یرقان عارض ہوتا ہے اور جگر کے سدہ میں براز کی سپیدی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اس لئے کہ مرارہ میں جس قدر مرہ ہی تھوڑا تھوڑا خارج کرتی ہے تا ان کہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہو جائے اور اس وجہ سے تھوڑا تھوڑا براز سفید آنے لگتا ہے تا کہ ان کے پوری سپیدی اخیر میں جب مرہ مرارہ میں بالکل باقی نہ رہے پیدا ہوتی ہے اور پھر

یرقان بھی آپ ظاہر ہو جاتا ہے جس وقت سدہ مجرائے مرارہ میں جو معاملک ہے پڑے اور جگر کے افعال میں کوئی آفت پہلے سے نہ ہو اور نہ اس وقت بھی جگر ماؤف ہو سوائے اس ایذا کے جواب بعد احتباس مرہ کے ہونے والی ہے کہ اس وقت مرہ کو کوئی راہ خالی بطرف مارہ ممتلی کے نہیں ملتی ہے اس وقت حبس زیادہ پیدا ہوگا اور تلخی دہن اور پیاس کی بھی شدت ہوگی یرقان مراری کے تابع اکثر قولنج ہوا کرتا ہے۔ یا ہمراہ اس کے اسی طرح پر جس کو ہم لکھ چکے ہیں جو یرقان سدی کہ سبب اس کا برو ہو خواہ تقبض ایسے یرقان پر حالا تگزشتہ دلیل ہوں گے اور منجملہ انہیں حالات کے تمام بدن کا حال بھی ہو اور اگر سبب یرقان سدی کا کوئی خلط غلیظ ہو تدبیرات سابقہ اس پر دلالت کریں گے اگر سبب یرقان سدی کا روئیدہ ہونا کسی شے کا خواہ التحام کسی زخم وغیرہ اک ہو اس پر ہمیشہ یرقام کا رہنا اور ہیشہ سدوں کے علامات کی موجودگی دلیل ہوگی اور مفتحات سدہ کی اور یہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال کی جائیں اس کا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دیل اسی قسم کے یرقان پر ہے جس یرقان کا سبب ضعف قوت دافعہ خواہ قوت ممیزہ جگر کا ہے اس میں پیشاب کا رنگ زیادہ شدید ویسا نہ ہوگا جیسا کہ یرقان سدی میں ہوتا ہے جس وقت کہ قوت ممیزہ اور دافعہ جگر کی قوی ہوتی ہے اور نہ براز اس قدر سفید ہوگا کہ جس کی سپیدی خالی ہو اور نہ ثقل کا اس قدر احساس ہوگا جس قدر یرقان سدی میں ہوتا ہے اور جملہ افعال جگر میں ضعف پایا جائے گا اور کبھی ہمراہ اس یرقان کے ذرب اور علامات ضعف جگر کے پائے جاتے یں جو یرقان بسبب قوت ہائے مرارہ کے پیدا ہو سکے ہمکراہ متلی بے انداز اور تلخی منہ کی بدن ثقل اور گرانی کے ہوگی اور بیشتر تو لد اس یرقان کا تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور براز کی رنگ درمیان سپیدی اور زردی کے ہوگی مگر رنگ پیشاب کی زیادہ قوی ہوتی ہے کہ اس پر قاضیت غالب ہوتی ہے اگر اس وقت ضعف تو نہائے ممیزہ و دافعہ جگر میں نہ ہو۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ جو یرقان مرارہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جگر کا حال اس وقت خراب نہ ہو تو ایسے یرقان میں پیشاب اپنے رنگ

اوراحوال طبعی پرہوتا ہےاور یہ گمان میرے نزدیک محال ہے اس لئے کہ جگر جو حالت صحت پر پہلے وہ مرہ مرارہ کی طرف دفع کرتا ہے پھر جب مرہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہ ہوتو بول کی طرف دفع کرتا ہےاور اس کے نفوذ کو خون میں تا امکان منع کرتا ہے لیکن جب زیادہ دیر تک سفید پیشاب باقی رہے گا اور یرقان بھی ہو یا ان کہ مرض یرقان میں پیشاب کم رنگ آتا رہے یہ امر نہایت درجہ زبون ہے اور زیادہ کوف اس شخص کی نسبت یہ ہے کہ استسقا میں گرفتار نہ ہو جائے اس لئے کہ یہ حال صریح دلالت کرتا ہے کہ سدے جو پڑے ہیں وہ برودت سے ہیں یرقان سمی پر دلیل وہی کاٹنا حیوان زہریلے کا ہوتا ہےاور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزوں کا ہواس پر دلیل یہ ہوگی کہ قبل اس کے محض صحت اور اخلاط میں جودت تھی اور دفعتہً یہ مرض پیدا ہوگیا۔اور براز سفید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہے۔یرقان بحرانی کی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ میں عارض ہو اور ایسے امراض میں جن کے بحرانات مقرر ہیں اور ہمراہ یرقان کے اور علامت بحرانی بھی ہوں جیسے اوبکائی اور متلی اور صفراوی قے بیداری زیادہ اشتہا میں کمی پیاس بہت لگے منہ میں تلخی سانس میں کوتاہی پس طبیعتمیں ہو یعنی قبض رہے اور یرقان بحرانی پر فقط بحران ہی دلالت کرتا ہے خوبی اور خرابی حال مریض یرقان کی بروقت اس بحران کے نظر ملاحظہ دلائل دیگر جو ہمراہ ہوتے ہیں یا ان کہ اس بحران کا جید اور ردی ہونا اس کا بیان کتاب چہارم مقالہ بحران میں کیا جائے گا نبض یرقان اصفر کی اکثر حالات میں صغیر ہوتی ہے بسبب ضعف جگر کے مگر بشدت صغر نہیں ہوتا اس لئے کہ مرارہ خود سبک چیز ہے اور اگر خلط ہے لیکن صلابت نبض میں بسبب شدت یبوست کے ہوتی ہے اور سرعت کچھ ایسی نہیں ہوتی اس لئے کہ قوت بھی چنداں قوی نہیں ہے کہ مزاج خراب اور ردی ہو رہا ہے یرقن اصفر میں کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہے علامات اسباب یرقان سیاہ کے جو یرقان اسود کہ طحال سے پیدا ہوتا ہے فقط اس پر دلیل ہے کہ وہ اس طرح نہیں پیدا ہوتا ہے کہ پہلے زرد یرقان ہو بعد اس کے یرقان

اسود پیدا ہو اس لئے کہ یرقان اصفر طحال سے یقیناً عارض نہیں ہوتا اگر چہ یرقان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہے مگر یرقان اسود طحال کی سیاہی شدید ہوتی ہے اور اس کے ساتھ علامات صلابت طحال اور طحال کا بڑا ہونا اور وہ اقسام درد کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہیں الغرض یہ سب امور بھی ہوتے ہیں کبھی اس قسم میں یرقان کے بول و براز بھی سیاہ ہوتے ہیں اور بیشتر براز میں دردی سیاہ برآمد ہوتی ہے اور یہ دلیل قوی ہے کہ یرقان طحالی ہے اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہے اگر جگر میں آفت نہ ہو یا ان کہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد افراط نہ پہنچی ہو اس وقت سلامت حال جگر دلیل اسی پر ہوگی کہ یرقان طحالی ہے اسی قسم میں یرقان کے کبھی مراق کھچا ہو اور کھچاؤ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق میں ہوتی ہے اکثر اوقات قبض بھی رہتا ہے اور کبھی نرم بھی براز نکل کر ہو جاتا ہے ہضم خراب قراقر زیادہ خبث نفس یعنی بدمزاجی اور غم اور وسواس بلا سبب ہوتا ہے کبھی سیاہ پسینا بھی برآمد ہوتا ہے جو یرقان سیاہ مجاری میں سدہ پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ گرانی اور ثقل شدید ہوتا ہے اور بائیں کروٹ سونے میں بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہے۔ جو یرقان سیاہ ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہے ہر ایک کے ہمراہ اسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہیں جو یرقان سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہے اس کے ہمراہ گرانی نہ ہوگی پھر اگر ضعف طحال کے ہمراہ ضعف جگر بھی ہو اس کے علامات بھی موجود ہوں گے جو یرقان سیاہ جگر سے ہوتا ہے اس پر دلالت یہ ہوتی ہے کہ آفات اولی جگر میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور طحال سلیم ہو یا ماؤف ہو مگر جگر کیا ماؤف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے لئے ہیں ضرور ہوں گے اور سیاہی اس وقت خالص اور زیادہ اس قدر نہ ہوگی جس قدر طحالی میں ہوتی ہے اور آفت بول کی بھی اس پر دلیل ہوگی پھر اگر فساد جگر میں حرارت اور یبوست کا ہو اس وقت سیاہی یرقان کی مائل بزردی ہوگی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساد جگر پیدا ہوا ہے سیاہی سرخی مائل ہوگی اور گویا شقرت یعنی سیگون

کس قدر نظر آتا ہوگی اور اگر بر وقت اور یبوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہے اس وقت اگر غلبہ برودت کو ہے سیاہی مائل بہ سبزی ہوگی اور اگر یبوست کا غلبہ ہوگا سیاہی سیاہی ہوگی اور کچھ نہیں اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد جگر میں ہوگا اور رطوبت غالب ہو گی کس قدر سیاہی زردی مارتی ہوئی اور پستی رنگ ہوگا اور اگر برودت غالصب ہوگی سبزی مائل سیاہی طحال سے جتنے اقسام یرقان سیاہ کے پیدا ہوتے ہیں ان سب میں رنگ بدن کا ایک ہی ہوتا ہے علاج یرقان اصفر کا معلوم رہے کہ مقصود نفع یرقان اصفر کے علاج میں دو چیزوں کا خیال کیا جاتا ہے اور یہی غرض اس کے علاج سے ہوتی ہے

(۱) کہ یرقان بالکل زائل ہوجائے اور باقی نہ رہے اور یہ بات ایسے اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہے جو کہ جلد بدن اور آنکھ وغیرہ سے مادہ مرض کو تحلیل کر کے فنا کر دیں از قسم ادویہ معروفہ جن میں قوت غسل اور دھو ڈالنے کی ہے اور ان کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب منظور ہو کہ یرقان کی زردی خاصۃ ملتحمہ سے دھو کر صاف کر دیں اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوئے ہیں اور ادویہ مسہلہ جو مادہ یرقانی کو بذریعہ اسہال کے خارج کر دیں اور استفراغ بذریعہ قے کے کہ یہ جملہ اقسم میں یرقان کے نافع ہے

(۲) قصد ہمارا متوجہ بطرف قطع سبب مورث یرقان کے ہوتا ہے اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہوسکتا ہے تو اصلاح مزاج کریں یا قوت بدن کی تقویت کریں یا ورم کی تدبیر مناسب کریں جس ورم سے خوف عروض یرقان کا ہے یا تفتیح سدوں کی کریں یا استفراغ بذریعہ فصد اسلم یا باسلیق کے یا اس رگ کی فصد جو زبان کے نیچے ہے جس کی ثنا وصفت بعض اطبا نے کی ہے اور اگر یہ تدابیر ممکن نہ ہوں یعنی قصد رگہائے مذکورہ کی پھر حجامت ایسے مقام کی کرنی چاہئے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہے اور داہنے شانہ کے نیچے ہے خواہ پچھنے ایسے مقام کے جو زیر جگر واقع ہے اس فضا اور خالی جگہ کے جو پسلیوں کے نیچے ہے یا استفراغ مادہ یرقانی بذریعہ ایسے سہل کے جو اخراج ایسی شے کا کرے جس سے امداد مادہ یرقان کو ملتی ہے گو کہ یہ سہل اصل مادہ یرقان کا اخراج نہ کر

سکے قے کے ذریعہ سے استفراغ کرنا ہر ایک قسم میں یرقان کے نافع ہے مگر ہر زمانہ میں مفید نہیں ہے اور نہ ہر شخص کو (مراد یہ ہے کہ شروط جواز قے کے بہ نسبت زمانہ و نصل اور شخص کے جو کلیات میں لکھے ہیں ان کا لحاظ بھی مقدم ہے) یا علاج یرقان کا اگر سمی ہو فقط زہر کے علاج سے کیا جاتا ہے اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کا مناسب اس کی نسبت یہی ہے کہ جملہ تدبیرات سے مقدم کیا جائے لہذا واجب ہے کہ پہلے توجہ طبیب کی اس طرف ہو جیسے زہر کا علاج یرقان سمی میں علاج یرقان پر مقدم کرنا چاہئے جس یرقان پر مقدم کرنا چاہئے جس یرقان کا سبب سوءمزاج حار جگر کا یا سوءمزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوءمزاج مرارہ کا کسی سبب نے منجملہ اسباب کے جو مشروب اور ماکول سے نہ ہوں یا ان کہ انہیں دونوں کی وجہ سے سوءمزاج حار مرارہ وغیرہ میں پیدا ہوا ہے پس علاج ایسے یرقان کا (بشرطیکہ امتلاءے خون یا صفرا کا بھی ہو) یہی ہ کہ پہلے استفراغ اس امتلا کا کیا جائے اگر خون کا امتلا ہے تو بذریعہ فصد یا سلیق کے اور اگر صفرا کا امتلا ہے تو اسہال بذریعہ ہلیلہ اور شاہترہ اور بمثل سقمونیا جو کہ رائب یعنی دوغ میں ملا کر پلائی جائے خلاصہ یہ ہے کہ جو سہلات صفرا کے ہیں اور اقسام ماءالجبین کے جیسے تقویت ہلیلہ سے خواہ سقمونیا سے نسخہ ماءالجبن کا جو عمدہ شیر یز تین رطل اور قرطم ایک کفدست کوٹ کر دودھ میں گھنٹہ بھر تک ملیں بعد ازاں دودھ چھان کر رات بھر رہنے دیں کہ مثل پنیر کے بستہ ہو جائے صبح کو اس کا پانی جدا کریں جس طرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہیں اور کس قدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کر کے پلانا چاہئے اور اگر چاہیں تو اس کو ایک دانق سقمونیا داخل کر کے اور قوی کریں اور نہار منہ تین روز بقدر تحمل مریض کو پلانا چاہئے کہ جتنا پی سکے منجملہ ان ادویہ کے جو ہمراہ تنقیہ مادہ یرقان کے ہمراہ اسہال کے کرے یہ دوا ہے کہ آب برگ ترب بوزن ایک اوقیہ املتاس سات درہم تخم پالک ایک درہ صبر ایک دانق زعفران ایک دانق اور یہ دوا لائق اس شخص کے بھی ہو جس کے جگر میں ورم گرم ہو خواہ مجاری جگر میں اور تپ بھی ہو غذا

بروقت سہل کے آب جو اور سرد تر کاریوں سے دینی چاہئے چنانچہ باب اورام جگر میں ان کا بیان ہو چکا ہے اب تطویل سے کیا فائدہ ہے جس وقت کہ نضج کا ظہور ہو جائے البتہ جرات سقمونیا دینے کی ہو سکتی ہے خواہ صبر وغیرہ کی اور یہ بھی جبکہ آب کشوث اور کاسنی وغیرہ سے ان کی حدت اور تیزی توڑ ڈالیں خلاصہ یہ ہے کہ جب تک ورم ہے اور حال موجودگی بخوبی ظاہر نہیں اس وقت تک خاص مرض یرقان کے علاج کی طمع نہ کرنی چاہئے اگر تپ نہ ہو اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہے اس بات پر کہ ورم نہیں ہے پھر اگر التہاب ہو تو غذا میں زمانہ سہلات کے مصوصات اور قریض ہمک اور قریض بقر اور بچہ میش کو اختیار کرنا چاہئے اور آبہائے فواکہ اور انہیں کے عصارات خصوصاً آب انارین نہار منہ اور شوربا گائے کے گوشت کا اور مچھلی کا شوربا اور عصارے سرد ترکاریوں کے اس لئے کہ اکثر یہ اشیائے مذکورہ اگرچہ از قسم غذا کے ہیں مگر انہیں ایک خاصیت ایسی ہے کہ اسی کے ذریعہ سے قوی ادویہ میں اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج ان کو داخل کرنا چاہئے ایسے ہی وقت یعنی جبکہ التہاب جگر ہو آب برگ ترب آب برگ شاہ توت دونوں ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہئے یہ دوا خاص یرقان کو مفید ہے (علاوہ اور ادرار و تسکین التہاب کے) اور اس طرح یہی دوا پلانی چاہئے اگر التہاب مرارہ میں ہو۔ ایسے بیماروں کو شیر مادہ خچر کا جس میں قدرے سرکہ جوش دیا ہو نہایت مفید ہوتا ہے یا عصارہ افسنتین ہمراہ آب سرد کے۔ اگر مریض نان فطیری تناول کریں اور نمک ہمراہ کاسنی کی سات روز تک کھاتا رہے فائدہ کرتا ہے اس لئے کہ یہ غذا مرارہ کو دھو ڈالتی ہے اور عفونت مرارہ کی زائل کر دیتی ہے اور جو رقیق شے مرارہ میں ہے اس کو غلیظ کر دیتی ہے کہ سہل الدفع ہو جائے ان بیماروں کو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہیں دی جاتی ہے مگر بہت سا پانی ملا کر البتہ پلانا تجویز کر سکتے ہیں اور نہ ان کو مناسب ہے کہ سوائے گوشتہائے سبک خواہ شوربائے لحوم طیور کے اور کسی قسم کا گوشت تناول کریں۔ جس شخص کو یرقان کسی سبب حار سے لاحق ہوا ہے اسے لازم

ہے کہ بیداری اور غضب اور حرکت کثیر اور حمام کو ترک کرے جس وقت حرارت تمام بدن میں منتشر ہو جگر اور مراراہ اور مثانہ کی تبرید ادویہ معشر و بہ وغیرہ سے کرنی چاہئے اور عروق کی بھی تبرید جس طرح معلوم ہے کرنی چاہئے۔ خصوصاً اگر آب ہائے نیم گرم سے نہلائیں کہ انہیں ادویہ سرد و تر کو جوش دیا ہو سرد پانی سے نہلانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہلانا جس میں ادویہ مقبضہ کو پکایا ہو یہ تبرید مادہ یرقان کی تحلیل کو منع کرتی ہے کبھی جگر حار اور مراراہ حار کے علاج میں ضمادات باردہ انہیں پر لگائے جاتے ہیں۔ اور کبھی قرص کھلائے جاتے ہیں۔ ازانجملہ یہ قرص بھی مرکب تخم خیار تخم کاسنی تخم کاہو تخم کدو صندل اور طباشیر گل سرخ سب اجزا ہموزن لے کر پیس کر چھانیں اور نی دو درہم وزن ادویہ چار جو کافور داخل کریں اور قرص بنالیں اور کھلائیں مجرب یہ بھی ہے کہ جگر اور متصل جگر عصارات باردہ تیار کر کے ان کو برف خواہ یخ سے ٹھنڈا کر کے صندلیں اور کافور ملا کر ضماد بنالیں اور لیپ کر دیں اور سردی اس ضماد کی اس قدر ہونی چاہئے کہ جرم باطن کو اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہے کہ یہ میر اسی روز یرقان کو دور کرتی ہے اور قارورہ اسی روز مسپید ہو جاتا ہے۔ مترجم کے مجربات یں ایک نبات ہندی جو ترش ہوتی ہے اور بہ شکل برگ حلبہ گول گول پتی ہے اور اس کو ہمارے نواح میں پتیا اور کہیں کھٹی پتی اور کہیں چوکا اور کسی جگہ اور نام سے مشہور ہے اور ہر جگہ جائے نمناک میں بکثرت پیدا ہوتی ہے نادرالوجود اور کمیاب نہیں ہے فولاد کا جوہر بھی اسی سے خوب اٹھایا جاتا ہے زعفران الحدید بھی اس کے ذریعہ سے بہت عمدہ تیار ہوتا ہے پھول اس کا زرد ہوتا ہے چاندی پر ملنے سے پتی کو سیاہی آجاتی ہے جیسے گندھک کا بھی اثر ہے بہر حال یہ نبات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی میں مجرب خاکسار ہے یرقان قبل از سابع کو بھی بعض بیماروں کے تین گھنٹہ کی زمانہ میں خدا نے فقط اسی نبات کے پلانے سے دور کیا ہے حمائے محرقہ صفراوی بھی ہمروزہ اکثر جاتی رہی ہے مقدار شربت ایک تولہ سے پانچ تولہ تک خاکسار کسی عرق مناسب میں پیس کر اور کبھی ادویہ مقویہ قلب

بھی شریک کر کے استعمال کرتا ہے میرے تجربات اس وقت تک اس نبات جلیل القدر سے اس قدر ہیں جن کا احصار دشوار ہے اور بلاد مختلفہ از کلکتہ تا پشاور و جموں و نیپال و گوالیار اکثر بلاد میں جہاں جہاں سیاحت اور تجربات مطب کے میرے ہوئے ہیں سب جگہ اس نبات کا باوجود اختلاف طبائع بلد اور فصول کے اکثر یکساں پایا ہے اور اب مجھے اس قدر جسارت ہوگئی ہے کہ اس کے ظہور اثر کو بطور پیشگوئی پہلے سے کہہ سکتا ہوں اور کمتر خطا ہوتی ہے۔ متن اگر سبب یرقان کا ضعف جگر ہو خواہ ضعف مرارہ اس کا علاج انہیں تدبیرات سے کرنا چاہئے جو باب ضعف جگر میں مذکور ہو چکے اس لئے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہے جس سے ضعف جگر کا علاج کیا جائے ورم کی تدبیر کی طرف ہم نے اس جگہ بھی اشارہ کر دیا کہ فصد باسلیق وغیرہ کرنی چاہئے اور باب جگر میں پہلے ہی سے اس کی تصریح بخوبی کر دی تھی یرقان سدی کا علاج وہی ہے جو ہر ایک جگہ کی سدہ کا علاج ہے علاج سدہ جگر کا باب جگر میں مذکور ہو چکا کہ فصد اور ادرار کرنا چاہئے اگر سدہ محدب جگر میں ہو اور اسہال کرنا چاہئے اگر سدہ مقعر جگر میں ہو اور یہ دونوں یعنی ادرار اور اسہال بقدر حاجت اور ضرورت کے اور بحسب حال عضو سدود کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ورنہ اور تدبیر اور ہر ایک شے قابض اور مجفف سے اگرچہ گرم بھی ہو پرہیز کرنا لازم ہے اس لئے کہ ایسی شے بالضرور مجاری میں تنگی پیدا کرتی اور سدہ کو قوی اور سخت کرتی ہے اور رائے یہ ہے کہ پہلے سدہ کی نرمی اور ترطیب کر لیں پھر اس کے بعد تفتیح کی تدبیر کریں اور تلیین کبھی تو حار طب ہونا چاہئے اور کبھی بارد رطب جس طرح شاہد حال کا مقتضی ہو جس وقت تفتیح سدہ کی کریں عام اس سے کہ تلیین اور ترطیب کے بعد یا ابتداءً تفتیح کریں صواب یہ ہے کہ اس کے بعد اسہال بھی (بقدر برداشت اور بحسب انہیں طرق کے جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں) کر دیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت مسہلات خفیفہ سے تدبیر شروع کریں جیسا کہ مقتضی احتیاط کا یہی ہے اور یہ ادویہ خفیفہ کچھ اثر نہ کریں پس واجب ہے کہ مفتحات قویہ پلا کر اس کے بعد سہل

قوی دیا جائے اور بعد استعمال مفتحات کے پھر سہل قوی دفعتہً بلاخطر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہئے جس قدر قوت مریض کو تحمل ہو پھر اگر سدہ کسی شے کے اگنے سے جو مجری میں اگی ہے پیدا ہوا ہو جیسے کوئی فزونی گوشت کی پس میں تو یہی تجویز کرتا ہوں کہ اس کے واسطے کوئی علاج کارگر نہیں ہے۔ اور بعض اطبا نے اس کا علاج بھی لکھا ہے کہتے ہیں کہ عصارہ تخم خرفہ خام اور عصارہ برگ ترب خام اور آب برگ لیموں کلان یہ سب کوٹ کر نکالنا چاہئے اور سب کو جوش دینا چاہئے ساتھ ہی بعد ازاں چھان لینا چاہئے اور اس میں عصارہ حماض اور کس قدر کرسنہ کوٹ کر ملایا جائے اور اسی شخص نے کہا ہے کہ ایسی دوائے مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم ترب اور تخم بورہ مقشر کے جس میں چہارم وزن دونوں کے مر اور قسط ملی ہو پلانی چاہئے پھر اگر سدہ بسبب یبوست اور تحولت کے ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ کے خود اس پر دلیل ہوتا ہے تو ایسے وقت وہ ملینات پلانے چاہئیں کہ تلطیف صفرا کی کریں جیسے لعابات اور مثلاً سپستان وغیرہ ہمراہ روغن بادام کے۔ اور اگر سدہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہو اس کا علاج وہی ورم کا علاج ہے پھر جس وقت نضج ورم میں آجائے تب مدرات پر جرات کرنی چاہئے۔ جیسے انیسوں رازیانہ وغیرہ بلاخوف جرات ان ادویہ مدرہ کی یا خراش اور تقرح مثانہ کے اور اس طرح اسہال صفرا کا بھی بلاخوف کج وغیرہ کے کرنا چاہئے اور اگر ورم صلب سوداوی ہو اس وقت البتہ دشواری پڑے گی پس لازم ہی کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جب تک ورم کا علاج کرتے رہیں سزاوار ہے۔ کہ خاص یرقان کی اصلاح وغیرہ اس طرح کرتے رہیں جیسا ہم بیان کرتے ہیں ادویہ مفردہ اس یرقان کی باب سدہ جگر میں مذکور ہو چکی ہیں۔ مفتحات جیدہ میں جو خاص اس کے واسطے ہے عنصل اور سارون ہے اور وہ قرص جو بادام تلخ اور افسنتین اور اسارون اور غاریقون سے تیار کیا جائے جو دوا کہ اس میں تفتیح کے ساتھ اور فوائد بھی ہیں وہ یہ ہے کہ حب صنوبر کبار تین درہم زبیب باختہ برآوردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف مثقال اشبیون

تخم کرنس جبلی نخود سیاہ کندر سفید دو دو درہم کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ڈیڑھ درہم ہمراہ آب رازیانہ کے تناول کریں اور چند روز اس طرح استعمال کرتے رہیں کہ یہی دوا شافی ہے اور نجات اور عاقبت دہندہ ہے ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے شنجار یعنی رتن جوت بہترین ادویہ یرقان ہے۔ نہایت صعوبت اس یرقان کی اس قسم میں ہے جس میں عروض سدہ کا مجری مرار میں ہو کر یرقان پیدا ہوا ہے مگر حقنہ اور سہلات اس قسم میں زیادہ تر موافق ہوتے ہیں اس کے واسطے سہلات مثل افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور قرطم اور نمک سیاہ وغیرہ سے تیار کئے جاتے ہیں اس طرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤں سے تیار کئے جاتے ہیں نسخہ جید اسی قسم کے واسطے صبر دو درہم سقمونیا ربع درہم غاریقون دوثلث درہم کے عصارہ غافث تین درہم آب کاسنی میں ہب بستہ کریں اور ایک درہم تناول کریں اور مکرر چند مرتبہ اسی کو پیتے رہیں جب یرقان سدی کہنہ ہو جائے ناچار ہو کر دوائے کرکم اور تریاق وغیرہ جو مفتحات قوی ہیں ان کی طرف رجوع کرنا پڑے گا تفتیح تقویت کریں اس طرح دواء اللک بھی مفتح قوی ہے اگر ہمراہ سدہ یرقانی کے تپ بھی ہو اس وقت تبھوہ نہایت اچھی دوا ہے کہ مفتح بھی ہے مطفی حرارت حمی (اور ملطف) ہے اس طرہ بیخ حشیش الماء دو درہم ہمراہ شہد کے اسی طرح آب کشوث اور کاسنی تلخ کا ہمراہ فلوس خیا شتبر کے تھوڑا سا روغن بادام شیریں ملا کر یہ سب طریق علاج سدہ یرقانی کے تھے اب رہا خاص مرض یرقان سدے کا علاج اور خاص اسی کے ازالہ کی تدبیر (بموجب وعدہ سابقہ) اور اگرچہ اس تدبیر میں بھی تفتیح سدوں کی ملحوظ ہے مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہیں وہ بھی ان تدبیرات میں ہیں پس ان تدبیروں میں ادویہ مشروبہ بھی ہیں اور حمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر آنکھوں کی زردی کھونے میں ہوا اور چہرہ کی زردی دور کرنے کے واسطے سعوطات کو زیادہ مدخل ہے بعض تدبریں عام ہیں جیسے استعمال حمام کا متواتر کہ اس پر مدار علاج یرقان ہے اور اسی طرح آبزن جو قائم مقام حمام کے ہے ایسے پانی سے جو دواؤں کے

جوش دینے سے قوی کر لئے جائیں اور اگر اثنائے آبزن میں مریض کو پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اسی ظرف آبزن کے اندر پیشاب کر دے کہ یہ علاج بھی براہ تجربہ عمدہ پایا گیا ہے جس وقت حمام یا آبزن سے نکل آئے گرم کپڑا اوڑھا دیا جائے تا کہ اس کو سردی نہ پہنچے اور اسی طرح اوڑھے ہوئے سو جائے علاوہ حمام کے اور تدبیرات جن کا اثر مثل حمام کے ہے کہ جلد بدن سے یرقان کے خارج کرنے ملیں پس جو ادویہ کہ یرقان کو دور کر دیتی ہیں کبھی تو بذریعہ اسہال کے اور کبھی بذریعہ اورار کے جو قوی ہو اور کبھی بذریعہ تعریق یعنی پسینا بر آمد کرنے کے اور پسینے کی آمد وہی بہتر ہو جو کسی ریاضت کرنے سے بر آمد ہو جس سے تعب اور پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا نکالنے والی دوا از قسم مشروبات کے ہو اور اس طرح وہ پسینا جو حمام کے بعد بر آمد ہوتا ہے جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعہ تحلیل مادہ یرقانی کے منظور ہوا سے سردی اور ہوائے شمالی ملیں رہنا مضر ہو گا ہاں اگر سردی کا قیام اس نظر سے تجویز کیا ہو کہ دوائے گرم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہے لہذا مقابلہ حرارت دوائے مذکور کے واسطے سردی میں رہنا مناسب ہے تا کہ حرارت زیادہ بڑھ نہ جائے اور دوائے حار جمع ہو کر زیادہ منتشر نہ ہو جائے تو اس وقت بضرورت کا پہنچانا کچھ برا نہ ہو گا جس طرح فلفل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی میں مریض کو بٹھلاتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب یرقن اصفر کو (بعد تنقیہ کے) زرد رنگ کے اشیا کی طرف دیکھنے سے نفع بین ہوتا ہے اس لئیکہ اس تدبیر سے مادہ یرقان بقاعدہ جذب مماثل عمق بدن سے کھینچ کر باہر جلد کی طرف آجاتا ہے اور علاج کے بکھیڑے اور جھگڑے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے اور میں ان لوگوں میں نہیں ہوں کہ جو ایسے ایسے معالجات کا زیادہ انکار براہ فلسفیت کرتے ہیں مترجم یہ علاج مخالف اس قاعدہ کے ہے جو رمد چشم میں بیان ہو چکا کہ سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے رمد میں ترقی ہوتی ہے اس لئے کہ یہاں جذب امثال سے گھٹنا نا مادہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اس کا عضو خسیس یعنی جلد کی طرف مطلوب ہے اور وہاں بالعکس ہے۔

شیخ نے بصیغہ تمریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگر چہ انکار نہیں کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اس کی رائے میں اس تدبیر کی چندان وقعت نہیں ہے ہندوستان مین یرقان اور کا نور جھاڑنے والے ہزارون آدمی موجود ہیں جو اسی بناء پر علاج یرقان کا کرتے ہیں ار دھوکا انسون اور عمل کا دے رکھا ہے میں نے بچشم خود بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں اور تجربہ بھی اس علاج کا کیا ہے فوراً موثر ہوا ہے۔ متن ادویہ جیدہ مشہورہ سے جو پلانے کے قابل ہیں نجملہ ان کے کہ دو اوقیہ آب ترب میں نصف درہم بورہ اور ایک اوقیہ طلا یعنی شراب مثلث جس کو میفختج بھی کہتے ہیں ملا کر پلایا جائے جس وقت کہ مریض آبزن میں بیٹھا ہو کہ اس دوا کے پلانے کے بعد بلافاصلہ زرد آب خارج ہوگا ایضا ہلیون تین درہم دانہ نخود بقدر کف دست کسی ظرف میں ساڑھے تین سیر پانی ڈال کر جوش دیں اور بعد خوب جوش آنے کے صاف کر کے بقدر تحمل تھوڑی سی شراب لا کر پلائیں بشرطیکہ تپ نہ ہو اور اگر تپ ہو شراب کی آمیزش نہ کریں اور بعد پلانے کے آبزن میں داخل کریں۔ وہ آبزن ایسے پانی کا ہو جس میں پرسیاؤشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہے۔ ایضاً نطرون دو درہم شراب کہنہ میں ملا کر رات بھر شبنم میں رکھے بعد ازاں پلائے اور تحمیم آبزن وغیرہ سے اس طرح کرے جیسے مذکور ہو چکے یا ان کہ اسقیل مشوی میں شش چند نمک سوختہ ملا کر اس میں سے وہ ملتھار یعنی ۱۳ ماشہ نہار منہ تناول کرے کرنب بحری کو پیس کر بقدر دو درہم کے زردی بیضہ نیمبرشت پر چھڑک کے اور تناول کرے۔ پوست انار چار درہم ہرتال دو درہم پیس کر اس میں جس قدر انگوٹھے پر ٹھہر جائے تناول کرے اور اس کے اوپر ے تولہ شیر مادہ خر پی جائے خواہ ایک درہم یا درہم سے زیادہ بقدر تحمل کے حلبہ ہمراہ ماء العسل کے پلائے اور آبزن سرد پانی کا کرنا چاہئے یا پرسیاؤشیان کوٹ کر اس میں سے چار درہم انیسون کے جوشاندہ سے پلائے یا عصارہ حماض تھوری سی شراب کے ہمراہ تناول کرے یا فضلہ اس کتے کا جو ہڈیاں کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سفید ہو اور اس میں سیاہی نہ ہو چار

درہم شہد ملا کر کھلائے یا برگ چقندر سوکھا کر چھ درہم ہمراہ ماء العسل کے تناول کرے یا
بکری کی مینگنی کسی مطبوخ کے ساتھ پلائی جائے یا نودنج خشک چار درہم شربا میں پانی
ملا کر تناول کرے اور تین روز برابر اس طرح کرتا رہے یا نخود سیاہ ایک رطل پر سیاؤ
شان بقدر کف دست پانی میں اس قدر پکائیں کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ
سے بقدر دواوقیہ کے پلائیں یا عصارہ مولی کا دواوقیہ ہمراہ شراب کے جو ایک اوقیہ ہو یا
نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر رازیانہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے ۴ ثار پانی
میں جوش دیں تا کہ ان کے ایک ثلث جل جائے اس میں سے دواوقیہ پلائیں اور اگر
تپ نہ ہو ہمراہ کس قدر شراب کے پلائیں یا دارچینی اس قدر کہ تین انگلیوں سے اٹھ
آئے ہمراہ شراب اور شہد کے جو ڈیڑھ اوقیہ ہو اور اس میں مقدار شہد کی نصف مقدار
شراب سے ہو پلائیں خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے خواہ حب المحلب جس کو ہندی
زبانوں میں کھیونی کہتے ہیں اس کے دونوں چھلکے اور پوست دور کر کے دو درہم تناول
کیا جائے یا حب صنوبر اور اجوائن اور مویزج کو یکجا کر کے اس میں سے کس قدر بیمار کو
کھلائی جائے یا فافل اور فصلہ سگ ئد اور بقدر ایک چمچہ کے ہراہ شراب کے۔ یا
اندرائن کا پھل لے کر اندر سے اس کو صاف کر دیں اور جو کچھ اس کے اندر مغز وغرہ
ہوتا ہے اسے گرا دیں بعد ازاں اس میں سراب خواہ پانی بھریں اور پلائیں خواہ مرارہ
خرس شراب میں آمیختہ کر کے استعمال کریں یا شاخ گوزن ۴ ماشہ اور گندھک ۱ ماشہ
تناول کر کے اس کے بعد شراب پلائیں یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصا یرقان سدی
کے واسطے ریوند اور ہوفاریقون اور پرسیاؤشان کندش اور مجیٹھ سب اجزا ہموزن لے
کر سفوف تیار کریں مقدار شربت ایک درہم ہے ادویہ مفردہ جو اس مرض کے علاج
میں بکار آمد ہیں وہ مفتح ہوتے ہیں ایضاً افسنتین انیسوں اسارون وج اور مجیٹھ جطیانا
عود بلسان غاریقون کندش جوزالسرو قسط دونوں قسم کے زراوند بعض لوگوں نے یہ
دوائے ضعیف الاثر ذکر کی ہے کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملا کر تناول کریں یا زردی

خام دوانڈوں کی نصف اسکرجہ شراب میں گھول کر پلائی جائے اس دوا کی مدح زیادہ کرتے ہیں کراطین کو خشک کر کے کھلادیں کہ فوراً زردآب کا تنقیہ کر دیتی ہے اور اسی طرح ریچھ کا پتہ۔ یہ بھی مجرب دوا ہے کہ حماض یعنی چوکا کی جڑ بطور سفوف کے تناول کر کے دھوپ میں مریض کو کھڑا کریں اور بعد ازاں ایک گھنٹہ تک ٹہلائیں تا کہ ان کے بدن خوب گرم ہو جائے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جوشاندہ پرسیاؤشان پلائیں کہ اس کے پینے سے فوراً زرد پسینا بشدت برامد ہو گا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیاؤشان کے مجیٹھ بھی جوشاندہ میں داخل ہو اور پودینہ بھی شریک ہو اور اس طرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کریں مدرات جو خاص یرقان کے واسطے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جوزالسرو دو درہم کو ایک درہم سلیخہ جو طلائے کہنہ سے کیا ہوا ہو ملا کر پلائیں اور بعد پلانے کے مریض کو متفرق مقامات پر دوڑائیں اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو براہ بول دفع کرے گا کبھی ساہی کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیماروں کو نفع پہنچتا ہے اس لئے کہ ادرار کی قوت اس میں قوی ہے اور تنقیہ مادہ یرقان زیادہ کرتا ہے اور جگر کے موافق ہے اور غذائی تدبیر ہے آب کشوث اگر ایک اسکرجہ ہمراہ تخم کرفس اور شکر طبرزد کے پلایا جائے نافع ہوتا ہے اور مسہلات خاصلہ کے واسطے یرقان کے یہ ہے کہ اندرائن کے پھل میں گڑھا کر کے جو کچھ اس کے اندر آلایش ہے دور کر دیں اور اس میں طلا یعنی شراب خاص بھر کے کوئلہ کی آنچ پر پکائیں اور صاف کر کے پلائیں ہم نے تجربہ کیا ہے کہ صبر بوزن نصف درہم اور سقمونیا ایک دانگ نمک سیاہ ربع درہم اور ہر واحد مجیٹھ اور خاریقون سے نصف درہم سب کو ملا کر گولی تیار کرینا و آب بزور کے ہمراہ پلائیں وہ ادویہ جن کو ہم قبل اس کے لکھ چکے ہینا ور بہت سے نسخہ مختلفہ کے اسی مرض کے واسطے قرابادین میں درج کئے ہیں مسعوط چند عصارات کا تیار ہو کر استعمال کیا جاتا ہے جیسے عصارہ قثاء الحمار خواہ عصارہ برگ ترہ تیزک عصارہ برگ ہزار چشان عصارہ عرطنیثا یعنی چوبک کا بعینہ خواہ عرطنیثا کو پارہ پارہ کر کے شیر وختر میں بھگو دیں

اور رات بھر بھگو کر صبح کو نچوڑیں اور شیر گرم کر کے سعوط کریں یا عصارہ بیخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبلی کے خفیف سا جوش دیں اور تھوڑی سی مشک ملا کر سعوط کریں خواہ مولی کو مع پتوں کے نچوڑ کر سعوط کریں منجملہ ایسے سعوط کے جو زیادہ تیز نہیں عصارہ برگ چقندر بھی ہے۔ بارد عصارات میں سے عصارہ حی العالم اور عصارہ بیخ اسپغول نہری ہو سرک تنہا اگر اس کو سعوط کریں اور ایک گھنٹہ تک گرنے نہ دیں اور بیمار حوض میں حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہے۔ اسی طرح اگر سرکہ میں کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کر کے فقط سرکہ کا سعوط کریں اور سونگھیں تنہا سرکہ کو خواہ کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہے عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط پس جیسے یہ سعوط مویزج چار درہم پیس کر آب کشنیز سبز میں بھگو دیں اور رہموزن اب کشنیز کے روغن بادم بھی ہو اور ہر ایک کا وزن دس درہم ہو اور سعوط کریں اور مریض کو اس وقت آبزن میں ہونا چاہئے خواہ حمام کے ہوض میں اور کبھی اسی سعوط میں کس قدر صعتر یابس اور تھوڑا سا سرکہ انگوری بھی داخ کیا جاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے ہمیشہ گلاب اور آب کشنیز اور آب برف سے دھونے چاہیں غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یرقان کے واسطے وہ پانی ہیں جن میں پرسیاؤشان اور شیح اور مرزنجوش اور جعدہ اور بابونہ خصوصاً اقحوان کو جوش دیا ہو۔ اور اسی طرح خشک اور شبت اصلی دوا ہے پانی کے جوش دینے میں کبھی پانی میں حماض اترج بھی داک کرتے ہیں اگر یرقان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اس لئے کہ ترشی میں اس کی جلائے شدید ہے بسبب اس کے کہ ہر رنگ کی تقطیع کرتی ہے کبھی انہیں ادویہ سے ضماد بھی تیار کیا جاتا ہے اور روغن سوسن بحرانی یرقان میں اگر بسبب اس بحران کے اصلی مرض میں کمی ہوئی ہو واجب ہے کہ نفس مرض یرقان کے ازالہ کا قصد کریں بذریعہ غسولات اور ایسے مدرات کے جن سے تنقیہ مادہ یرقان کا ہو اور اکثر یا س ایرقان محتاج اسہال کا نہیں ہوتا ہے اور اکثر فقط حمام کرنا اس یرقان کے دور کرنے میں کافی ہوتا ہے اگر ایسے بیماران یرقان کے بول و براز وغیرہ میں کمی رنگ کی ہو پس

معلوم کرنا چاہئے کہ مادہ غلیظ ہو گیا ہے پس جو ادویہ از قسم نہلانے کی خواہ پسینا لانے کی استعمال کی جائیں ان کو قوی کرنا چاہئے یرقان سمی کا علاج تریاق اور شرو ذیطوس سے کرنا چاہئے تا کہ مقاومت زہر کی کرے بعد ازاں مثل آب سیب ترش اور آب انار اور اعصارہ برگ کاسنی اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور زرشک اور جملہ ایسے ادویہ جن میں ہمراہ تبرید کے تریاقیت بھی ہو استعمال کرنے چاہئیں ابتدائے یرقان سمی میں خصوصاً اگر ایسے زہر سے پیدا ہوا ہو جو پیا گیا ہے یہ دوا مجرب ہے کہ دودھ ہر وقت پیا کرے اور اس میں روغن بادام شریک کرے تدبیر غذائی ان لوگوں کی اس کو ہم نے اس سوءمزاج حار کے باب میں بیان کیا ہے جس میں ضعف ظاہری اور سدہ نہ ہو مراد یہ ہے کہ فقط سوءمزاج حار جس کے ہمراہ ضعف اور سدہ نہ ہو اس کے واسطے جو غذا تجویز کی ہے وہی غذا یرقان سمی کے بیماروں کو دینی چاہئے یرقان سدی اور یرقان جو بسبب ضعف جگر کے ہو اس کی شناخت اور علاج وہی ہے جو باب جگر میں بیان ہو چکے غذا اصحاب یرقان کی وہی ہے جو سبک اور لطیف ہو اور اس میں تفتیح ہو مچھلی کا شوربا ان لوگوں کو مفید ہوتا ہے خصوصاً ایسے اجزا شریک کرکے جو ادرار کریں اور تلطیف کی بھی قوت ان میں ہو چنانچہ آخر ابواب یرقان میں ہم ان کو بیان کریں گے علاج یرقان اسود اور علاج دونوں قسم کے یرقان کے جمع ہونے کا اگر طحال کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو اس وقت ملاحظہ کرنا چاہئے کہ امتلائے خون بکثرت ہے یا نہیں بشرط امتلائے خون بائیں ہاتھ کی باسلیق اور بعد اس کے اسلم کی فصد کرنی چاہئے اس کے بعد خاص طحال کی طرف توجہ رکھے اصلاح اس کے سدہ خواہ اورام یا ضعف کی کرنی چاہئے اور اگر سبت یرقان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول ان بقول اور غذاہائے مستعملہ کے جو مولد سودا ہیں جیسا ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے اس وقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کریں انہیں ادویہ سے جو اخراج خلط سوداوی سے خاص ہیں از انجملہ طبیخ اسقوتو قندریوں ہمراہ خربق کے وہ جوشاندہ جو قرابادین میں مذکور ہے اور چند مرتبہ

استفراغ سودا کا مطبوخ سوداوی سے خاص ہیں از آنجملہ طبیخ اسقوتو قندریوں ہمراہ خریق کے وہ جوشاندہ جوقرابادین میں مذکور ہے اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوخ افیتمون سے باین صفت کرنا چاہئے ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ کابلی مکدس درہ شاہترہ اسقو تو قندریوں بسفائج فقاح کبر ہر واحد پانچ درہم بیخ کرفس بیخ رازیانہ مکد ایک جفنہ (یعنی بڑا کاسہ) خریق سیاہ دو درہم تین رطل پانی میں جوش دیں تاکہ ان کا چہارم پانی باقی رہ جائے پھر اس میں افیتمون پانچ درہم ڈال کر خفیف سا جوش دے کر صاف کریں اور ایارج فیقرا قریب ۲ ماشہ کے اس پر بڑھا کر تناول کریں جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہئے اس طرح وہ گولیاں جو ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور نمک ہندی اور غاریقون پوست بیخ کبر سے تیار کی جاتی ہیں جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہئے اور اگر بہم نہ پہنچے وہ ماء الجبن جو سکنجبین بزوری سے بنایا جائے اور اذخر اور جعدہ سے اور ادویہ طحالیہ سے جیسے اسقولوقندریوں یا بیخ کبر وغیرہ اور وہ پانی جن میں جھاؤ کی پتی اور جڑیں اور کرنب جوش دیا ہو اور مولی کے پتوں کا عرق اور سکنجبین اور اسی طرح آب مکو اور آب کرفس اور اگر حرارت ہو اس وقت سکنجبین جس میں اسقولوقندریوں اور برگ کبر اور ثمرۃ الطرفا اور جعدہ جوش دیا ہو۔ اگر طحال میں ورم گرم ہو واجب ہے کہ مسخنات کو بافراط نہ استعمال کریں اور اگر طحال میں سدے پڑے ہوں وہی مفتحات قوی جن کو ہم باب سدہ ہائے جگر میں لکھا ہو استعمال کریں کہ وہ بھی نافع ہیں اور باب سدہ ہائے طحال میں چند ادویہ مخصوصہ اور بھی لکھیں گے اور اگر یرقان اسود بسبب بندب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ محمہ بلاشرط اس پر رکھیں اور ریاضت کا استعمال کریں اور ایسے ضماد کا استعال کریں جن سے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کہ قرومانا اور افسنتین اور رفقاح اذخر اور حاشا اور قنطوریون اور بیخ کبر مکد ایک جز گلسرخ دو جزء مقل ڈیڑھ جز اشق سات جز اور دسواں حصہ ایک جز کا اسی سے ضماد کرنا چاہئے جب یہ ضماد خواہ طحال دھویا جائے پرانا سرکہ جس میں

شبت اور بورہ اور نمک اور سداب اور فودنج جوش دیا ہوا سی سے دھونا چاہئے اگر سبب یرقان اسود کا حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہئے اور اگر برودت جگر سے یہ مرض پیدا ہوا ہو بریاق اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہے اور ادویہ معلومہ جو برودت جگر کے علاج میں بیان ہوچکیں اور اگر سبب یرقن اسود کا تمام بدن میں پہلے جگری تدبیر کرنی چاہئے جس سے سب عروق اور رگیں متاثر ہو جائیں بعد اس تمام بدن کو اثر پہنچے اور خاص یرقان ہذا کا علاج انہیں ادویہ سے کرنا چاہئے جن سے خاص یرقان اصفر کا علاج کیا جاتا ہے مگر یہ ادویہ ان سے قوی ہونی چاہئیں جس وقت دونوں قسم کے یرقان جمع ہو جائیں اور امتلائے مادہ بھی ہو اور احتیاج فصد کی نزدیک طبیب کے ہو دونوں ہاتھ کی فصد اس طرح کرنی چاہئے کہ ایک ہاتھ کی فصد کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دے کر دوسرے ہاتھ کی فصد کرائی جائے اور دونوں یرقان کی تدبیریں جو مذکور ہو چکی ہیں اس وقت جمع کر دینی چاہئیں دونوں فصد کے درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہے اس میں افسنتین اور افتیموں کا جوشاندہ پلانا چاہئے اور آب برگ تب یرقان اصفر کے واسطے اور جھاؤ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کے واسطے ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ آب مکوئی سبز تین اوقایہ آب برگ کبر دو او یہ یہ سب پانی یکجا کر کے دس درہم املتاس بڑھا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیقر اور دو دانگ زعفران اور تین قیراط سقمونیائے مشوی جو بھی میں بریان کی گئی ہو اضافہ کر کے اس دوا کو پلائیں اور دو روز صبر کریں بعد ازاں ماءالجبن و سکنجبین پلائیں غذا جملہ اقسام یرقان ملیں سبک تجویز کرنی چاہئے جو معلوم ہو چکی ہیں او نمک رضراضی اور شوربا چوزہ ہائے مرغ کا جو خوب تیار اور فربہ ہوں ترکاریوں میں کاسنی اور کرنس خاص کر جو پروردہ کی ہوئی ہوں اور کبر جو سرکہ میں اصلاح یافتہ ہو۔ دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان اس میں کیا جاتا ہے بیان عام امراض طحال کا طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہو چکے لاحق ہوئے ہیں امراض سوء مزاج اور مارض ترکیب جیسے سدہ ہائے طحال اور

تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال میں پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تلی جب بڑھ جاتی ہے تمام بدن لاغر ہو جاتا ہے دو سبب سے اول تو یہ کہ طحال کے بڑھنے سے وت جگر کی زیادہ سست ہو جاتی ہے بسبب غلبہ ضد کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بارد یابس ہے اور جب قوت جگر کی سست ہوئی خون کی تولید میں کمی ہوگی دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جس قدر خون پیدا ہوتا ہے اس میں سے مقدار کثیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہے اس لئے کہ مقدار اس کی بڑی ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہے اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر **دلیل** ہے کبھی انجام میں امراض طحال کے حمیات مخلطہ پیدا ہوتے ہیں جس طرح کہ امراض طحال کی پیدائش بھی انہیں حمیات سے اکثر ہوتی ہے اس لئے کہ امراض طحال کے غب غیر خالص اور حمیات وبائیہ اور حمیات مخلطہ سے پیدا ہوتے ہیں اکثر امراض طحال کے خریفی ہوتے ہیں رنگ مریض طحال کا زرد مائل بہ سیاہی ہوتا ہے کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہنچ جاتی ہے پس اکثر بھوک بڑھ جاتی ہے اور اکثر اشتہا باطل ہو جاتی ہے اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج تے کرنے ایک ترش چیز کا کرتے ہیں جس کی حدت سے زمین پھدپھدانے لگتی ہے اور خمیر سا اٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور یہ قی بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہے بول دوی امراض طحال میں عمدہ اور چسپد ہے اس طرح بول غلیظ جس میں رسوب پراگندہ ہوں اس طرح وہ پیشاب جس میں مثل خون بستہ کے کوئی شے ہو پیشتر ایسے ہی پیشاب کے خارج ہونے سے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے اور ورم طحال بھی دفع ہو جاتا ہے علامات امزاجہ طحال کے حار مزاج طحال پر **دلیل** یہ ہے کہ پیاس زیادہ ہو اور بائیں طرف التہاب ہو اور فساد قوت جذب سودا میں بطرف طحال کے عارض ہو بارد مزاج طحال پر **دلیل** یہ ہے کہ ضعف قوت جاذبہ طحال مکیں ہو اور سوط اشتہا اور مکدر یعنی

کدورت اکودہ ہونا آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا قراقر کا دیادہ ہونا اور ڈکار بکثرت آنی یابس
مزاج طحال پر دلیل یہ ہے کہ طحال میں صلابت ہوگی اور بدن لاغر اور نحیف اور خون
میں غلظت اور سیاہی خون کے رنگ کی زیادہ ہوگی مزاج وطب طحال کا اس پر بائیں
جانب کی نرمی اور بدن کا ڈھیلا پن دلیل ہوتی ہے اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی جو
سپدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ ہوتا ہے علاجات امزجہ غیر طبعیہ طحال کے علاج کے
قریب قریب علاج کبد کے ہیں مگر جو ادویہ یہاں مستعمل ہوں ان کی قوت زیادہ
ہونی ضرور ہے۔ اس کے ساتھ وہ حیلہ ہائے مناسب جن کے ذریعہ سے قوت نفوذ
ادویہ کی بڑھ جائے بھی کرنی لازم ہیں اور ایسی تدبیر کرنی کہ یہ قوت ادویہ کی تا کہ ان کو
جرم کثیف طحال میں نفوذ کرے باقی بھی رہے تا کہ اپنے فعل پورا پورا کر لے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ فرق معالجات جگر اور طحال میں ضعف اور قوت کا ہے اور نرمی اور درشتی کا
اس لئے کہ جگر چونکہ عضو رئیس ہے اس کی نسبت اولی یہی ہے کہ نرمی کی جائے اور جن
اشیا سے اس کا علاج کی اجائے اس کے قوی ہونے میں افراط نہ کی جائے نہ جگر پر
ادویہ حارہ جن کی حرارت شدید ہو وارد کی جائیں جیسے پر انا سرکہ مگر جب کوئی ایسی ہی
ضرورت شدید ہو طحال کا حال بخلاف جگر کے ہو اس بارہ میں طحال کی ادویہ کو حاجت
ہو کہ قوت نفوذ ان کی بڑھائی جائے اور مزاج مستحکم ایسا پیدا کیا جائے کہ تا زمانہ فعل اور
انفعال کی قوت دوا کی باقی رہے طحال کے واسطے چند ادویہ مخصوص ہیں جیسے پوست بیخ
کبر اسقولوقندریوں اور اشق اور ثوم دشتی بھی امراض طحال میں حاجت فصد باسلیق کبیر
یعنی ابطی کی ہوتی ہے اور صافن کی فصد بلہ دواجین کی حاجت ہوتی ہے اور رام طحال
گرم ہوں خواہ سرد یا صلب یعنی سوداوی اور فقط صلابت جو بدن ورم کے ہو معلوم رہے
کہ طحال میں بہت کم اورام حارہ عارض ہوتے ہیں۔ اور اگر عارض ہوئے بھی تو ان کا
حرارت پر برقرار رہنا کمتر ہوتا ہے بلکہ جس وقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کی
طرف منتقل ہو جاتے ہیں اس لئے کہ جو خون طحال کی غذا ہے وہ خود غلیظ ہوتا ہے لہذا

اس کے تر اور بستگی سے ورم طحال میں سختی اور صلابت آ جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اکثر اورام لحال سوداوی اور صلب ہوتے ہیں بلغمی ورم جو نرم اور ڈھیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہے اکثر جو ورم حار طحال میں پیدا ہوتا ہے وہ دموی ہوتا ہے اور صفراوی تو شاید کس وقت عارض ہوتا ہے چنانچہ اکثر ورم بارد جو طحال میں پیدا ہوتا ہے وہی سوداوی کی چارطرف حکی ہیں (۱) مستدر یعنی گول (۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانبی اور گندہ (۴) طویل دقیق یعنی لانبی اور پتلی بلغمی ورم شاذ نادر طحال میں پیدا ہوت اہے مطحول اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی تلی میں سختی ہو یا بسبب خلط جو ہر طحال کے گو درجہ ورم تک یہ صلابت نہ پہنچے یا یہ سختی بسبب ورم صلب کے ہو مگر پہلی قسم کی صلابت اخف اور سبک ہے یعنی با آسانی علاج پذیر ہے بقراط کہتا ہے اگر مطحول اپنے طحال کے اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیتی اسلم ہے اس لئے کہ ابھی طحال میں باوجود صلابت کے کسی قدر حس باقی ہے پھر بقراط کہتا ہے اگر مطحول کو خون کے دست آئیں اس کی خیریت کی دلیل ہے یعنی امید ہے کہ ان دستوں کے ذریعہ سے مادہ ورم طحال نکل جائے گا پھر اگر یہ اسہال خونی ہمیشہ زمانہ دراز تک رہے گا زلق الامعا اور استسقا پیدا ہو کر مریض مر جائے گا اس کا سبب یہ ہے کہ غلبہ برودت کا مزاج پر زیادہ ہو گا بعض اطبا نے کہا ہے جس کو امراض نزلہ کے ہوتے ہیں ورم طحال اسے عارض نہیں ہوتا مجھے اس قول پر اعتراض ہے اور شاید کثرت نزلہ کی اس شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہو گی جو ورم صلب سوداوی کی ضد ہے پس کثرت نزلہ کی گویا قرینہ عدعروض ورم طحال کا ہو گا نہ سبب مانع ورم طحال کا اس لئے کہ ورم سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہے جو کچرت نوازل سے شناخت کی جاتی ے رسالہ قبریہ بقراط میں لکھا ہے جس شخص کے طحال میں درد ہو اور خون سرخ سے اس کا رعاف وغیرہ ہو اور بدن پر اس کے قروح ایسے ظاہر ہوں کہ سفید رنگ ہوں اور درد انہیں بالکل نہ ہو دوسرے روز اس کیفیت کے ظاہر ہونے کے مر جائے گا اور رہے مرنے سے اس کی اشتہا ساقط ہو جائے گی کبھی

بحران اورام طحال کا بذریعہ رعاف کے بھی ہوتا ہے خصوصاً بائیں نتھنے سے اور کولوں کے قریب کے اورام سے بھی بحران ورم طحال کا ہوتا ہے اور ان اورام بحرانی کا نضج دشوار ہوتا ہے اور اس طرح ان کا پھوٹنا اور بہنا شگافتہ ہو کر بھی دشوار ہے اس لئے کہ مادہ بہت غلیظ ہوتا ہے بہت اچھا پیشاب بیماران اورام طحال کا یہ ہے کہ غلیظ دموی ہو اور وہ پیشاب جس میں ثفل تشتت یعنی پراگندہ ہو چنانچہ اوپر بیان ہو چکا ہے دلیل اس امر پر ہوتا ہے کہ مرض طحال جاتا رہا اور اس میں تری آ گئی ہے اطبا کا قول ہے کہ اگر پیشاب میں ٹکڑے ٹکڑے خون بستہ کی ہوں اور یہ بیمار بتلائے تپ ورم طحال بھی رکھنا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ اب اس کی تلی کا ورم جاتا رہا کبھی بعض آدمی براہ اصلی خلقت کے عظیم الطحال پیدا ہوتے ہیں اور زمانہ دراز تک اسی کیفیت پر رہتے ہیں اور تمام عمر احوال ظاہری میں صحیح اور تندرست رہتے ہیں اگرچہ طحل کے بڑے ہونے سے آفات کثیرہ بحسب مادہ فاعلہ اور بحسب قوت طحال کے ایسے شخص کو عارض ہوا کرتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ طحال میں ورم کبھی بعد ورم جگر کے ہوتا ہے بر سبیل انتقال مرض کے ایک عضو سے بطرف دوسری عضو کے اور یہ بات افضل ہے بہ نسبت اس کے کہ ورم طحال کا منتقل بطرف جگر کے ہو جائے علامات جمع اورام طحال کے ان اعراض میں مشترک ہیں ثقل اور بڑھ جانا مقدار طحال کا اور درد جو حجاب حاجز تک پھیلتا ہے بائیں طرف ہٹا ہوا اور کبھی یہ درد ہنسلی تک چڑھ آتا ہیا ور درد بائیں مونڈے کا اور بیشتر سانس دوہری چلنے لگتی ہے جیسے بچہ کی رونے کے وقت سانس چلتی ہے اس لئے کہ ورم طحال حجاب کو اپنی اس حرکت سے منع کرتا ہے جس سے کہ سانس پیدا ہوتی ہے لہذا دم ٹھہر جاتا ہے ایذائے مذکور کے پہنچنے کی وجہ سے پھر حجاب اسی حرکت کی طرف جب عود کرتا ہے بڑی سانس یعنی دونی پیدا ہوتی ہیاور جب تک ورم طحال کا زیادہ بڑا نہ ہو حجاب کی مزاحمت یعنی منع حرکت نہیں کرتا ہے شاید اس کی لم یہی ہے کہ مشارکت طحال کی حجاب سے بہت کم ہے بہ نسبت مشارکت جگر کے واسطے حجاب کے اور اس طرح

معدہ کی مشارکت سے بھی طحال کی مشارکت واسطے حجاب کے کمتر ہے یہ بھی ایک مشترک امر اورام طحال میں ہے کہ حس طس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اورام طحال میں عام اور مشترک امر ہے کبھی اورام طحال میں ہے کہ حس طس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اورام طحال میں عام اور مشترک امر اورام طحال میں ہے کہ حس طس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسما اورام طحال میں عام اور مشترک امر ہے کبھی اورام ملحال سے خصوصاً جو ورم نیچے کی طرف زیادہ ہو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ خون بدن کا پتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس وقت جذب طحال بہ نسبت ثقل اور ورد خون کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ایسے میرض ورم طحال کے دونوں قدم اور دونوں زانو اور دونوں ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں یہ بات اس وجہس ے پیدا ہوتی ہے کہ نم معدہ کو شرکت اسفل طحال سے ہے کیونکہ اسفل طحال سے وہ رگ وریدی سعود کرتی ہے جو خلط سوودی کو دور کرنے والی ہے پھر جس وقت اسفل طحال میں بسبب ورم ے حرارت غریزی جاتی رہے ضرور وہ حرارت بجانب اطراف تو یہ مثل قدم اور کفدست وغیرہ کے رجوع کرے گی کنارہ بنی اور کانوں کی لویں بھی ایسے مریض کی سرد ہو جاتی ہیں اس لئے خون انہیں مقامات کا رقیق ہو جاتا ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے اور رقت خون اور ثقت سے اس کے سرعت انفعال ہوائے خارجی کی برودت کا زیادہ ہوتا ہے ورم اور نفخہ میں یہ فرق ہے کہ ورم میں ثقل اور گرانی ہوتی ہے اور نفخہ میں نہیں ہوتی اور یہ بھی فرق ہے کہ ورم یں چھونے سے درد ہوتا ہے اور نفخہ میں اگر دبانے سے درد ساکن ہو جاتا ہے اور الم اس کا دور ہو جاتا ہے۔ اور قرقرہ اور ڈکار بروقت دبانے نفخہ کے پیدا ہوتی ہے اورام حارہ علاوہ اعراض مشترکہ مذکورہ بالا کے التہاب اور تپ اور تشنگی میں سریک ہوتے ہیں مگر ورم صفراوی کا التہاب شدید اور تشنگی قوی تر اور ثقل اور گرانی اس

میں کمتر ہوتی ہے اور درد اس ورم کا لتہاب کی طرف بہ نسبت تمدد کے زیادہ مائل ہوتا ہے اور رنگ موضع ورم کا مائل بسرخی ہوتا ہے اورام اصلب سوداوی طہال کے ان میں خبث نفس اور ہیجان غم اور وسواس کا زیادہ نہیں ہوتا ہے سوائے بعض اوقات کے اور اختلاط ذہن جو بقوت ہوان اورام کے ہمراہ نہیں پیدا ہوتا ہے لیکن جس وقت مادہ ورم بکثرت ہواس لئے کہ مادہ ورم سوداوی کا میلان مخالف جہت سر کے ہے یعنی اسفل کی طرف مائل ہیں گو کسی اور جہت سے کبھی اختلاط ذہن بھی عارض ہو جاتا ہے اور وہ یہ بات ہے کہ چونکہ طحال کو شرکت حجاب سے ہے پھر حجاب کو مسا رکت دماغ سے ہے لہذا بتوسط ایذائے حجاب کے دماغ بھی متاذی ہوگا اور اختلاط ذہن عارض ہوگا کبھی زبان پر سیاہی طحال کی اورام صلب میں آ جاتی ہے اور رنگ بدن کا بھی سیاہ ہو جاتا ہے اور سختی طہال کی بروقت دبانے کے محسوس ہوتی ہے اور قرقرہ نہیں ہوتا ہے ہاں اگر ہمراہ صلابت کے نفخہ بھی ہو پھر تو قرقرہ بھی ضرور پیدا ہوگا صلابت طحال کے ہمراہ تپ لازم نہیں ہوتی بلکہ بیشتر غیر منتظم دورہ تپ کے ہوتے ہیں بیشتر صلابت طحال کی وجہ سے دووں پنڈلیوں میں پاؤں کے قروح پیدا ہوتے ہیں اور دانت اور مسوڑھے میں تاکل یعنی ٹرآ سند پڑ جاتی ہے بسبب غلیظ ہونے اس خون کے جو پنڈلیوں تک اترتا ہے اس سے قروح پیدا ہوتے ہیں اور بسبب فاسد ہونے سے اس بخار کے جو طحال سے اوپر کی طرف صعود کرتا ہے لہذا اطراف اور حوالی دندان اور لثہ کے مڑ جاتے ہیں بیشتر قروح ساقین کا پیدا ہونا بحران اس مرض کا ہوتا ہے اس لئے کہ بہت ایسے آدمی جو ورم طحال میں گرفتار ہوں جس وقت ورشت اور سخت اقسام ریاضت ان سے سرزد ہو مواد ورم طحال بطرف ساقین کے جذب ہو کر ثبور پیدا کرتے ہیں اور یہ ثبور وہی ہیں جن کا نام ظم رکھا گیا ہے اور اکثر بول مطحول کا مثل سلیم اور صحیح ادمی کے ہوتا ہے مگر جس وقت شخص مطحول ریاضت کرے سیاہی ورم طہال کی تحلیل ہو کر اس کے پیشاب میں آتی ہے اور ایسے سیاہ رنگ کا پیشاب آنے لگتا ہے جو بول میں پہلے نہ تھا پس اگر

سبب اس سیاہی بول کا گردہ سے ہوتا تو ہر وقت اسی رنگ کا پیشاب ہوتا اگرچہ بوقت راحت کی بھی ہو جب مریض نے ریاضت نہ کی ہو زیادہ فصد کھولنے سے طحال میں ورم پیدا ہوتا ہے اور فصل خریف مطحول کی دشمن ہے اگر صلابت بعد ورم حار کے طحال میں عارض ہوئی ہو پہلے اعراض ورم حار کے موجود ہو چکے ہوں گے پھر وہ اغراض باطل ہو کر اعراض ورم صلب کے پیدا ہوئے ہوں گے اکثر طحال خود بخود قوی ہو کر خواہ مقومات ادویہ وغیرہ سے قوت پا کر تمام مادہ ردی کو جو اس میں ہے براہ اسہال دفع کرتا ہے اور یہ براز ردی ہوتا ہے مثل ثفل زیتون کے دلیل اس بات کی یہ براز دردی طحال سے ہے اور جگر سے نہیں ہے یہی ہے کہ جگر امراض سے پاک اور طحال میں بیماریاں موجود ہیں اور بعد اخراج اس فضلہ کے طحال میں لاغری آجاتی ہے اورام باردہ بلغمیہ کے ہمراہ علامات ورم کے علاوہ نرمی ملس کی اور سفید رنگ کی جس میں تھوڑی سیاہی بھی ہو مطمول کو اشتہائے طعام بہ نسبت اور بیماروں کے زیادہ ہوتی ہے مگر قی کرنی ان کو دشوار ہوتی ہے طبیعت میں ان کے قبض شدید رہتا ہے قے اور دست کرانے میں ان لوگوں کے ادویہ قویہ کی حاجت ہوتی ہے علاج اورام طحال جو گرم ہوں ان اورام کا معالجہ قریب علاج اورام حارہ جگر کے ہے بدن حاجت اس مر کے کہ رعایت جانب قبض کی جائے مگر تسخین شدید سے حذر کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ جھٹ پٹ مادہ غلیظ اور صلابت کی طرف مائل ہو جائے اور اس احتیاط میں جگر بھی طحال کا شریک ہو اس لئے کہ یہ دونوں عضو مستعد اس امر کے ہیں کہ ان کے اورام حارہ بطرف اورام صلبہ سوداویہ کے منتقل ہو جائیں ہاں مگر یہ بات ضرور رہے کہ اورام حارہ طحال کے علاج میں ادویہ ورم کے ہمراہ ایسے ادویہ ملائے جائیں جن میں کس قدر تقطیع ہمراہ حرارت معتدل کے ہو اور قبض مع قوت باردہ کے ہو جیسے سو یا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرکہ ادویہ طہال کو زیادہ نافذ کر دیتا ہے اور واجب ہے کہ طحال کے جملہ اقسام کے ادویہ میں سرکہ شریک رہے واجب ہے کہ ابتداء علاج کی فصد باسلیق سے کی جائے بعد اس کے وہ

عصارات اور پانی ہے امراض جگر میں مذکور ہو چکے پلائے جائیں جو دوا اکثر ورم طحال سے کام تجویز کی گئی ہے وہ مقطر جھاؤ کی پتی کا پانی یا آب برگ بید یا آب برگ خیار یا آب خرفہ یا آب پرسیاؤشان تازہ ہے منجملہ ان اشیاء کے جوان سے اورام طحال کو نافع ہیں یہ ہے کہ دو درہم خرفہ ہمراہ سرکہ کے پلائیں اس لئے کہ ان دونوں کی خاصیت عجب ہیچ تحلیل اورام طحال اور صلابت طحال کے حاصل ہے اور یہ دوا ہے کہ بارتنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے غذا ان اورام میں وہی ہے جسے ہ نے باب اورام جگر میں ذکر کیا ہے زرشک کو خاصیت نفع رسانی ان اورام میں زیادہ ہے خصوصاً جب اس کی پیوست شکر اور ترنجبین ملانے سے توڑ دی جائے جس وقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلابت کا موجودگی خون کثیر سوداوی کی ہے پس واجب ہے کہ فصد باسلیق اور اسلیم کی جائے اور اسلیم کی فصد کھول کر چھوڑ دیں تا کہ ان کہ خون ازخود بند ہو جائے اگر قبل سقوط قوت کے ازخود بند ہو سکے بیشتر باضطرار فصد بائیں دواج کی کرنی پڑتی ہے اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہے کہ بعد استفراغ سودا کے اس طریقہ سے جو یرقان اود دمیں مذکور ہو چکا ہے فصد کریں اور واجب ہے کہ اس قاعدہ کو فراموش نہ کریں جو باب علاج صلابت میں مذکور ہو چکا ہے وروہ قانون یہ ہے کہ ہر دورہ تحلیل کے بعد تلئین کی بھی تدبیر جاری رہے تا کہ خلط موجود اور باقیماندہ میں تجر اور سختی نہ آنے پائے پھر اگر اس تدبیر تلئین اور تحلیل سے فراغت ملے خواہ اس کی حاجت نہ ہو اس وقت واجب ہے کہ استعمال ادویہ مقطعہ کا کریں جن میں حرارت زیادہ نہ ہو بیشتر یہ اعراض ادویہ مفردہ میں پائے جاتے ہیں اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویہ ہذا کی ہوتی ہے ادویہ مفردہ جن سے فعل اور اثر پیدا ہوسکتا ہے وہی دوائیں ہیں جن میں تلخی اور قبض ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو کبھی چند ادویہ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو بالخاصیت یہی اثر پیدا کرتے ہیں اکثر کوئی دوا ایسی مل جائے جن میں فقط تلخی ہو اس میں تھوڑا سا سرکہ اور کس قدر پھٹکری ملا دیئے

ہم آئندہ بیان کریں گے یہ بھی ادویہ مفید ہیں عنصل بھی نہایت درجہ اچھی دوا ہے اور عمدہ یہ ہے کہ سکنجبین عنصل کی تیار کریں اس قولوقندریوں ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے اور حرف اور شونیز اور غاریقون تنہا خواہ سکنجبین کے ساتھ اور قنطوریوں مقدار شربت ہر ایک دوا کا ان میں سے جسے اختیار کریں ہر ایک مثقال سے دو درہم تک ہے پانچ درہم افیتمون ایک اوقیہ سکنجبین کے ساتھ بھی یہی اثر رکھیت ہے پس یہ ہر ایک دوا اگر مکرر استعمال کی جائے بذریعہ اسہال کے جو مادہ طحال کا ہے اس کو دفع کرے گی اور طحال کو لاغر کردے گی اشق اور ترمس خصوصاً جوشاندہ ترمس ہمراہ سکنجبین کے اور جوشاندہ برنجاسف کا آب خالص میں اور بھی جوشاندہ ہمراہ سکنجبین یا ہمراہ جوشاندہ جعدہ کے پلائیں اور حماض بری سکنجبین میں گھول کر پلائیں عصارہ شوک طبری یا شبت ہر ایک شے روزانہ دو درہم پیا جائے اور اس کے اوپر بول مادہ فستر بھی پلایا جائے یا عصارہ غافث دو درہم ساتھ جوشاندہ افسنتین کے بول اور شیر مادہ شتر کے پلانے میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر اسے غرب اور شفیح اور کرفس کو چارہ کی جگہ پایا ہو ضعیف اور قوی دونوں قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے یں پھر جس وقت اس کے پینے سے یہ بات ظاہر ہو کہ ورم گھٹ گیا اور گرانی کم ہوگئی تقویت عضو کی طرف توجہ کرنی چاہئے بطم کو سرکہ کہنہ میں بھگو کر سات روز کے بر عد ہر روز بقدر تین چمچہ کے تناول کر کے سرکہ کا بدرقہ دیا جائے تخم ترب ڈیڑھ درہم ہمراہ سرکہ کہنہ کے خواہ جوشاندہ برگ جوز تازہ سرکہ عنصل میں پکا کر خواہ آب برگ کبر اور سکنجبین یا ناروین ہمراہ سرکہ عنصل کے دیا جائے منجملہ ادویہ کہ جو بالخاصیتہ اس غرض کو پورا کرتے ہیں یہ ہیں تخم خرفہ دو درہم ہمراہ سرکہ کے خواہ بسد محلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی سربت کے شربت ہائے مذکورہ سے جیسے سکنجبین وغیرہ تراشہ کدو جوزن نرم چھیلا جائے خواہ کدو کو خشک کر کے پیس کر سفوف بنالیں اور دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کریں۔ ایضاً تخم قصب و رتخم کشوث اور برگ بید سادہ بسبب تلخی اور قبض کے بھی مفید ہوتا ہے تخم حماض اور تخم سرمق یعنی

مجقوہ کے بیج جھاؤ کے پھل اور جھاؤ کی پتی یا لومڑی کا پھیپھڑا اور اسی کا جگر دو درہم سکنجبین کے ہمراہ یا طحال حمار وحشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ کرہ اسپ یعنی بچہ اسپ کی تلیاں دونوں میں جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے لینی چاہئے یا شپرگ کو لے کر ذبح کرے اور سوکھا کر کوٹے اور اس برادہ سے اتنی مقدار لے جو تین انگلیوں میں اٹھ سکے خواہ سات عدد شپرگ موٹی موٹی لے کر ذبح کرے اور کسی مٹی کی دیگ میں ڈال کر اوپر سے اتنا سرکہ کہنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائیں اور گل حکمت کر کے تنور گرم میں اس کو کھدے جب پختہ ہو جائے دیگ کو تنور ہی میں رہنے دے تا کہ ان کو سرد ہو جائے بعد سرد ہونے کے نکالے اور سرکہ میں مالش کرے اور ہر روز دو درہم اس سے تناول کرے یہ علاج مجرب ہے مثل انہیں ادویہ مفردہ کے ان ضمادوں کو آمیزش سے سرکہ کی قوت دی جائے۔ ادویہ مرکبہ جو مشروب ہیں جیسے اسقولوقندریوں اور طباشیر جو مصلح اسقولوقندریوں کے ہے دونوں ملا کر بقدر دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کریں قرص کبر اور قرص فنجنکشت جو سکنجبین میں بنائی گئی ہوں اور قرص ریوند جو پوست بیخ کبر کی آمیزش سے نہ ہو ہو یا ان کہ حرف ایکجزء اور کلونجی نصف جزء پیس کر شہد کف گرفتہ میں بقدر تین درہم کے سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور ہلیلہ کابلی اس میں سے بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ بول مادہ شتر خواہ بھیڑ کے تناول کرے پوست بیخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم فنجنکشت فلفل ہر واحد چھ درہم سے قرص تیار کئے جائیں ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ پرسیاؤشان پوست بیخ کبر تخم خرفہ تخم سداب تخم فنجنکشت زوفا سب اجزا ہموزن لے کر سفوف بنالیں مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے یا بیخ کبر اور بیب اور تخم شلغم زوفا ان سب کو کوٹ کر سرکہ میں بھگو دیں اور آٹھ پہر کے بعد بہت سا پانی ملا کر اس قدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور سرکہ اپنی مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجبین بزوری تیز اس میں ڈال کر پلائیں خواہ سرکہ میں ابلی اور جوز السرو کو خوب جوش دے کر حقدر قوت وفا کرے پلائیں اور ثقل اسی دوا کا بطور

مشوے حب الیان سوم بری ہموزن لے کر کوٹ پیس کر یکجا کریں اور ہر صبح کو بوزن ایک درخمی ہمراہ سکنجبین خواہ سرکہ انگوری کے پانی ملا کر تناول کریں۔ دوسرا نسخہ لب حب الیان تین درخمی پوست بیخ کبر چار درخمی قسط ایک درخمی اسطروں اور ثوم ہر واحد چھ درخمی جعدہ تین درخمی بیخ اس نبات کی جو مشہور بنام قوالوالبدن ہے اور یہی قسم سکرجہ کے نام سے مشہور ہے دو درخمی (یہ گھاس وہی ہے جس کی پتی مشابہ برگ آس کے ہوتی ہے اور پتی کے بیچ میں ایک نشان مشابہ آنکھ کی شکل کے ہوتا ہے جیسے حی العالم کبیر) اور حب البلاب اکبر پچیس عدد اشق چار درخمی بارزوا ایک درخمی تخم درخت مریم ایک درخمی خواہ اسی کی جڑ تین درخمی فرد ماڈیڑھ درخمی حب الامقیل (اور وہ عنصل بریان اور ابالا ہوا ہے) سولہ درخمی سب یکجا کر کے ہمراہ سکنجبین بوزن ڈیڑھ درخمی کے استعمال کریں اور اصل موجد نے دو نیم درخمی تجویز کی ہے۔ اور قرص کا نسخہ جو جینہ ایسا ہی اثر کرتا ہے۔ تخم سوسن چار درخمی فلفل سفید اور نسبل سوری اشق ہر واحد دو درخمی قرص بنا کر مثل نسخہ سابق کے اس کا بھی استعمال کرنا چاہئے یعنی جو نسخہ اس سی پہلے گزر چکا ہے دوسرا قرص جو مطحولین کو نافع ہے اشق اور عوسج کا پھل ہر واحد آٹھ درخمی پوست بیخ کبر اور ثمرۃ الطرفا فلفل سفید ثوم بری اور عنصل مکد ایک درخمی پانی کے ذریعہ سے قرص تیار کریں ایک قرص وزنی ایک درخمی کا ہو اور خوراک وہی ایک قرص کی ہے شراب عنصل کے ہمراہ دوسرا نسخہ لب عنصل مشوی دو رطل بیخ کرکم آتھ رطل فلفل سفید فطر اسالیون اور ایک جزء میری رائے میں مٹر کا آٹا اور حب صنوبر مکد آٹھ اوقیہ بیخ سوسن آسمانگونی اور بیخ جاؤشیر ہر واحد تین اوقیہ سب کو پانی میں گوندھ کر قرص تیار کریں جس وقت کوئی دوا ان ادویہ مزکور بالا میں سے استعمال کی جائے بہتر یہ ہے کہ پانی قطعاً ترک کرادیں اور پلانے میں بھی پانی کمتر مستعمل رہے تا کہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محدب جگر کے آب کثیر کے تناول اور اثر دوا کا کھنچ کر نہ پہنچے۔ ضمادات میں بہتر یہ ہے کہ قبل ضماد لگانے کے حمام طویل نہار منہ کرایا ہو اور آبزن میں دیر تک بٹھائی

قوی ہے۔ ایک اور ضماد ہے جو صلابت کی تحلیل کر دیتا ہے اشق اور موم صمغ صنوبر مکد آٹھ درخمی علک البطم اور مقل اور بارزد ہر واحد چھ درخمی کندر اور زراور روغن قثاء الحمار ہر واحد چار درخمی پگھلنے والے اجزاء سرکہ میں بھگو کر سب کو باہم ملا کر ضماد کریں دوسرا نسخہ تخم حلبہ آرد کرسنہ ہر واحد دو اوقیہ اشق اور صمغ البطم ہر واحد پانچ اوقیہ پوست بیخ کبر اور تخم سنبھالو بیخ ثوم دشتی اور قوہ ہر واحد ایک درخمی موم دو رطل ادویہ سرکہ میں بھگو کر زیت کہنہ ملا کر ضماد تیار کر کے استعمال کریں یا میتھی کا آٹا اور رائی اور نطرون اور انجیر سرکہ میں پکایا ہوا اس پر چھٹا حصہ اشق ڈال کر ضماد کریں یا شہد کو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر جو پیائش سطحی میں برابر ورم کے ہو لگائیں۔ پھر اس پر پسی ہو رائی چھڑکیں اور مقام طحال پر چسپان کریں اور جب تک مریض برداشت کر سکے یوں ہی چسپاں رہنے دیں خواہ دس دانہ بڑے بڑے انجیر کے چند کر تین گھنٹہ تک سرکہ میں بھگو دیں بعد ازاں جوش دے کر صاف کریں اور ہموزن اس صاف شدہ کے رائی اور بیخ کرفس مجوعاً اضافہ کر کے سب اجزا کو ملا دیں بیشتر ان اجزا کو ملا دیں بیشتر ان اجزا کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہیں اور ماذریوں بقدر حاجت بھی بڑھاتے ہیں اور سب ملا کر طلا خواہ ضماد تیار ہوتا ہے یا حلبہ اور قردمانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سرکہ اور اشق اور مر اور کندر کے ہموزن لے کر سرکہ کہنہ میں پیس کر کسی روئی کے گالہ پر طلا کر کے موضع ورم پر چپٹا دیتے ہیں منجملہ مجرب دوا کے جس کو کندی نے پسند کیا ہے یہ ہے سداب اور پوست بیخ کبر اور افسنتین اور فوتنج سرکہ تند میں پختہ کر کے کسی نمدے کے ٹکڑے پر گرم گرم لگا کر ضماد کریں اور جب سرد ہو جائے جدید دوا بدلیں اور اکیس مرتبہ نہار منہ لگاتے رہیں منجملہ اضمدہ مفیدہ کے یہ ہے کہ آرد بلوط دو رطل لے کر کوئلہ کی آنچ پر پگھلائیں۔ اور ایک طل چونہ ملا کر تیار کریں خواہ چونا اور بورہ اور عاقر قرحا اور رائی ان سب کو قطران کے ذریعہ سے یکا کر کے طلا کریں مگر تپ میں یہ دوا اچھی نہیں ہے یا عاقر قرحا پانچ اوقیہ خردل پندرہ درہم حب ماذریون چار اوقیہ قردمانا تین اوقیہ اخروٹ خوشبو ایک

گرمی کا متحمل ہو سکے اور اسی جگہ اس کو چت لٹا کر ہر وقت سرکہ میں ڈبویا ہوا کمل کا ٹکڑا اس کے طحال پر رکھیں اور بدلتے رہیں جب تک برداشت ہو سکے کہ یہ علاج قوی ہے اس طرح قریب اس معالجہ کے بلکہ ورم حار میں بھی کر سکتے ہیں یہ طریقہ ہے کہ تخم کاسنی اور تخم خرفہ اور کدوئے خشک اور تخم فنجنکشت مجوع ہموزن لے کر بقدر دو مثقال کے ہمراہ خوب ترش سکنجبین کے پلا کر پھر اس کے بعد علاج کمل کے ٹکڑوں سے سرکہ میں بھگو کر کریں اکثر جن لوگوں کو ورم طحال مع حرارت ہوتا ہے ان کو آب کاسنی ہمراہ سکنجبین کے شفا دیتا ہے اگر مکرر پلایا جائے غذائے مطحول وہی مناسب ہے جو لطیف اور چکنی ہو از قسم شوربا کے جو ایسے گوشت وغیرہ سے بنایا جائے کہ لطیف اور بسک ہو اور بخونت باعتدال پیدا کرے۔ کبر جو سرکہ میں پرورده کیا ہو خواہ بن سرکہ میں پرورده کیا ہو اور تمام غذا ہائے سبک کہ اکثر مقاموں پر ان کا بیان ہو چکا ہے اور ان غذاؤں کی ہمراہ بھی ضرور ہے کہ مقطعات کا استعمال کرتے رہیں جیسے خرول وغیرہ مشروبات ان کے آب اہنگران اور جو پانی کہ اس میں لوہا تفتیدہ بجھایا جائے چند رتبہ علاج ورم بلغمی اطحال کا معتدل معالجات سختی اور نرمی میں کرنا چاہئے اور استفراغ بلغم اور سودا کا ساتھ ہی کیا اجئے اس لئیکہ بلغم اس عضو کا سوداوی ہوتا ہے اور ضماد ہی لگانے چاہیں جو اکلیل الملک اور شبت اور چرایتۂ اور سداب خشک وغیرہ سے تیار ہو سدہ ہائے طحال کبھی ریحی ہوتے ہیں اور کبھی ورم اور کبھی اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ باب جگر میں معلوم ہوا ریحی شدہ کے ہمراہ تمدد شدید ہوتا ہے اور بوجھ میں سبکی ہوتی ہے اور ورمی سدہ کے ہمراہ علامات ورم کے بھی ہوتے ہیں اور مادی سدہ کے ہمراہ ثقل اور گرانی تو ہوتی ہے مگر علامات ورم کے نہیں ہوتے علاج بعینہ وہی ہے جو سدہ ہائے جگر کا علاج قوی ہے اور اسی باب میں ہم نے ذکر بھی کر دیا ہے ریح اور نفخہ طحال کا یہ ہے کہ اس میں تمدد اور صلابت اور کس قدر بلندی اس کے حجم میں پائی جائے اور دبانے سے قرقرہ اور ڈکار پیدا ہو اور یا ان میں وہ گرانی جو ورم کی ہوتی ہے اس میں نہ ہو علاج یہ معلوم کرنا

چاہئے کہ ادویہ جو لائق استعمال کے صلابت طحال میں اور وہ ادویہ جو قریب قریب قوت کے ان دواؤں سے ہوں یہ دونوں لائق اس کے ہیں کہ ایسے نفخہ طحال کا علاج کیا جائے اس لئے کہ نفخہ محتاج دوائے مفتح جالی اور محلل کا ہے کہ اس میں قوت قابضہ بھی بقوت ہو اور بہ نسبت تحلیل کے قبض کی قوت زیادہ ہو اس لئے کہ مادہ ریحی خفیف ہے اور یہ حکم برخلاف اس قاعدے کے ہے جو علاج اورایم میں کیا گیا ہے اور ان ادویہ کلیہ کے سوا خاص چند ادویہ ایسے ہیں جو اسی نفخہ کے مناسب ہیں اور اس میں زیادہ اثر کرتی ہیں جیسے فنجنکشت اور زیرہ تخم سداب اجوائن وغیرہ۔ زیادہ نفع نفخہ کے علاج میں مجمعہ ناری کا ہے جو طحال پر رکھے جائیں ضرور ہے کہ مریض بھوکا رہے اور ایک دفعہ پوری غذا نہ کھانے پائے بلکہ چند مرتبہ کر کے تھوڑی تھوڑی غذا اسے دینی چاہئے اور پانی جب تک ہو سکے نہ پینے دیں اور اگر پلائیں بھی تو بہت رقیق اور تلخ اور تھوڑا سا اور جب تک اس کا شکم ہلکا نہ ہو جائے یعنی انحدار غذا وغیرہ کا ہو نہ لے ہرگز سونے نہ پائے اور جس وقت ان کو خواہ رات کو بروقت شکم پر ہونے کے درد کا ہیجان ہو اور راحت کی حاجت معلوم ہو پیٹ کو دبا دبا کر اور اس طرح اور حیلہ کرتے کرتے تال دیا کرے اور سو جائے پھر اگر یہ سب تدبیرات کارگر نہ ہوں تکمید کرنی چاہئے۔ جب معلوم ہو جائے کہ مادہ سوداوی زیادہ ہے اور بسبب کثرت کے خوف ہو کہ فج پڑ جائے گی اخراج اس کا کر دینا چاہئے مشروبات میں ایسے وقت یہ قرص ہے حرف ابیض بوزن تیس درہم کے کوٹ چھان کر سرکہ تند میں گوندھ کر پتلے پتلے قرص تیار کر کے کسی سفال پر رکھ کر تنور میں رکھ دیں تا کہ ان کو سوکھ جائیں اور جلنے نہ پائیں ان میں سے کقرصہ جو قبل پکانے کے مجملہ تین درہم کے ایک درہم اصل میں تھا لیں (مراد یہ ہے کہ قبل آمیزش سرکہ کے اور پکانے کے جس قدر تین انگلیوں سے وہ سفوف اٹھ سکتا ہو اس قدر راب بھی لیں یا یہ کہ قرصہ کا وزن جو ایک درہم سے دو درہم تک ہے اتنا ہی لیں اور چونکہ لفظ قرصہ کا مشترک دونوں معنوں میں ہے اور شائد براہ وزن کے چنداں تفاوت

نہ ہو پس ظاہر امر دیہی ہے کہ ان اقراص سے بوزن ایک درہم کے اصلی وزن سفوف کا قبل آمیزش سرکہ کے سمجھ کر اٹھالیں) اور اس کو پیسیں اور تخم سنبھالو اور جھاؤ کے پھل پانچ پانچ درہم اور اسقولوقندریوں سات درہم ملا کر جدید قرص تیار کریں اس جدید قرص سے مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کریں قرص فنجنکشت بھی ایسے مریض کو مفید ہوتے ہیں یا ان کہ مائیں دس درہم جب السرو دس درہم تخم کاسنی تخم خرفہ ہر واحد پانچ درہم ان اجزا سے قرص تیار کریں مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین شکر کے کبھی ایسے مریض کو سفوف پھانکنا فنجنکشت اور اجوائن اور پوست بیخ کبر اور سداب خشک اور وج کا بقدر ایک ثال کے ہمراہ شراب کہنہ کے خواہ کسی جوشاندہ ادویہ نافع طحال کے ہمراہ نافع ہوتا ہے مروخات اور ضمادات کے ادویہ پس جیسے روغن افسنتین اور روغن ناردین اور روغن قسط اور مرہمون میں سے وہ مرہم ہے جو کرنب اور شیت اور فطروں اور زفت اور جاؤشیر سے بنایا جاتا ہے اور فقط ضماد کے ادویہ پس جیسے وہ ضمادات جو ابواب گزشتہ میں لکھے گئے جیسے ضماد انجیر ہمراہ سرکہ اور سداب اور فطرون اور تخم فنجنکشت اور اکلیل الملک اور بابونہ کے فطولات یہ ہیں کہ سرکہ میں یہی ادویہ جوش دے کر نطول کیا جائے خصوصاً بنا براون دونوں طریق کے جو ہم نے کمل کے ٹکڑے کے استعمال کا بیان کیا ہے اور اس میں پھر خاص کر یہ ہے کہ سرکہ میں کبر اور بازو اور کرنب اور جھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریوں اور برگ فنجکشت اور جوز السرو اور سداب جوش دیا گیا ہو اور اگر ارادہ ہو کہ نطول زیادہ قوی ہو جائے اور تپ بھی نہ ہو اس میں اشق اور مقل وغیرہ بڑھا دیں ۔ایضاً فودنج سداب اور اشنہ اور بورق سرکہ میں پکا کر کس قدر پھٹکری ملا کر نطول کریں ۔غذا اس مرض کی وہی ہے جو اور امراض طحال یں بیان ہوئے ۔

وجع طحال یا ان کہ بسبب ریح کے درد پیدا ہو اور نفخہ ہو یہ ورم عظیم طحال کا موجب درد کا ہو خواہ تفرق اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سومزاج طحال اس اک باعث ہو اور اوپر

کے ابواب میں علامات اور علاج ہر قسم کا ان اقسام درد سے معلوم ہو چکا اگر درد ایسا ہو کہ بذریعہ حس کے فقط نہایت اور تمامی طحال میں نزدیک جب ایسر ہی کے محسوس ہوتا ہو پس یہ ریح ہے کہ درمیان غشا اور صفاق کے مشبک ہو کر سائی ہوئی ہے پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت میں قبض ہو لازم ہے کہ نرم کی جائے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہے فصد اس درد میں کس طرح نہ کرنی چاہئے اگرچہ بڑے دعوے کرنے والے نے طب کے جو اپنے کو افضل اطبا سمجھتا ہے اس کی اجازت دی ہے مگر کوئی ایسی ضرورت شدید ہو اس وقت خفیف فصد کرنی جائز ہے فن سولہواں احوال میں امعا یعنی انتڑیوں کے اور مقعد کے بیان میں اور یہ بیان پانچ مقالوں میں ہوگا۔ پہلا مقالہ تشریح مقعد اور امعا کی اور دستوں کے اقسام اور چھ انتڑیاں جو مشہور ہیں ان کے بیان میں۔ آفریدگار بزرگ یگانہ کو چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بے غایت نوع انسان کی بہتری پر تھی اور پیدا کرنے سے پہلی اپنی اس مخلوق کے مصالح کو خوب جانتا تھا لہذا اس کے بدن میں امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطے دفع فضول یابس یعنی سوکھے ہوئے اور تعداد میں کثیر اور چکر یا پیچیدگی اور گول ہونے میں تھی ان کے زیادتی لحاظ فرمائی بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اتر کر انہیں پہنچے بسبب امعا کے گول گھماؤ کے زمانہ لائق تک انہیں پیچیدگی اور استدارات میں ٹھہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار میں یہ امعا متعددہ چھوٹی ہوتیں بہت جلد غذا جوف بدن سے جدا ہو کر باہر نکل جایا کرتی اور ہر وقت انسان غذا کھانے کا پابند علی الاتصال رہتا اور اس کے ساتھ براز کے خروج میں بھی ہر وقت مضطر ہو کر پیہم قضائے حاجت کے واسطے اٹھا بیٹھی کیا کرتا۔ پہلے حاجت یعنی ہر وقت تناول غذا کی وجہ سے اپنے جملہ امور معیشت سے بیکار جدا ہو کر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہر وقت کی اجزبت سے ایذائے خست اور درسان سے ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور ہرص زائد خورش طعام سے جس میں مشابہت بہائم کی ہے بدنام اور مطعون رہتا

لہذا خالق تعالیٰ نے عدد امعا کے زیادہ پیدا کیے اور بہت سی آنتوں کی مقدار بھی طولانی کردی نظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور استدارات یعنی گھماؤ آنتوں کا بھی زیادہ رکھا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جو رگیں درمیان جگر اور آلات ہضم غذا کے متصل ہیں وہ عروق فقط جزءلطیف کو غائے ماکول سے براہ اپنے منہ اور سوراخوں کے جذب کرتی ہیں جو قوہات معدہ کی جھلیوں میں بلکہ امعا کی جھلی مین پیوست ہیں ماور نفوذ کر گئی ہیں اور بیشتر اس جزءلطیف سے اسی مقدار کو جذب کرتی ہیں جو کہ مماس جرم عروق مذکور ہے یعنی پوری مقدار جزءلطیف کی غذا سے جس قدر ہے اس میں فقط اسی مقدار کو جذب کرتی ہیں جو سطوح رگہائے مذکورہ سے ملی اور جس قدر کہ جزءلطیف مذکور سے باقی رہ جاتا ہے خواہا اسی قسم اور نوع کا اور جزءلطیف جو عمق اور اندرون غذائے بعید کی ہے کہ اس کو قوہات اور منہ عروق مذکور کے چھو نہیں سکتے پس ان مقداروں کا غذا کی اجزئے لطیفہ سے جزب کرنا ان رگوں کے لئے یا تو محال ہے اور یا دشوار ہے باین لحاظ لفطف نے باری تعالیٰکے شامل حال ہو کر بہت سے تلافیف اور پیچیدگی امعا میں بتائیں تا کہ جو اجزائے لطیفہ غذا کے کسی معا میں اندرون عمق اسطوانہ غذائی کے ہیں ار ان اجزا سے مماست سطح کو اس امعا کے نہیں ہو وہ مقدار دوسری معا کی اجزا میں مماس ہو جائے پس دواری قسم کے چند عروق کو صاف اجزا اور لطیف جزءمذکور کے چوس لینے اور جذب کرنے کا مواقع جس کے جذب کرنے سے بعض عروق مذکورہ بالا باز رہی تھیں شمار میں امعا کے چھ عدد ہیں (۱) وہ انتڑی جو بنام اثناعشری کی مشہور ہے اس کے بعد دوسری آنت جو صائم کے نام سے مشہور ہے (۳) معاءطویل جو پیدیدہ ہے اور معروف بنام دقاق اور لفائف ہے (۴) وہ آنت جس کا نام اعور ہے (۵) قولون (۶) معار مستقیم جس کو سرم بضم سین مہملہ اور سکون رائے فرشت بھی کہتے ہیں یہ سب انتڑیاں پشت اور صلب سے مضبوط رباطات سے بندھی ہوئی ہیں اور وہ بندش اس خوبی سے ہوئی ہے کہ ان کے لائق اور مناسب جو وضع ہے اس میں خلل نہیں آنے

پایا۔ امعا علیا یعنی اوپر کی آنتیں جو ہر خلقت میں باریک پیدا ہوئی ہیں اس لئے کہ حاجت نضج پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونے کی اس مادہ کو جو اوپر کے امعا میں ہے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اخس شے کے جو نیچے کے امعا میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو مادہ اوپر کی آنتوں میں رہتا ہے جو ہر معا کے پھاڑ ڈالنے کا خوف اس سے (باین نہج کہ وہ مادہ جو ہر معا میں گھس کر ان کو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہیں ہے اور نہ اس مادہ سے خدش یعنی جھپل جانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہے نیچے کے امعا اور سے شروع ہوتی ہیں موٹی اور گندہ اور اندر کی جگہ ان کی گرم رہتی ہے موٹی ہونے سے یہ فائدہ ہے کہ یہ مضبوطی اور استحکام مقابلہ اس سختی کا کرتا ہے جو ثفل غذا کو اکثر اسی معا مین لاحق ہوتا ہے اور حرارت اندرونی کا فائدہ یہ ہے کہ عفونت ثفل میں جس وقت آنے لگے اسی آنت میں آئے یعنی براز کی بوئے بد کا محل یہی آنت ہے اوپر کی آنتوں میں چربی مطلق نہیں مگر پھر اصل خلقات میں سطح داخلی ان امعا کے تغریہ اور پھسلن سے خالی نہیں ہے بسبب ای رطوبت کے جو بالزوجت اور مخاطی ہے اور وہی رطوبت ان میں قائم مقام چربی کے ہے معائے اثنا عشری قعر معدہ سے متصل ہے اور ا کا منہ جو کہ متصل معدہ کی ہے اس کو بواب کہتے ہیں اور یہ سب کی سب مقابل اثناعشری اس واسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیائے قابل الدفع کو نیچے کی طرف دفع کر دیا کرے۔ اثناعشری بہ نسبت مری کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہے اور اس کی خلقت کو استعنا بھی اتنی وسعت سے ہے جو مری کے واسطے درکار ہے اور اس استغنا کے موجب دو امر ہیں ایک تو یہ کہ جو شے مری میں نافذ ہوتی ہے یا خشونت اور باصلابت ہوتی ہے اور حجم اس کا بڑا ہوتا ہے ور جو شے معا را ثناعشری میں آتی ہے اور اس میں نفوذ کرتی ہے نرم اور باسلامت ہوتی ہے اور حجم اس کا باریک ہوتا ہے اس لئے کہ معدہ میں ہضم ہونے کے سبب سے اور رطوبت مائی کے ملنے سے یہ اوصاف اس میں پیدا ہو جاتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جو شے مری میں درآتی ہے اس میں قو تہائے طبعیہ بدنی سے فقط ایک ہی قوت کا

اثر پہنچتا ہے اگر چہ ازرار دیعنی نکلتا اوراتارنا لقمہ کا اس کا معین ہوتا ہی پر یہ اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہے اور وہ قوت جس کا اثر مری میں پہنچتا ہے قوت جاذبہ ہے اس واسطے مری کی اعانت براہ اصل خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کی گئی اور جوشے معاءاول یعنی اثناعشری میں نفوذ کرتی ہے اور وہ دوقوتوں سے اثر پاتی ہے۔ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ موجود معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہے دوسری قوت جاذبہ اس مادہ کی جو معاء اثناعشری میں ہے اور مادہ سے مراد دونوں کی وہی ثفل ہو غزا کا جو کہ تمام طعام سے بطور فضلہ کے بن جاتا ہے یعنی دونوں قوتیں جاذبہ اور دافعہ اسی ثفل میں اپنا اثر کرتی ہیں لہذا راستہ اور راہ خروج اس ثفل کا درمیان تنگی اور فراخی کے معتدل پیدا کرنا مناسب تھا اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع ثفل کی راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہے اس بارہ میں کہ مری بمنزلہ جو معدہ کے ہے اپنی ہیئت تالیفی میں جو طبقات سے اس کو حاصل ہوئی ہے اور یہ اثناعشری مثل ایک شے غریب ورجداگانہ کے ہے جو ملصق اور ملی ہوئی معدہ سے ہے اپنے طبقات کے جوہری اجزا سے دونوں طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت یہ ہے کہ معدہ اور جزء معدہ یعنی مری کو حاجت ہے جذب قوی کی تاکہ غذائے غیر منہضم اور سخت اس تک پہنچے ایسی حاجت معائے اثنا عشری کو بطرف جذبہ قوی کی اسی سبب سے نہیں ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے۔اس وجہ سے غالب دونوں طبقہ معائے مذکور پر وہ لیف ہے جو عرض میں چلی گئی ہے مگر معائے مستقیم میں بھی لیف بکثرت طول میں بھی ظاہر ہوتی ہے اس لئے کہ یہ آنت سب آنتوں سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اس کا بڑا ہے کہ محتاج ہے کل اس فضلہ کے جذب کرنے کا جو اس معا سے اوپر کی طرف ہے اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوئی تاکہ سبب ان امور کے پوری اعانت پہنچے بخوبی نچوڑے رطوبات فضول پر اور دفع کرنے اور اخراج انہیں فضول پر اس لئے کہ کم طولانی شے نچوڑنے سے رطوبات کے عاصی اور کمزور ہوتی ہے اسی طرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور

اندرونی جگہ اس کی باوسعت مخلوق ہوئی ہے امعا کے واسطے دو طبقہ پیدا کیے گئے کہ احتیاط اس امر کی تھی کہ فساد اور عفونت یعنی بد بو جو رطوبت فضلہ میں ہوتی ہے دوسری جگہ بسبب دوہری ہونے جلد امعا کے پھیلنے نہ پائے اور تھوڑی سی آفت جو اس امعا کو پہنچتی ہے منجر بہ انتشار عفونت نہ ہو اور دوسری وجہ دو طبقہ ہونے کی یہ ہے کہ ہر ایک طبقہ کا ایک فعل جدا گانہ ہے دوسری سے متعلق نہیں ہے یہ آنت براہ خلقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کرے گی کہ معدہ سے اسفل تک سیدھی چلی آئی ہو فائدہ اس میں یہ ہے کہ اندفاع ثفل وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اس لئے کہ نفوذ اور اتر جانا ثفل کا سیدھے اور وراز رودہ میں بہ طرف اسفل کے بہت آسان ہے بہ نسبت اس رودہ اور آنت کے جو کج اور کسی پہلو میں جھکا ہوا ہو ایضاً ایسی سیدھی خلقت اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہے وہ فائدہ یہ ہے کہ اس کا سیدھا اتر جانا بدن سیلان اور خم ہونے کسی جانب کے مقید اس امر کا بھی ہے اور تمام اعضا جو داہنی بائیں طرف سے گرد معدہ کے بعض اجزء کے واع ہیں ان کے اکتناف اور فراہم کو اس آنت نے بسبب سیدھی اترنے کے منع نہیں کیا مجملا جیسے کس قدر حصہ جگر کا جو داہنی طرف معدہ سے لگ رہا ہے اور اس طرح بائیں طرف ایک جزء طحال کا جو معدہ کو چھو رہا ہے اور سب امعا کے بعض بعض مقامات کہ ان سب کے اوصاع مخصوصہ کو اثناعشری کے سیدھی اترنے سے کسی قسم کا دباؤ اور خلل نہیں پہنچا۔ اثناعشری نام اس آنت کا اس واسطے رکھا گیا ہے کہ ہر شخص کی ناپ سے پوری بارہ انگشت اس کے بدن میں یہ آنت لانبی ہوئی ہے اور اس کے منہ کی وست بھی ایسی ہی زیادہ ہے جس کا نام بواب رکھا گیا ہے دوجزر معاء دقیقہ کا جو متصل اثناعشری کی ہو اس کا نام صائم ہے اسی جزء میں پیچیدگی اور لپیٹ اور گھماؤ شروع ہوا ہے گویا انت کے چند خزانہ اور رخانہ ہینا اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطوبات اور فضول سے رہتی ہے یا ان کہ فضول کو خالی کرتی ہوئی نظر آتی ہے سبب اس کے خالی رہنے کا معاونت دو چیزوں کے باہم گر اس کے

خالی کرنے پر ہے پہلی کھینچ جاتا ہے اس لئے عروق ماساریقا کا اکثر ان میں اپنا فعل نہیں امعا میں کرتی ہیں بہ سبب اس کے یہ معاسب سے زیادہ قریب جگر کے ہے اور کسی آنت میں شعبہ اساریقا کے اتنے نہیں ہیں جس قدر اس آنت میں ہیں اور بعد اس آنت کے کثرت استعمال شعبہ ہائے ماساریقا میں معاء اثناعشری ہے اور یہی معاء صائم رض میں لاغر اور چھوٹی ہو جاتی ہے اور تنگی بھی زیادہ اسی معاء صائم ین بروقت مرض کے آجاتی ہے اور دوسرا حصہ اسی کیلوس کا جو معاء صائم میں آتا ہے س سے جدا ہو کر جو آنت اس کے نیچے ہے اودھر کھچتا ہے اس لئے کہ مرہ صفرا مرارہ سے ان امعا کی طرف کھنچ کر آتا ہی اور جب تک یہ مرہ صفرا خالص اور بے میل ہوتا ہے لہذا قوت غسل اور دھونے امعا کی اس صفرا میں شدید ہوتی ہے اور قوت دافعہ کے ہیجان میں لانے کی صفت اس میں بسبب لذع کے زیادہ ہوتی ہے پس بسبب غسل اور دھونے کی اعانت طبیعت دفع کرنے فضول پر بجانب اسفل کرتا ہے اور انہیں دونوں احوال مذکورہ بالا کی وجہس ے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہے لہذا نام اس کا صائم رکھا گیا ہے معار صائم سے متصل ایک جزء معاطویل کا ہے جو پیچیدہ ہے اور شدید یعنی چکر دار کہ ایک چکر کے بعد دوسرا چکر ہے منفعت اس کے اکثر چکروں میں اور اسی طرح گول گھماؤ کی منفعت وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے اور وہ منفعت یہی ہے کہ غذا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہرنے کی وجہ سے چوسنے والی رگوں کے منہ سے اس کو اتصال دیر تک رہے اور دفعتہً اتصال کے بعد ہر دوسرا اتصال ہوتا رہے یہ آنت جس کا ذکر ہو رہا ہے اخیر آنت امعا علیا سے ہے جس کو معاء دقاق کہتے ہیں اور ہضم کا فعل انہیں امعا میں زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت امعاء زیرین کے جن کو امعاء غلاظ کہتے ہیں اس لئیکہ امعاء سفلی کا پورا پورا فعل یہ ہے کہ براز کو ثقیل کریں اور رہٹا کر باہر خارج کریں مترجم کہتا ہے اور دوسرا نسخہ ثفل کا ہے اس کی صحت پر یعنی یہ ہیں کہ تمام وکمال فعل امعاء سفلی کا یہ ہے کہ ثفل غذا کو بصورت براز کے بنادیں اور ہیت برازی کا افاضہ اس پر کریں متن

اگر چہ یہ فعل یعنی افاضہ صورت برازی بھی خالی فعل ہضم سے جو متلزم استحالہ کے نہیں ہوسکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت چوسنے اور جذب کرنے سے اسی شے کے جو اسفل معاء میں ہو بھی یہ آنت خالی نہیں ہوتی نام اس آنت کا اعور اس واسطے ہے کہ صورت اس کی مثل کیساہ کے ہے اور سوائے ایک نہ کے اور کوئی سوراک یا وزن اس میں نہیں ہے کہ یہی منھ سے لیتی ہے اس سے کو جو اس میں اوپر کے اعضائے آتی ہے اور پھر اسی منہ کی طرف خارج کردیت ہے اور دفع کردیتی ہے جو مقدار مقابل دفع کرنے کے ہو وضع اور جائے نہاد اس کی پیچھے کی طرف تھوڑی ہٹی ہوئی ہے اور میلان یعنی جھکاؤ اس کا داہنی طرف ہے۔ اعور کی خلقت چند روز منافع کے واسطے ہوتی ہے ازانجملہ ایک یہ ہے کہ ثفل کے واسطے ایک ایسی جگہ چاہئے تھی جہاں بند ہو جائے اور اسی سبب سے پھر اب اس کو حاجت اس بات کی نہ رہی کہ ہر وقت اور ہر ساعت جبکہ وہ معاء سفلی میں پہنچتا ہے وہاں ٹھہرا کرے اور تھوڑی مقدار ثفل کے واسطے جائے قیام امعا سفلی میں ضرور ہے بلکہ ثقل کے واسطے ایک مخزن اور جائے فراہم ایسی بنی رہے کہ سا ثفل اسی فخزن میں جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اسی جگہ سے دفع ہو جائے جس وقت اس کا ثفل ہونا یعنی ہیبت براری ہونے کی اس پر تمام ہو جائے۔ ازانجملہ یہ فائدہ ہے کہ یہ معاء ایک ایسا مبدا ہے جس میں استحالہ غذا کا بطرف براز اور ثفل ہونے کے تمام ہوتا ہے اور آمادگی امتصاص رطوبات پر ایک امر جدید ہے جو اس معاء پر ما ساریقا سے طاری ہوتا ہی اگر چہ خود اعور میں یہ امتصاص بالذات نہیں ہے کیونکہ وہ متحرک ہے اور متفل یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا اور متفرق الاجزا ہیا اور امتصاص ایسی حالت میں نہیں ہوسکتا۔ امتصاص کا تمام ہونا فقط اس وقت ہوتا ہے کہ بسلامت جگر سے برآمد ہو اور قریب جگر کے معاء اعور اس واسطے مخلوق ہوئی تا کہ جگر سے بسبب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پہنچے معدہ کے ہضم کی وقت چونکہ یہ عضو خود بھی ہنوز ساکن تھا اور مجاورت معدہ سے اس کو

ایسے حال میں تھی کہ وہ سدا محصور اور مجتمع تھی ایک شے واحد میں زمانہ طویل تکاور کودوہ عضو یعنی معدہ ساکن اور مجتمع الاجزاء تھا پس اب نسبت جگر کی طرف معا غاظ کے مثل نسبت معدہ کے مثل نسبت معدہ کے ہے طرف امعاء وقاق کے اور اسی سبب سے اعور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے اس کو قربت ہوتا کہ پورا کرے تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کی وجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہ گیا ہے اور پورا پورا ہضم نہیں ہوا اور نہ اس میں صلاحیت ایسی پیدا ہوئی کہ جگر اس کا امتصاص کرے ایسی خام غزا کو بطرف عہدہ اخلاط یعنی خون بن جانے کے پھیر دے بوجہ قربت جگر کے اور یہ کامی اس وقت ہوتی ہے جبکہ معدہ میں ہضم پانے سے وہ غذا عاصی رہے اور پوری پوری اور تمام مقدار ماکول و مشروب ہوتی ہے دوسرے یہ کہ انفعال یعنی قبول اثر ہضم معدہ کا واسطے ایسی غذا کے جو زیادہ مطیع بر ہضم ہے بسبب فرو رفتہ اور ڈوبے ہوئے غذا کے رطوبت میں بدرقہ مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہر نہ ہوسکتا تھا پس وہ غذائے مطیع الہضم ایسی شے میں ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے بالکل عاصی ہے مترجم خلاصہ ان دونوں فقروں کا یہ ہوا کہ خامی ہضم کی کبھی تو بسبب کثرت مقدار غذائے کے ہوتی ہے اور کبھی بسبب کثرت آب مشروب کے ہوتی ہے اور اگر دونوں امر جمع ہوں پھر تخمہ اور بدہضمی ضرور واقع ہوگی متن اور اب کہ غذا جگر میں پہنچ کر رطوبت عاصی سے جدا ہوگئی اس کے بعد اعورہ میں پہنچی ہے جو شے یعنی رطوبت وغیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنے والی قوہاضمہ کی تھی اس سے یہ کیلوس جدا ہو چکا یعنی امتصاص رطوبت کا جگر میں ہو چکا ہے پس جس وقت قوت فاعلہ یعنی ہاضمہ اب اس سے ملے گی اس کو مادہ بر قبول انفعال اور مجرد یعنی خالی اس مانع اور نافرمان سے پائی گئی جو ہضم کے لائق نہیں تھا اور اب سوائے اس فضلہ کے جس کے نسبت امید اس بات کی تھی کہ براز ہو کر دفع ہو جائے اور اخلاط کی طرف مستحیل نہ ہوگا اور کوئی شی اس کیموس کے ہمراہ نہیں ہوا اگرچہ مقدار براز بننے کے قابل ہے دونوں وقت یعنی اب بھی اور معدہ میں بھی موجود تھی مگر

معدہ میں یہ مقدار ایک اور شے میں دوبی ہوئی تھی یعنی اس کیموس کے ہمراہ ثقل بھی تھا اور قوائدوں میں پہنچ کر فقط یہی فضلہ رہ گیا تھا جس نے معدہ میں کیموس کو ڈبو رکھا تھا اور وہ شے جو اس کیموس کو ملی ہوئی تھی زیادہ تر قابل انفعال اور قبول کرنے ہضم کے تھی خصوصاً جب کہ وہ شے معدہ میں بھی کس قدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام افعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد اس کو اسی جگہ یعنی معدہ ہی سے تھی جس وقت کہ موانع تاثیر فاعل سے کالی ہو۔ پس معا قولون ایسی آنت ہے جس میں ہضم اس مقدار خام کا پورا ہوتا ہے جو معدہ میں ہضم سے عاصی ہو اور اس مقدار سے بڑھے جو منہضم ہو جاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضمہ کی وہاں کرتی ہے اور اس مقدار غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوئی رطوبات میں ہے۔ اس میں اور قوت فاصلہ یعنی ہاضمہ میں وہی مانع ہوتی ہے از قسم کیموس رطب کے جو رطوبت میں ڈوبا ہوا ہے اور اب اسی مقدار غیر منہضم کی یہاں پہنچ کر یہ کیفیت ہوتی ہے (بسبب ارتفاع موافع کے) کہ تھوڑی سی قوت فاعلہ یعنی ہاضمہ اس کے فساد ہضم کی اصلاح کر دیتی ہے اور یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جس وقت یہ کیموس ایک جگہ ٹھہرے اور سکون کی جگہ محل سکون اور قرار معدہ کے قولون میں پائے اور متحرک نہ رہے اور ٹھہرنا ابھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہاں ہو سکے پھر اس جگہ سے جدا ہو کر ایسی آنت میں پہنچے جہاں سے معدہ امتصاص کر سکے ایک گروہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اعور اس لئے پیدا کی گئی تا کہ اس میں کیلوس دیر تک ٹھہرے اور پاکیزہ اور صاف کر کے جگر سے بقیہ غذا کو تمام و کمال اپنی طرف لے آئے انہیں لوگوں نے ایسا ہی گمان کیا ہے کہ ماساریقا سوائے اعور کے اور کسی آنت سے نہیں ملتی ہے اور ہر آئینہ اس جدید رائے کے ظاہر کرنی والے نے خطا کی ہے اور منفعت معاء اعور کی وہی ہے جو ہم نے بیان کی ہے اس معاء اعور کو ایک ہی منہ اور ایک ہی سوراخ کافی ہے اس لئے کہ اس کی وضع اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن میں نہیں ہے منجملہ منافع اس کے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے اجتماع ایسے فضول کی ہے

کہ وہ سارے فضول کل امعا میں جاتے اور رواں ہوتے تو قولنج پیدا ہونے کا خوف ہوتا پھر جب وہ فضول فقط اسی اعور میں فراہم رہے تو روانگی سے بطرف اور ماعا کے باورد ہے اور بسبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوئی کہ باقتضائے طبیعت سارا فضلہ یکبارگی دفع ہو جائے اس لئے کہ جو شے یکجا فراہم ہے اس کا دفع ہونا آسان تر ہے بہ نسبت اس شے کے جو متفرق اور پریشان ہو منجملہ نافع اسی اعور کے یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے امن ان کیڑوں کی جن کا پیدا ہونا امعا میں ضروری بات ہے جیسے دیدان اور حیات اس لئے کہ ان کیڑوں سے کوئی بدن خالی نہیں ہے اور ان کی پیدائش میں بدن کے بہت سے منافع ہیں بشرطیکہ شمار میں تھوڑے اور مقدار میں چھوٹے چھوٹے پیدا ہوں اور یہ آنت نہایت درجہ اولویت ہے اور ان کی پیدائش میں بدن کے بہت سے منافع ہیں بشرطیکہ شمار میں تھوڑے اور مقدار میں چھوٹے چھوٹے پیدا ہوں اور یہ آنت نہایت درجہ اور اولیت اور استحقاق اس بات کا رکھتی ہے کہ بیخ ران میں پھٹ کر اتر آئے اس لئے کہ یہ چھٹی ہوئی بے تعلق ہے نہ کسی سے اس کو ربط ہے اور نہ کسی ایسی شے سے بندھی ہوئی ہے جو ماساریقا میں ہے اس لئے کہ اس آنت میں کوئی شے ماساریقا سے نہیں آئی ہے جیسا کہ براہ خلط بعض لوگ کہتے ہیں۔ اعور کے نیچے کی طرف وہ آنت ملی ہے جس کا نام قولون ہے اور قولون ایک آنت موٹی اور تنگ ملوق ہوئی ہے جس قدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہے اس قدر داہنی جانب کو مائل ہوتی ہے تا کہ ان کہ جگر سے قریب ہو جاتی ہے اور اسی جگہ پھر بائیں طرف کو جھکتی ہے اترتی ہوئی پھر جب محاذی جانب چپ کے ہو جاتی ہے اس وقت پھر یہ معا ر داہنی جانب اور پیچھے کی طرف مائل ہوتی ہے اترتی ہوئی اور اس جگہ معاء مستقیم سے نہ جاتی ہے۔ قولون بروقت گزرنے قریب طحال کے تنگ ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے ورم طحال مانع خروج ریاہ کا ہوتا ہی اور جب تک کہ ہاتھ سے اس جگہ نہ دبائیں ریاح صادر نہیں ہوتی۔ قولون کی خلقت میں یہ منفعت ہے کہ ثفل کو جمع کرے اور رو کے

رہے جب تک کہ دفع نہ ہو جائے اور دفع کب ہوتا ہے جب پورا پورا یہ سفل اجزائے غذائے سے بشرطیکہ ان کی آمیزش اس میں ہو پاک ہو جائے اور تر ثفل یعنی مقدار براز کی باقی رہ جائے۔ یہی قولون وہ آنت ہے جس میں قولنج اکثر عارض ہوتا ہے اور اسی قولون سے لفظ قولنج کا اشتقاق ہوا ہے معاء مستقیم وہ آخری معا ہے قولون سے اسفل کی طرف متصل ہوتی ہے پھر اس جگہ سے سیدھی اترتی ہوئی سفرہ سے ملتی ہے تکیہ اس آنت کا تہہ گاہ کی پشت پر ہے اور وسعت اس میں اس قدر ہے کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہے اور گویا معدہ کی مقدار حجم بیان کرتی ہے خصوصاً جانب اسفل اس آنت کا کہ وہ زیادہ وسیع ہے منفعت معاء مستقیم کی ثفل کا باہر پھینک دینا اور دور کرنا ہے خالق عالم نے جس کی کوشش صناعت بہت بڑی ہے معاء مستقیم کے واسطے چار عضلہ پیدا کئے ہیں چنانچہ اوپر ان کا حال معلوم ہو چکا ہے اس آنت کو خدا نے مستقیم اس واسطے پیدا کیا ہے تاکہ دفع ہونا فضلہ کا اس سے باآسانی ہو جائے اور جو عضلہ کہ دفع فضلہ پر اس انت کا معین ہو وہ عضلہ خاص معاء مستقیم میں نہیں ہے بلکہ مقعد پر واقع ہے اور یہ آٹھ عضلات ہیں اب چاہئے کہ یہی مقدار کلام کی جو ہم نے کی ہے تشریح امعاء اور اکثر منافع امعا کے سمجھانے میں کافی ہو کوئی شے ان اعضا میں سے جو مجری غذا کے ہیں عضل سے لے کر دونوں طرفیں تک یعنی سرے سے لے کر جو مری اور حلقوم سے شروع ہوا ہے اور اسفل کی جانب ان کے جو مقعد تک پہنچی ہے متحرک نہیں ہے۔ اور رگل امعا تک بہت سے اور وہ یعنی ساکن رگیں اور شرائین اور عصب جو اکثر اعصاب جگر سے ہیں آئے ہیں اس لئے کہ حاجت ان امعا کو کثرت حس کی ہے فصل دوسری روانگی شکم کا بیان تمام وجوہ سے اور جملہ اسباب شکم کی روانگی اور دستوں کے آنے کی حتی کہ زلق الامعا اور ریحضہ اور ذرب اور کون کے دست اور اندفاع اشیاء کا جگر سے اور طحال سے اور دماغ سے اور جمیع بدن سے اور زحیر کا بیان بھی اسی فصل میں ہوگا۔ جاننا چاہئے کہ جو استطلاق ہے یا بسبب کھانے پینے والی اشیاء اور ہوا کے ہوتا ہے یا بسبب

اعضا کے ہوتا ہی ہم چاہتے ہیں کہ پہلی اسی اسہال کا بیان کریں جو بہ سبب اعضا کے ہوتا ہے۔ اعضا کے سبب سے جو اسہال پیدا ہوتا ہے۔ یا تو معدہ سے ہے یا ماساریقا سے یا جگر سے یا طحال سے یا امعا سے ہوتا ہی خواہ تمام بدن کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور یہ جملہ اقسام اسہال کے بعض اسباب میں شریک ہیں اس لئے کہ یہ اسہال تابع کسی ایسے سوء مزاج کے ہوگا جو قوت ماسکہ یا ہاضمہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہے یا دافعہ کو قوی کرتا ہے اور ہر ایک ایسا سوء مزاج یا مفرد ہوگا یا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا میں در آیا ہوا ہے اور لتھڑا ہوا ہے انہیں اعضا میں انہیں طریقوں سے جس طرح طریقہ ان کے لپٹنے کا ہے یا کوئی مرض آلی اسی عضو میں ہے یا وئی مرض کا ور کوفتگی وہاں پہنچے خواہ کوئی قرحہ پیدا ہو یا شگافتگی اسی عضو کی اس کا سبب ہو۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہے اس کے بیان سے تو ہم فارغ ہو چکے اور اسی جگہ یعنی ابواب جگر میں ہم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسہال کبدی سوء مزاج سے جگر اور اورام اور سدہ ہائے جگر وغیرہ سے ہوتا ہے اور اس طرح جو اسہال ماساریقا سے ہوتا ہے اس کو بھی ہم نے بیان کیا ہے جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہی اس کا سبب یہ ہے کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہیں اور دست لاتے ہیں خواہ امعا پر گرتے ہیں اور غذا کو فاسد کر دیتے ہیں اور بھی نزلات بنفس خود ہمراہ غزا کے بسبب اپنے ازلاق کے گرتے ہیں اور بسبب قوت دافعہ کے برابر دفع ہوتے ہیں۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہے پس ان دستوں میں سارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہیں ہوتا ہے بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس کا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہے۔ اور سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعیف ہوتی ہے پس اتنی دیر تک غزا کے ٹھہرنے کا تحمل کر سکتی ہے کہ اس میں سے کس قدر ہضم جید کو پہنچ جائے اور کس قدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اس کے علاوہ چونکہ برودت مزاج معدہ پر غالب ہوتی ہے قوت ماسکہ رفتہ رفتہ اخراج کیلوس بر معدہ کے بتدریج مثل حالت صحت کے قادر نہیں ہوتی ہے لہذا دست کے

طور پر مقدار کثیر دفعتہً نکلتی ہے اور یہ ضعف اکثر تو سوءِ مزاج بارد سے عارض ہوتا ہے اور حار رطب اور یابس سوءِ مزاج سے بھی ہوتا ہے اور خطا پر ہے تجویز اس شخص کی جس نے اس ضعف ماسکہ میدہ کو فقط اکثرت بلغم سے ٹھہرایا ہے اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالباً وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہے یہ قسم اسہال دماغی کی وہی ہے جس کے زمانہ طوالانی تک رہنے سے خوف استسقا کا ہوتا ہے اور کسی سوءِ مزاج سے کیوں نہ ہو اس کا علاج دشوار ہے جبکہ یہ مرض مستحکم ہو جائے۔ اور اکثر سبب اسہال کا بقیہ قوت ادویہ مسہلہ کی ہوتی ہے جس وقت کہ سطح امعا اور معدہ اور گہائے معدہ کے منہ میں رہ جائے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جس میں حفاظت اوقات حساب سے پوری ہوتی ہے اور اکثر منجر سحج رودی اور قروح کی طرف ہو جاتی ہے کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہے کہ اس وقت غذا کا ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور اس کو طبیعت خواہش کرتی ہے کہ فوراً خارج کر دے کبھی زلق اور پھسلن معدہ ین بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہے پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر نہیں رہتا اور یہ قسم دراصل ان اقسام اسہال معدی سے جن کو ہم بیان کر چکے ہیں الگ نہیں ہے مگر پھر ہم نے جو اس کو بالتخصیص جداگانہ بیان کیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی نسخہ اکثر منجر باستسقا ہوتی ہے اور بقراط اسی قسم میں اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستایش کرتا ہے اس لئے کہ آروغ ترش حرارت زائد کے پراگندہ ہونے پر دلیل ہے جس حرارت سے اٹھنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہے گو کس قدر کیوں نہ اٹھتی ہو اور اگرچہ وہ حرارت پوری نہ ہو مگر چونکہ بعد اطفائے حرارت اور غلبہ برودت کے تھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوتی ہے لہذا امید اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ترشی ڈکار کی بیشتر قطع لزوجت بلغم کا معدہ سے کر کے جب معدہ لزوجت سے پاک ہو جائے گا تب اساک اور ٹھہرنا غذا کا تا زمانہ ہضم جید پیدا کرتی ہے پس اب ستودگی ترش ڈکار کی دو راہ سے ہوئی ایک تو براہ دلیل

ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول میں بیان ہوا کہ ترش ڈکار پیدا ہونی حرارت پر دلیل
ہے دوسری براہ سبب ہونے کے یہ ترشی قاطع بلغم ہے کبھی یہ زلق معدہ قروح معدہ سے
یا قروح سے ان اعضا کے جو قریب معدہ کے ہیں عارض ہوتا ہے قریب کے اعضا کے
قروح سے چونکہ درد اور ایذا میں معدہ بھی متاذی بشرکت ہوتا ہے اور پہلے یہ شرکت
درد میں قروح سے ہوتی ہے اور یہ بات معدہ میں کمتر ہوتی ہے کبھی اسہال معدہ اور
ازلاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ معدہ شامل ایسے اخلاط رویہ کا ہے جو اسی معدہ
پر ریزش کر کے تمام بدن سے گرتے ہیں پس طعام اور غذائے ماکول معدہ میں بگڑ
جاتی ہے کیسی ہی عمدہ قسم کی غذا کیوں نہ ہو اور اس کے آذف یعنی باہر نکال ڈالنے کی
اور معدہ سے جدا کر دینے کی حاجت ہوتی ہے پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی
قوی ہو یعنی اوپر کی جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف نہ ہو تو اس طرف اس غا کا اخراج
بذریعہ قے کے نہ ہو سکے گا بذریعہ اسہال نیچے ہی اترنا اس کا واجب ہوگا۔ اور بیشتر
براہ اسہال برآمد ہونا ان اخلاط فاسدہ کا اس وجہ سے نہیں ہوتا ہے کہ یہ اخلاط غذا کو
فاسد کر دیتے اور معدہ کو محتاج اس کے اخراج پر کر دیتے ہیں بلکہ اسی غذا میں ایک قوت
ایسی ہوتی ہے کہ معدہ اس کو مکروہ جانتا ہے لہذا اس غذا کو مع اور اشیاء یعنی اخلاط
کے ہمراہ اسی طعام کے دفع کر دیتا ہے یا ان کہ خود انہیں اخلاط میں بذاتہ (یا اسی نسخہ
غذا میں) قوت مسہلہ خواہ قوت مزلقہ یا مقطعہ مری اور بدذائقگی کے ساتھ ہوتی ہے
جیسے کثرت انصباب سودا کا نم معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہے پس ان اخلاط کی یہ کیفیت
سبب اسہال معدہ کی ہوتی ہے کبھی اسہال معدی بسبب ریاح اور نفع کے عارض ہوتا
ہے کہ یہ ریاح پیدا ہو کر ہضم کو فاسد کر دیتے ہیں لہذا وہی امر عارض ہوتا ہے جس کو ہم
نے بیان کیا ہے کہ (طبیعت غذائے غیر منہضم اور فاسد بہ سرعت براہ اسہال دفع کر
دیتی ہے اور قوت اعالی معدہ کی مانع قے کو ہوتی ہے) کبھی زلق معدہ کا کسی ایسی شے
کی وجہ سے نہیں ہوتا (جو علاوہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط مفسدہ رویہ جو

غذا سے مل کر دست آور ہوتے ہیں) بلکہ خود اسی غذائے ماکول کی وجہ سے نہ براہ کیفیت مزکورہ غذا کے ہوتا ہے بلکہ براہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہے اس لئے کہ غذا جس وقت بکثرت کھائی جائے قوت ماسکہ ومقہور کر کے جیسی کھائی گئی ہو ویسی ہی بجنسہ برآمد ہوتی ہے بلا تصرف ہضم کے اور کبھی اس وجہ سے ہوتا ہے کہ غذائے ماکول فاسد ہو گئی بسبب کثرت مقدار کے یا بوجہ کمی مقدار خواہ بے ترتیبی اور خراب ہونے ترتیب غذا سے چنانچہ کلیات میں اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے کبھی اسہال معدی بہ سبب ان دردہائے شدیدہ کے ہوتا ہے جو معدہ میں خواہ قریب کے اعضا میں ہوں کہ انہیں اوجاع کی وجہ سے ضعف قوت ماسکہ ہوتا ہے اور یہ اوجاع کبھی ریحی ہوتے ہیں اور کبھی ورم کی وجہ سے یا سوءمزاج مختلف سے معدہ کے یہ اوجاع پیدا ہوتے یں اور یہ سب اسباب درد کے خواہ نفس معدہ میں ہوں یا کرپیش کے اعضا میں ہوکر ان کی ایذ معدہ تک پہنچے اسہال امعا جو اسہال کہ بسبب امعا کے عارض ہوتا ہے لازم ہے کہ ہم پہلے تین امعائے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہی اس کو بیان کریں ہم کہتے ہیں کہ جو اسہال ان امعا کے سبب سے ہوتا ہے یا اس کے ہمراہ سحج یعنی خراش بھی ہو یا نہ ہو سحج سے مراد یہ ہے کہ سطح انتوں کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور چھلنے والی شے یا مواد حارہ صفراویہ ہیں یا مواد دموی جو تیز اور باحدت ہوں خواہ مواد صدیدی ہوں یا مدہ ہو یا درد کے اقسام سے ہو جو خاص امعا سے پیدا ہوتے ہیں خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہیں ار امعا تک پہنچ کر خراش مزکور پیدا کرتے ہوں اور اسہال کبدی بھی سحج میں اس طرح ہے چنانچہ بیان پورا پورا اس کا ہو چکا ہے اور جو اسہال کبدی بسبب ورم کے پیدا ہوتا ہے اس میں سلامت مریض کی زیادہ مترقب ہے بہ نسبت اس اسہال کبدی کے جو ضعف جگر سے عارض ہو اور علاج کے قابل بھی وہی وری زیادہ ہے سحج اور اسہال طحالی اور مراری اور سدی اور جو اسہال کہ قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہے اور قروح مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ سب اقسام اور ہر واحد

ان کا اسی میں داخ ہے کہ مادہ اسہال دوسری جگہ پیدا ہو کر (امعا میں پہنچتا ہے اور اس وقت ہمارا کلام ایسے اسہال میں نہیں ہے بلکہ اب تو ہم اسی اسہال میں گفتگو کرتے ہیں جس کا مادہ خاص امعا میں پیدا ہوتا ہے اور یہ قسم یعنی اسہال معائی یا تو ورم امعا سے پیدا ہوتی ہے اور یا بسبب اندع مرار کے امعا میں خواہ بسبب خون کے جو کہ جگر سے امعا میں ریختہ ہوا ہی اور حرارت اس خون میں زیادہ ہے خواہ بسبب کھل جانے کسی رگ کے اوپر کی طرف امعا سے خواہ نیچے امعا کے یدا ہوتا ہے تا کہ ان کہ کسی دوائے سہل نے امعا کو مجروح کر دیا ہے جیسے کہ تخم حنظل کا یہی اثر امعا میں ہوتا ہے یا قلاع یعنی او کھڑ جانے قروح ہے جو باعفونت ہوں خواہ مڑ جانے قروح سے یا ایسے قروح جن میں عفونت نہ ہو یا ایسے قروح جن میں چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو معار غلاظ میں ہوں اور ان امعا میں قروح کا ہونا اسلم ہے یا ان کہ یہ قروح معاء وقاق میں ہوں اور نہایت صعب اور دشوار ہیں خصوصاً جو قرحہ معار صائم میں پڑے پس یہ قرحہ تو شائد کبھی اچھا نہیں ہوتا جائے کہ اگر معاء صائم پھٹ جائے کہ اس کے التیام کی تو کس طرح امید نہ ہوگی اس لئے کہ رگوں کی اس امعاء میں کثرت ہے اور حبشار حجم بھی اس اس کا بڑا ہے اور جس اس کا باریک ہے اور مرار خالص مرارہ سے بے آمیزش کسی اور خلط کے اسی آنت میں جاتا ہے اور اس سبب سے کہ اس کا ماؤف بڑا اضرار اور سخت ایذا وہی کرتا ہے اس لئے کہ اس آنت کو عضو رئیس یعنی جگر سے قرب ہے اور کوئی آنت اس قدر جگر سے قریب نہیں جتنی کہ صائم ہے اور دوا بھی معاء صائم میں ٹھہر نہیں سکتی بلکہ جلدی پھسل کر نکل جاتی ہے۔ قروح امعا میں یا تو خراش سے ثفل کے پیدا ہوتے ہیں یا تیزی سے مرار کے یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چسپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت معا میں ہو کر جب وہ خلط وہاں سے جدا ہوتی ہے قرحہ ڈالتی ہے خواہ اورام کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جو مواد مختلفہ اور موذی کو شامل ہوں اور ان کا گزر امعا کی طرف ہو قرحہ پیدا ہوتا ہے جو قسم سحج سوداوی کے ابتداء واقع ہو وہ قتال

اور مہلک ہوتی ہے اس لئے کہ وہ قسم سرطان متعفن ردیلیل ہوتی ہے اور جو قسم اسہال سوداوی کی آ کرحمیات میں ہو وہ زیادہ تر مہلک ہے اگر چہ بھی اس سے خراش اور سحج نہ پیدا ہو بلہ ابھی فقط اسہال سوداوی ہوتا ہو خصوصاً وہ اسہال آ خرحمیات کا جس کے زمین پر گرنے سے زمین پھد پھدا جائے اور بو اس کی کھٹی ہو اگر چہ ابھی قوت مریض باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداوی اگر چہ حالت صحت میں بھی ہو جب بھی قاتل ہو اس لئے کہ ایسے اسہال سوداوی تصور کرنا چاہئے جس کو طبعیت نے براہ تدبیر بدنی دفع کر دیا ہے اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید عافیت کی ہوتی ہے۔ قرحہ کے سبب سے سہال کبھی بعد ورم کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک شے قاشر یعنی پوست اوکھیڑنے والی اور فارو یعنی چھیلنے والی سے ابتداً پیدا ہوتا ہے مثلاً جیسے کسی دوائے سہل یا غذائے بالزوجت سے جو پہلے تو امعا میں چپک جائے اور پھر چھلتا ہوا امعا سے یا کوئی غذائے سخت کہ اس کے گزرنے سے خراش اور سحج پیدا ہو کبھی چند اخلاط سے جنھوں نے پہلے اسہال پیدا کیا پھر اس کے بعد قرحہ ڈال دیا تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اسہال مراری اگر دو ہفتہ برابر رہے قرحہ ڈال دیتا ہے اور اسہال بورقی سے بعد ایک مہینہ کے اسہال سوداوی سے بعد چالیس روز کے قرحہ پڑتا ہیا ور اس سے زیادہ مدت کے بعد بھی لگتی ہے۔ اکثر اوقات امعا میں مریض یہاں قروحی کے سوراخ پڑ جاتے ہیں پس مر جاتا ہے اور بیشتر کوئی مریض جو قوی ہوتا ہے اس زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہے اور ثفل اس کے شکم میں جمع ہوا کرتا ہے اور مثل مستسقی اس کے شکم کی صورت ہو جاتی ہے پھر بعد اس کے مر جاتا ہی لیکن اکثر بیماروں کا تو یہی حال ہے کہ جب قروح کی روایت یہاں تک پہنچے کہ جو ہر امعا سے کوئی ٹکڑا ذی حجم اور با جسامت نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہنچاوے اور اس کی شرکت اسقاط قوت میں زبوں حالی معدہ کی بھی کرے (یا یہ مطلب ہے کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہو جائے) پھر موت تک بھی ضرور پہنچا دیتا ہے چہ جائے کہ جب کسی آنت میں ثقبہ اور سوراک پڑ جائے اور خصوصاً اوپر کی آنتوں

میں سے کسی آنت میں اگر سوراخ پڑے ایک گروہ اطبا نے ذکر کیا ہے کہ بعض بیماروں کے کسی امعاء سفلی میں سوراخ ہو گیا تھا اس کے بعد شکم اور مراق میں سوراخ پڑا بسبب ایک ورم کے جو محاذی ثقبہ معاء مذکور کے مراق اور شکم میں عارض ہوا تھا اور بشرکت اسی عفونت اور آفت کے جو معاء مذکور میں سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم اسی جگہ پر تھا جہاں سوراک معاء مذکور میں پڑا تھا اور فضلہ براز اسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا یا ان میں یہ شخص زندہ رہا (اور زمانہ دراز تک نہ مرا) اور یہ حکایت بھی اگرچہ از قسم ممکنات بعیدہ ہے ان زیادہ تر مستعبد یہ ہے کہ فضلہ براز فضاء شکم کی طرف جاتا رہا اور ریض نہ مرا اطبا کہتے ہیں کہ اگر سوراخ آنت اور شکم میں بمقابلہ معار صائم پڑ جائے بھوک بالکل جاتی رہے گی اور کوئی شے کھانے پینے والی معدہ میں نہ ٹھہرے گی اور مریض مذکور دبلا ہو جائے گا اور پیٹ اس کا پھول جائے اور پھر مر جائے گا۔ اصناف سحج کے سات ہیں (۱) دموی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) مدی (۵) خراتی (۶) زبدی (۷) قشاری۔ ان میں سے سحج مری اسلم ہے اور علاج سے اس کا تدارک ہوسکتا ہے اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقہ اور جمائے غب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے اور اکثر بحران ان امراض کا اسی سحج کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جو سحج مدی کہ مدہ کے اخراج سے شروع ہو پس اس کا سبب یا تو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ ورم احشا کا ہوگا۔ کہ طبیعت نے اس مادہ کو یعنی سدہ کو امعا کی طرسے دفع کیا ہے اور یہ قسم سحج مدی کی اسلم اقسام ہے اور دراصل یہ قسم سحج معوی کے اقسام میں داخل نہیں ہے کہ امعا سے اوپر کا مادہ آتا ہے اور اکثر انجام کار اس کا بھی سحج معوی کی طرف ہو جاتا ہے اور اس سے دوسری قسم کا فساد اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ اس سے اسہال مدی ہوتا ہیکہ پھر بند نہیں ہوتا ہے اور اکثر قیح مدی اس میں برآمد ہوتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ خون بھی۔ یا یہ کہ سبب سحج مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ اک نہ ہو اور نہ اعضائے باطنی میں ورم نفج یافتہ ایسا ہو جس کے شگافتہ ہونے کا شبہ ہو پھر اس وقت یہ سحج کسی سرطان

متعفن سے جو اندرونی اعضا میں حادث پیدا ہوا ہے پیدا ہوگا اور اس قسم کے سحج سے نجات نہیں ہو سکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کوفتہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا وغیرہ اس کو پہنچتی ہے اور سکون کثرا سے نصیب ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ خود مرض سرطان بذاتہ دشوار ہے اور صعوبت اس کی زیادہ ہے سحج صدیدی یا تو ذوبان سے پیدا ہوتا ہے یا رشح اور ٹپکنے سے ایسے ورم کے جو رو براہ تفیح اور پختگی کے ہو گیا ہو اور اکثر سحج صدیدی اقسام معوی سے نہیں ہوتا ہی سحج دموی کے بعض اقسام دفعتہً پیدا ہوتی ہے اور بعض قسم اندک اندک پیدا ہوتی ہے پہلی قسم جو دفعتہً پیدا ہو کسی رگ کے منہ کھل جانے سے اور انحلال فرد سے حادث ہوتی ہیاور اگر اس کے ہمراہ ہوں اور کبھی سحج دموی امعاء سے بھی ہوتا ہی اور درد نہیں ہوتا یہ اس وقت ہو گا جب منہ رگہاے امعا کے کھلنے سے خون جاری ہو اور کوئی سبب دوسرا ان کے منہ کھل جانے کا نہ ہو اور یہ اسہال خونی اسلم ہے اگر فصل شتا ہنوائے شمالی یابس پر شامل ہو اور اس کے بعد ربیع مطیر جنوبی آ جائے یعنی فصل ربیع میں بارش ہو اور دکھنہری ہوا چلے اور صیف مطیر بعد ربیع شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کی کثرت ہو گی اس طرح اگر شتا رجنوبی ہو اور ربیع شمالی قلیل المطر جس میں بارش کم ہو تپ بھی اسہال خونی کی کثرت ہو گی خصوصاً ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عمدات میں اور اگر ضعیف ایسی کہ جس کی راتوں میں سخت گرمی پڑتی ہے بعد ربیع شمال کے آئے اور شتا جنوبی چلنے کے اور کثرت بارش کے ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ یہ دونوں یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہیں اور مسامات کو سست اور ڈھیلا کرتی ہے خصوصاً اگر پہلے خراط آئے بعد اس کے صرف خون آنے لگے اس لئے کہ یہ صورت خاص دلالت کرتی ہے کہ مرض جرم امعا تک در آیا ہے۔ سحج خراطی بسبب انخراط اور سوتنے سطح امعا کے پیدا ہوتا ہی اور سحج مخاطی ایک رطوبت غلیظہ سے عارض ہوتا ہے پس اگر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ میں اور ایک قسم خاص میں اور حمیات کے جس کو ہم باب حمیات کتاب چہارم میں بیان کریں گے اور حمیات دبائیہ

میں بھی عارض ہوتا ہے اکثر یہ اسہال جب حمیات دبائیہ مین عارض ہوتا ہے زبدی میں ہوتا ہے۔ سحج قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے مگر معدہ کے قروح کے اسہال قشاری میں سحج امعا نہیں ہوتا ہے پھر اگر سحج بھی اس کے ہمراہ ہو تو خاص طبقہ لائے امعا سے ہوگا اب اس مرض کا فرق کہ امعاء غلاظ سے ہے یا امعاء دقاق سے پس ہمیشہ اس مادہ کا غلیظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہے کہ امعاء غلاظ سے ہے اور کبھی کثرت مقدار سے بھی اسی پر دلالت ہوتی ہے اور ضد اس کی یعنی رقیق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اس کا اکثر اس پر دلالت کرتا ہے کہ خراش سے امعاء دقاق پیدا ہوا ہے۔ یہ قشارات یعنی چھلکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہیں اور اکثر خروج ان کا بروقت حقنہ لینے کے ہوتا ہے ایسے ادویہ کا حقنہ جن میں قوت غسالہ زیادہ ہو۔ بقراط کہتا ہے حلقہ عیسط یعنی سیلا اور ریا صاف کدورات وغیرہ سے جو سوداوی ہو کبھی زائل نہیں ہوتا۔ اور پھر بقراط کہتا ہے اگر دست رقیق مثل پانی کے آتے ہوں اور پھر غلیظ مثل مرہم کے آنے لگیں یہ بھی ردی ہے جس وقت بعد استسقا کے اسہال پیدا ہو خصوصاً بعد ایسے استسقا کے جو ورم جگر سے عارض ہوا ہے ایسا اسہال بھی ردی ہے اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہوگا کہ ہر وقت جاری رہے گا پس سوائے مائیت استسقا کے اور رصوبات کو براہ دستوں کے خارج کرے گا اور بند نہ ہوگا اس لئے کہ جو خلفہ بعد کسی مرض کے یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہو چنانچہ بقراط نے دوسری جگہ پر کہا ہے کبھی ہمراہ استسقا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہے جو بند نہیں ہوتا اس لئے کہ ان دستوں سے مائیت اور رطوبت استسقا کی دفع نہیں ہوتی بلہ ایسی رطوبت دفع ہوتی ہے جن سے تمام بدن میں ضعف پیدا ہوتا ہے کبھی سحج اور قروح امعا سے بھی استسقا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو شکایت مفص یعنی ڈوڑ کی ہو اور اس کے ہمراہ کزانہ اور قے اور ذہول عقل بھی ہو یہ سب اعراض اس کی موت پر دلیل ہوں گے۔ کتاب قبریہ بقراط میں لکھا ہے کہ جس شخص کو ذوسطاریا عارض ہو اور اس کے

بائیں کان کے پیچھے ایک قرزونی سیاہ مثل مٹر کے دانہ کے ظاہر ہو اور باوجود اس کے اسے پیاس بھی عارض ہو بیسویں روز مر جائے گا اور اس سے یادہ بچ نہیں سکتا ورنہ نجات اس کو مرض سے ہو سکتی ہے مابین اس میعاد کے۔ لیکن جو اسہال امعا سے پیدا ہو اور اس میں سحج دردنہ ہو (اور خون نہ ہو) اور بدن سبب قوت امعا کے ہو یہ اسہال زلق المعدہ کے اسباب میں شریک ہوگا مگر جو اسہال کہ وہ پگھلنے قروح امعا سے پیدا ہوا کثر حدت سے اسی مادہ کے ہوگا جو معدہ میں ہے بلکہ شائد و خلط سوائے معدہ کے اور کسی جگہ نہیں ہوتی ہے پھر اگر یہ مادہ قلاعیہ ہو یعنی خبث اور روارت اس کی مثل مادہ قلاع کے ہو اور جس مادہ نے اس کو پیدا کیا ہے وہ ہمیشہ سیلان کر رہا ہو ضرور انجام کار اس کا سحج دموی اور ایسے اسہال خونی کی طرف ہوگا جو قوی ہے اور اس مادہ کے شریک لزدم سبب میں (یعنی اس مادہ کے موثر اسہال ہونے مین بر سبیل وجوب اور لزوم کے) قوت ایک دوائے سہل کی ہوگی جو منہ میں ان رگوں کے ہے جو امعا کے واسطے مخصوص ہیں اور انہیں رگوں کی منہ میں وہ قوت ادویہ مطلق اور لتھڑی ہوئی ہے لہذا اسہال پیدا کرتی ہے جو اسہال بسبب ضعف معا اور معدہ کے ہو اور اس کا نام مادہ بطن رکھا گیا ہے اور اکثر سبب اس کا ضعف اور قروح اور ایذاب قروح یعنی پگھلانا انہیں قروح کا ہوتا ہے اور بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اس خون سے جو ریزش کر رہا ہے کس قدر شکم میں بستہ ہو جاتا ہے اس کے بستہ ہونے پر ناگاہ دفعتہً برد اطراف اور نفخ شکم دلیل ہوتا ہے اور سقوط قوت اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے جو اسہال ورم سے معا ر مستقیم کے (جو چھٹی آنت ہے) پیدا ہوتا ہے اس کے اقسام سے ایک قسم وہ ہے جو ہمراہ درد کے ہوتا ہے اس کا نام زحیر یعنی پیچش ہے اور زخیر وجع تمددی و انجرازی ہے جو معاء مستقیم کو عارض ہو یعنی اس دردیں کھچاؤ اور انجراز ہوتا ہے اور بعض قسم مین اس کے درد نہیں ہوتا ہے پیچش کے جملہ اقسام اور اسباب زحیر کا سبب یا تو ورم حار ہے جس سے کوئی چیز بہتی ہو (۲) یا ورم صلب یعنی سوداوی (۳) یا استرخا اور ڈھیلا ہو جانا عضلہ کا کہ اس عضلہ

مستر خیہ کے ساتھ مقعد بھی باہر نکل آئے (۴) یا تمدد اور کزاز عارض ہو کر اس عضلہ کو جو براز کا عصر کر کے اخراج کرتا ہے جانب مقعد میں عارض ہو کر اسی عضلہ کو اس کے فعل سے باز رکھتا ہے (۵) یا فضلہ شور اور بورقی یا کیموس غلیظ ہے جو اقوام براز خواہ اندرون امعا کے داخل ہوتا ہے (۶) یا ذوسنطاریا کہ تبعت سے اس کے بعد زحیر پیدا ہوتی ہے (۷) یا برودت کا اثر عضو مخصوص یعنی مقعد کو پہنچے اور زحیر واقع ہو (۸) یا زمانہ دراز تک بیٹھے رہنے سے واسطے براز کے کسی سخت مقام پر (۹) یا غلیظ اور سخت ہونا براز کا (۱۰) یا اخلاط حارہ (۱۱) یا نواصیر (۱۲) یا بواسیر (۱۳) یا شقاق۔ (۱۴) یا قروح اور تاکل (۱۵) یا ثفل کا تحبس ہونا یہ پندرہ اسباب زحیر کے باستقرار اور تجربہ معلو ہوئے اور اکثر اوقات پیچش خلط مخاطی سے ہوتی ہے اور بعد مخاطی ہونے کے پھر خراطی ہو جاتی ہے۔ پھر خون ٹپکنا عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی زحیر میں ایک شے مثل پتھر کے خارج ہوتی ہے جیسا کہ بعض اطبا نے ذکر کیا ہے اور جالینوس اس حکایت کو مستبعد جانتا ہے اکثر زحیر ایسے بلغمی مزاج والوں کو ہوتا ہے جن کا بلغم یا عفونت ہو اس لئے کہ بوجہ عفونت اس بلغم کے اثر اس کا معاء مستقیم میں باقی رہ جاتا ہے بروقت گزرنے اسی بلغم کے جو ہر وقت معاء مستقیم میں ہو کر گزرتا ہے پھر اس کے بعد لزج اور چسپندہ موذی ہو جاتا ہے اور بیشتر مریض کو تو ہم اس بات کا ہوتا ہے کہ اس کی مقعد میں نمک بھرا ہوا ہے۔ خواہ کوئی شے بورقی چھڑکی ہوئی ہے اور بعد ازاں اس مریض کو پیچش عارض ہو کر اس مرض وہمی یا واقعی سے نجات بلحاق ہے بشرطیکہ یہ تو ہم اس کو مع عروض پیچش بعد تو ہم مذکور کے بعد ذوسنطاریا کے خواہ متولد مرض ذواسطاریا سے ہمراہ ذواسطاریا کے نہ ہو کہ اس وقت فقط زحیر کے واقع ہونے سے نجات نہ ہوگی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مقعد خواہ معار مستقیم بڑھ جاتی ہے خواہ ان میں سے کسی ایک میں تمدد اور کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ پس عضل معاء مستقیم کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ جو فضلہ اس میں آتا ہے اس کو حبس نہیں کر سکتی ہے جیسے کہ اس کو یہ امر بھی عارض ہوتا ہے کہ مقدار بڑھنے کی وجہ سے

قادر اتارلے پر کسی فضلہ کی اپنے اوپر کے اعضائے نہیں رہتی ہے جو زحیر خاص مقعد سے پیدا ہوتی ہے اور درد اس میں نہ ہو اس میں فقط خون بر آمد ہوتا ہے اور کچھ نہیں اور اکثر ایسی پیچش بر سبیل دفع طبیعت کے واسطے اس فضلہ کے ہوتی ہے جو بدن میں موجود ہو۔ غذاؤں کا اور محصور ہونا اسی فضلہ کا بدن میں اس کے چند اسباب ہیں کہ فضلہ غذاہائے مختلفہ کا ہو یا بسبب قطع ہو جانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب حبس فضلہ جو باب کلیات میں بیان ہو چکی ایسی پیچش مناسب نہیں کہ بند کی جائے مگر ان کہ خوف سقوط نبض اور سقوط قوت کا ہو اس وقت مجبوری سے بند کرنا چاہئے۔ یہاں تک جس قدر بیان ہوا یہ اسہال پیچش کے وہ اقسام تھے جو امعاء شش گانت پیدا ہوتے ہیں۔ اب وہ اسہال جو تمام بدن سے پیدا ہو یا تو بر سبیل بحران کسی مرض کے ہوگا اور اس وقت قوت دافعہ قوی ہوگی یا بسبب سقوط قوماسکہ کے جس طرح کہ شخص خائف کو جو کود کر کسی شے کو پکڑنا چاہے خواہ مایوس یعنی رنجیدہ اور اندوہگین مبتلائے پاس کو (یاسلول) اور مدقوق کو آخر عمر میں ان کے جب زمانہ موت قریب ہو عارض ہوتی ہے یا بر سبیل ذوبان کے ہو اور ابتدا میں اس کے فضلہ رقیق بر آمد ہوتا ہے بعد اس کے خاثر یعنی کس قدر غلیظ اور لودہ ہو جاتا ہے اور بھوک زیادہ ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور حمیات پیدا ہو جاتے ہیں اور بیشتر متلی اور دشواری سے پیساب کا ہونا اور ریاح اور قراقر اور تیرگی رنگ اور برد اطراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہیں یا یہ زحیر تمام بدن سے پیدا ہونے والی استحالہ اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات رویہ اور سموم ضارہ کے یا بر سبیل نفض اور دور کرنے طبیعت کے ہو امتلاء شدید کو جو بوجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اس وجہ سے کہ سیلان معتاد کی احتباس ہو جائے خواہ کوئی عضو کٹ جائے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تحلل رطوبات کا بدن سے کم ہوتا تھا اس وجہ سے اجتماع مواد کا زیادہ ہو گیا خواہ اقسام احتباس کے جن کو فن کلیات میں پہنچان چکے ہیں خواہ تراکم اور ربستہ ہو

کر رک جانا تخمہ ہائے کثیرہ جو دفعتہً ہوا اور بند ہو گیا پس رجوع کرے بطریق مادہ حار کے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از قبیل ہیضہ کے ہے جس کو جداگانہ لکھیں گے خواہ نفوذ غذا کا بسبب سدہ ہائے عروق کے بدن میں نہ ہوتا ہو اور ان صورتوں کے علاوہ اور بھی ہو سکتی ہیں جن سے زحیر پیدا ہو سکتی ہے ہیضہ کا بیان ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی ہے جو خام اور غیر ہضم شدہ ہوں اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انہیں مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے براہ امعا کے پوری ہوتی ہے کہ یہ مواد اسی انفصال کے رجوع کرتے رہتے ہیں اور بدن سے خارج ہوا کرتے ہیں قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اس لئے غذائیں جب خام رہ جاتی ہیں اور کوب ہضم نہیں ہوتی ہیں ایسے اخلاط کی طرف ان کا استحالہ ہوتا ہے جو بدن کو موافق نہ ہوں یعنی مناسب تغذیہ بدن کے نہ ہوں اور طبعیت بدنی ان غذاؤں کے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے اس لئے کہ وہ غذائیں طبیعت پر ناگوار اور گران بار ہوتی ہیں پس ان کے دفع کرنے کی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہے کبھی قے مراری اور مائی اور بعض اوقات میں رنگاری قے کے ذریعہ سے اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت ان کو دفع کرتی ہے جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت اس ہیضہ کے جو متواتر خاد غذا اس کے بعد پھر دوسرا افساد غذا حاض ہو کر پیدا ہوا ہے۔ ہیضہ ردی اور مہلک ابتدا اور اول میں منیف ہوتا ہے پھر بعد اس کے درد اور مروڑ اٹھتا ہے جو معدہ اور امعا میں اس طرح ہوتا ہے کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مروڑہ چڑھتا ہے بسبب کثرت ایذادہی انہیں اخلاط حارہ اور تیز کے جو امعا کی طرف روبراہ ہو رہے ہیں۔ اور جاتے ہیں اکثر لوگوں کو قے اور دست ساتھ ہی آتے ہیں پھر جس وقت یہ فضول ردی دفع ہونے لگتے ہیں ان کی تبعیت سے اخلاط صالحہ بدن کے بھی نکلنے لگتے ہیں جیسا کہ استفراغ کے ابواب میں بیان ہو چکا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ جب شروع مرض ہذا کا ہوا اسہال مراری پیدا ہوتا ہے پھر اس کے بعد مائی خالص جس کو عوام پانی سے پتلے دست آتے بولتے ہیں

عارض ہوتا ہے مگر بدبو ضرور ہوتا ہے پھر پیشتر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ مثل غسالہ لحم یعنی گوشت آب تازہ کے دستوں کا رنگ اور قوام نظر آتا ہے جس میں چکنائی کی بو ہوتی ہے اور کبھی اسہال خراطنی بھی آخر درجہ میں ہوتا ہے بعد اس کے نوبت نہایت پہنچتی ہے کہ نبضیں ڈھیلی ہو جائیں خواہ چھوٹ جائیں اوت تشنج تمام بدن کا اور سرد پسینا آنے لگے تا کہ موت واقع ہو جائے۔ ہیضہ والوں کو پیاس زیادہ لگتی ہے اور جس قدر پانی پلایا جائے ان کے معدہ میں پہنچ کر گرم ہو جاتا ہے اور قے کر دیتے ہیں۔ پیاس پر صبر کرنا ان لوگوں کو زیادہ مفید ہے۔ بہ نسبت سیراب ہونے کے۔ اکثر ان لوگوں کی نبض کی حرکت باطل ہو جاتی ہے بر سبیل ضغط اور گنگی کے اور بسبب زیادہ ایذا پہنچنے کے جو اعراض فاحشہ یعنی کھلے اور نمایاں اعراض سے ان کو ایذا پہنچتی ہے۔ پھر جس وقت اعراض مذکورہ میں سکون پیدا ہوتا ہے نبض اپنی اصلی حالت کی طرف عود کرتی ہے اور چلنے لگتی ہے جو شخص خوگر ہیضہ کا ہو اس سے اس قدر خطرہ ہیضہ کا نہیں ہے بہ نسبت اس شخص کے جو خوگر نہ ہو اور پہلی پہل اسے یہ مرض لاحق ہو ہیضہ لڑکوں میں تا سن صبی زیادہ ہوتا ہے اکثر ہیضہ فصل گرما اور خریف میں عارض ہوتا ہے اس لئے کہ ضعف ہضم ان دونوں فصلوں میں زیادہ ہے اور جاڑوں میں اور ربیع میں ہیضہ کمتر پیدا ہوتا ہے بھی بکثرت عروض ہیضہ کا نہار منہ سرد پانی پینے سے ہوتا ہے جو بعد غذائے غلیظ شبینہ کے پیا جائے خصوصاً روزہ افطار کر کے جو پانی پیا جاتا ہی اس کے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہے۔ خوبانی اور خربوزہ بھی اکثر اس کا تناول کرنا ہیجان ہیضہ کا کرتا ہے۔ اکثر ہیضہ بند ہو کر مادہ ہیضہ کا اعضائے بول کی طرف رجوع کرتا ہی پس حرقت بول پیدا ہوتی ہے جو اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدن میں عارض ہوتا ہے اور یہی اسہال سددی کے نام سے مشہور رہے یہ وہی اسہال ہے جس کا نام اس حال دوری بھی ہے یہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ رگہائے مفسدہ یعنی جن رگوں مکیں فساد غذا کو عارض ہوتا ہی ایک مدت معلومہ میں فاسد غذائے ممتلی اور پر ہو جاتی ہیں جہاں تک ان کو تحمل ہے پھر پلٹ کر اسی

غزائے فاسد کو براہ اسہال استفراغ کرتی ہیں اور درمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہے جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہے اکثر یہ مدت تحمل عروق کی بیس روز کے شمار میں آئی ہے اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہو جاتا ہے بسبب ان ہی اسباب کی قلت اور کثرت کے جو معلوم ہو چکے ہیں جو اسہل بسبب غذاؤں کی پیدا ہوتا ہی ایک مرتبہ تو اسے ہم باب معدہ میں بیان کر چکے ہیں پھر کچھ خوف نہیں اگر یہاں دوبارہ اسے بیان کریں اور اس کی شرح اور بسط بیان میں زیادہ ہو جائے پس ہم کہتے ہیں جو اسہال غذا سے پیدا ہو یا غذائے ثقیل اس کا سبب ہو خالی معدہ پر اس کا بوجھ زیادہ پڑتا ہے لہذا طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی اور براہ اسہال دفع کرتی ہے یا ان کہ مقدار اس غذ کی کثیر ہوتی ہے وہ بھی بوجہ ثقل کے براہ اسہال دفع ہو گی اور نیچے کی طرف اتر آئے گی یا اس میں لذع ہوتی ہے جیسے پیاز یا اس غزا میں قوت سمی ہو جیسے فطر یعنی چھین چھتر خواہ فساد کو جلد قبول کرتی ہے جیسے دودھ یا زیادہ رقیق ہو کہ معدہ سے مترشح ہو کر نکل جائے اور حبس اس کا باب کبد میں نہ ہو سکے خواہ اس کی رطوبت اور لزوجت ایسی ہو کہ پھسل کر جدا ہو جائے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جائے کہ غزا کو اکھیڑ دے اور پھسل کر باہر نکل آئی خواہ اخلاط بالزوجت سے معدہ وغیرہ میں مل جائے جیسے بلغم یا اخلاط جالبہ سے ملے جیسے صفرا یا غذائے کذب ہو یہ وہ غزا ہے کہ مقدار میں زیادہ اور غذائیت اس کی کم ہو جیسے ترکاریاں۔ یا ترتیب خورش طعام کی ایسی خراب ہو جو ازلاق پیدا کرے جیسے پہلے کھانا غذائے نرم اور سبک اور زود ہضم اور مزلق کا اور تاخیر یعنی پیچھے کھانا غذائے قابض اور عاسر کا یا پیچھے کھانا غذائے سریع الاتحالہ کا کہ اپنے نیچے کی غذا جو معدہ میں پہلے پہنچ چکی اسے یہ غذا فاسد کر دیتی ہے اور طبیعت کو خواہشمند اس کے دفع کی طرف کرتی ہے۔ جو اسہال بسبب ہوائے محیط کے عارض ہوتا ہی اس کی یہ صورت ہے کہ ہوائے گرم محلل ہو کر بارد شے کی تخفیف کرتی ہے اور ہوائے بارد جمع کر کے تخفیف کرتی ہے اور ہوائے جنوبی اور کثرت بارش اور بلاد جنوبیہ

سے اسہال پیدا ہوتا ہے اور کبھی بعض قسم سے ریاح جو فساد ہضم پیدا کر دیتے ہیں اور تحریک غذا کرتے ہیں باہن سبب اسہال پیدا کرتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے کہ جو گ الثغ ہیں ان کو ذرب بکثرت عارض ہوتا ہے اور مراد بقراط کی الثغ سے وہ لوگ ہیں جو حرف راء مہملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکیں سبب اس کا حکم ہے کہ رطوبت کا ان لوگوں کے بدن میں غلبہ ہوتا ہے اور اعضائے عصبی پر اور ان کے معدہ پر بشرکت دماغ کے خواہ یہ کہ خواص بسبب رطوبت دماغ وغیرہ کی ذرب بکثرت عارض ہوتا ہے یہ لوگ بھی اسی قابل ہیں کہ اگر ان کو ہل دیا جائے بہت نرم اور ضعیف ادویہ سے مرکب ہو۔ ایضاً بقراط کا قول ہے جو شخص اپنے سن شباب میں نرم طبیعت ہو خواہ اس کی طبیعت میں قبض رہا کرے پس جب سن شیخوخت کو پہنچ جائے گا جوانی کے سن کی نسبت اس کے بالصند ہو جائے گی مگر جس شخص کو جوانی کی سن میں ہمیشہ نرمی طبیعت رہے اب یہ شیخوخت میں اس کا ہمیشہ نرم طبیعت رہنا مناسب نہ ہو گا جو خلفہ بعد کسی مرض شدید کے ناگاہ عارض ہو پس وہ دلیل موت کی ہے اس لئے کہ وہ خلفہ فساد طبعیت پر دفعتہً عارض ہو جائے گی دلیل ہے اسہال زلقی اور زلق معدہ کے فرق پر تھوڑا سا ہضم کا ہونا دلیل ہوتا ہے جو اسہال زلقی میں ہوتا ہے ہے اور زلق معدہ میں بالکل نہیں ہوتا پس جب تھوڑا ہضم پا کر غذا معدہ سے اترتی ہے امعا میں کچھ نہیں ٹھہرتی ہے بلکہ بہت جلد خارج ہو جاتی ہے۔ پھر اگر سبب اسہال زلقی کا قروح امعا کے ہوں سحج اور خراش اس پر دلیل ہو گی اور جو شئے براہ براز دفع ہوتی ہے وہ بھی دلیل اس پر ہو گی پھر اگر وہاں پر بلغم لزج ہو وہی بلغم جو براہ براز کے خارج ہوتا ہے اس پر دلیل ہو گا اور ریاح اور قراقر بھی ہوں گے اور بلغم میں کوئی شئے پھیلتی ہوئی اور بڑھتی ہوئی محسوس ہو گی اور اس میں گرانی اور ثقل محسوس ہو گا۔ اسہال قروحی کی شناخت درد سے ہوتی ہے جو مکان معدہ سے نیچے محسوس ہو اگر زلق امعا قروح سے نہ ہو اور نہ بلغم سے ہو بلکہ فقط کسی سوءمزاج سے پیدا ہو اس پر دلیل نہ خارج ہوتا ان اشیا کا جو علامات قروح میں دلیل ہو گا اور نیز عدم خروج بلغم کا۔

فواق جس وقت مبطون کو عارض ہو خصوصاً جس شخص کو پیچش ہے پس یہ دلیل شریر ہے اس لئے کہ دلالت اس کی پیں ذابل پر ہے یعنی وہ خشکی جس سے ذبول پیدا ہوتا ہے جس وق بطون ضعیف کو غذا دی جائے اور نبض اس کی قوت پر نہ آئے اس کا علاج نہ کرنا چاہئے مبطون مرجاتا ہے اور حال اس کا یہ ہوتا ہی کہ اس کی نبض تھوڑی تھوڑی ساقط ہو جاتی ہے اور ردوی اور رلی ہوتی جاتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے اور عقل اس کی درست رہتی ہے پھر اس کے بعد اس کی نبض باطل ہو جاتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے پھر اس کے بعد مر جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو رنگ برنگ مختلف اقسام کے دست آئیں مراری اور زبدی اور طرح طرح کے دست بدرنگ اور بدصورت بے مزہ اور باوجود اخراج ایسے مواد کے ضعف مریض کو نہ ہو ایسے دستوں کو بند نہ کرنا چاہئے کہ بند کرنے سے امراض صعب اور اوژام خبثہ رو یہ یعنی مہلکہ پیدا ہوں گے۔

فصل بیان علامات اسہال کا کہتے ہیں کہ اگر بول حمیات صفراویہ میں سفید ہو اور اس کے ہمراہ علامات اور دلائل سلامت حال مریض یعنی عقل اور ادراک کا ثابت ہونا درد سرکا نہ ہونا وغیرہ وغیرہ پس اس وقت توقع اور امید تج امعا کی ہوتی ہے کہ مادہ اسفل کی طرف متوجہ ہے)بعد اس کے فرق درمیان اسہال دماغی اور معدہ کے یہ ہے کہ اسہال معدہ میں ترتیب اور انتظام اوقات کا بعینہ نہیں ہوتا کہ انہیں اوقات میں اس کا ثوران اور جوش ہو بلکہ برطبق تدبیر غذائی کے اس کی کمی بیشی ہو پھر اگر ہاضمہ ضعیف ہو کہ بلا ہضم غذا نکل آتی ہے اور اگر ماسکہ میں ضعف ہو جلدی اور بسرعت برآمد ہوگی اور اگر ماسکہ اور دافعہ دونوں میں ضعف ہو جلدی نکل آئے گی اور بمقدار کثیر دست نہ ہوگا دفعہ واحد میں بلکہ متواتر جلد آتا رہے گا اور تھوڑا تھوڑا ہوگا اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے ہوتا ہے اگر ضعف سوائے ہاضمہ کے درقوت میں ہو اس وقت جو فضلہ خارج ہوگا زیادہ غیر منہضم سارا نہ ہوگا بلکہ نکلے گا ور آنحالیکہ اس میں کس قدر ہضم بھی ہوگا جس قدر وہ غذا معدہ میں ٹھہری ہوگی اور جتنی دیر کے بعد خارج ہوئی ہوگی جو اسہال زلق

رطوبی سے حادث ہو اس کے ہمراہ رطوبات بھی برآمد ہوتے ہیں جو اسہال زلق ٹوری یا قروحی سے پیدا ہوتا ہی اس کے ہمراہ علامات قروح معدہ کے بھی ہوتے ہیں کہ قشاری تے کا ہونا اور دانوں کا منہ میں پڑنا اور درد کا موجود ہونا بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ جس شخص کو زلق الامعا کا مرض ہو پس تے اس کے لئے ردی اور مہلک ہے اور اس حکم کی علت مخفی ہے یعنی سبب روارت کا پوشیدہ ہے کچھ نہیں کھلتا۔ دماغی اسہال اکثر بعد نوم طویل کے ہوتا ہے۔ اور اس کی نوبتیں محفوظ ہوتی ہیں اور علامات نزلہ کے اس میں موجود اور فساد مزاج دماغ کا بخوبی واضع ہوتا ہے کتاب غریب میں لکھا ہے جس وقت زلق الامعا کے مرض میں پسلیوں پر پھنسیاں سفید سپید مشابہ دانہ نخود کے برآمد ہوں اور پیشاب کا ادرار ہو اور زیادہ مقدار سے پیشاب آئے اسی گھڑی میں بیمار مر جائے گا۔ اسہال کبدی کے علامات باب امراض جگر میں ہم ذکر کر چکے اس طرح اس اسہال کے جو ماساریقا سے پیدا ہوتا ہی طحالی اسہال اکثر سوداوی ہوتا ہے اور اپنی جگرہ اس کا بیان بھی ہو چکا۔ جو اسہال مثل دردی کے ہو اس کے واسطے جو علامات ردی اور سلیم ہیں دونون کو ہم بیان کر چکے اور اسہال میں اور وردی میں جو تفرقہ ہے اس کو بھی بتلا چکے اور ثابت کر چکے ہیں کہ یہ اسہال بروقت دردوں اور احوال خارج از طبیعت کے ہوتا ہے دیکھو باب امراض طحال کو اور اس مقام کو جہاں ہم نے اندفاعات جگر کا حال کھا ہے اسہال معوی جو امعا سے پیدا ہوتا ہے خونی ہو یا غیر دموی اس پر درد امعا اور مغص سے دلالت ہوتی ہی اور اسہال کبدی میں اور اس میں جیسا کہ معلوم ہو چکا یہی فرق ہے کہ اسہال کبدی مقدار میں زیادہ اور بکثرت اور اسکے واسطے نوبتیں اور مرات ہوتے ہیں اور ہر نوبت کی روایت اور خرابی نوبت سابقہ سے بڑھتی ہوئی اور ظاہر تر ہوتی ہے اور مضرت اس کی بہ نسبت فربہی بدن کے زیادہ تر اور علامات فساد جگر کے بخوبی ظاہر ہوتے رہتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حال خراطہ اور درد اور مغص کا شناخت میں اقسام اسہال کے بہت بڑی شے ہے جس کی طرف طبیب رجوع کر کے

دریافت کرسکتا ہے پس بروقت جود ہرواحد کے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ اسہال ضرورامعا سے ہے اوراگچہ کبھی بروقت نہ ہونے اس دلیل کے بھی اسہال امعاسی ہوتا ہے اور سحج اور اسہال خونی جوخاص اعاسے ہے وہ بھی اسہال معوی پر دالالت کرتا ہے اکثر اسہال خونی رگوں کے منہ کھل جانے سے ہوتا ہی اور ہمراہ اس کے سحج اس وقت ہوگا جب اس خون کی حدت سے قرحہ پڑ جائے اور بیشتر پہی تفرح پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اسہال خونی عارض ہوتا ہے اسہال معوی ہونے پرخراطہ اورحرارت دلیل ہوتی ہے اور اکثر قرصہ قلاعیہ ہوتا ہے اس ملیں خراطہ کاظہور بعد ایک وقت معین کے ہوتا ہے مگر زلق اور پسلن دردافزا مقام معلوم میں ہوتی ہے اور جوشے خارج ہوتی ہے مقدار میں تھوڑی تھوڑی متصل اورطولانی مدت ہیں برآمد ہوتی ہے۔قشار کا نکلنا اسہال میں بدون سحج کے دلالت کرتا ہی کہ یہ چھلکے معدہ سے آتے ہیں اور جوعضومعدہ کے قریب ہےاوردردمعدہ کے مع دیگرعلامات خاصہ جوباب معدہ میں مذکورہوے اس پر دلالت کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کراطہ اورجرادہ یہ دونوں دلیل قاطع وجورقروح پر ہیں اوراگران میں بوئے بدبھی آتی ہوتا کل اورمڑ جانے پر دلیل ہوں گے اوراگر باوجود اس بدبو کے خراطہ اورجرادہ سوداوی ہوں خوف اس امر کا ہوگا قروح میں سرطانیت بھی ہواورشناخت مکان قرحہ اورمحل آفت کی اورمبدا خون کے برآمد ہونے کی درد کی جگہ سے کرنی چاہئے کہ آیا دردناف سے اوپر ہے یا نیچے ناف سے ہے یا قوت وجع سے شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ درد امعاءوقاق کا شدید ہے کچھ ان کے درد میں اعضائے فوقانیہ بھی شریک ہوتے ہیں اورقشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہے کہ یہ چھلکے باریک ہیں یا موٹی اس لئے کہ موٹے چھلکے اکثر معاءغلاظ سے برآمد ہوتے ہیں اور باریک چھلکے اکثر گاہ معاءوقاق سے نکلتے ہیں۔اور بکثرت چھلکے اکثر معاءغلاظ سے اور چھوٹے چھوٹے معاءوقاق سے برآمد ہوتے ہیں۔اختلاط اور کمی بیشی آمیزش ان چیزوں کی جوہمراہ چھلکوں کے برآمد ہوتی ہی بھی دلیل تفرقہ پر ہوتی ہے

اس لئے کہ زیادہ آمیختہ ہونا ان رطوبات سے جن کے ہمراہ چھلکے برآمد ہوں دلیل اس پر ہے کہ قرحہ معاء علیا میں ہے اور جدا ہونا یعنی بے آمیزش ہونا دلالت کرتا ہے کہ معاء زیرین میں قرحہ پڑا ہے اور اکثر اوقات جو اسہال قرحہ معاز زیرین اور قرحہ مقعد سے عارض ہوتا ہے جب دست آتا ہے اس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہے کہ براز سے پہلی کون برآمد ہوتا ہے۔ جو زمانہ درمیان درد اٹھنے اور دست آنے کے جو اس سے بھی شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ اگر مابین ان دونوں زمانوں کے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحہ معاء دقاق میں ہے جو شے ہمراہ براز کے آتی ہے اس سی بھی شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ اگر وہ کیلوس ہو ایسا کہ مشابہ ماءاللحم کے پس قرحہ معاء وقاق میں ہوگا بدبو سے بھی اس کی شناخت ہوتی ہے اس لئیکہ معاء دقاق سے جو آتا ہے اس میں بدبو زیادہ ہوتی ہی درد سے بھی شناخت کرنی چاہئے کہ درد معاء دقاق کا بہت شدید ہوتا ہے خون کے ذریعہس ے بھی شناخت کرنی چاہئے جو اکثر نکلتا ہے اس لئے کہ جو خون معاء وقاق سے برآمد ہوتا ہے غسالی ہوتا ہے اور ذیل یعنی اصل براز سے نہیں ملتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مرض اگر قرح کا ہے اور پرانا ہو جائے اور جو کچھ نکلتا ہے اس کی مقدار معین ہو اور پھر درد ایسا ہو کہ اچھی طرح محسوس نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ قرحہ گندہ ہے اور چرک ریم وغیرہ اس میں زیادہ ہے۔ فرق سڑے ہوئے زخم اور چرک آلودہ ہیں جو متاکل نہ ہو یہ ہے کہ سڑا ہوا زخم زیادہ درد ناک ہوتا ہی اور جو رطوبت اس میں سے نکلتی ہے اس میں بدبو زیادہ آتی ہے اور کس قدر سیاہی لئے ہوئے بھی وہ رطوبت ہوتی ہے اور وسخ کی پیپ پانیس ے پتلی سپیدی مائل اور بدبو۔ جس وقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت کرے گا کہ قرحہ نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہو گیا اکثر قروح بعد اورام کے ہوتے ہیں جو پہلے تھے پس ایسے اورابذریعہ درد اور دیگر علامات کے (جن کو ہم بیان کریں گے اس طرح کہ ان اورام ہونے کا ریعہ شناخت وہی علامات ہیں) پہچانے جاتے ہیں اور اکثر اور

اسباب سے یہ قروح پیدا ہوتے ہیں جن کو ہم بیان کر چکے۔ پھر اگر سحج کسی رگ خواہ چند رگوں کے کھل جانے سے پیدا ہو اس سے پہلے کون خالص کا برآمد ہونا عارض ہوگا کہ جس میں بہت کم کسی اور شے کی آمیزش ہوگی اور بیشتر اس کے درد بھی ہوگا اور کبھی نہ ہوگا اور کبھی اس کے واسطے دورہ ہوگے جس طرح کہ اس سحج کے بھی دورہ ہوتے ہیں جو امعا سے حادث نہ ہوا ہو اور علامات امتلائی خون کے رگوں میں بھی ظاہر ہوں گے۔ پھر اگر ہمراہ بواسیر اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعا کے اوپر والے تینوں امعا میں حادث ہوں خون بدبو ہوگا اور اس کے ہمراہ خون سیاہ بھی آئے گا اور تھوڑا تھوڑا پے در پے بحسب امتلائے بدن کے اور جس قدر اس کا استفراغ طبیعت کر رہی ہو اور اگر رطوبات شور خواہ رطوبات بورقیہ سے یا ان کہ رطوبات غلیظ اور بالزوجت سے یہ سحج عارض ہوا ہے اس پر انہیں رطوبات کا پہلے خارج اور ریاح کا اور قراقر کا پیدا ہونا براز میں رنگ کا ہونا اور بذریعہ حس کے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک شے کسی مقام سے اکٹ راکر آ گئی ہے اور درد ایسا ہوگا کہ جیسے لازم اور ہروقت رہتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ایک وقت خاص تک اور ثقل کے مانند ایک شے اس کے ہمراہ محسوس ہوتی ہے اور خراطہ سے آمیزش بلغم کی ہوتی ہے اور اگر یہ سحج صفرا کی خراش سے پیدا ہوا ہو اسی خلط صفراوی کا پہلے خارج ہونا اس پر دلیل ہوگا اور خراطہ سے اس صفرا کا ملنا خواہ براز سے آمیزش اس کے رنگ کو فاسد کر دیتی ہے اور یہی کیفیت سوداوی دردی کی ہے خواہ سودائے سلیم کی کہ دونوں پر پہلے اسی قسم سودا کا خارج ہونا دلیل ہوتا ہے جو ملا ہوا اسی فضلہ سے برآمد ہوتا ہے جس کی آمد اس وقت ہو اس کی بو ترش ہوتی ہے زمین پر گرنے سے خمیر اور جوش سا آ جاتا ہے یا وردی سیاہ کہ اس میں سے بوئی ترش نہیں آتی اور نہ جوش زمین کا پیدا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ کرب شدید ایسا ہوتا ہے کہ بیشتر اس سے غشی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سبب سحج اور ذوسنطاریا کا اگر ابھی تک برقرار ہو اور ہمراہ خراطہ کے مثل صفر اور سودا اور خون باحدت

یا بلغم مغفن یا بلغم زجاجی کے یا خشک ثفل خارج ہوتا ہو پس ابھی مرض زمانہ تزید میں ہے بسبب لازم ہونے سبب کے یعنی سبب ہر وقت موجود ہے اور اگر سبب منقطع ہو جائے اور خراطہ یا جرادہ اور خون وغیرہ باقی رہے پس معلوم کرنا چاہئے کہ سبب تو منقطع ہو چکا اور سبب اور جو اثر کہ حاصل اس سبب سے ہوا تھا وہ باقی ہے اب اس وقت واجب ہے کہ علاج میں قصد ازالہ اسی سبب کا کریں علامات اسہال معوی کی جو دموی اور ردی ہے یہ ہوتی ہے کہ اس کے قبل (یا اس کے بعد) سحج ایذا دہندہ یا اسہال متواتر ہوتا ہی پھر اس کے بعد اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور تقلب نفس یعنی اوجھن پیدا ہوتی ہے اور خراط تک نوبت پہنچتی ہے اور اکثر مریض کی موت واقع ہوتی ہی جو اسہال دفعۃً بدن آفت کے جو اس کے بعد اشتہا وغیرہ میں پیدا ہو عارض ہوتا ہے وہ سلیم ہے اور اگر ثفل اس میں غلیظ ہو اس پر حال ثفل کا اور حادث ہونا اس کا ہمراہ مروڑ اور نکلنے ثفل سے جدا ہو کر برآمد ہوتی ہے جس وقت کہ ثفل غلیظ ہوتا ہے اور جس سبب سے ثفل میں خشکی پیدا ہوتی ہے وہ خفیف ہے اور طبیب براہ خطا گمان کرتا ہے کہ اس رطوبت کی آمد بطور اسہال کے ہے لہذا وہ حالسات دے کر اس رطوبت کی آمد بند کر دیتا ہے اور اس سوء تدبیر سے مریض کی ہلاکت پیدا ہوتی ہے ایسے رطوبات غیر اسہالی کی علامت یہ ہے کہ کوئی شے اس میں سے بروقت خطرہ اجابت اور زم ہونے طبیعت کے اور جدا ہونے ثفل کے یعنی بروقت آنے براز کے برآمد نہ ہو اور یہ علامت ہے کہ ثفل پہلے خارج ہو چکے اس کے بعد ثفل یا بسبر آمد ہو جو قسم اسہال کی اس قسم سے پہلے مذکور ہوئی (یعنی جو اسہال دفعۃً بدون درد شدید الخ) اکثر اس کی آمد بعد اسی ثفل کے ہوتی ہے جو خراش پیدا کرتا ہو اسہال زلق امعا کا اس میں اور زلق معدہ کو اسہال میں فرق یہ ہے کہ زلق امعا کا اس میں اور زلق معدہ کو اسہال میں فرق یہ ہے کہ زلق امعا میں تھوڑا سا ہضم طعام بھی ہوتا ہے پھر معدہ سے اتر کر امعا میں پہنچا وہاں پہنچ کر تھوڑی دیر بھی نہیں ٹھہرتا اور فوراً نکل جاتا ہے پھر اگر سبب اس زلق امعا کا قروح امعا ہوں سحج کا ہونا

اس پر دلیل ہوگا اور جو اشیا کہ قروح پر ان کے خارج ہونے سے دلالت ہوتی ہے اور اگر امعا میں بلغم لزج ہوگا اس پر وجود اسی بلغم کا دلیل ہوگا جو ہمراہ دستوں کے خارج ہوتا ہے اور ریاح اور قراقر کا ہونا بھی اس کی علامت ہے اور بلغمی میں احساس ایک شے پھسلنے والی کا ہمراہ ثقل کے ہوتا ہی پھر اگر زلق امعا نہ قروح کی وجہ سے ہو اور نہ بلغم سے بلکہ فقط سوء مزاج ہی اس کا سبب ہو دلیل اس پر نہ خارج ہونا ان اشیاء کا جو علامات قروح اور بلغم کے ہیں ہوگا۔ اسہال بدنی اور اسہال ذوابانی اس پر دلیل یہ ہے کہ احشا بحال ـــــ صحیح اور سلام ہوتے ہیں اور جو ایسے امور کہ مورث اسہال ہیں ان سے احشا بری اور پاک ہوتے ہیں اور بدن کا اشتعال اور حرارت بدن کی اور تپ کا لازم ہوتا جو دقیق اور باریک ہو اور اختلاف لون اور قوام کا اور بدبو پھر جو بہال ذوبان اخلاط سے ہو اس کا صدید رقیق مائی ہوگا اور جو ذوبان لحم سے ہو یعنی چربی گوشت کے پگھلنے سے اس کا صدید غلیظ ہوگا جیسا کہ قروح میں ہوتا ہے اور اس میں چکنائی لحمی اور اختلاف الوان کا ہو کر پھر اس کے بعد اس کا قوام درست ہو جائے گا اور چربی جو برآمد ہوگی اس کے قوام اور مائیت میں اختلاف نہ ہوگا۔ اسی طرح حال گوشت سرخ کے ذوبان کا ہے لیکن اس کے ذوبان میں چربی اور چکنائی نہیں ہوتی اور آخر میں دردی اللون کارج ہوتا ہے جو اسہال فضولی بدنی اور امتلائے فضول سے جس کو طبیعت دفع کرتی ہے بسبب اسی ناگواری کے جو اوپر مذکور ہوا ہے جس کو یہ فضلہ اور امتلا خود پیدا کرتا ہے اس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہیں اور یہ بھی دلیل ہے جو خون ان دستوں میں نکلتا ہے ضعیف اور خالص اور پاکیزہ بے میل اور بکثرت ہوتا ہے اور درد اس کے خروج میں نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد استرخائے اعضا اور ضعف ہوتا ہے اور اس کے برآمد ہونے کے نوائب ہوتے ہیں (دوسرا نسخہ اور اس کا نکلنا متواتر ہوتا ہے) اسہال زحیری کے ہر قسم پر جوشے خارج ہوتی ہے اور دیکھنے میں آتی ہے وہی دلیل ہوتی ہے اور بھی اسباب موجود جیسے برودت پہنچنے والی خارج سے خواہ بیٹھنا کسی سخت

جگہ پر یا بواسیر اور شقاق وغیرہ خواہ اور جو کچھ پہلے گزر چکا ہے اسہال اور سحج وغیرہ سے یا جوشِ براز میں تغلیظ قوام پیدا کرتی ہے کہ اس جگہ ثفل موجود ہو اور محتبس ہو کر الم اور درد پیدا کر رہا ہو اور وہی ثفل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارہ کے براہ مقعد روانہ کرتا ہو اور متوہم اس سے یہ ہو کہ یہ رطوبت سیلان زحیری ہے اور بیشتر ایک خراطہ مثل بلغم کے نکلتا ہے اور توہم اس امر کا ہوتا ہے کہ زحیر بلغمی ہے پس ضرور نہیں کہ فقط اسی علامت پر فریب میں آ کر اسے زحیر بلغمی قرار دیں بلکہ واجب ہے کہ اصل سبب میں تامل کیا جائے جس طرح اوپر معلوم ہو چکا ہے فرق درمیان قروح معاء مستقیم اور قروح دیگر امعا کے جو اوپر معاء مستقیم کے ہیں یہ ہے کہ جو رطوبت معا مستقیم سے سیلان کرتی ہے اس میں بدبو کمتر ہوتی ہے یا ان کہ نہیں ہوتی ہے ۔جس وقت مریض قروح امعا اور مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اس کے شکم میں بستہ اور منجمد ہو جائے پھر وہی علامات پیدا ہوں گے جن کو ہم اوپر بیان کیا جہاں اسباب اس مرض کے لکھے ہیں کہ نفخ شکم اور برد اطراف دفعتہً اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہو گا اور جب ایسے مریض کو ان میں سے کوئی علامت عارض ہو معلوم کرنا چاہئے کہ خون کو انجماد عارض ہوا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہوں بسبب احتراق سوداوی کے اور پھر اس کی دستوں کا رنگ مائل بہ سبزی ہو جائے اب طبعت نے اس کی اس ضرر کی تلافی اور مٹانے کی طرف توجہ شروع کی ہے پس ابھی تو دستوں میں سبزی آتی ہے پھر بعد اس کا ی زرد آئیں گے بعد اس کے زرد آئیں گے بعد اس کی اسہال اس کا ٹھہر جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض اوقات براہ براز کے ایسی چیزیں برآمد ہوتی ہیں جن کی شکل غدد کی ہوتی ہے اور توہم اس مر کا ہوتا ہے کہ قروح کے خراطہ اور تراشہ سے یہ پھٹکیاں برآمد ہوتی ہیں خواہ امعا کے خراطہ سے نکلی ہیں حالانکہ خرط قروح اور امعا کا بدن مغص کے نہیں ہوتا ہے اور یہ غدو خرط سے نہیں برآمد ہوتے ہیں بلکہ فضول خلطی ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو دست آتے ہوں اور بدن ہو

جائیں اور وہ شخص اسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اس کی عود نہ کرے پس سبب اس کا یہ ہے کہ بدن اس کا اپنی غذا کو قبول نہیں کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو دست کا آنا دن کو بہ نسبت رات کی زیادہ ہو بلکہ دن بھر میں جب وہ شخص بقدر اپنی اشتہا کے تناول کرے دست آنے لگیں پس سبب اس اسہال کا ضعف اس کے معدہ کا ہو اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہوں اور یہی کیفیت ہو اسکا سبب ضعف جگر ہوتا ہے اور ردکرنا جگر کا غذائے وارد کا ہے جو جگر میں جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام میں شدید قولنج پیدا کرتی ہے اس لئے کہ لطیف اور رقیق فضول تو اسہال سے خارج ہو جاتے ہیں اور کثیف سدہ ڈالنے والے باقی رہ جاتے ہیں پس علامات اور اسباب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہنچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہئے علاج مطلق اسہال کا پہلے میں یہ بات کہتا ہوں کہ ناظر کتاب ہذا کو اعانت لینی چاہئے ان بیانات سے جو ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مکیں دربارہ افراط اسہال کی لکھے ہیں اور ان ابواب کو اس باب سے جو اس وقت ہم لکھ رہے ہیں ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہئے اس کے بعد پھر یہ معالجہ بیان کرتے ہیں کہ اسہال کا روکنا بابن نظر کہ وہ فقط اسہال ہے اور دست ہی بند کرنے سے پرص جاتا رہے گا اور اعراض جو اس کے ہمراہ سحج اور زحیر وغیرہ سے ہوں ان سے قطع نظر کر کے فقط ادویہ قابضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غلیظ کردیتے ہیں یا ادویہ مغریہ سے ہو سکتا ہے اور بیشتر ادویہ مخدرہ کی حاجت ہوتی ہے۔ ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرہ سے اور پسینا لانے والی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قے بند کرنے والی ادویہ سے بطور جذب اے الخلاف کے ہوتا ہے اس لئے کہ یہ سب اقسام دواؤں کی تحریک مادہ اسہالی کی غیر جہت میں کرتے ہیں جو مخالفت جہت اسہال کے ہے یعنی مرز سے جدا ہے پھر اگر اسہال میں اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبردہ شریک کردینی چاہئیں یا سب کی سب مبردات ہی اختیار کی جائیں گی اور مسام کی دست دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہوں گی اور پسینا لانے والی دوائیں خارج بدن میں

مستعمل ہوں گی۔ پھر اگر اسہال کے سات برودت ہو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخنات بھی شریک ہوں گے خواہ محض مسخنات ہی پر اکتفا کی جائے اور اکثر سخنات کی اس وقت بھی حاجت ہوتی ہے جب قوت ضعیف ہو جائے پھر اگر سدے بسبب اخلاط بالزوجت کے ہوں استعانت ان ادویہ وغیرہ سے کرنی چاہئے جو باب ضعف ہضم میں مذکور ہوئیں اور اکثر جس صورت میں احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہے وہی وقت ہے جبکہ قوت ماسکہ میں ضعف ہو اور قوت جاذبہ کبھی معین جس طبعیت ہوتی ہے اس سبب سے کہ وہ نفوذ غذا کا بسرعت کر دیتی ہے اور بیشتر ادرار اور پسینا لانے سے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہے اور کبھی شراب کہنہ اور خالص اور قوی سے ایس اہی فعل پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہو اور چند پیالہ شراب کے پی جائے جو اسی صفت کی ہو اس طرح کہ ایک پیالہ کا نشہ ابھی اترنے نہ پائے کہ دوسرا پیالہ چڑھالیا اور حالت مستی میں وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بے ہوشی سے بھی دست بند ہو جاتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نیند پیدا کرتی اور مریض کو سلا دینا یہ بھی نہایت نافع تدبیر ہے واسطے اس مریض کے جو اسہال میں گرفتار ہو اگر ہمراہ اسہال کے کھانسی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہئے جس میں زیادہ ترشی ہو اور وہی شے اختیار کرنی چاہئے جس میں ترشی بالکل نہ ہو دولہریا غذا پس ادویہ باردہ ایسی جو مغربہ ہوں اور اس طرح جو غذا کہ تحت اور خشک ہو اور اس میں تقویت اس بدن کی ہو جو اس سے غذا پاتا ہے جیسے ستو اور روٹی اور حریرہ خواہ شوربا عرض جو تر غذا ہیں سب ایسی بیماروں کو مضر ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ربوب مخللہ یعنی جن ربوب میں سرکہ پڑا ہوا ہے اکثر مضر ہوتی ہیں باین سبب کہ پیاس کا ہیجان ان سے ہوتا ہے منجملہ حوابس اور بند کرنے والی اشیاء کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہے اور دلک یعنی مالش بدن کی کرائی اس لئے کہ یہ دونوں توسیع مسام کر کے جذب مادہ الی الخلاف کرتے ہیں اکثر اوقات جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدن کے مروقات اور دلوکات سے کیا جاتا ہے از انجملہ

اوہان حارہ جہی سے روغن شبت وغیرہ کہ ان کی مالش سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ جو ابسا سہال کے سینگیان توڑوالی پیٹ پر تجربہ ہو چکا ہے کہ شائد خون کا چسپان کرنا پیٹ پر اس شخص کے جس کو اسہال اور حج ہو اور چار گھنٹہ تک چسپاں رہیں ضرور اسہال بند کر دیتا ہے جن سے کو داس تدبیر کا تجربہ کیا ہے منجملہ حو اس اسہال کے اقسام ضماد کے ہیں جو معدہ پر اور تمام امعا پر لگائے جاتے ہیں اور یہ ضمادہ خشات قابضہ اور مبردات قابضہ سے بحسب حاجت تیار کیے جاتے ہیں منجملہ حوابس اسہال کے بشرطیکہ اسہال بسبب ریزش کسی خلط کے پیدا ہوا ہو کہ وہ خلط ریزش کر کے معدہ اور امعا پر گرتی ہو پس غذا کو بھی نیچے اتار دیتی ہو اور اس میں سیلان اور تری پیدا کر کے اس کو باہر نکال دیتی ہو اور ہمراہ اس کے نکالنے کے اخلاط کا استفراغ بھی ہوتا ہے پس جس وقت اخلاط صالح کا استفراغ ہونے لگے اب تدبیر حبس اسہال وغیرہ کا وقت آ پہنچا جب دواؤں کے ذریعہ سے تدبیر کرنے کا ارادہ ہو پہلے سروع ادویہ مفردہ سے کرنا چاہیے پھر اگر ادویہ مفردہ سے برآمد کار نہ ہو اس وقت مرکبات حابسہ کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ مرکبات حابسہ مجفف اور پیچ پیدا کرنے والی ہوں یا قابض ہوں یا مبردہ اور مخشرہ ہوں یعنی بھربھرا پن پیدا کر دیں خواہ مغریہ اور سدوں ہوں کہ اسی مسام میں سدہ ڈال دیں جدھر سے رطوبت اسہال کی آتی ہے ادویہ مفردہ باردہ علی الاطلاق ہر ایک مریض کے واسطے خواہ طاقت اور کمزوری مریض کی جن میں کہ قوت حبس اسہال کی ہے جیسے گلنار اور رمازو اتاقیا گل سرخ صمغ عربی طین مختوم اور طراثیث طباشیر خصوصاً بریان کی ہوئی اور علی الخصوص جو طباشیر کافور میں پروردہ کی جائے جھاؤ کے پھل اور عبیق انار دانہ اور سماق زرشک زراوند تخم حماض اسپغول بریان کشنیز خشک بارتنگ عصارہ لحیۃ التیس تخم گل جو بوسیدہ اور خراب نہ ہوں توت خام خصوصاً اس واسطے سج کے اور عصارہ فواکہہ ترش کے اور ربوب انہیں خواکہہ کے ادو عصارہ خرفہ کے ایک اوقیہ اگر فقط اسی کو تناول کرے نافع ہے۔ دوغ ترس جس میں کوئی ایک دوا ادویہ مذکورہ بالا سے

جوش دی جائے۔ ادویہ حارہ یابسہ جیسے زیرہ بریان اجوائن انیسوں بریان قشار کندر مرمکی میعہ یابسہ دارشیشعان اور فقط لاذن جوایک درہ کسی جوشاندہ کے ہمراہ تناول کی جائے بمقدار ایک درہم کے پنیر کہنہ بریان کیا ہوا خواہ جیسا ہے اس طرح استعمال کیا جائے خواہ پختہ کر کے اور افضل تدبیر اس پنیر کی یہ ہے کہ نمک اور پانی سے دھو کر چند مرتبہ خواہ نمک پانی میں اسے پکائیں تا کہ نمک اس کا خارج ہو جائے کہ ایسا بنا ہوا پنیر کہنہ ایک درہم اسہال بند کر دیتا ہے اور یہ دوا ہر ایک شے سے قوی تر ہے اور لڑکوں کے واسطے اخروٹ مقشر کو بریان کر کے کوٹ کر اور اس میں تھوڑی شکر بریان کی ہوئی ملا کر دیتے ہیں آب سرد کے ہمراہ جو بقدر ایک جوزہ کے ہوتا ہے جملہ اقسام پھٹکری کے اور جملہ انفحہ یعنی چشتہ کے اسہال بند کرنے والے ہیں چشتہ بچہ گاؤ کا لڑکے کو بقدر ربع درہم کے دیا جاتا ہے آب سرد کے ہمراہ اور بڑے آدمی کو جوان ہو خواہ پیر اس سے زیادہ بھی دیا جاتا ہے ایک درہم تک ایضاً چشتہ خرگوش فوراً بند کر دیتا ہے واجب ہے کہ چشتہ کا استعمال ایک دانگ سے شروع کریں اگر نفع نہ ہو وزن کی زیادتی ایک درہم تک کرنی چاہئے پنیر کہنہ جس کی تدبیر ابھی مزکور ہوئی ہے اگر ایک درہم پلایا جائے ضرر اس میں کمتر ہے اور اثر اس کا قوی تر ہے۔ نسبت چشتہ کے بعض اطبا کہتے ہیں کہ سفیحج (جو عصارہ انگور ترش سوکھا کر اس میں بعض ادویہ خوشبو ملا کر رکھ چھوڑتے ہیں) اگر اس دوا کا ایک ٹکڑا اس قدر جلائیں کہ سیاہ ہو جائے پھر اس میں سے بقدر نصف درہم کے پلائیں۔ اس وقت دست بند کر دیتا ہے میرے ایک دوست خالص نے جو اطبا کے معالجین سے ہے اس دوا کے فائدہ کی تصدیق مجھ سے کی ہے کہ اس نے خود تجربہ کیا ہے۔ اس کتے کا فضلہ جو فقط ہڈیاں کھاتا ہو اگر بوزن ڈیڑھ درہم کے کسی مطبوخ کے ہمراہ پلایا جائے بقوت حبس کرتا ہے خصوصاً وہ فضلہ خشک جو ماہ توز میں لیا جائے جو ادویہ کسی خاص اسہال سے منسوب نہیں ان کو ہم آئندہ بیان کریں گے مرغ یا مرغ کے چوزہ کا پوٹہ سکھلا کر بوزن تین درہم کے اس طرح دیا جائے کہ پہلے اسے خشک

کریں پھر سوسن سے اس کا برادہ بنالیں اور یہ مقدار تین درہم کی اس کو دینی چاہئے جس کو ذرب کا مرض ہو ہمراہ رب آس خواہ رب بہی کے جس طرح پر اس کا دل خواہش کرتا ہو۔ ایضاً شیر لیش کو جوش دیں تا کہ ان غلیظ ہو جائے خواہ اس میں سنگریزہ کو جوش دیا کریں تا کہ ان کو قوام غلیظ ہو جائے اور بیشتر اس میں چاول بھنے ہوئے جیسے کھیلیں یا مرمرے بھی ملانے میں ایضاً زردی بیضہ سرکہ میں ابلی ہوئی بھی کھلاتے ہیں مرکبات جو مائل بہ برودت ہیں جیسے قرص طباشیر ممسک اور قرص حلیق جس کا نام فیلد یقون ہے قرص گل مختوم قرص زعفران قرص انیسوں قرص خشخاش ممسک قرص افیون اور حب افیون قرص گلنار قرص نیلو برج قرص طراشیت حب پروج سفوف انار دانہ حب سدریں اسہال سفرط میں دو درہم صدف سوختہ اور ایک درہم گل ارمنی اور اقسام ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بدن اس کے بھی مفید ہیں واجب نہیں کہ ان ادویہ کے بریان کرنے میں زیادہ مبالغہ کیا جائے کہ ان کی قوت جاتی رہی بلکہ فقط اس قدر بھونا چاہئے کہ دیگ اور ظرف میں گرمی آ جائے بس آگ سے اتار کر نیچے بریان کریں اور چلاتے رہیں تا کہ سب دوا برابر بریان ہو جائیں جو مرکبات کہ مائل بہ حرارت ہیں اندر کے خواہ ان میں حرارت زیادہ ہے جیسے قرص اقادیہ اور جوارش جوزی اور جوارشات جن کو ہم قرابا دیں میں لکھا اور جوارش بزور جو قابض ہے اور اقراص زعفران قرص کہربا ایضاً مازدے سبز جس میں منفذ و راخ نہ ہو اور پوست انار اور سماق اور فلفل مکہ نصف درہم پیس چھان لیں اور سپیدہ بیضہ میں گوندھ کر گولی سی بنائیں اور تر چھا گڑھا اس میں کر کے اس گولی کو اسی انڈے کے اندر مع اور رطوبت موجودہ کے جو انڈے میں ہے رکھ دیں اور چربی سے انڈے کا سوراخ بند کر کے کوئلہ کی آنچ پر اس کو رکھیں تا کہ تیار ہو ایضاً از یں قبیل یہ دوا ہے آرد گندم میں تھوڑی سی اجوائین اور جھاؤ کا پھل اور بالم ملا کر زیت کہنہ سے اس کو گوندھیں اور اسی کی روٹی بنا کر تنور میں خشک کریں بعد اس کے بوزن بیس درہم کے اسی روٹی سے لے کر خوب سا

کوٹ ڈالیں اور سرد پانی کے ہمراہ تناول کریں اور تھوڑی شراب بھی اضافہ کریں ازیں قبیل یہ دوا ہے جس سے لڑکوں کے اسہال کا علاج کیا جاتا ہی جب بروقت دانت نکلنے کے ان کو دست آتے ہیں نسخہ اس کا یہ ہے دانہ خشخاش اور حب آلاس اور کندر زسعد کوفی ہر واحد نصف درہم کو بہت نرم نرم پیئین اور اتنا باریک کریں کہ مثل غبار کے ہو جائے اور انخوان سوختہ اور لب بلوط اور چستہ اور کشنیز خشک بریان اور سماق اور خرنوب خار دار تخم کرفس زیرہ سرکہ میں بھگویا ہوا اور روٹی فطیری جو کہ سوکھ گئی ہو اور کندر اجوائن یہ سب اجزا برابر ہموزن ملا کر سب کو پیئیں اور اٹھالیں ۔ اور اگر چستہ ایک جزو سے کم خواہ نصف جزو شریک کیا ہے تو اس کو دن بھر میں ہر گھنٹہ کے بعد تناول کریں اور مقدار میں اس قدر ہو کہ تمام دن میں بیس درہم کو پہنچ جائے اور اگر چستہ ایک جزو سے زیادہ ہو حبس اسہال ہر روزہ ہو جائے گا اس دوا کو جس کو ہم اب لکھتے ہیں بارے تجربہ میں ہے نسخہ اس کا یہ ہے ۔ سعد اور سنبل اور گلنار و قاق کندر تھوڑا سا مازو بقدر نصف درہم کے پانی مین کوب طرح جوش دیں پھر اس پانی کا زلال لے کر اس پر سک المسک اور عود خام جو عمدہ ہو تھوڑی چھڑکیں ۔ جیسا کہ حال مریض کا بہ نسبت او خال مفرحات کے ہو پلائیں اور ان ادویہ یعنی مقدار شربت کے قواعد بحب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و ہوا اور کمی بیشی امراض کے بجوبی معلوم ہو چکے ہیں پس استعمال جملہ ادویہ کا جو اوپر مذکور ہوئیں بھی انہیں قواعد بحب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و ہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں پس استعمال جملہ ادویہ کا جو اوپر مذکور ہوئیں بھی انہیں قواعد کے لحاظ سے کیا جائے گا ازیں قبیل یہ بھی دوا ہے زنجبیل اور زاج الاساکفہ سماق ہموزن سے بقدر دو درہم کے سفوف کے طور پر استعمال کریں نہایت دو مثقال تک ۔ ازیں قبیل یہ ہے اور قریب باعتدال ہے پر سیاؤ شان سنبل الطیب تخم نبل جو ابلس ذلب سنبل با د اور ذیخ درخت صنوبر ان سب کے قرص بنالو یہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ احتیاج طباشیر کی واسطے حبس خون کے ہوتی ہے

اور احتیاج بزور واسطے منجد کرنے اسہال سعوی کے ہے اور حاجت اسپغول اور بار تنگ بریان کی مڑوڑے اور مغص میں ہوتی ہے ورنہ فقط اسہال اور دستوں کے بند کرنے میں اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہیں خصوصاً کشنیز بریان۔ غذا وہی ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے بیضہ ابلا ہوا اس کا فائدہ ایسے اسہال میں زیادہ دستوں کے بند کرنے میں اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہیں خصوصاً کشنیز بریان۔ غزا وہی ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے بیضہ ابلا ہوا اس کا فائدہ ایسے اسہال میں زیادہ ہے جو امعا سے پیدا ہوا ہو اور اسہال کبدی اور معدی میں ہرگز مفید نہ ہوگا بلکہ مضر ہے مخرات کے استعمال میں خطرہ اور اندیشہ ہے اگرچہ کبھی ان کی حاجت بھی پڑتی ہے اس لئے کہ مخدرات کبھی اس سبب سے فائدہ کرتے ہیں کہ رطوبت اسہال کی تغلیظ بھی کرتے ہیں اور اس وجہ سے کہ نیند بھی پیدا کرتے ہیں اور حاجت دستوں کی ان سے باطل ہوتی ہے یعنی نیند کی بےخبری سے دستوں کی آمد بند ہو جاتی ہے۔ اور لذع بھی باقی نہیں رہتی اور بہرکیف جب تک اس سے استغنا ہے اور ضرورت شدید نہ ہو استعمال مخدرات کا نہ کرنا چاہئے اور جس وقت استعمال مخدرات کا واجب ہو جائے اسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہئے جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ مریض کا بدن سرد اور قوت اس کی ضعیف نہ ہونے پائے اور یہ امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہیں پھر اگر بدن اس کے چارہ نہ ہو مخدرات میں جند بیدستر اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کی بھی آمیزش کرنی ضروری ہے ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص نے افیون کا شیاف لیا اور مر گیا۔ اگر ممکن ہو شیاف سے کارروائی ہو جائے تو پلانا مخدرات کا جائز ہوگا اور اگر ضمادی فائدہ کی امید ہو حمول اور شیاف نا روا ہے منجملہ ضمادات مخدرہ کے یہ نسخہ ہے۔ افیون اور بزرالبنج مکدا ایک جزء جفت بلوط گلنار اقاقیہ کندر کی ہر واحد پانچ جزء سب کو عصارہ بیخ اور عصارہ پوست خشخاش سے خواہ دونوں کے جوشاندہ سے یکجا کریں اور موضع مناسب پر طلا کریں۔ مشروب مخدر قوی القبض ہے نسخہ اس کا یہ ہے چستہ خرگوش بوزن دو دانگ افیون برابر

چوتہ مازو نصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزا سے قرص تیار کریں مقدار شربت ایک مثقال ہے دوسرا نسخہ مازوی خام ایک جزء کندر افیون مکد نصف جزء مقدار شربت ایک درہم تک ہے۔ ایضاً انیسوں سندروس وقاق کندر مرمکی زعفران اساروں کیفرا جوائن سب اجزاء ہموزن شہد خالص کے کف میں معجون تیار کریں مقدار شربت لعقہ واحد ایضاً مرداسنج چہارم درہم چستہ نصف درہم افیون ایک دانگ انخوان سوختہ نصف درہم مازو ایک درہم دوسرا نسخہ کہ مخدر قوی ہے اور مشروب ہے اسہال کے مرض میں ہم اس کے نسبت یہ کہتے ہیں کہہ دو روز میں بند کر دیتا ہے اجوائن تخم کرنس پوست انار ترش مازو ابہل ہر واحد ایک جزء افیون نصف جزء مثل سرمہ کے سب اجزا باریک پیس کر ایک درہم سے ایک مثقال تک مقدار شربت ہے صبح اور شام دونوں وقت برابر کھلائی جاتی ہے اور لڑکوں کے واسطے ایک دانگ ہے ایضاً اقراص بنج اور معجون بنج بھی زیادہ نافع ہے اور نسخہ یہ ہے اقاقیا اور مازو اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جزء سے قرص تیار کریں منجملہ ادویہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہے کہ جس کو کھانسی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہو اس کو مفید پڑتی ہے جیسے آس اور مصطگی اور صمغ عربی اور کندر اسپغول برنان اور طباشیر شاہ بلوط اخروٹ بادام بریان اور خلاصہ یہ ہے کہ جس شے میں ترشی نہ ہو اور زیادہ بھی یعنی قابض نہ ہو وہی بلکہ براہ سدہ ڈالنے اور تغریہ کے حبس اسہال کرتی ہو پھر اگر چارہ کار ایسے ہی ادویہ میں ہو پہلے ادویہ عفصہ یعنی مکھی دینی چاہیں بعد اس کے لعوق ایسے جو ملین سینے کے ہیں دینے چاہیں بہت سے نسخہ جات لعوق کے جو خشخاش اور کتیرا صمغ عربی اور خرنوب نطمی اور ثمرہ آس اور نشاستہ بریان یا غیر بریان سے بنائے جاتے ہیں ان کا بیان جا بجا کر چکے ہیں پھر ان کے لعابات کے اخراج میں تاکہ باقی نہ رہے حیلے کرنے چاہئیں کہ اس تدبیر سے دونوں فائدہ حبس اسہال اور ازالہ سرفہ کے پیدا ہوں گے۔ فصل بیان میں غزا دینے مریض اسہال کے غذا ان لوگوں کی ایسی ہونی چاہئے جس میں لذع نہ ہو اور نہ زیادہ نمکین اور نہ ترش جس سے

ایذا پہنچے کہ قوت محرکہ کی تحریک کرکے دافعہ کو اس کے اخراج پر امادہ کرے ایسی بے ضرر غذا وہی ہے جس کو ہم نے تجویز کیا ہے کہ دودھ کو اسی طور پر درست کریں اور جوش دیں سنگریزہ وغیرہ ڈال کر خصوصاً دودھ جس یں لوہا بجھایا گیا ہے چند مرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہے کہ دہی مکھن نکال ہوا ہمراہ برنج خواہ باجرا کی کہ دونوں بریان کئے ہوئے ہوں اس قدر جس کو مریض بخوبی ہضم کر سکے۔ پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم نہ ہوتی ہو اس سے کمتر غذا کھلانی چاہئے زیادہ تر تغریہ پیدا کرنے کی قوت گائے کے دودھ میں ہے اور زیادہ تر مناسب محروریں کے واسطے بکری کا دودھ ہے علاوہ یہ کہ قابض بھی ہے وہی محروریں کے واسطے اور غذا سے افضل ہے لباب سمید مقلو یعنی روٹی بھگو کر اس کا جوہر جو برف وغیرہ سے اچھی طرح سے سرد کیا جائے خواہ جو روٹی کہ اس کا آٹا سرکہ میں گوندھا جائے اور روٹی پکائی جائے یہ بھی محروریں کے واسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہے مسور کو دو پانی میں جوش دے کر آب جوش کو پھینک دیں اور تیسرے پانی میں اس قدر پختہ کریں کہ گاڑھا ہو جائے اور ترشی ڈالیں خواہ نہ ڈالیں۔ یا جیسے حماضیہ کہ یہ بھی عمدہ غزا ہے حوامض یعنی ترس غذا جیسے وہ غذا جو ساق سے بنائی جائے انار دانہ اور کبک ملا کر کشنیز میں اور اکثر اس میں چاول بھی داخل کیا جاتا ہے۔ باقلا سرکہ پختہ کر کے ان لوگوں کے واسطے جید ہے ایسی کہ اس میں غذائیت بھی ہو اور بجائے خود علاج کا بھی فائدہ دے یہ ہے کہ جو کے ستو بمقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشخاش ایک کاسہ تخم خشخاش بھی اس قدر اس کو خوب پختہ کریں اور صاف کر کے کھلائی جائے اگر اس غزا میں ترشی پسی ہوئی سیب ترش کی خواہ سفوف کر کے انار دانہ یا ساق کی بجائے نہایت عمدہ ہے۔ نمک ان کے واسطے لاہوری بہتر ہے کہ اسے کوٹ کر بریان کریں اور تھوڑا بریان کرنا چاہئے اور اس میں انار دانہ اور کشنیز خشک اور ساق ملا دینا چاہئے اور اگر حرارت شدید نہ ہو تھوڑا سا پنیر کہنہ بھون کر داخل کریں فقط واجب ہے کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جائے اس لئے کہ سرد پانی قبض و بستگی طبعیت پیدا کرتا

ہے اور غذا میں پیوست ہو جاتا ہے اور نیم گرم پانی محلل ہے اور مرخی ہے اور اکثر بیخ کنی غذا کی کرتا ہے یعنی اسے امعاء وغیرہ سے باہر نکال دیتا ہے پس معین بر اسہال ہوگا ہاں مگر ہیضہ میں انہیں شروط پر جائز ہے جو بیان ہو چکے اور اسہال سدی اور ورمی میں بھی نیم گرم پانی دینا جائز ہے گوشت کے اقسام جوان کے لئے درست ہیں گوشت کبک اور تیتر اور دراج اور کنجشک کا اور قنبرہ کا گوشت ارنب اور قطا یعنی لوہ کا اور گوشت شفا ہیں یعنی بوتیمار کا اور فاختہ اور گوشت سویدانیہ خاصہ مترجم اس لفظ کے املا میں اختلاف نسخ بہت ہے اور غلطی زیادہ ہے مگر دو لفظ پڑھے جاتے ہیں ایک تو سویدانیا جو ایک چھوٹا پرندہ ہے جو بقول صاحب بحر الجواہر سوسمار اور ملخ کو کھاتا ہے دوسری لفظ سویدی جس کو صاحب فخزن لکھتے ہیں کہ اس کا گوشت بدبو بسبب خورش حشرات الارض کے ہوتا ہے بہرحال یہ لفظ مشکوک اور مشتبہ ہے متن صائب تدبیر یہ ہے کہ گوشت جو مطون کو دیا جائے بھنا یا ترشی لئے ہوئے ہو ایضاً انڈے کی زردی ابلی ہوئی سرکہ میں مصوصات جو انار دانہ زبیب سے جس کے بیج بڑے ہوں اور کشنیز اور مثل ساق وغیرہ کے تیار کئے جائیں جیسے ثمرہ حلیق یعنی لوت سہ گل اور زم زم شاخیں انگور کی اور برگ حماض برگ بارتنگ اور کرنب اور مکران اشیاء کو پکایا جائے۔ چھوٹی مچھلیاں سرکہ میں پختہ کرکے ابازیر اور کوشبو کے مصل و جیسے شگوفہ پستہ اور شگوفہ زعرور اور کشنیز خشک حب الآس۔ اگر کوئی گوشت سبک انہیں ہضم نہ ہو سکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہ ہوں اس وقت قیمہ چوزوں کا اور قباج کا کشنیر اور حب الآس۔ اگر کوئی گوشت سبک انہیں ہضم نہ ہو سکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہ ہوں اس وقت قیمہ چوزوں کا اور قباج کا کشنیر اور حب الآس ڈال کر خوب بچایا جائے اور اسی کا شوربا اس میں چاول اور تھوڑا سا باجرا پکا کر صاف کرکے دوبارہ وہی میں آنچ پر رکھا جائے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے پہنچ بعد ازاں ساق اور انار دانہ کی ترشی دے کر کھلایا جائے کرو ناک بھی ان لوگوں کو مفید ہے اگر زیادہ ہضم کی

دشواری نہ ہو اور واجب ہے کہ زیادہ نمکین نہ کیا جائے اور دبا کر اس کی رطوبت نکال ڈالی جائے۔ پائے جانوروں کے بھی ان کو زیادہ نافع ہوتے ہیں اور اس غذا کا خود ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے خوا کہہ سے مطلقاً پرہیز کرنا لازم ہے اگرچہ قابض خوا کہہ بھی ہوں مگر جس وقت غذا معدہ سے نفوذ کر کے اتر جائے شاہ بطلوط ان کو ضر نہیں ہوتا ہے اس طرح خومائے خام اور اگر طعام لطیف ان کے معدہ میں فاسد ہو جاتا ہو اس وقت ایسی غذائیں ان کے واسطے تجویز کرنی چاہیں جس میں خلط ہو جیسے پائے وغیرہ اور ربوب قابضہ اور جیسے احسار قویہ جو برنج اور باجرہ سے تیار ہوئے ہوں۔ بیشتر بعض بیمار ان اسہال کو قریص بطون سے فائدہ ہوتا ہے سکباج یعنی شوربا پاکیزہ اور عمدہ گوشت گاؤ کا شوربا تنہا ہمراہ ثربلا ایک قسم روٹی کی ہی کے تناول کیا جاتا ہے اور اس کے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے اطائب بقر سے لیا جاتا ہے۔ جمیع اقسعام اسہال کو بطون جانوران عموماً مفید نہیں منجملہ احساء پسندیدہ کے ایسے بیماروں کے واسطے یہ ہے کہ خشخاش کو لے کر تھوڑی دیر بریان کریں اور اچھی طرح بریان ہونے کی بعد اس کو اور چاول اور باجرا ملا کر حسو تیار کریں یا نشاستہ کو ساق اور انار دانہ وغیرہ سے ترش کر کی حسو تیار کریں یا کیک خوش شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوسپند سے یا ساق کو آب باران میں بھگو دیں اور آٹھ پہر بیگار ہنے دیں بعد اس کے جوش خفیف دیں اور پانی کو چھان کر کے صاف کر لیں پھر اسی پانی میں کشنیز خشک کو بھگو کر یہاں تک چھوڑ دیں کہ خوب بھیگ جائے بعد ازاں اس کو پکائیں اور پکانے کے بعد اسی پانی میں خوب ملیں پھر اس کو چھان کر صاف کریں اور کھوجر کو پھینک دیں اور پھر آگ پر چڑھا کے چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہیں کہ مثل سریش کے جم جائے بعدہ تھوڑے سے نمک کے ذریعہ اس کو خوش ذائقہ کریں اور چکنائی اس میں چربی بچہ گاؤ کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی ریت ڈالنی چاہئے اور نمک زیادہ ڈالنا چاہئے نہ زیادہ چکنائی اور ایسی ہی غذا درکار ہے حار مادہ سے اسہال ہو یا بارد مادہ سے۔ منجملہ روغنی اشیاء کے ان لوگوں کے واسطے

زیت پر اتفاق ہے پانی ان کے واسطے باران کا مناسب ہے کہ بارش کا پانی کس قدر قابض بھی ہے اور میرے گمان میں یہ ہے چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اتر کر جگر میں پہنچ جاتا ہے اور بہت جلد اس کی تحلیل ہو جاتی ہے لہذا کیلوس میں اس کی رطوبت باقی نہیں رہتی پس اسہال میں اس کا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہے شراب ہر قسم کی ان کے واسطے ناپسندیدہ ہے پھر اگر چارہ نہ ہو اور قوت کا اقتضا بایں نظر معلوم ہو کہ اس میں انتعاش اور بیداری پیدا ہو گی اس وقت شراب سیاہ کہ جس کا مزہ کسیلا اور قابض ہے اور وہ بھی تھوڑی پلانی چاہئے۔ اصوب یہی ہے کہ مختلف اقسام کی غذائیں نہ کھلائی جائیں اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز میں ان کو غذا دی جائے بلکہ واجب ہے کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کریں اور مقدار قلیل ایک ہی مرتبہ کھالیا کریں اور غذا سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کریں جو قابض ہو اور تھوڑی سی بھی غذا سے پہلے نوش کریں خواہ انارترش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پئیں اور اگر اتنا صبر کر سکیں کہ بالکل پانی پینا چھوڑ دیں یہ خود ایک عمدہ علاج بنفسہ ان کے واسطے ہے اور خصوصاً جب کسی قسم کی حرکت یعنی چلنا پھرنا بعد غزا کے نہ کرتے ہوں کہ اس وقت پانی کا روکنا اور بھی واجبات سے ہے واجب ہے کہ اطراف عالیہ ان کے دبائے جائیں مچلا سر اور ہاتھ کی انگلیاں وغیرہ تاکہ غذا ان کے اطراف کی جانب جذب ہو کر پہنچے اور اسفل کی طرف کم جانے پائے اور معدہ پر ان کے ضماد ہائے قابضہ جو امساک پیدا کرنے والے اور باردہیں خواہ حارہ ہیں خواہ مرکب حارہ اور بارد سے ہوں بحسب حاجت اور ضرورت کے لگائے جائیں سنبل اور مصطگی اور مرلی اور کنک کا ادویہ ضماد میں داخل ہونا ضرور ہے اور یسوسن بھی اگر ضماد میں داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہے یہ طلائے جید ہے جو درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے لگایا جاتا ہے جس وقت کہ دونوں عضو کی شرکت اسہال کے پیدا کرنے میں ہووس درہم افسنتین شراب میں جوش دے کر صاف کریں اور مقام مذکور پر طلا کریں کسی چیتھڑے کے ذریعہ سے بعد ازاں گل سرخ اور گلنار اور

آس یابس اور اقاقیا اور ہوفسطید اس ورمازوسب اجزا ہموزن لے کر آب آنس میں ملائیں اور افسنتین مزکور کو چھوڑا کر اسی جگہ پر ضماد لگا دیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق مذکور نافع ہے ہر ایک اسہال میں جو غشی پیدا کرتا ہو اور قوت کو ساقط کر دیتا ہو اور بسبب ورم یا تپ شدید کے وہ اسہال عارض نہ ہوا ہو۔ جو شخص ایسا ضعیف ہو کہ وہ شخص گوشت کنجشک اور بچوں کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت چونکہ سخت ہوت اہے اسے زینا چاہیے کہ اس کا نحدار نہ ہو سکے گا جس وقت کہ وہ گوشتہائے نرم پکتہ کئے ہوں اور کباب کے طور پر نہ ہوں یعنی کباب نرم گوشت کا بھی ایسے مریض کو ہضم نہ ہوگا اس طرح جس شخص کی اشتہا تو زیادہ ہو الا ہضم میں اس کے فتور ہو ایسے ہی نرم گوشت پختہ کر کے اسے کھانے مناسب ہیں گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جوزیت میں پکایا جائے اور دارچینی پسی ہوئی اس پر فتور ہو ایسے ہی نرم گوشت پختہ کر کے اسے کھانے مناسب ہیں گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جوزیت میں پکایا جائے اور دارچینی پسی ہوئی اس پر چھڑکی جائے یہ بھی مفید ہے۔ ایسے وقت شربت سیب اور بہی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ اسہال خونی میں شیر گوسپند اس میں سنگریزہ گرم کر کے بجھائیں اور مریض کو پلائیں مفید ہوتا ہے دوسرا مقالہ معالجات اقسام اطلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورہ بالا کا معالجہ خاص اس مقالہ میں بیان کیا جاتا ہے بعد اس کے کہ معالجات کلیہ کے بیان سے فراغ ہو چکا۔

فصل اسہال کبدی کا علاج

اوپر کے ابواب میں معلوم ہو چکا کہ سبب اسہال کبدی کا کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہر ایک سبب سے جو مرض پیدا ہو اس کا علاج کیا کرنا چاہئے پس واجب ہے کہ انہیں بیانات شافیہ کی طرف سے رجوع کر کے عملدرآمد کی اجائے سوء مزاج جگر اور ضعف جگر اور ورم اور سدہ اور امتلا ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگر کے

ابواب میں مذکور ہو چکا کرنا چاہئے جب اس طرح تدبیر کی جائے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہے۔ جو خطا طبیب سے اسہال کبدی میں ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بحد افراط اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکہ زیادہ بڑھانے والی دی جاتی ہیں بایں غرض کہ طبیعت میں قبض پیدا ہو اور یہ تدبیر انجام کار میں خطاء عظیم کی طرف منجر ہوتی ہے اور اکثر اوقات جاہل طبیب جگر پر اسی مرض میں ادویہ مختثرہ خون یعنی جن دواؤں سے قوام میں خون کے خثور اور بھربھرا پن پیدا ہو اور حرارت جگر کی بسبب ادویہ مطفیہ کے بجھ جائے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کردیتا ہے اور ایسی سوء تدبیری سے ہلاک مریض کی پیدا ہوتی ہے اور عفونت مواد جگر کی بڑھ جاتی ہے بلکہ واجب یہ ہے جس وقت معلوم ہو جائے کہ سبب کبدی کا سدہ جگر ہے یا سدہ ماساریقا اس کا سبب ہے اس وقت پوری توجہ تفتیح سدوں کی طرف کی جائے ایسے کام کے واسطے اطبا زبیب سمین یعنی بڑے موٹے دانوں کے منقے کی بہت مدح کرتے ہیں تا کہ ان کے ان کا قول اس کے اثر کے بارہ میں یہ ہے کہ یہ اسہال غسال ضعیف کو بھی دور کر دیتی ہے ہم نے بھی تجربہ کیا تو جیسا یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں اس کو دور از صحت نہیں پایا شروع میں اسہال کبدی کے واجب ہے کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس نہ جانے پائے اس لئے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول نہیں کرتا ہے اور صواب یہ ہے کہ فقط آب سویق پر اقتصار کریں اور دن بھر میں دو مرتبہ کھلائیں پھر اگر تحمل ہو سکے تھوڑا سا باجرہ بھی ملا دیا جائے پکاتے وقت اور صاف کر کے پلایا جائے پھر اگر باجرا طبوخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اس کا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہئے اور ایک اس کرجہ ستو کا بیس اسکرجہ میں پانی کے پکانا چاہئے تا کہ غلیظ ہو جائے پھر اگر قارورہ میں شوریدگی نہ ہو یعنی بے لطفی خواہ قوام اور رلون کا اختلاف غیر ہمتناسب نہ ہو اور ہضم کے دلائل کس قدر قارورہ سے ظاہر ہوں اس وقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملا دینی غذا میں کچھ خوف کی بات نہیں ہے جس وقت اسہال کبدی خونی ہو اس

وقت مناسب نہیں کہ اس کا حبس نیچے سے کیا جائے یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے ایسی خرابی کے خیال سے کہ شائد اوپر کی طرف جہاں سے برآمد اس خون کی ہو بند ہو کر کہیں اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اس کے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو سب اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہئے اور لازم ہے کہ بہت احتیاط سے نظر دقیق اسہال کبدی کا علاج کیا جائے کہ اکثر اطبا کو اس مرض کے معالجہ میں غلطی واقع ہوتی ہے فصل بیان میں اسہال معدی اور معوی کے جو بلا سحج ہو اور ہم پہلے ان اسہال کے اقسام میں ابتدا بیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہیں۔ باب معدہ میں بخوبی معلوم ہوا ہے کہ زلق معدہ کا علاج کس طور پر کیا جاتا ہے اور جملہ اصناف اس مرض کے کس طرح علاج پذیر ہوتے ہیں اور علاج زلق الامعا کا قریب معالجہ زلق المعدہ کے ہے اور مناسب اس کے ہے باایں ہمہ پھر بھی ہم چند اشربہ اور ضمادات اور قوانین جو اس مقام سے زیادہ مناسب ہیں بیان کرتے ہیں عام قاعدہ ایسے لوگوں کے علاج کا جس وقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور امعا قروحی نہ ہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ جن میں قبض قوی ہو ان کے ساتھ ادویہ مسخنہ بھی ملادی جائیں پلانے کی دوا ہو خواہ ضماد کی ایضاً ایسے ادویہ کا استعمال کیا جائے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کریں اور روح غریزی کی تقویت کریں جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے امروسا اور اثاناسیا واجب ہے کہ استعمال مدرات کا کیا جائے اس لئے مدرات کا نفع اس مرض میں قوی ہے اور جس وقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے کہ بلغم کی کثرت ہے اس کے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہئے اور اگر ادویہ سہلہ جن کی قوت اسہال قریب باعتدال ہو کارگر نہ ہوں اس وقت احتیاج خریق وغیرہ کی بھی ہوگی اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعہ قے کے صعب اور دشوار اور ردی ہے اور کمتر یہ بات کہ جو مادہ بلغمی امعا تک اتر آیا ہو قے اس کا اخراج کر سکے بہتر نہیں کہ تا امکان پانی پیا جائے پھر اگر مجبوری پیا جائے گرم پانی تو کس طرح پینا درست نہیں ہے شراب رقیق کہنہ اور خالص تھوڑی سی ان

بیماروں کو نفع کرتی ہے ور جو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہے۔ ثقل اگر ان کو پسند ہو تو سویق یعنی ستو خرمائے خام کا یا سویق خرنوب کا سویق انار کے بیجوں کا اور سویق انجیر کا اور سویق نبق بیر کا کشنیز خشک کا یہ حال ہے کہ معدہ میں طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہے مرکبات جیدہ میں سے ایسے بیماروں کو واسطے بارتنگ اور انیسوں مکد ایک درہم پوست انار دم الاخوین مکد نصف درہم بس یہی ایک مقدار شربت ہے واجب ہے کہ یہ سوف کسی بکٹھی مسروب میں ملا کر پلایا جائے اور اگر ہمراہ اس مرض سے تپ ہو تو آب باران سے بدرقہ اس دوا کا کریں منجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگوں کے واسطے جوارش مازو اور جوارش کندر ہے اور خرنوب کی جوارش ضماد میں مثل ضماد تخم کتان ہمراہ خستہ تمر ہندی کے اور قوی کرنا اس ضماد کا عصارہ بہی اور رشبت یعنی تازہ سویا اور طراثیث اور اقاقیا اور گلنار اور مصطگی اور گلسرخ اور قوتج اور اس سے ہموزن اور برابر اجزا ملا کر ہوتا ہے اور بیشتر انہیں اجزا سے مرہم بھی تیار ہوتے ہیں موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل اور روغن گل کی شرکت سے اور مثل ضماد فوفل کے جس وقت کہ حرارت ہو جو اسہال زلقی کہ زلق امعا سے ہوتا ہے اس کا علاج مثل علاج قروح کے ہے اور بکثرت استعمال مجففات قابضہ کا غذاہائے باردہ سے جیسے حصرمیہ اور ساقیہ یہ بھی اس کا علاج ہے اور جو علاج دوسطاریا کا ہم آگے لکھیں گے اس طریقے سے بھی اس کا علاج کرنا چاہئے اگر سبب زلق امعا کا خلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہے اور قرح ڈالتی ہے پس اس وقت بہتر یہ ہے کہ بذریعہ قے درشت کے اوپر کی طرف سے اس کا استفراغ کیا جائے اور قروح کی آلایش جدید سے خارج ہوتی ہے ادھر سے اس کا اخراج نکرنا چاہئے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہو احتیاج اس کے اخراج کی ہو گی بذریعہ حقنہ ہائے مخرجہ بلغم کے جو مذکور ہو چکیں اور غذاہائے سبک اور مسخن دینی چاہئے اور اس غذا کو بریان کردہ اور خشک شدہ اشیا سے خواہ قلایا یعنی قلیہ سے ایسے گوشت کے جو سبک ہوں اختیار کرنا چاہیے اور پانی کم پلانا چاہئے پھر اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر

کی احتیاج ہو پس خریق کو تجویز کرنی چاہئے اگر معدہ کا زلق ہے تو خریق سفید اور اگر امعائے سفلی کا زلق ہے تو خریق سیاہ اختیار کرنی چاہئے خریق میں علاوہ اس فائدہ کے کہ اخراج بلغم کرتی ہے تبدیل مزاج بارد کی بطرف اعتدال کے خواہ حار کے کرتی ہے یہ دوا زلق رطب کی بہت عمدہ ہے اور بمنزلہ غزا کے بھی ہے زیتون سیاہ یعنی زیتون کا پھل مع گٹھلی کے پختہ کریں اور پسیں کہ گھٹلی بھی پس جائے اور پوست انار اور فلفل سفید زیت انفاق اس میں داخل کرلیں اور روٹی کے ساتھ اس کو کھایا کریں جو قوابض باردہ تجویز کئے جائیں واجب ہے کہ ان کے ساتھ مصطگی اور کندر اور اگر تحمل ہوسکے تو محلفل بھی ضرور شریک کردیں۔ جب اسہال مذکور مزمن ہو جائے اور قریب اس کے ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہنچے اس وقت واجب ہے کہ ابتدا علاج کی تبدیل مزاج سے کی جائے اور ریاضت اعتدل جس کا تحمل مریض کرسکے بھی کرانی چاہے یا اسے حمام میں داخل کریں اور بدن اس کا بہ نرمی دبایا جائے اور ظاہر بدن کی مالش کی جائے پھر اس کو جب اس حالت پر رکھیں کہ وہ کروٹ لئے ہو اور سیدھا کھڑا یا بیٹھا نہ ہو بلکہ اس کا کولا تمام اوپر کے اعضا کی نسبت اونچا ہو چنانچہ کروٹ کے وقت یہی صورت ہوتی ہے پس تھوڑا سا ماءاللحم قوی جس میں شراب اور رماءاللحم مذکور کے تھوڑی دوا جو غزا کے نافذ کرا دینے کی قوت رکھتی ہے جیسے کہ معجون فلافلی اور فوذنجی اسے کھلائی جائے اور دونوں تدبیریں اس وقت کرنی چاہیں جب تک نفوذ غذا کا ہوتا ہے جب ایسی تدبیر کی جائے گی جگر تھوڑی سی مقدار غذا کی ضرور جذب کرے گا۔ اور تقویت پائے گا۔ اور جملہ اصناف اسہال معدی اور معوی کے جو کہ زلق سے کمتر ہیں یعنی دشواری اور ایذا میں اکثر ان اصناف کا علاج بھی قریب قریب زلق کے ہوتا ہے پس جو اسہال بسبب ایسے مرہ صفرا کے جس کی ریزش معدہ اور امعا پر زیادہ ہے عارض ہو واجب ہے کہ اس کے علاج میں تعدیل اسی عضو کی کرنی چاہئے جہاں یہ مرہ صفرا پیدا ہوا ہے اور اسی جگہ سے امعا میں گرتا ہے یعنی تعدیل مزاج مرارہ اور جگر کی کرنی چاہئے اسی طریقہ سے

جن کا بیان ابواب جگر وغیرہ میں کیا گیا ہے اور فضول صفراوی اگر زیادہ ہوں اس کا استفراغ کرنا چاہئے اور اصوب یہ ہے کہ یہ استفراغ بذریعہ قے کے کرایا جائے اور اگر قے کرنی ممکن ہو اور آسان بھی ہو اور بذریعہ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اس وقت کرنا چاہئے جبکہ قوت مریض میں ضعف نہ ہو اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ اوہر اس مادہ کے آنے سے قروح پیدا ہوں گے یا ان کہ وہ قروح پہلے سے موجود ہوں بعد قے خواہ اسہال کے تدارک ادویہ مستفرغہ کا ادویہ باردہ قابضہ سے کرنا چاہئے منجملہ ان اشیا کے جو ایسے بیماروں کو نافع ہے اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہے ہلیلہ زرد کا پلانا ہے جو اخراج صفرے کا کر دیتا ہے اور اس کے بعد بغرض اصلاح اور تدارک کے ادویہ باردہ مقبضہ پلائی جاتی ہیں رائب یعنی دوغ کا استعمال بھی ان لوگوں کو نافع ہوتا ہے خصوصاً طباشیر چھڑک کر اور اس طرح ماء الشعیر بھی مفید ہے اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اس کا علاج ایسی اشیاء سے کیا جائے گا جو اخراج بلغم کرتی ہیں مشروبات ہوں یا حقنہ اگرچہ زیادہ حقنون کے یا ادویہ مشروبہ کے استعمال سے اخراج اس کا ہو سکی بعد اس کے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائے جو قبض اور تسخین معتدل پیدا کریں یا ایسی اصلاح کے واسطے بعد اخراج بلغم کے جوارش حب الرمان جس میں زیرہ کی شرکت ہے خواہ جوارش جوزی اور قرص افادیہ اگر بلغم رجاجی ہو اس وقت بدن استعمال قرص اسفلینا دس کے چارہ نہ ہوگا ایضاً وہ سفوف جو انجدان اور اجوائن اور زیرہ جو سرکہ میں پرورده کیا گیا ہو اور پھوریان بھی کر لیا ہو اور تخم کتنا بریان اور سک اور جانا اور کردیا اور مر اور کندر اور ـــ ـــ باہمراہ طباشیر کے بنابر انہیں اوزان کے جس کو طبیب اپنی رائے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدہ حال مریض کے اور اگر بلغم اور مرہ ساتھ ہی سبب اس مرض کا ہو اور اس پر دلالت وہی رطوبت کرے گی جو ہمراہ اسہلا کے خارج ہوتی ہے اور تمام علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہیں ایسے وقت نفع ان کو اس دوا سے ہوگا کہ ہلیلہ زرد ایک جز اور بالم نصف جز ہمراہ شکر کے ملا کر تیار کریں اور حب الاشق اور ساق اور

کز مازج مکدسدس جزء پر اگر سبب زلق کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کے واسطے ہم ایک باب جداگانہ لکھنا تجویز کرتے ہیں جس کو بعنوان باب اسہال سوداوی تحریر کرینگے اور اس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کریں گے جو اسہال بسبب کھانے پینے کی چیزوں کے پیدا ہوا ہو اس کے علاج کے واسطے بھی ایک باب جداگانہ لکھیں گے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوائے ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہ ہو اس وقت تامل کرنا چاہئے کہ علامات سوء مزاج امعا کے کیا ہیں اور اکثر سوء مزاج امعا کا منشا وہی ہوتا ہے جو منشاء سوء مزاج معدہ کا ہے پھر اگر یہ ضعف قوت فقط ہاضمہ میں امعا کے ہو اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش جوزی کے استعمال سے نفع ہوگا اور جوارش فلافلی بموجب اس نسخہ کے مفید ہوگی عود خام اور زیرہ جو سرکہ میں پروردہ ہو اور بریان بھی کیا گیا ہو اور اجوائن اور کردیا اور مر اور زنجبیل اور کندر بیان اور قاقالہ اور خستہ زیت کوٹا ہوا سب اجزا کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں مقدار شربت میں درہم تک اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی کثرت ہو اسی سبب میں تلسی کے بیج اور تخم رازیانہ انیسوں دار فلفل قاقلہ مکدتین درہم تخم نانخواہ تخم کرفس مکدتین درہم سلیخہ قصب الزریرہ سعد نارسیدہ ساڑھے تین درہم سک پانچ درہم زعفران چار درہم فلفل اظفار الطیب جوز مکدتین درہم اور سدس درہم حب لاآس بیس درہم انہیں اجزا سے قرص تیار کریں مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض کے ایسے اسہال میں قرص مرباکور بھی مفید ہوتے ہیں خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف نہ ہو ضماد ہائے مسخنہ جو مذکور ہو چکے وہ بھی مفید ہوتے ہیں اور اگر یہ اسہال مع ضعف قوت واقعہ کے ہو ادویہ مذکور میں افسنتین بھی بڑھا دینی چاہئے اور اگر فساد ہضم بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اس وقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہیں کہ جن میں کس قدر قبض ہو اور غذا کی تغلیظ کرنی چاہئے اور اس کو اشیاء باردہ سے جو غلیظ ہیں بنانا چاہئے چنانچہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے اور ان قواعد کے استعانت کرنی چاہئے جو ہم نے باب سوء

ہضم میں امراض معدہ کے لکھے ہیں لیکن اگر ضعف ماسکہ میں برودت خواہ حرارت سے پیدا ہوکر مورث اسہال ہوا ہے وہی قوابض جو اول باب میں مذکور ہو چکے ہیں حار اور بارد دونوں پس انہیں کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر واقعہ بھی ضعیف ہو استعمال سفوف خبث الحدید کا ہمراہ جوزبوا کے شربت پودینہ کے ساتھ کرنا چاہئے اور ضمادوں کا لگانا بقدر واجب درکار ہے علاج اسہال مراری کا ہم نے آخر باب معدہ میں اس کو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کار متعلق بمعالجہ احوال جگر اور مرارہ کے اور احوال اس معدہ کے جس میں تولید صفرا کی زیادہ ہوتی ہو ہو جاتا ہے پس چاہئے کہ اس بحث کو انہیں ابواب میں تلاش کریں فصل بیان میں علاج اسہال سوداوی کے اور وہی اسہال طحالی ہے جس میں سحج نہ ہو واجب ہے کہ اس اسہال کے علاج میں قصد علاج طحال کا کیا جائے اور اسی طحا کا حال بخوبی دیکھا جائے اور جو خرابی طحال میں آ گئی ہو اسی کا مقابلہ تدبیر علاج میں بقدر واجب کیا جائے اور اگر اس مقام پر کثرت سودا کی ہو اور قوت مریض کی وافر ہو یعنی زیادہ ہو استفراغ سودا کا طبیخ افیتمون وغیرہ سے کرنا چاہئے اور اگر سودا غلیظ مثل وردی کے ہو اور یہ خلط بسبب ورم طحال کے نہ ہو بلکہ خود اسی خلط کی غلاظت فی نفسہ معلوم ہو اس وقت استعمال اس سہل کا کرنا چاہئے بشرطیکہ قوت مریض کی قوی ہو نسخہ اس کا یہ ہے نمک اندرونی ایک جزء شوکہ مصریہ تین جزء خریق سیاہ و دو جزء شوکہ اور خریق کو پانی میں اچھی طرح جوش دیں اور نمک کو اس میں گھول دیں بعد ازاں سب کو چھان کر صاف کریں اور پلا دیں یہ طریقہ اس کے سہل دینے اور اس کے بند کر دیں اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور مقوی کرنی چاہئے جیسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوئی ہے۔ انار دانہ دس درہم بہمن سرخ بریان ایک درہم زربناد بریان ایک درہم کہربا ایک درہم تخم سداب تخم شاہترم ایک درہم انہیں اجزا سے سفوف تیار کریں مقدار شربت تین درہم ہے۔ ایضاً انار دانہ زبیب سیاہ سرکہ اور پانی ملا کر کوٹیں اور پھر صاف کریں اور تھوڑا سا نمک اور معتر اس پر چھڑکیں اور اس کو استعمال کرائیں

پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعد اجو السرو اور سک ملد نصف درہم کعک ایک درہم اب سب اجزا کو شراب کہنہ کے ساتھ پلائیں جو خالص ہو
فصل علاج اسہال خونی کا جس میں سحج اور خراش نہ ہو اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہے اور جگر سے اور معدہ سے اور معاء علیا یعنی اوپر کی تینوں آنتوں سے اور نیچے کی آنتوں سے ہوتا ہے اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اوپر معلوم ہو چکی ہے جو اسہال خونی اقسام سے انہیں اسہالوں کے صدیدی خواہ وردی ہو یا غسالی ایسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور درستی کی راہ سے ہوتا ہے کہ اس کے مزاج کی اصلاح کریں۔ اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کریں ان سب تدبیروں پر مقدم یہ ہے کہ اس اسہال کے علاج میں مراعات حال بدن کی امتلائے اخلاط وغیرہ سے کریں اور مراعات ان چیزوں کی جو مورث امتلائے بدن ہیں کریں اور جب تک درد نہ ہو اور طبیب بہ حدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہو خواہ جگر سے اور قوت ساقط نہ ہوتی ہو پس ایسے اسہال کو بند نہ کرنا چاہئے۔ اور ار خوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر مورث خراش اور سحج کا ہو گا اور ضعف پیدا کرے گا ایسے وقت فصد کر دینی چاہئے اور اس مادہ کو جانب مخالف سے نکالنا چاہئے پھر اس کے بعد ادویہ قابضہ حابسہ خون کا استعمال کرنا چاہئے جو اسہال خونی کسی معا کی رگ کے پھٹ جانے سے عارض ہوا ہو اکثر اوقات انجام اس کا بطرف سحج کے ہوتا ہے پس واجب ہے کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اس کے حبس کی طرف کرنی لازم ہے اور امالہ اس کا بطرف ضد مخالف کے کرنا چاہئے اگر امتلا بھی شدت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مشروبات میں سے جوارش تو اس سہال کو موافق ہے جو امعاء علیا اور متصل اعضائے امعائی خرابی سے ہو اور اعضائے فوقانی امعائے علیا سے جو اسہال ہے اسے بھی جوارش مفید ہے اور حقنہ کے منفعت قوی اس اسہال کے واسطے جو امعاء سفلی سپید اہو جو اسہال نخے درمیان کے اعضائے انہیں امعا کے

پیدا ہو اس کے علاج میں صواب یہ ہے کہ دونوں علاجوں کو جمع کر دینا چاہئے۔ جملہ ادویہ جو بارد اور قابض اور مغری ہیں اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سب کے سب خون کے بند کرنے والے بھی ہیں خصوصاً جس وقت ان میں مثبت اور شادنج مثل غبار کے اور دم الاخوین اور کہربا اور بسد اور موتی پڑے ہوں اور مشروبات اور حقنہ کے طور پر مستعمل ہوں اکثر احتیاج مخدرات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر قوی کرنے میں انہیں ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے ان ادویہ کی ہوتی ہے جن میں قبض ہو قرص گلنار منجملہ مشروبات کے ایسی دواہ کہا سمیں قوت حبس کی قوی ہے اور قرص تخم حماض اور اقراص شادنج جیسا ہم نے نسخہ تجویز کیا ہے عصارہ بارتنگ اور عصارہ اسپغول اور عصارہ حستہ الیسین کو ان امراض میں بڑی منفعت ہے خصوصاً جس وقت ان عصارات میں ادویہ مفردہ مذکور سابق داخل کی جائیں۔ ایضاً سیب اور بہی اور گل سرخ سوکھا ہوا مکد نصف رطل لے کر پانچ رطل پانی ڈال کے جوش دیں تا کہ ان کے ڈیڑھ رطل باقی رہ جائے پھر اس کو صاف کریں اور برابر اس کے روغن گل اس میں داخل کریں اور پھر اس کو کسی دوسرے برتن میں پکائیں تا کہ ان کے تیل باقی رہ جائے اور نی سب جل جائے اس روغن کو مشروبات میں داخل کر کے استعمال کریں مقتنے ہو جابس خون ہیں انہیں عصارات سے اور ایسے پانی سے تیار کیے جائیں جن میں قوابض مشہورہ پختہ کیے جائیں خواہ وہی ادویہ سفوف کر کے ان پانیوں میں چھڑکے جاتے ہیں جن کو پکانا چاہئے چکنائی ان حقنون میں گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہے وہ روغن گل بالغ الاثر جس کو قرابا دین میں بیان کریں گے اور باب سحج میں بھی اس کا بیان آتا ہے انہیں حقنون سے اس وقت ہم چند نسخے ایسے لکھتے ہیں اور ان کا اختیار اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ بے ضرر اور معتدل ہیں اور ان میں ادویہ اور قرمہائے حارہ نہیں ہیں اور بعض انہیں ادویہ مرکبہ موصوفہ کو ایسے مقام پر بیان کرتے ہیں (حقنہ جیدہ) جس کے اجزا ہم نے جمع کیے ہیں پوست انار بارتنگ خرنوب الشوک اور انجیر

پسا ہوا اور چاول پسے ہوئے ملکر آٹھ درہم دوسرا نسخہ مازوی خام دو حقنہ گلنار اور گل سرخ
ہر واحد چار درہم اور ان اجزاء پر پانی بوزن من صغیر کے جو برابر سولہ اوقیہ کے ہے ڈال
دیں اور آب عصی الراعی ملے تو خالص پانی سے وہ عمدہ ہے بعد ازاں دھیمی آنچ سے
اس کو پکائیں تا کہ ان کے قریب ثلث کے باقی رہ جائے اور صاف کریں پھر شب
نصف درہم اور دم الاخوین اقاقیہ شادنج گلنار عصارہ لحیۃ التیس صمغ عربی بریان
سپیدہ قلعی صدف سوختہ گل ارمنی ملکر ایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند ۶ درہم
اور جس کی خواہش ہو افیون ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ بڑھا لے اور حقنہ کرے جس
وقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو کچھ اس کی حاجت نہ ہو گی کہ دوا کو مغریات
کے ملانے سے غلیظ کر دے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور غرض احتقان سے تدبیر سحج
کی ہو خواہ خون روکنے اور سحج کی تدبیر دونوں مقصود ہوں ادویہ مغربہ کے ملانے کی
ضرور حاجت ہو گی۔ واجب ہے ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آلہ احتقان میں
ہوائے خارجی داخل نہ ہونے پائے۔ شیافات قویہ سے اس مرض میں یہ ہے کہ اقاقیا
صمغ عربی برازلنج افیون سپیدہ قلعی اور گل ارمنی اور کہربا اور مازوئے خام سب اجزاء
ہموزن لے کر پیسیں اور دوا مطبوخ میں جو گرم ہے اس کو ڈال دیں اور بدن تل کے اور
نے کے استعمال کریں جو اسہال دموی مقعد سے اس ہو اس کے واسطے فقط یہ اجزاء
کافی ہیں مرادسنگ گلنار سپیدہ صدف سوختہ ملا کر موضع معلوم پر بعد دھونے اور خون
پونچھنے کے استعمال کریں جب یہ تدبیریں ہو چکیں اور مرض ابھی بدستور باقی ہو پھر
چارہ نہ ہو گا بدن اس کے کہ دونوں ہاتھوں کو زیر بغل سے باستواری باندھی اور اطراف
بدن کی مالش کریں اور بیمار کو آب سرد میں اگر موسم گرمی کا ہو اور ہوائے سرد میں اگر
فصل جاڑوں کی ہے بٹھائیں اور آبہائے سرد اسے پلائیں اور اس کے احشا پر
عصارات باردہ اور شربت ہائے حاسہ جیسے رب حصرم اور رب بیاس وغیرہ گرائیں
برف سے ٹھنڈے کر کے فصل علاج سحج اور قروح امعا کے بیان میں واجب ہے کہ

شناخت سحج میں دھوکا باقی نہ رہے اس لئے کہ بیشتر ایسی خراش نہیں ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیا جائے بلکہ ایسے وقت استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے اور شائد کہ فقط تبرید شدید اور دینا تربوز اور کاہو اور خرفہ کا سحج خفیف کے دور کرنے میں کافی ہوتا ہے پھر اگر ایسے حقنہ کا استعمال کیا جائے جس میں ادویہ کاویہ داخل ہوں مریض کی ہلاکت واقع ہوگی واجب ہے کہ علاج سحج کا جس طرح اوپر معلوم ہو چکا ہے اگر امعاء علیا میں ہو مشروبات یعنی پلانے کی دوا سے کیا جائے اور اگر امعاء سفلی میں ہو حقنہ سے کیا جائے اور اگر درمیانی اعضاء امعا کے ہو دونوں طریقہ سے کیا جائے۔ پھر ان سب سے واجب یہ ہے کہ رعایت حال سبب فاعل سحج کی کرنی چاہئے اور رعایت سبب فاعل قروح امعا کی بھی اس طرح پر کہ ابھی امعا سے انصباب رطوبت صدر وغیرہ کا ہو رہا ہے یا نہیں اور آیا سبب مقدم اس سحج کا شگافتہ ہونا خواہ امتلا یا ورم ہے جو ابھی تک باقی ہے یا کہ وہ سبب تحبس تھا اور منقطع ہو گیا مگر اثر اس کا سحج اور قرحہ کا باقی ہے ہم نے علامات ان سب صورتوں کے بخوبی اوپر بیان کر دیئے ہیں پھر اگر سبب سحج اور قرحہ کا ابھی تک انصباب کر رہا ہو پہلے اسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے اور اس کو بیخ دیں سے اوکھاڑنا لازم ہے انہیں تدابیر سے جن کو اپنے مقامات مخصوصہ میں معلوم کر چکے ہیں اور اگر ضرور ہو کہ نظر وی ہونے خلط کے استفراغ کیا جائے ڈرتے ڈرتے اور بچا بچا کر استفراغ کیا جائے اور پوری کوشش اس امر کی رہے کہ دوائے مسہل بشدت مضر اس اثر اور قرحہ کو نہ ہو بلکہ بمثل ہلیلہ اور کرویا اور کتیر اوغیرہ ادویہ ضعیفہ کے سہل دیا جائے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دونوں غذا دینے سے روکا جائے تاکہ بدن کو نحل پیدا ہو جائے اس مادہ کی ریزش میں جو سحج پیدا کر رہا ہو تو ایسا ہی کریں اور جس وقت ارادہ اس کے غذا دینے کا ہو تو اسی دودھ سے غذا دینی چاہئے جس میں سنگریزے وغیرہ بجھائے گئے ہیں خواہ اس طرح پختہ کیا گیا ہے جو باب سابق میں مذکور ہو چکا اور یہ دودھ کا پلانا بطریق دوا کے ہے لیکن غذائے

خالص بروقت حاجت اور ظہور ضعف کے پس وہی تدبیر کرنی چاہئے جس کا حجم قلیل نہ ہو اور قوت اس کی ظاہر ہو جیسے جگر مرغ فربہ کے اور تھوڑی سی روٹی بے خمیر کی اور خصیہ ہائے مرغ اور انڈا جس کی پختت میں درجہ نیمبرشت سے زیادہ کو پہنچ گیا ہو اور بھنے ہوئے انڈے سے کم پختہ کیا ہو اور بیشتر مچھلی بھنی ہوئی زیادہ نفع دیتی ہے اور گوشت پائے کا جو پسے اور بھنے ہوئے چاول کی پیچ میں پختہ کیا جائے ایسے بیماروں کے واسطے نہایت بہتر ہے واجب ہے کہ قوت بیمار کی حفاظت ربوب فواکہ سے کی جائے وہ غذائیں جو باب اول میں اسی مقالہ کے مذکور ہو چکی ہیں بھی اس بیمار کو نافع ہیں واجب ہے کہ نمک جو ایسے بیمار کو دیا جائے ذرانی ہو اور بریان کیا ہو اور شراب کسی قسم کی نہ پلائی جائے لیکن جس وقت کہ حرارت نہ ہو اس وقت تھوڑی سی شراب سیاہ قابض پلانا چاہے پانی اس کو سرد پلانا چاہئے بہتر نہیں ہے کہ شروع علاج میں فقط ایسی دوائے خالص دی جائے جو براہ اپنی کیفیت کے موذی ہو اور قبض پیدا کرنے والی اور خشن اور خدش یعنی رگڑ کے ذریعہ سے سحج کی بڑھانے والی ہو جس وقت درد میں شدت ہو نبط ضرورت کے احتیاج ادویہ مغریہ کی طرف ہوگی تاکہ مثل گاڑھے گاڑھے حریرہ کے ہو جائے اور چہرہ پر مریض کے بطور طلا کے وہی ادویہ مغریہ لگائی جاتی ہیں تمام ادویہ باردہ قابضہ جو مخلوط ادویہ مغریہ سے ہوں اس وقت نافع ہوتی ہیں ہاں اگر تاکل اور سڑاہند پیدا ہو اس وقت بیشتر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے۔ جن میں وہ دوا بھی ملی ہو جو تجفیف بدن لذع کے پیدا کرے۔ واجب ہے کہ مریض سحج کو پلانے میں بزوروغیرہ جو دوا تجویز ہو آب سرد میں پلائی جائے آب گرم میں ہرگز نہ پلانی چاہئے ریوند میں خاصیت عجیب ہے قروح امعا کی اصلاح اور اسہال اغراس یعنی ان دستوں کے بند کرنے کی جن میں وہ رطوبت نکلتی ہو جو سطح داخلی امعا پر ہوتی ہے خصوصاً جس وقت ہمراہ آب بارتنگ اور تھوڑی سی شراب کہنہ کے پلائی جائے۔ بلوط بریان اور کرنوب کی قوت مثل ریوند کے ہے دونوں ساتھ ہی مستعمل ہوں خواہ جدا جدا تخم گل بھی عجیب

انفع ہے۔ہم نے تجربہ کیا ہے جو بعض اطبا کہتے ہیں کہ شروع اسہال خونی میں اگر چار درہم صمغ عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جائے زوال اس مرض کا ہو جاتا ہے گل مختوم بھی زیادہ نافع ہے ہر ایک اقسام سحج کو حتی کہ سحج متاکل اور سڑا ہوا بھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے تاکل اور چرک وغیرہ کے کسی حقنہ کا استعمال کر کے منجملہ حقنہ ہائے مزکورہ کے اور اس طرح جس وقت حقنہ کی اجائے طین مختوم کا عصارہ بارتنگ اور کوکب ساموس یعنی طین ساموس کے اور نیز عصارہ خرفہ سیاہ کے ہمراہ۔ منجملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض میں عصارہ توت کا ہے جو ابھی گزرہو اور پختہ نہ ہوا ہو اس طرح گیاہ فنجنکشت کا پلانا بھی مفید ہے اور عصارہ گلسرخ پلایا جائے خواہ بطور حقنہ کے استعمال کیا جائے بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ ادویہ اسہال خونی میں رجل العقعق بھی داخل ہو اور میرے گمان میں رجل الغرب یہی ہے اور بعض لوگ کہتی ہیں کہ بقراط جس وقت رجل عقعق کو ذکر کرتا ہے مراد اس کی انجیر کے پتے ہوتے ہیں اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہیں رکھتے ہیں پس یہ معنی بھی کلام بقراط کے نہ سمجھنے چاہیں شراب چستہ خرگوش کی ان لوگوں کو مفید ہے اور پنیر جس کا نمک نکال لیا ہو جس طرح اوپر ہم نے لکھا ہے باب اول میں زیادہ نافع ہوتا ہے اگر چہ تاکل زیادہ بڑھ گیا ہو جس وق سحج کا عروض بسبب کسی دوائے مسروب کے ہوا ہو اس وقت کے واسطے ادویہ نافعہ میں سے یہ ہے کہ روغن ورد اور دم الاخرین اسطر چہ کہ تیں درہم روغن زرد میں ایک درہم سے تین درہم تک دم الاخوین ملا کر حقنہ کریں مرکبا نافعہ سے ان لوگوں کے واسطے اقراص اور سفوفات باردہ مذکور ہیں اور بہتر ان کے حق میں یہ ہے کہ دوا روٹی پر چھڑک کر کھلائی جائے اور اس کے اوپر سرد پانی پلایا جائے یہ بھی مفید دوا ہے گھونگھی کی راکھ چار حصہ اور ماذو دو حصہ قلفل ایک حصہ سب کو پیس کر بعد غذا کے بوزن ایک درہم کے تناول کریں اور سرد پانی اس کے اوپر پی لیں فلونیا بھی ان کو نافع ہے جس وقت آب سرد کے ہمراہ تناول کرین حقنہ اور حمولات جو ایسے بیماروں کے واسطے مناسب

ہیں اور مطلق اسہال خونی کے روکنے میں بکار آمد ہیں وہی مرکبات ہیں کہ جن کے اجزا ابتدائے مرض ہذا میں ادویہ مغریہ قابضہ سے مرکب ہوں اور اخیر مرض میں آ کر انجام اس کا تاکل کی طرف ہو ادویہ منقیہ اور ادویہ کاویہ درکار ہیں اور جب تک پارہ ہائے کوچک جرم امعا کے برآمد ہورہے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں جائز نہیں ہے کہ ادویہ مغریہ قابضہ سے زیادہ دینے کی جرات کریں بعض اطبا نے کہا ہے کہ اقاقیا اس مرض کے حقنہ میں ڈالنا نہ چاہئے جب تک کہ خون کی آمد نہ ہو اور یہ قول محض پوچ ہے پھر جس وقت کہ قرحہ کی جراحت باقی رہ جائے اس وقت ادویہ مجففہ قابضہ ہمراہ اجزا ادسومت کے پھر اخیر میں اگر انجام کار بطرف تاکل کے ہو جائے منقیات اور کاویات کا استعمال کرنا لازم ہے۔ بعض معالجین تھوڑی سی فلدفیون کو بعض عصارات میں داخل کر کے استعمال حقنہ ہائے سلیمہ بے ضرر کا کرتے ہیں پس اس کے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے لیکن اگر ضرورت داعی نہ ہو بطرف اس دوا کے جو تیز ہے خواہ بطرف دوائے ترش کے پس اولی اور بہتر یہی ہے کہ ایسی دوا کا استعمال نہ کیا جائے اور بشرط ضرورت پھر بھی اولی یہی ہے کہ پہلے ترش دوا کو اختیار کریں پھر اس کے بعد بشرط حاجت ادویہ حارہ کا استعمال کریں اور جس وقت ضرورت داعی ہو اور تاکل بھی پھر اس وقت ادویہ مادہ بقدر ازالہ تاکل اور تنقیہ چرک وغیرہ کے استعمال کرنی چاہیں اور فلافیون بھی بقدر حاجت اس وقت جائز ہے بیشتر رائے صائب یہ ہوتی ہے۔ شروع تدبیر میں کوئی دوا مخدر دی جائے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحہ فاسد ہو چکا ہے اور اب اتنی دیر تک اس کا ٹھہرنا ممکن نہیں ہے کہ جب تک ادویہ حادہ سے امعا میں سوراخ پڑے گا اتنے زمانے میں یہ قرحہ پھیل کر زیادہ بڑھ جائے گا اور عمق اس کا بہت گہرا ہو کر بہ نسبت سوراخ پڑنے کا زیادہ خرابی پیدا کرے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بکری کو فضیلت زیادہ ہے ان اشیائے مغریہ پر جو حقنہ کے ادویہ کے جمع کرنے کے واسطے داخل ہو سکتے ہیں اس لئے کہ یہ چربی تدبیر اور تسکین لذع پیدا کرتے ہے اور مقام پر

بسرعت منجمد ہو جاتی ہے یہ جملہ قواعد جو بیان ہو رہے ہیں اس وقت تک چل سکتے ہیں جب تک ابتدائے مرض ہے اور جب قرحہ میں مدہ پڑ جائے پھر اس کی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور چکنی دوا اور ادویہ مغریہ بالکل ترک کی جائیں کہ یہ چیزیں اصل دوا اور مرض میں حائل ہو کر اس کے اثر کو روکتی ہیں جب یہ معلوم ہو جائے کہ قرحہ میں چرک پیدا ہو چکی ہے پھر اس کی صفائی ماء العسل سے کرنا چاہئے اور اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جس میں زیتون نمک کا پانی اور وہ پانی جس میں زیتون نمک سود پرورده کی گئی ہے اور نمکین مچھلی کا جوشاندہ ضرور ہے کہ اگر مدہ پڑ گیا ہے مثل قرص رازیانہ کے بھی لامحالہ استعمال کیا جائے جس وقت کہ مرض حالت ابتدا اور تازگی سے گزر جائے اور اس قرص کے دینے سے کوئی مانع نہ ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ ہائے ربہ اور مغری تسکین درد میں اس شخص کے کرتے ہیں جس کے آنت میں قرحہ متاکلہ یعنی سڑا ہوا ہو مگر یہ ادویہ نہیں دی جاتی ہیں اور دی اس وقت جاتی ہیں جب ان کا اثر تاکل تک پہنچے ہمراہ اور ادویہ کے جو تاکل کو نافع ہیں اور وہ ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں تنقیہ اور جلا کی قوت ہے اور تجفیف اور قبض بھی ہو اور وہ مقدار ادویہ مغریہ کی اس قدر ہے جس سے قرص بندھ سکتا ہے پس مناسب نہیں ہے کہ مغریات اور وسوما ان قرصوں میں اس کثرت سے داخل کئے جائیں کہ ادویہ مفیدہ کا اثر تاکل تک نہ پہنچنے دیں اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا ہے اور اس کی طرف کچھ التفات نہیں کیا جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہو چکے بعد اس کے ادویہ مدملہ کا اور ان ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ جو بذریعہ ادویہ مغریہ اور قابضہ کے تیار ہوئی ہوں اور یہ استعمال اس وقت کرنا چاہئے جب معلوم ہو جائے کہ اچھا گوشت ظاہر ہو چکا ہے اور سڑا ہوا گوشت دور ہو گیا ہے جس وقت کہ تپ اور ضعف اور تاکل ساتھ ہی جمع ہو جائیں اور حرارت کا زور ہو اور مریض فقط قرص ازیانہ کے استعمال پر متحمل نہ ہو سکے واجب ہے کہ انہیں

اقراص کو آب بہائے فواکہہ باردہ قابضہ میں گھول کر تیار کریں جیسے انگور کام اور پیاس اور ساق اور لوبیا اور گلسرخ وغیرہ اور بعد تیاری کے پھر ان اقراص کو سکھالیں اور مکرر یہی عمل کریں۔ اکثر بدن آمیزش بھنگ اور افیون کے انہیں ادویہ میں چارہ نہیں ہوتا خواہ پہلے مدرات کا استعمال کر کے پھر ان ادویہ کو کھلاتے پلاتے ہیں اور مریض کو غذائے پسندیدہ بہ مقدار قلیل بھی ضروری دی جاتی ہے اکثر قدر شربت ان اقراص کی نصف درہ سے دو درہم تک ہوتی ہے بیشتر اصوب یہ ہوتا ہے کہ آب بہائے فواکہ میں ادویہ قابضہ اور بھی ڈالی جائیں از آنجملہ عدس اور جفت بلوط وغیرہ ہی اس لئے کہ یہ بات معین ہوتی کہ خشک ریشہ پیدا کریوہ دوا جس کے استعمال سے درد بھی شدید ہوتا ہے اور نفع بھی اس کا زیادہ ہے یہ ہے کہ حقنہ قرص زرنیخ اور آب نمک کا کریں بروقت غلیظ ہونے مدہ کے اکثر لوگ جیسے گرفتاران تپ اور ضعیف یا وہ لوگ جن کی حس زیادہ ہے اور حقنہ حادہ کا تحمل نہیں کر سکتے ایسی تدبیر سے جس کا بیان ابھی ہوا ہے تو ان کی تدبیر علاجی اس طرح شروع کی جاتی ہے کہ پہلے حقنہ ماء العسل کا ان کو کرایا جاتا ہے ھر بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کر کے اس کے بعد گل مختوم کہ اور نیمگرم پانی ملا ہوا اس کو پلایا جاتا ہے پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ شفایاب ہو جایا کرتے ہیں منجملہ تدبیر کے دربارہ حقنہ کے یہ بھی ہے کہ تھوڑی دوا ہے حقنہ کیا جائے چند مرتبہ کر کے اور جب لذع کی شدت ہو اس کا تدارک روغن گل سے کیا جائے کہ اس کا حقنہ کے یہ بھی ہے کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جائے چند مرتبہ کر کے اور جب لذع کی شدت ہو اس کا تدارک روغن گل سے کی اجائے کہ اس کا حقنہ دیا جائے جو حقنہ کے واسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہیں اور اسہال خونی کے روکنے کے واسطے وہ ان حقنوں کے علاوہ اور ہیں اور قریب قریب ہیں منفع اسہال کے حقنہ کے اور کبھی ان حقنہ کے واسطے چند قسم کے قرص تیار رہتے ہیں اور بھی ان کا استعمال بدستور اور سلم ہونے کی حالت میں بھی ہوتا ہے اب ہم نسخہ ہائے حقنہ اور شیاف کے اور نسخہ ان قرصوں کے جو

حقنہ میں پڑتے ہیں ذکر کرتے ہیں منجملہ حقنہ ہائے سبک اور خفیف کے جو اسہال حار
میں دینے کے لائق ہے یہ ہے کہ آب بارتنگ سے تنہا حقنہ کریں خواہ ہمراہ بعض ان
اقراص کے جن کو ہم لکھتے ہیں یا ان کہ روٹی بے خمیر کا حقنہ کریں خواہ نان فطیری کا حقنہ
کسی عصارہ مناسب میں گھول کر منجملہ حقنون کے یہ حقنہ ہے کہ آب جو روغن بادام
زردی بیضہ اور چاول کی پیچ جو گردہ گوسپند یکسالہ کی چربی میں پکایا ہو اور صاف کر کے
اس میں طین مختوم ملا کر حقنہ کریں۔ ایضاً یہ حقنہ بروقت حرارت شدید کے نافع ہے
عصارہ تراشد کدو اور عصارہ خرفہ سیاہ اور بارتنگ اور عصی الراعی اور حب الآس جس کو
دو مرتبہ پانی میں دھو کر پانی پھینک دیا ہو ان سب عصارات کو یکجا کر کے روغن گل اور
سپیدہ اور گل ارمنی اور اقاقیا اور لوبیا ملا کر اور اگر حاجت ہو تھوڑی افیون بھی شریک کر
کے بحسب حاجت اور حالت مریض کے حقنہ کریں۔ یہ نسخہ حقنہ کا جو مذکور ہو چکا سحج کے
واسطے بھی مجرب ہو چکا ہے۔ نسخہ حقنہ کا جو قابل استعمال کے سحج میں ہے پوست انار اور
مزو اور سماق اور برگ عتیق اور توت کی جڑ ان سب اجزا کو کسی شراب میں ابالیں تا کہ
ان کے قوام ان کا گاڑھا ہو جائے بعد ازاں صاف کریں اور ہمراہ بعد اقراص حقنہ کے
پئییں اور روغن آس ملا کر حقنہ کریں نسخہ ہائے شیاف جو سحج میں بکار آمد ہوں اصول
ادویہ ان کے مرمکی اور کندر اور زعفران اور سندروس اور شب اور میعہ اور جند بیدستر جس
وقت کہ افیون کسی شیاف میں داخل ہو اور حضض اور کاغذ سوختہ اور دم الاخوین شاخ
گوزن سوختہ اور قیمولیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمولیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہیں اور
قلیمیا کی سب قسمیں اور مرداسنگ اور ازیں قبیل اور بھی چیزیں اور اکثر احتیاج
پھٹکری کے اقسام اور زنگار کی بھی ہوتی ہے یہ نسخہ شیاف کا مرکب بعض ایسے ہی ادویہ
سے واسطے سحج اور زحیر کے ہے کندر زعفران افیون کو آب بارتنگ سے گوندھ کر
شیاف کرین کہ یہ نافع ہوتا ہی دوسرا نسخہ افیون جند بیدستر صمغ عربی حضض کو عصارہ بار
تنگ سے سشتہ کریں اور نسخہ کندر زعفران افیون سپیدی بیضہ مرغ اور نسخہ سندروس

سے چارہ نہ ہوگا اور قبل مخدرات کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستو کے پانی سے حقنہ کر دینا چاہئے اور اس تدبیر میں مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہئے کہ بیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہیاور مرض منقطع ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اعتدال خلط صفراوی میں پیدا ہوتا ہے اور اگر سکون درد میں اس وقت نہ ہو وہی علاج جو معلوم ہو چکا ہے یعنی استعمال مخدرات کا طریقہ اختیار کرنا ہوگا اگر جی چاہے تو ایسے وقت اس حقنہ کا استعمال کریں نسخہ اس کا یہ ہے کہ آب کشک جو اور چاول کی پیچ اور چربی بکری کے گردہ کی روغن گل اور صمغ عربی سپیدہ قلعی اور زردی بیضا ان سب کو ایک جگہ یعنی ایک ہی ظرف میں رکھ کر خوب پھینٹیں اور اگر خواہش ہو تھوڑی سی افیون بھی اس میں ملا کر استعمال کریں پھر اگر سحج بلغمی ہو واجب ہے کہ ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو تقطیع بلغم کی کرے اور اس کو خارج کر دے اور اس کو دور کر دے اور غذا ایسے مریض وک اسی قسم کی دینا چاہئے تا کہ غذا اس کی ماہی شور تجویز کی جائے اور نان خورش اور رائی اور چقندر اور مری اور کوامیخ اور نان خورش مثل اناردانہ اور زبیب کے مع مصالحہ گرم کے اور رائی اور جو شے قاطع بلغم ہے جس وقت بکثرت استعمال خرمائے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کس بقدر دو یہ مائل بہ حرارت تناول کر چکا ہو جیسے خرول اور فلافلی نفع یاب ہوگا بعض اطبا نے ذکر کیا کہ چند آدمی جو قروح امعا میں مبتلا تھے جاؤ شیر کے استعمال سے ان کو نفع ہوا اس طرح کہ جاؤ شیر کو ہمراہ سداب کے استعمال کرتے تے اس کے بعد کچا چھوہارا بریان کیا ہوا کھا لیتے تھے چند روز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پائی اور شائد کہ یہ صحت ان کو اسی چھوہارے کے استعمال سے ہوئی ہو یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص ذوسنطاریا سے کہنہ کا علاج ایک روز کرتا تھا اور دوسرے دن مریض کو راحت دیتا تھا اور اسی دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً پیاز کے کھلاتا تھا اور پلانے کی اشیاء اسدن بہت کم دیتا تھا اور پھر دوسرے دن اس غذا دینے سے اس کو آب گرم اور نمکین سے حقنہ دیتا تھا بعد اس حقنہ کے اور کسی قوی دوا کے

جو اند مال کی بھی خاصیت رکھتی ہو اس کو حقنہ دینا تھا پس اگر مریض تحمل اس درد کا جو اس کے علاج سے اٹھتا تھا کر گیا فوراً صحت پاتا تھا ورنہ فوراً مر جاتا تھا حقنہ جوان بیماروں کے واسطے مناسب ہیں وہ اس طرح کے ہونے درکار ہیں نسخہ حقنہ کا مرزنجوش زیرہ نمک برگ و ہمشت رطب یعنی غار تازہ و ترشبت سداب اکلیل الملک ملد ایک اوقیہ زیت چالیس اوقیہ پس ادویہ اور زیت کو اس قدر جوش دیں کہ ثلث جل جائے پھر چھان کر صاف کریں اور اسی زیت کو استعمال کریں (دوسرا حقنہ) ایسے بیماروں کو چاول کی پیچ میں ماہی شور کو جوش دے کر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے قبروطی ہذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہیں اس مرض میں نسخہ اس کا یہ ہے کہ چھوہارا موٹا اور گوشت اڑھائی رطل مصطگی ایک اوقیہ تازہ سویا چھ اوقیہ موم دس اوقیہ شراب اور روغن گل بقدر کفایت کبھی بزور میں ہا کم کو داخل کرتے ہیں خصوصاً جب برودت اور بلغم لزج کا نکلنا محسوس ہو۔ سحج سوداوی کا علاج پس تدبیر سودا اور طحال کی جیسا ہم نے بیان کیا ہے اپنے موضع خاص میں قبل اس باب کے کر کے بعد اصلاح مزاج طحال کے اور اچھی اور درست ہونے تدبیر مذکور کے پھر اس وقت سفوف طین مفید ہوتا ہے اور حقنہ جو چاول کی پیچ اور غسالہ سے تیار ہوتے ہیں۔ اور انہیں خوشبو ادویہ اور بزور گرم اور نرم اور مبردہ قابضہ بھی داخل ہوتے ہیں اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی انہیں حقنوں میں پڑتی ہے غذا بیماران سحج سوداوی کی ایسی چاہئے جو خون سے تولد سودا کو روکے اور بند کرے اگر قرحہ خبیث ہو چارہ نہ ہوگا بدون اس کے کہ پہلے نمک اندرانی کے پانی سے حقنہ کریں پھر اس حقنہ کے بعد اگر حاجت باقی رہے ایسی دوا سے حقنہ کریں کہ گوشت سحج یعنی وہ گوشت جس میں بسبب سحج کے خراش اور زخم پڑ گئے ہیں ظاہر ہو جائے بعد اس کے مدملات ادویہ سے علاج کریں جو از قسم حقنہ کے ہوں حقنہ ہائے نرم اس فائدہ کے واسطے جیسے یہ حقنہ ہے شوکہ مصریہ تین جزء خربق سیاہ دو جزء پانی اور نمک اندرانی میں جوش دیں پھر اگر حقنہ کارگر نہ ہو اقراص زرنیخ سے حقنہ کریں سحج سفلی کا علاج ایسی دوا

سے کیا جاتا ہے جس سی طبیعت نرم رہے اوراس میں لین اور چکنائی اور تغریہ اورازلاق ہواور کھانے سے پہلے زردی بیضہ نیمبرشت خواہ شوربا بوڑھے مرغ کا خواہ شوربا یخنی چھوٹے چھوٹے بچہ ہائے مرغ نرم گوشت اور فربہ سے تیار ہوں حقنہ ہائے نرم جو عصارات مغریہ اور مزلقہ سے معاً تیار ہوں اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی اس میں پڑے کبھی جب اس حج میں طول ہو جائے یہ دوا مفید ہوتی ہے تخم کان اسپغول تخم مرد تخم خطمی ان سب کالعاب نکالیں اور طعام سے پہلے پلا دیں کہ یہ دواہمراہ ازلاق کے درد میں بی تسکین دیتی ہے اور تغریہ بھی کرتی ہے آلوئے بخارا قبل طعام کے تناول کرنا بیشتر اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے جو سج بعد تناول کرنا پیشتر اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے جو سج بعد تناول کسی دوا کے عارض ہو اس کو دوا یہ بار جو مغری بھی ہوں نافع ہوتی ہیں اور کتیر ابریان اکثر نافع ہوتا ہے دوغ میں بوزن ڈیڑھ درہم کے اسی کتیرا سے ڈال کر خواہ اس سے زیادہ تناول کریں زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن گاؤ جو تازہ اور عمدہ ہو اس میں تھوڑی سی دم الاخوین ملا کر حقنہ کریں۔کبھی گائے کا (اوجھ شوربا کر کے بھی بعض اقسام سج مراری میں نافع ہوتا ہے مگر یہ دوا جامع فوائد نہیں ہے۔علاج اس اسہال کا جو بسبب غذا کے عارض ہو مقدم علاج اس کا یہ ہے کہ اُن غذاؤں کا انحدار اور نیچے کی طرف اور تر جانا روکا نہ جائے جب تک خوف ہیضہ قوی کا بافراط نہ ہو لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہو انحدار اس غذائے کثیر کا روکنا چاہئے اور بھوک پیدا کرنی ضرور ہے پھر جب یہ غزائے کثیر معدہ سے اتر جائے اس وقت بعض ربوب کا کھلانا جائز ہے اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہئے خواہ سفوف انار دانہ کا ھپر اگر احساس ضعف کا معدہ میں ہو باوجود یہ کہ پہلے غذائے کثیر کھا چکا ہے جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قرار اور نفخ کرتا ہو اس وقت گلنار اور کندر اور اجوائن کو ہموزن لے کر زبیب مع خستہ کوفتہ سے گوندھیں اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کریں۔ایضاً دوائے کرنا زج جو قرابادین میں مذکور ہے اور دوائے وج

کا استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا میں ذاتی ہو یا ان کہ وقت بیوقت استعمال کرنے سے فساد غذا پیدا ہوا خواہ ان غذاؤں میں کیفیات رویہ ہوں اور بسرعت استحالہ ان غذاؤں کا بطرف خرابی کے ہوتا ہے اس وقت واب ہے کہ غذا ایسی اختیار کریں جس کا کیموس اچھا ہو اور قابضہ بھی ہوں اور جو اثر فساد کا باقی ہے حرارت خواہ برودت سے اس کا دفع انہیں جوارشات قابضہ معلومہ سے کرنا چاہئے جو حار یا بارد ہوں اگر سبب اس اسہال کا لزوجت غذا کی ہو اس کا علاج جس طرح از روئے قواعد کے واجب ہے کرنا چاہئے پھر اگر سبب تقدیم غذائے مزلق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کھائی تھی جو مزلق ہے اس کے بعد دوسری غذا اس کے مخالف تناول کی ہے لازم ہے کہ بروقت علاج کے غذائے قابض کو پہلے دیں اور اگر سبب اسہال کا پیچھے کھانا ہوا ایسی غذا کا جو سریع الہضم ہے تدبیر تناول غذا میں تغیر کر دینا چاہئے یعنی ایسی غذا سریع الہضم کو پہلے دینا چاہئے اور طباشیر کو ہمراہ بعض ربوب کے کھلانا چاہئے تا کہ معدہ کی اصلاح ہو جائے اثر سے اس شے کے جو مضر ہوئی ہے قسم غذا سے خواہ سوائے غذا کے اور کوئی مضر کے اثر سے اس لئے کہ ایسی غذائے سریع الہضم جو بعد کسی غذا کے کھائی جائے سخونت پیدا کرتی ہے اور اگر شاذونادر کہیں ایسی تدبیر غذائی برودت پیدا کرے غذائے ترش ہونے سے اس وقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہئے اگر سبب اسہال کا کمی طعام کی ہو خواہ غذا کی لطافت جوہر سے اسہال ہذا پیدا ہو اس وقت بعض ایسی غزائے قلیل خواہ لطیف کے گوشتہائے خلیظ اور ثقیل بطور مصوصات کے اور گوشتہائے قابض سرکہ میں پختہ کر کے کھلانے چاہیں اور اپنی ممقور یعنی شور مچھلی وغیرہ تجویز کرنی چاہئے پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقیل غذاؤں سے خوف ضعف ہضم کا ہو ان اشیاء کی تبرید کرنی لازم ہے علاج اسہال دماغی اسہال دماغی کے بیمار کو واجب یہ ہے کہ سیدھا یعنی چت نہ سونے پائے جس وقت نید سے بیدار ہو اس وقت اس کو قے کرا دینی چاہیے تا کہ جو خلط دماغ سے معدہ پر بوقت خواب کے گرا

ہے اور وہی اسہال پیدا کرتا ہے نکل جائے اور جو تدبیریں ہم نے باب نزلہ میں بیان کی ہیں ان کا بھی استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر سونڈانا اور بعد اس کے اشیائے باخشونت سے سر کی مالش کرنی یا ضمادات اور سینک جو مخصوص سر کے واسطے ہیں ان کا استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر مونڈانا اور بعد اس کے اشیائے باخشونت سے سر کی مالش کرنی یا ضمادات اور یا سینک جو مخصوص سر کے واسطے ہیں ان کا استعمال کرنا اور ادویہ سرخ کنندہ جلد اور داغ ڈالنے والی کا سر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اس کے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اصلاح دماغی کا ہے بیشتر داغ لگانے کی بھی اسہال دماغی میں حاجت ہوتی ہے مناسب نہیں ہے کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنے میں اس طرح مشغول ہو کہ ادویہ قابضہ دے کر معدہ سے ایسے اسہال کو روکے پس اندیشہ اور خطرہ بڑھ جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جو شے از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اتر کر معدہ میں پہنچے اور جمع ہوئی ہے اس کا اخراج بذریعہ قے کے کرانا چاہئے خواہ ایسی تدبیر سے جو اس مادہ فراہم شدہ کو امعا کی طرف اتارے اگر چہ حقنہ کیوں نہ ہو اگر حبس کرنا اس کا منظور ہو تو ایسی چیزوں سے حبس نہ کرے جو قابض ہیں کہ شکم میں حبس پیدا کرے گی بلکہ ایسے اشیا سے حبس کرے جن سے نزلات سینہ میں بند ہو جاتے ہیں جس کا بیان امراض صدر میں ہم نے کیا ہے اور جس طرح ہم نے علاج نزلہ کے باب میں قطع اسباب نزلہ کا ذکر کیا ہے اور اس کے اصلاح کی تدبیر بیان کر دی ہیں اور اب کچھ حاجت نہیں ہے کہ مکرر ان کو ہم بیان کریں علاج اسہال سدی کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہے تمام بدن میں سدے پڑنے سے ہو یا فقط جگر کے سدے پڑنے سے خواہ جگر اور معدہ کے درمیانی راہ میں سدے پڑنے سے پیدا ہوا ہو۔ خطاء صریح اس کے علاج میں یہ ہے کہ اس قسم کے سدوں میں زیادتی کر دیں قوابض کا استعمال کرا کے بلکہ واجب ہے کہ جو سدہ اپنی جگہ سے دفع ہوتا ہو اور سرکتا نظر آئے اس کو بذریعہ استفراغ کے نکال دینا چاہئے پھر جس وقت کہ راہیں اور مسالک سدہ کی کالی سدہ سے

ہو چکیں اب ادویہ مفتحہ سدہ کا پہنچنا آسان ہوگا اس وقت ایسے ہی ادویہ کا استعمال کرنا لازم ہے اور اکثر تفتیح سدہ کے واسطے سہل قوی دینا پڑتا ہے تاکہ مواد غلیظ جو مولد سدہ ہے ان کو جذب کرے اور حقنہ ہائے قوی جن میں قوت جذب اور تفتیح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہے۔ قے کا خود بخود ہو جانا ایسے وقت نہایت نافع ہے جس طرح کہ بقراط اس کی شہادت دیتا ہے صواب یہی ہے کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کر کے کھایا کرے ایک ہی دفعہ نہ کھا جائے اور ہر مرتبہ اس قدر غذا تناول کرے جو حصہ اس کی پوری خوراک کا اس دفعہ میں ہوتا ہے مثلاً اگر چار مرتبہ میں اپنی پوری خوراک اس کو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہارم پوری مقدار کا تناول کرے اور پھر واجب ہے کہ تفریق غذا کی اس طرح کرتا رہے اور غذا کے بعد ایسی شے تناول کرے جو سرعت تنفید غذا پر معین ہو اور سدہ غذائی کی تفتیح کرتی ہو ایسی دواؤں میں سب سے افضل جالینوس کی رائے میں معجون نوذجی ہے کہ قبل طعام کے ایک مثقال دینی چاہئے اور جب طعام کا ہضم ہو چکے بقدر نصف درہم کے دینی چاہئے شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہے اگر بعد طعام کے بقدر نصف درہم کے پلائی جائے تریاق بھی نہایت نافع ہے جب ہضم طعام بصحت معلوم ہو جائے پھر اس وقت استحمام کرنا چاہئے دلک اور مالش بدن کی پس اس میں فترہ نہ ڈالا جائے بلکہ ہمیں مالش کرتے رہیں قبل غذا کے اور بعد غذا کے جس وقت بدن ضعیف ہو جائے دلک شدید کی حاجت ہوتی ہے اور خرقہ ہائے با خشونت یعنی کھرے کپڑوں سے پشت اور شکم کی مالش کرنی چاہئے اور بیشتر احتیاج اس کی ہوتی ہے کہ اس کے بدن پر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کریں سدوں کی تفتیح کے طریقہ تو ہم پہلے تعلیم کر چکے ہیں۔ واجب ہے کہ طبیب معالج کو خوف اور حین مریض کی لاغری دیکھ کر نہ پیدا ہو کہ اس خوف سے تدبیرات مذکورہ کرنے کی جرات باقی نہ رہے اس لئے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرات کر کے کیا جائے اور تفتیح سدوں کی ہو جائے گی اور جو اخلاط سدہ ڈالنے والے ہیں ان

کو بذریعہ اسہال دفع کر دیا جائے پھر غذا اس کے بدن میں نفوذ کرنے لگے گی اور ذرب یعنی اسہال بعد ان تدبیرات کے نہ عارض ہوگا اور بدن اس کا قوی ہو جائے گا علاج اسہال ذوبانی دق اور سل وغیرہ میں جو اسہال ذوبانی عارض ہوتا ہے۔ اس کے معالجہ مین طمع صحت کی اس طرح بیجا ہے جس طرح اس کے سبب یعنی آخری درجہ میں سل اور دق کے بطمع صحت علاج کرنا بجا ہے لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہے اس کا معالجہ بدن کی ترطیب کے نظر سے مبردات مرطبہ سے کیا جاتا ہے اور ہواؤں سے اور نطولات سے بقدر جس مرض کے اور اطفائے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور قلب اور جگر اور سینہ پر ضمادہائے باردہ سے غذائیں ایسے اسہال میں گوشتہائے سبک جو بطور ہلام اور قریص اور مصوص کے پختہ کئے جائیں اور مچھلی کا گوشت بطور یخنی کے دیا جاتا ہے روٹی سمید کی جو خوب گوندھی جائے۔ اور اچھا خمیر اوٹھائے اور روٹی جس وقت بریان کی جائے بیشتر ان کے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور صمغ عربی ڈال کر تیار کیا جاتا ہے اس طرح حماضیہ یعنی جن غذاؤں میں ترشا لیموں کا پڑتا ہے اور ازیں قبیل دیگر اقسام کی غذائیں بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ اسہال ہذا کو دفعتہً بند نہ کرنا چاہئے بلکہ بتدریج ایسی ہی دواؤں سے اور اقراص طباشیر جو لمسک ہیں اس مرض کے واسطے خاص ہے اور یہ اقراص جن کا نسخہ یہ ہے گل ارمنی طباشیر اور شاہ بلوط تخم حماض مقشر اور زرشک گل سرخ صمغ عربی بریان سرطان سوختہ سب کو باریک کوٹ کر آب بہی سے گوندھنا چاہئے علاج اسہال تکاثفی کا اس اسہال کے علاج کی طرف ہم نے اشارہ اس جگہ کیا ہے جہاں ہم نے جذب مواد امتلائی کا بدن سے بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہے۔ اور ضرور ہے کہ اخلاط کا بذریعہ فصد اور اسہال مناسب کے اسی طرح اخراج کیا جائے جیسا ہم نے اسے بیان کیا ہے اور حمام کا استعمال ایسے اسہال میں آبہائے منضجہ سے کیا جائے کہ جن میں ادویہ مفتحہ جوش دیگی ہوں اور غسولات مفتحہ کا استعمال کرنا چاہئے زیادہ تر وہ عطریات سونگھائی جائیں جو

ارباب یرقان کے واسطے مذکور ہو چکیں بشرطیکہ تکاثف شدہ کبھی دلک یعنی مالش بدن کھرے لنگی اور دمالون اور لیف خرما وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ اس قدر کہ جلد سرخ ہو جائے بعد ازاں آب گرم خواہ وہ پانی جن میں قوت تفتیح کی ہے بدن پر ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے ہیضہ کا علاج ہیضہ کے علاج میں کچھ تدبیریں تو ابتدائے حرکت ہیضہ میں کی جاتی ہیں اور بعض تدبیروں کا موقع اوسط زمانہ حرکت مواد ہیضہ میں ہے اور کچھ تدبیریں ان کے ہیجان ردی اور مہلک زمانہ میں کہ مادہ کو اس وقت عصیان اور نافرمانی قبول اثر طبعیت خواہ ادویہ پر ہوتی ہے اور اعراض خوف دہندہ کو اس وقت حرکت ہوتی ہے الغرض یہ تدابیر اس وقت کی جاتی ہیں جس وقت علامات ہیضہ کی ظاہر ہو جایں اور ڈکار میں تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہو اور معدہ میں گرانی اور امعا میں اینٹھن اور اولٹ پلٹ شروع ہو جائے اور بیشتر ان باتوں کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ اب کوئی شے کھانے پینے کی تناول نکرے اور نہ بعد ایسی حالت کے کھانا پینا چاہئے۔ ہاں اگر ترک غذا وغیرہ سے قوت کے سقوط کا خوف ہو اس وقت ایسی تدبیر کرنی اہئے جو عنقریب ہم بیان کریں گے پھر نہایت اولی اور ان سب کو عمل کہ لائق بحال ایسے مریض کے ہو یہ ہے کہ بذیرہ قے کرانے کے اس غذا کو نکال ڈالیں بشرطیکہ ابھی وہ غذا اوپر کی جانب ہو یعنی معدہ سے انحدار امعا وغیرہ میں نہ ہوا ہو اور اگر اوپر نہ ہو تو ایسی مخدر چیز اس وقت دینی چاہئے جو ملین شکم بھی ہو اور یہ ملین دوا یا قے کی تدبیر دونوں ایسی ہونی چاہیں کہ جو مقدار دوا وغیرہ کے قابل اخراج تجویز ہوئی ہے فقط اسی مقدار کو نکالیں اور اس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شے غریب کا اخراج نہ کریں۔ واجب ہے کہ ان کی دوائے قے اور خواہ ملیں ایسی نہ تجویز کی جائے جس میں دو خصلتیں ہوں ایک یہ کہ معدہ کو ڈھیلا کر دے اور دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے جیسے کہ روغن کنجد اور جیسے کہ روغن زبیب ہمراہ آب گرم کے اور نہ ہاس دوا میں قوت تغذیہ کی حالانکہ یہ لوگ ضد

تغذیہ یعنی ترک غذا کے محتاج ہیں جیسے ماء العسل اور سکنجبین شریں ہمراہ آب گرم کے کہ اس میں خفیف سی غذائیت بھی ہے مگر کسی ضرورت خاص کے وات ایسی ادویہ کا بھی استعمال ہوسکتا ہے بلکہ فقط گرم پانی یا تھوڑا سا بورہ اور یا نمک سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے زیرہ کے اس طرح اگر ان لوگوں کو خود بخو دقے آ رہی ہو اور اسی حالت میں او بکائی ایسی آتی ہے کہ اس کے ہمراہ کچھ خارج نہ ہوتا ہو اور ایسی او بکائی سے ان کو سخت ایذا پہنچ رہی ہو جب ان کو دوائے مقی اور ملین دینے کا وقت ہے اس لئے کہ بقراط نے بیان کیا ہے کہ قے کی روک بذریعہ قے کرانے اور اسہال کے ہوتی ہے۔ اور اسہال کا بند کرنا بھی انہیں دونوں تدبیروں سی ہوتا ہے۔ کہ قے کرائیں خواہ ملیں کا استعمال کرینا ورواجب ہے کہا دویہ ملینہ ان کے واسطے حمول خفیف سے تجویز کی جائیں جو کہ ترنجبین اور شکر اور نمک سے مرکب ہوں یا حقنہ خفیف سے جو آب چقندر بقدر ساٹھ درہم کے اور بورہ اس پر ایک مثقال چھڑ کا جائے اور شکر سرخ دس درہم روغن گل اور سرکہ بقدر سات درہم کے یا کس قدر پلانے کی دوا جیسے کمونی کہ یہ بھی منافع ہے ایسے مقام پر اگر معلوم ہو جائے کہ بدن میں مواد صفراوی کا ہیجان ہے اور یہ بھی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد حدوث ہیضہ پر معاون ہوتے ہیں اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہ ہو اس وقت معدہ کا سرد کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے لابد ہوگا اگر چہ فقط برف کے رکھنیس ے تبرید کی جائے اور یہ تدبیر تبرید معارہ کی بعد اس کے کرانی چاہئے کہ اعانت مریض کی ادویہ مقیہ سے کر لی جائے بشرطیکہ طبیعت کا میلان بطرف قے کے خود بخو د ہو اور بقدر تحمل اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہئے ایسی تبرید معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہے پیاس میں بھی سکون پیدا کرتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو جب قے بافراط ہونے لگے تو منجملہ حابسات قے کے بھی تبرید معدہ کی ہے جس طرح مذکور ہو چکی اور تبرید معدہ کی بذریعہ محجمہ بلاشرط یعنی کالی پچھنوں کی کرتے ہیں اور اگر عصارہ فواکہہ سے اس کو سرد کریں یہ بھی

نافع ہے اور اگر صندل اور کافور اور گلسرخ ملا کر مراق پر اس کا لیپ کر دیں یہ بھی مفید ہے بیشتر کو قے بند کرنے کے واسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہے اور اگر حرارت قوی نہ ہو اس وقت دوا الطین نیشا پوری جو قرابا دین میں لکھی ہو استعمال کی جاتی ہے پھر ان تدبیروں کے ساتھ واجب ہے کہ جو کچھ بطرف قے یا دستوں کے خارج ہوتا ہے اس کی رعایت بھی ضروری بات ہے پس جب تک کیلوس یا اس کے ہمرنگ غذا نکلتی ہے ہرگز اس کا حبس کرنا روا نہیں ہے اور بوجہ من الوجوہ بند نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کے بند کرنے میں خطرہ عظیم ہے پھر جب نکلنے والی شے میں تغیر فاحش معلوم ہو اور کیلوس یا غذا کا شبہ اس پر باقی نہ رہے اس وقت حبس کرنا واجب ہے اور یہ بات کب معلوم ہوگی جس وقت کوئی شے خراطی بالزوجت یا رطوبت مری وغیرہ ایسی نکلنے لگے جس کی خروج سے بدن میں ضعف پیدا ہو اور قبض یعنی سمٹنا بدن اک اور بدن کا تواتر غیر معتدل یعنی رگوں کا تناؤ اور پھڑکن تمام بدن کی پیدا ہو اور مثل ہزال اور لاغری کے ایک کیفیت تمام بدن میں پیدا ہونے لگے اور مراق کی یہ کیفیت ہو جیسے تشنج ہوتا ہے اور بیشتر ایسے وقت پیاس اور تپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب روانی شکم بطرف اسہال صحیح کے منتقل ہوئی یعنی سمیت ہیضہ کی جاتی رہی سزاوار ہے کہ حبس کے وقت اعانت ربوب قابضہ سے کی جائے اور اکثر ان ربوب کو پودینہ سے خوشبو کر دیتے ہیں اگر ربوب کو قے کی طرف سے ان کی طبیعت گرا دے پھر دوبارہ کھلانا چاہئے اور تھوڑی مقدار سے ربوب کا استعمال کرانا مناسب ہے، مناسب نہیں ہے کہ ادویہ حابسہ اور ربوب کا دینا بند کر دیا جائے اس لحاظ سے کہ ان کی طبیعت قبول نہیں کرتی ہے اور قے کر دیتے ہیں بلکہ مکرر ایسے ہی ادویہ ان کو دینی چاہیں اور ایک ہی اثر کی بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرانا چاہئے اور اسی قسم کی مختلف ادویہ بنی تیار موجود رہیں تاکہ تیار کرنے سے تاخیر نہ ہو جائے گلاب تندان کے معدہ کی تقویت دینے والا ہے اور مرض خاص کو نافع ہے یہ ربوب قابضہ واجب ہے کہ

اس قدر ترش نہ ہوں کہ ان کے معدہ میں لذع اور خراش پیدا کریں اور مادہ ہیضہ کی اعانت ان سے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کس قدر لذع ان سے پیدا ہو اس کو کسی دوائے مسہل یا مقی سے نکال ڈالنا چاہئے۔ ترش چیزیں اکثر یہ ہے کہ تیج امعاو غیرہ پیدا کرتی ہیں یعنی ایسے وقت میں اور اس طرح مشروبات میں جو چیز زیادہ سرد بالفعل ہو اور ان بیماروں کو اس واسطے ایسی چیزیں ناموافق ہیں کہ معدہ کو ایسی چیزوں کا ایک دھکا پہنچتا ہے البتہ صفراوی قسم میں ہیضہ کے یہ اشیا مفید ہوت ہیں پس واجب ہے کہ ایسے اشیاء کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کرلیا جائے اور ویسا ہی عمل کیا جائے پودینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے تیار کیا جس کا پانی مع شحم یعنی پوست اندرونی کے نچوڑا گیا ہو اور تھوڑا سا پودینہ قسم جید کا اس میں دخ کر کے شربت تیار کیا ہو ایسے بیماروں کو جید ہے اور قے کو روکتا ہے اس طرح آب انار ترش بھی اور کبھی آب انار میں طین ماکول جو پاکیزہ ہو بھی داخل کی جاتی ہے اکثر ارباب ہیضہ کو جس وقت آب گرم قوی الحرارۃ پلائی جاتی ہیں تو وہ پانی رگوں میں بسبب قوت حرارت کے سما جاتا ہے پھر اس وقت جو مواد ریزش کر رہے ہیں بطرف رگوں کے پلٹ کر رجوع کرتے ہیں۔ واجب ہے کہ ایسے وقت مادات کی طرف رجوع کیا جائے اور مروخات ایسے روغن سے جن میں قوت قبض کی ہو اور تسخین لطیف ان سے پیدا ہوگی سر اشیف پراؤں کا استعال ہو جیسے روغن ناردیں اور سوسن اور نرگس اور روغن گل ایضاً وہ روغن جس میں مصطگی کو جوش دیا ہو بھی ایسے لوگوں کو مفید ہے (یہ نسخہ مروخ کا جو عمدہ ہے ان لوگوں کے واسطے) خصوصاً جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سبب سے پیدا ہوا ہو مفاصل اور عضد کی تدہین روغن خوشبو اور روغن بنفشہ اور تھوڑے موم سے کی جاتی ہے اور جاڑوں میں روغن ناردیں اور تھوڑے موم سے مناسب ہے معدہ ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اس میں ہو اور عطریت بھی رکھتا ہو کرنا چاہئے جیسا کہ جابجا معلوم ہو چکا ہے اگر خوف ضعف یا غشی وغیرہ کا رائے طبیب پر اس امر کو

واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند کر دینا چاہئے اور بھی تمام غذا وغیرہ جس کا نکلنا واجب ہے خارج نہ ہو چکی ہو یا خلط ردی جس کا ہیجان رہ رہ کر ہوتا ہے باقی ہو اس وقت واجب ہے کہ مریض کو ایسی غذا دی جائے جو اس خلط وغیرہ کے ہیجان کی توڑنے والی ہو یا ان کہ اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کے کیا جائے جیسا لائق بحال مریض مذکور نظر اس خلط وغیرہ کے اور نظر اس کی حالت ضعف کے ہو جب یہ بات محسوس ہو جائے کہ سبب ہیضہ کا پورا پورا غذا اسے نہیں ہے یعنی غذا کو اسی ہیضہ میں چندان مداخلت نہیں مگر کس قدر امداد برودت معدہ سے پہنچی ہے اس وقت تدبیروں کے تے کے روکنے کی کرنی چاہئے بعد از آنکہ بذریعہ تے کے وہ شے جس کا نکل جانا واجب تھا خارج ہو چکی ہو او یہ جس تے بذریعہ شربت پودینہ کے ہو جس میں قدرے قلیل میبہ کی شرکت ہو یا کس قدر عود اس میں داخل کی جاتا ہے اور ضماد ایسے لوگوں کے واسطے وہی مناسب ہیں جو مائل بہ تسخین ہوں غذا ایسے لوگوں کے واسطے جو رائے طبیب میں آئے اس میں کس قدر قوت چوزہ ہائے نرم کی بھی داخل رہے اور مصالح خوشبو بھی درکار ہیں جس قدر عدس صناعی اجازت دے روٹی نبیذ میں بھیگی ہوئی مناسب ہے جس وقت ایسے مریض کو دوا پلانے اور ضماد وغیرہ سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں فراغت ہو جائے واجب ہے کہ اس کے سولانے کی تدبیر کی جائے اور ایسے فرش پر اُسے نیند آ جائے اور وہی تدبیریں کریں جن کا بیان علاج سہر اور بیداری نے مرض میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ جگر اس کے سونیکی ایسی ہو جہاں روشنی زیادہ نہ ہو اور نہ زیادہ سردی ہو اس لئے کہ برودت ان کے اخلاط کو اندر کی طرف لے جائے گی اور ہم کو حاجت اس کی ہے کلہ ان اخلاط کو خارج کی طرف جذب کریں پھر اگر نبض میں صغر پیدا ہونا شروع ہو جائے اور کس قدر اثر تشنج کا ہو خواہ ہچکی آنے لگے بہت جلد شراب ریحانی کی جس میں کس قدر قبض ہو ہمراہ آب بہی اور کعک اور لعاب خیز سمید کے پلانا چاہئے اور ان چیزوں کو جہاں تک ممکن ہو خوب گرم کر کے دینا چاہئے اور اگر حاجت اس سے

بلکہ اس طرح رہیں جب تک کہ مریض کو شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو یعنی اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار معدہ میں ہو جائے اور اگر دست آتے ہوں تو حرکت انحدار اسہال کی بطرف ہو جائے اس وقت پھر ان دونوں میں سے جو کوئی کیوں نہ پہنچے ہوں خواہ رباط اس کو ڈھیلا کر دینا چاہیے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل میں آئے اور اگر معدہ مریض کسی شے کو قبول نہیں کرتا بلکہ جو کچھ دیا جائے براہ اسہال خارج ہو جاتا ہے اس وقت تغذیہ میں ایسی چیزیں یکجا کرنی چاہیں جو قابض اور مخدر ہوں جیسے نشاستہ بریانکو طبخ پوست خشخاش میں اور اس میں سک المسک ملا دیں اور شرینی کس قدر بھی داخل کریں اس لئے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی اور طبع اسہال بھی پیدا کرتی ہے اور طبیعت سے قبض کو دور کر کے اس میں روانی کا باعث ہوتی ہے جب ایسی غذا ہو چکے مریض کو سولانا دینا چاہیئے پھر اگر ایسی ہی مریض کو ہمراہ دستوں کے قے بھی آ رہی ہو تو بعد غذائے مذکور دینے کے ایک چمچہ پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رُب بھی دیا جائے اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذائے قابض اور کدر پر آب بہی اور آب زعرور اور آب امرود چینی اور سبب شامی کا جو میخوش ہوتا ہے مع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہے پیاس ارباب ہیضہ کی فرو کی جاتی ہے سیب کے ستو کو آب انار میں دینے سے اور واجب ہے کہ جو خوشبو کی اشیاء قوی ہیں ان سے دور رکھی جائیں اور ایسی ہی خوشبو چیزوں کے سونگھانے سے ان کی کیفیت مرض کا تجربہ کیا جاتا ہے اس لئے کہ بروقت سونگھنے ایسی اشیاء کے ان کے طبائع میں اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہے بعضوں کی روٹی کی خواہش ہوتی ہے اور بعض لوگ روٹی کی بو سے نفرت کرتے ہیں اور بعض کو اس کی بو سے لذت ملتی ہے بعضوں کو شوربا اور یخنی کی بو سے کراہت ہوتی ہے کسی کو اس کی بو سے لذت پیدا ہوتی ہے اس طرح کیفیت مشروبات کی بھی ہے نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال بخورات کی خوشبو کا ہے مگر فواکہ کی خوشبو کا تو اکثر مریض کی طبع اس کو قبول کرتی ہے

واجب ہے وہ ان کو کوئی شے نہ کھلائی جائے جب تک کہ ان کو اشتہائے صادق نہ ہوئے
پھر اگر صفائی معدہ کے پہلی ان کو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہئے بلکہ حمام میں داخل
کر کے ان کے سروں پر نیم گرم پانی گرایا جائی بعد ازاں ان کو حمام سے باہر لائیں اور
زیادہ ٹھہرنے ندیں پھر اگر تشنج کے آثار نمایاں ہوں مفاصل پر قیروطی ہائے نرم اور
حارالطبع جس میں قوت عواصہ ہو ملی جائیں۔ جاڑہون میں تو روغن ناردیں اور روغن
سوسن اور گرمیوں میں روغن گل اور روغن بنفشہ اور اس طرح کپڑوں کے ٹکڑے روغن
ہائے مذکورہ میں ڈبو کر مفاصل پر رکھے جائیں وہ روغن مرطب اور ملین ہونے چاہیں
اور زیت میں بھی ان چھیتھڑوں کا بھگونا کافی ہے واجب ہے یہ ایسے مریض کے
دونوں جبڑوں کی خبرگیری بخوبی کی جائے پس ہمیشہ مقام زرفین یعنی لحیہ اور زیرین
اس عضلات کے جو کہ لحاء زیرین کو نیچے سے اوپر کو حرکت دنیا ہے نرم کرنے کا اہتمام
اسطرح پر کیا جائے کہ قیروطیات ملینہ ان پر ملی جائیں جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ
جائے اور مریض کو آرام وچین کی نیند آ جائے اور بعد نیند کے آرام سے پیدا ہوں اس
وقت کسی قسم کا رب تھوڑا ان کو پلانا چاہئے اور بہ نرمی ان کو حمام میں داخل کرنا چاہئے کہ
دیر تک اس میں نہ ٹھہرنے پائیں بلکہ اس قدر ٹھہریں کہ رطوبت حمام کی کس قدر ان کو
پہنچے پھر حمام سے ان کو باہر لا کر خوشبو عطر وغیرہ کی ان کے ملی جائے اور تھوڑی سی غذا
جس کا کیموس اچھا ہو ان کو دی جائے اور ترفیہ یعنی آسایش کا سامان ان کے لئے مہیا
کیا جائے ان کو زیادہ پانی پینے کی مہلت نہ دینی چاہئے اور اپنی اور شربت وغیرہ کے
پینے میں وقفہ کرانا چاہئے یا ان کے جب طعام ان کو دیا جائے اشیاء قابضہ اس کے بعد
استعمال کریں اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر ان کی تقویت معدہ
کی تدبیر کرنی چاہئے قرص وردصغیر یا کبیر سے اور مثل گلقند باطباشیر یا معجون خوزی سے
اکثر حمام میں جاتا باعث اور سبب انتشار خلط اور مادہ ہیضہ کا ہوتا ہے اور تکسر یعنی ہاتھ
پاؤں و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہے۔ علاج اسہال دوائی کا اس اسہال کی

تدبیریں ہم نے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ سہلہ اور ادویہ نے آور کو ہم نے بیان کیا ہے اور طریقہ استعمال ان دواؤں کا ذکر کیا ہے مگر یا ان میں پھر ہم کہتے ہیں اور باختصار بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں ہیں اسہال کے واجب ہے کہ دودھ سے اور روغنوں سے علاج کیا جائے خصوصاً اگر دودھ میں کسی حیلہ سے ایسا کیا جائی کہ قابض ہو جائے اور روغنوں میں بھی کس قدر تاثر ادویہ قابضہ کا آ جائے پس یہ سب چیزیں اس لذع کی جو ادویہ سے پیدا ہوتی ہے تعدیل کرتے ہیں بیشتر اوائل میں دودھ اور روغن ہی پر اقتصاد کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انہیں چیزوں کے پینے سے جو دفعہ دفعہ پلائی جائیں گرم پانی اس مرض میں پلایا جاتا ہے خصوصاً جس وقت کس قدر جوہر دوائے حار کا معدہ میں لپیٹ رہا ہو خواہ امعا میں پس اس وقت آب گرم اوش دوا کا ضرر مٹا دیتا ہے پھر جس وقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغربہ اور معتدل کرنے والا دیا جائے خواہ ایسی کوئی غذا کھلائی جائے یہ بھی نافع ہے تدبیر اسہال بحرانی کیا سہال بحرانی کا روکنا کس طرح درست نہیں ہے جب تک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہ ہو پھر جب افراط از حد ہو جائے وہی علاج کرنا چاہئے تقریباً جو ہیضہ کا علاج ہو لیکن ماءاللحم کا پلانا روا نہیں ہے اگر مرض میں زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہئے۔ جس میں تبرید اور تغلیظ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جائے اور اگر گوشت کی برداشت کر سکے تازہ مچھلی جو آب انار میں پختہ کی جائے خواہ انار دانہ کے ساتھ اور قوابض اس میں بجائے مصالح کے ڈالی جائیں جیسے کشنیز خشک جو کہ سرکہ میں پروردہ کی ہو اور پھر دکھائی گئی خواہ اور کوئی شے اس طرح کی زحیر یعنی پیچش کا بیان پہلے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ پیچش کی شناخت کر لی جائے کہ سچی ہو یا جھوٹی۔ بغیر کاذب تو اسطرح ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک ثفل خواہ سدہ خشک اڑ جاتا ہے اور کبھی اس سے نچوڑ کر کوئی شے آ جاتی ہے اور بیشتر امعا میں اس کی تحریک شدید سے گونہ خراش پیدا ہو جاتی ہے اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہی

بابونہ سے جس میں کہ مقل اور موم ملا ہو نرم کرنا لازم ہے یا زیت گرم میں ٹکڑا اسفنج کا ڈبو کر موضع صلابت کے نزدیک رکھیں اگر سبب پیچش کا ورم گرم ہو اس وقت اہتمام کر کے آمد اوس مادہ کی بند کرنی چاہئے جو ورم کی طرف آتا ہے رگوں کی راہ سے خواہ اسہال کے طریقہ سے اور ازالہ ورم کی تدبیر اور تدبیر تعدیل خلط حاد کی کرنی چاہئے واجب ہے کہ ابتدا میں ایسے زحیر کی فصد کرنی چاہئے بشرطیکہ واجب بھی ہو یعنی شروط اس کے وجود ہوں اور تقلیل غذا کی زیادہ کریں بلکہ دو فاقہ پیہم کرائیں اگر ممکن ہو اور اول مرض میں پانی اور نطول ایسے کرائے جائیں جو کس قدر مائل بہ برودت ہوں اور ان میں قوت ارخا کی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش کر رہا ہے بطرف ورم کے اس کو روکیں منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے کہ نمدے کا ٹکڑا آب آس اور گلاب میں تھوڑی حنا ملا کر ڈبوئیں اور مقام خاص پر رکھیں اول ہی مرض میں آب جو اور آب مکوئے سبز اور گلاب اور روغن گل اور سپیدی بیضہ اور چاولوں کی پیچ سے حقنہ کرنا چاہئے اور اگر مادہ ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے بر آمد ہوتا ہے اس کا بند کرنا انہیں ادویہ سے جو معلوم ہو چکیں لازم ہے اس کے بعد نطول اور ضماد مرخیات سے مثل بابونہ وغیرہ کے کریں اور وہی اشیا ملالیں جو معلوم ہو چکیں از قسم قوابض کے پھر استعمال منضجات کا کرنا چاہئے اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو مفتحات کو بعد نضج کے دینے کا زمانہ ہو اور ساری قواعد اکثر مقامات میں معلوم ہو چکے ہیں کبھی زیت شیرین سے جس میں کوئی شے قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہے جس وقت مریض کا زمانہ اول سے متعدی ہو جائے اس وقت عمدہ تر غذا یہی ہے کہ دودھ میں سینگ کو جوش کر کے پلائیں کہ یہ دوا سیلان مادہ کو جو اوپر کی طرف سے ہوتا ہے حبس کرتی ہے۔ اور موضع صلابت کو نرم کر دیتی ہے۔ منجملہ ادویہ ۔۔۔۔کے جس وقت ارادہ انضاج اور تحلیل اور تسکین درد کا ہو یہ ہے کہ حلبہ اور خبازی کا لیپ کریں یا اکلیل الملک خواہ ضماد کریں مطبوخ کا کریں اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور ہو اسی مطبوخ میں تھوڑی سی پیاز اور تھوڑا سا مقل بھی ملالیں۔ منجملہ

مرہم ہائے مجربہ کے جس وقت کہ ورم میں التہاب ہو یہ ہے کہ قلعی سوختہ اور مغسول اور سپیدہ اور الغی جو اس کی پھپوندی سے بنتی ہے اور مرداسنگ پروردہ سب اجزاء ہموزن سے زردی بیضہ میں روغن گل مکرر ملا کر مرہم تیار کریں کہ یہ مرہم بالغ النفع ہے اور اگر خواہش ہو ایسے مرہم پر آب مکوئے سبز اور آب کشنیز سبز ٹپکالیں اور اگر خواہش ہو اقلیمیا بھی زیادہ کریں کبھی ان لوگوں کو اقیمولیا بھی تنہا ہمراہ زردی بیضہ اور روغن گل کے نافع ہوتی ہے پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب سوداوی ہو اس کا علاج بھی وہی کیا جائے جو اور اقسام اورام صلبہ کا علاج ہے۔ مجرب دوا ایسی جگہ کی ورم صلب میں یہ ہے کہ مقل اور زعفران اور حنا اور خیری زرد اور یابس اور سپیدہ قلعی کہ ان کو اہال میں مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ خصوصاً بارہ سنگھا جو قسم گاؤ دشتی سے ہے زردی بیضہ اور گل خیری ملا کر مرہم تیار کریں اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص میں سا گئی ہو بلغم ہو یا مرارہ پھر اگر بلغم لزج ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ان کو ادویہ مخصوصہ سے دھوڈالیں اور اجود یہ ہے کہ زیت نمک داوہ سے بقدر نصف رطل کے حقنہ کریں تا کہ ان کے جس قدر بلغم مذکور اس مقام پر ہو نکل جائے خواہ عصارہ برگ چقندر سے جس میں کس قدر بنفشہ اور ترید بھی شریک ہو حقنہ کیا جائے بعد ازاں مسکنات وجع سے اس کا علاج کیا جائے جیسے شیافات زحیر کے کبھی زحیر بلغمی کے علاج میں حاجت استعمال حب منتن کی پڑتی ہے اگر سبب زحیر کا بقیہ اس مادہ کا ہو اوپر سے اترتا ہے پھر اگے ایسے وقت اسہال بھی ہو اس کو بند کرنا چاہئے اور بند کرنے کے بعد دیکھو کہ اگر بیمار کو برداشت ہے یعنی حبس اسہال سے کوئی ایذائے شدید ایسی تو نہیں ہوئی جس کی برداشت نہ ہو سکے اور اسہال کے عود کرنے کا دوبارہ خوف نہ ہو پھر اس وقت نہایت خفیف حقنہ جہاں تک اس کے خفیف بنانے کی قدرت ہے کرنا چاہئے خواہ شیاف بنفشہ سے تھوڑا سا نمک ملا کر تیار کریں بشرطیکہ وہ مادہ صفراوی ہو یا املتاس جس کا شیرہ جما لیا گیا ہے اس ملکیں تھوڑا سا بورہ اور ترید ملا کر استعمال کریں اور اگر مادہ

بلغمی ہو اور مسہل دینے پر جرات نہ ہو سکے بوجہ شدت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت ان
ادویہ کا استعمال کریں جو مرخی ہوں اور مخدر کہ سکو درد میں پیدا کریں وہ ادویہ از قسم
نطولات اور شیافات کے ہونی چاہیں۔ جب زحیر میں صعوبت اور دشواری بڑھ جائے
اور کوئی مادہ ایسا نہ ہو جس کا اخراج نہ ہوتا ہو بلکہ یہی بات ہے کہ مریض بار بار قضائے
حاجت کو جاتا ہو اور کچھ بر آمد نہ ہوتا ہو بیشتر تو ایسی پیچش کا سبب ورم صلب ہوتا ہے اور
بیشتر ایک رووت لازمی ہوتی ہے جب برودت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو ہمیشہ اس
کی تکمید ایک صوف سے کریں جو گرم کئے ہوئے روغن میں ڈبویا گیا ہو جیسے روغن
آس اور روغن بنفشہ اور بابونہ اور تھوڑی سی شراب اور ایسے روغن کو سرج اور عانہ تک بھی
اور خصیہ تک پہنچانا چاہئے پھر اگر اس سے بھی سکون درد میں نہ ہو پھر اس وقت حقنہ
روغن کنجد سے کرنا چاہئے اور دوائے داخل شدہ کہ بذریعہ حقنہ کے اندر پہنچی ہے تھوڑی
دیر ٹھہرانی چاہئے کہ یہی تدبیر موجب شفاء مریض ہے۔ یہ تدبیر وہی ہے جس کو اوائل
اطبا نے بیان کیا ہے اور متاخرین نے یہ لاف زنی اپنی طرف اس کو منسوب کیا ہے ہم
نے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ تدبیر بخوبی نفع کرتی ہے اگر زحیر بسبب قروح کے پیدا ہوئی ہو
اور تاکل یعنی مڑ جانا زخم وغیرہ کا سبب زحیر کا ہو پس دیکھنا چاہئے اگر طبیعت مریض کی
مائل بہ صلابت ہو اس کی یبوست کو پسند نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کے نرم کرنے میں کوشش
کرنی چاہئے ایسی دوا سے جو باعتدال مزلق ہو اور براز میں حدت پیدا نہ کرے اس لئے
کہ براز میں خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہے واجب ہے کہ ایسے
بیمار تلخ اور نمکین تیز اور ترش غذا نہ پائیں اس لئے کہ ایسے مزہ کی غذاؤں سے براز میں
الم رساں اذیت پیدا ہوتی ہے اور سحج امعاء وغیرہ بھی عارض ہو جاتا ہے مجمل یہ بات ہے
کہ ان کا علاج مثل تاکل امعا اور قلاع امعا کے کرنا چاہئے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر
ہو اور جب حاجت اور ضرورت تنقیہ کی ہو ابتدا میں حقنہ ماء العسل کا تھوڑا نمک خواب
اچھی طرح ملا کر کیا جائے اور حقنہ کی دوا اتنے زور سے نہ چڑھائی جائے کہ امعا سے

اوپر تک چڑھ جائے ایک شیاف بورہ اور شہد سے تیار کر کے استعمال کیا جائے بعد اس کے علاج قروح کا اشتغال کیا جائے اگر زحیر بسبب بواسیر خواہ نواسیر یا شقاق کے عارض ہوئی ہو ہر ایک سبب کا علاج اس طرح کرنا چاہئے جیسا ہم ہر ایک باب میں بیان کریں گے بیان شیافات کا جو پیچش میں دینے چاہیں جو شیاف کہ پیچش میں استعمال کئے جاتے ہیں ان سب میں بہتر وہی شیاف ہے جو زیادہ قابض ہو از آنجملہ وہ شیاف ہے جو بنام شیاف اسکند مشہور ہے از آنجملہ وہ شیاف ہے جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سے شیافات ایسی کہ جن میں تخدیر کا اثر ہے اور ان کو ہم باب علاج قروح میں ذکر کیا ہے (نسخہ شیاف زحیر کا) افیون جند بید ستر کندر زعفران سب کو پیس کر شیاف تیار کریں اور موضع معلوم پر رکھیں ایضاً مازوئے خام سپیدہ کندر وم الاخوین اور افیون ضمادات وہی میں جو زردی بیضہ اور میدہ سے تیار کئے جاتے ہیں اور بابونہ اور اس کا پانی جو نچوڑا جائے تازہ بابونہ سے اور سویا خشک اور خطمی لعاب تخم کتان وغیرہ عمدہ ضمادات جو مریض کے مقعد پر لگایا جائے کراث شامی اوبالا ہوا اور خطمی ہمراہ روغن گاؤ کے اور روغن گل کے جس میں تھوڑا سا موم بھی شریک ہو جو صاف شدہ جو بخورات اس مرض کے واسطے وہی دھونی دینے کی ادویہ ہیں جو بنا کر تیار کی جاتی ہیں اور استعمال ان بخورات کا اس وقت کیا جاتا ہے جب درد کی شدت ہو اس طرح سے کہ مریض کو ایسی کرسی پر بٹھا کر جس میں سوراخ پر اپنے مقام براز کو رکھے اور نیچے کرسی کے ایک چنگیز دان وغیرہ رکھ کر اسی دوا سے اس کو دھونی دیں منجملہ ان چیزوں کے جن سے دھونی دی جاتی ہے کبر ہے اور گٹھلی زیتون کے پھل کی اور امنٹ کی مینگنی اور اگر زیادہ مقدار گندھک سے دھونی لی جائے دفعتہً جب بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پانی جس میں یہ مریض بٹھای جاتا ہے بالغرض تسکین درد کے واسطے تو وہ پانی ہے جس میں خبازی اور سویا اور بابونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہو اور اسہال بند کرنے کے واسطے ایسے پانی جن میں ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو۔ واجب ہے کہ دونوں قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع

کر کے استعمال کئے جائیں پھر اگر مقعد باہر نکل آئے اور اونچی ہو جائے ایسی ہی پانی سے دو کر اور صاف کر کے مریض کو آبہائے قابضہ میں جو قوی ہوں بٹھائیں خواہ بعد اس کے رد کرنے اور اپنے مقام لے جانے کے قوابض قوی سے ضماد کریں اور وہ ادویہ قابضہ پسی ہوئی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعہ سے یکجا کی جائیں۔ دوسرا مقالہ ابتدائی بیان قولنج اور دردہائے امعا کا پہلے بیان مغص کا ہم کرتے ہیں مغص یعنی مروڑ کے اسباب میں یا تو ریح ہے جو گھٹی ہوئی ہو۔یا کوئی فضلہ دخانی حاد اور تیز خواہ غلیظ اور بالزوجت جو کہ چسپیدہ ہو جائے اور دفع نہ ہو سکے خواہ کوئی قرحہ ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے خواہ کدہ دانہ پڑ جائیں بعض قسم کا مغص بطور بحران کے ہوتا ہے اور بحرانی علامات سے شمار کیا جاتا ہے جو مغص کہ شدید ہو مشابہ قولنج کے ہو جاتا ہے اور اس کا علاج بھی بعینہ علاج قولنج کا ہے سوائے مغص صفراوی کے کہ اگر اس کا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جائے خطرہ عظیم پیدا ہوگا بلکہ جو مغص کہ اس کے ہمراہ دست نہ آتے ہوں جس وقت اس کی شدت ہوگی قولنج خواہ ایلاوس ہو جائے گا جس وقت مغص کی شدت سے گزاز اور قے اور ہچکی اور زوال عقل پیدا ہو جائے موت پر دلیل ہو گی۔علامات مغص ریحی کے ہمراہ قراقر اور انتفاخ شکم اور تمدد بدن ثقل اور گرانی کے ہوتا ہے اور اخراج ریاح سی اس میں سکون پیدا ہوگا جو مغص کہ خلط مراری سے عارض ہو اس پر کمی گرانی شکم کی اور شدت لذع جس میں التہاب بھی ہو اور پیاس اور نکلنا اسی خلط کا دلیل ہوگا اور یہی مغص مشابہ قولنج کے ہے اور اس کا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جائے خطار عظیم ہوگی۔علامت اس مغص کی جو خلط بورقی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اس میں لذع ہوتی ہے اور گرانی زیادہ اور بلغم براز میں خارج ہوا کرتا ہے علامت اس مغص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی جگہ اور نکلنا اخلاط کا جو اسی قبیل سے ہوں بطرف براز کے۔جو مغص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہے ہو اس کے علامات وہی علامات سحج کے ہیں علامات مغص ورمی کے وہی علامات ورم کے

ہیں جو قولنج میں مذکور ہوں گے علامات اسی مغص کی جو دیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہیں جو دیدان کے مذکور ہوں گے۔علاج عموماً ہر ایک بعض کے واسطے جو تدبیر لائق ہے پہلے کرکے اور مریض کو قے کرا کے پھر سہلات دینے چاہیں مغص ریحی کا علاج پہلے تدابیر مناسب یعنی ادویہ کاسرہ ریاح سے کریں اور جو اشیاء مولد ریاح ہیں ان سے پرہیز کرائیں اور غذا میں کمی اور بعد غذائے قلیل کے پانی میں کمی اور امتلاء معدہ کے وقت حرکت میں کمی کرانی چاہئے پھر اگر لازم ہو اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہے کہ علاج امعا کا حقنہ سے کریں تاکہ جو خلط منجر یعنی تجارات ریحی پیدا کرنے والی امعا میں ہے اس کا اخراج ہو جائے اور اسی حقنہ میں مرغ کی چربی روغن گل اور موم کو داخل کرنا لازم ہے یا ان کے دوائے مشروب مسہل پلائی جائے اگر مغص کا مادہ امعا سے اوپر محسوس ہو جیسے معجون شہریاران اور معجون تمری اور ایارج آب بزور کے ہمراہ اور اس طرح معجون سفرجلی بعد مسہل یا حقنہ کے تریاق اور نجر نیا وغیرہ کھلائیں خواہ بزور محللہ کا استعمال کریں (صفت حقنہ کی) بسفائج اور قنطوریون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تخم کرفس حلبہ سب ہموزن لے کر پانی میں جوش دیں اور نرم آنچ میں جوش دے کر اسی جوشاندہ سے بقدر سو درہم کے لیں اور اس میں سکنجبین اور مقل ہر واحد نصف درہم خواہ کم وبیش بحسب ضرورت محلول کریں پھر اس پر روغن ناردین بوزن دس درہم یا روغن سداب اس قدر اور شہد دس درہم اضافہ کر کے حقنہ کریں (صفت سفوف کی) زیرہ حب الغار سداب اجوائن مکہ نصف درہم فانید سنجری یعنی قند سفید پانچ درہم سب کا سفوف تیار کریں یہ ایک ہی مرتبہ کا شربت ہے ایضاً قنطوریوں خلیظ ایک مثقال بطور مطبوخ کے پلائیں یہ ادوا ارباب تجربہ کی رائے میں عجیب النفع ہے خنزیر کا لعب یعنی سم کو سوختہ کر کے مریض استعمال کرے یا حب الغار خشک تنہا بقدر دو ملعقہ کے جو دوا کہ ریحی اور بلغمی دونوں قسم کی مغص کو نافع ہوتی ہے یہ ہے کہ حب البان اور حب بلسان مکہ ایک درہ آب گرم میں صبح وشام تناول کرے ضماد جو مشترک

ریحی اور بلغمی کے ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہے کہ بندق کو مع پوست کے بریان کر کے گرم گرم فل مغص پر لیپ کریں اس طرح تکمیدات مشترکہ سے سویا اور سداب اور دو نامرادسوکھا ہوا ہے ناف پر کا ضماد یہ ہے کہ حب النار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی میں ملا کر ضماد کریں اور بیمار کو چاہئے کہ اس کے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ نافع عجیب ہے غذا مغص ریحی اور بلغمی کی از قسم شوربائے فنابر یعنی چکور کا اور شوربا مرغ پیر کا ہے جو خوب گلا کر پختہ کیا جائے اور اس میں بہت سا سویا اور افادیہ اور اباز یر بڑے ہوں اور فقط شوربے پر اقتصار کرے جرم گوشت کی ممانعت ہے اور روٹی میں نمک اچھی طرح پڑا ہو اور خیز خشکار اس کے واسطے نہایت اچھی ہے شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہئے واجب ہے کہ ریاضت لطیف قبل طعام کے استعمال کریں لکڑی بھنی ہوئی بنا پر قول بعض کے نافع ہے جو مغص کہ بلغم بلزج سے پیدا ہوا ہو اس کی تدبیر علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہے مگر ان کہ یہاں توجہ بطرف تنقیہ کے زیادہ چاہئے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے منجملہ ادویہ کے جو اس قسم کو مفید ہی بشرطیکہ اسہال نہ ہو سفوف حمایا کا دینا مفید ہے اور حرف ہمراہ زبیب کے اور اقراص افادیہ بھی نافع ہیں لیکن اگر ہمراہ بلغم مالح کے مغص بلغمی پیدا ہوا اس وقت بہت جلد استفراغ مادہ کریں حقنہ ہائے تر بدیہ اور بسفائجیہ سے جن میں کس قدر تعدیل حرارت سپستان اور بنفشہ سے کر لی ہو استفراغ ایسی مادہ کا مثل ایارج فیقر اور سفر جلی سے کر کے پھر استعمال ایسی غذاؤں کا کریں جن کا کیموس جید ہو اور چکنائی بھی عمدہ ذہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچہ شیر خوارہ گاؤ کے گوشت سے خواہ مرغیوں اور بچہ ہائے فربہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہے اور غذا میں کمی رہے اور باوجود کمی اس کے طریق استعمال میں عمدگی کا برتاؤ ہو اور شراب رقیق تھوڑی سی پلائی جائے منجملہ ان ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے مغص بارد کو مفید ہوتی ہے ماء العسل ہمراہ حب الرشاد کے ہے اور انیسون اور وج اور حب الغار اور اسی کی پتی اور زراوند اور قنطوریوں اور عود بلسان یہ سب اجزا مفرد یعنی جدا جدا اور مرکب کر

کے ہیں جو مغص کہ مادہ صفرا سے پیدا ہو اس وقت نظر کرنا چاہئے کہ اگر قوت قوی ہو اور مادہ میں کثرت ہے تو اس کا استفراغ طبیخ ہلیلہ سے خواہ ب انا ریں تھوڑی سی سقمونیا ملا کر یا بغیر سقمونیا کے بلکہ فقط آب تا نین کافی ہے کہ اس کے بعد اب گرم پلایا جائے یا طبیخ تمر ہندی اور املتاس اور شیر خشت خواہ اور اشیاء مسہلہ صفرا سے بعد ازاں تعدیل مادہ کی اسپغول اور روغن گل سے مع آب انار کے کرنی چاہئے یا عصارہ خیار سے ہمراہ روغن گل کے اور شکم پر ضماد ہائے بارد اور آب مکوئے سبز اور شاخہائے نرم انگور سے کریں واجب ہے کہ انہیں ضمادوں میں مثل افسنتین کے ملا لیں۔ غذائیں عدسیہ اور سماقیہ اور اسفاناخیہ اور زرشک پری ہوئی خواہ اور اس طرح کی دینی چاہیں واجب ہے کہ احتراز کرنا اور بچنا اس غلطی سے جو اس قسم کی مغص میں پڑتی ہے اور گمان ہوتا ہی کہ یہ قولنج ہے پس اسی کا علاج کیا جاتا ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا حی علاوہ بر اں ہم پھر دوبارہ رجوع کریں گے تعریف اور توضیح پر اس مغص کے معالجہ کے جس وقت ہم قولنج صفراوی کا بیان کریں ناظر کتاب ہذا کو اس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہئے کہ پورا بیان اس معالجہ کا دہانے سے معلوم ہوگا۔ جو مغص کہ قروح کی وجہ سے عارض ہو اس کا وہی علاج قروح کا ہے اور ہم قروح امعا کے باب میں بیان کر چکے اور جو مغص دیدان کے سبب سے عارض ہو اس کا علاج بعینہ دیدا نکا علاج ہے۔ قراقر اور بلا ارادہ خروج ریح کا بیان قراقر یعنی پیٹ خواہ آنتوں کا بولنا پیدا ہوتا ہے کثرت سے ان ریاح کے جن میں غذا ہائے مولد ریاح اور نفاخ نے پیدا کیا ہو خواہ سوء ہضمی کسی سبب سے منجملہ اسباب بد ہضمی کے پیدا ہو ریاح پیدا کرے عام اس سے کہ وہ بد ہضمی اعضائے غذا کی وجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذاؤں کے یہ بد ہضمی پیدا ہوئی ہو اور اکثر تو یہی ہے کہ سوء ہضم بسبب اعضا کے عارض ہوتی ہے۔ جب ان اعضا کو برودت عارض ہو یا بسبب سقوط قوت اعضا کے سوء ہضم کا عروض ہوتا ہے جس طرح کہ آخر سل میں یہی بات بد ہضمی کی اس وجہ سے لاحق ہوتی ہے اکثر تو یہی ہے کہ قراقر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا

ہے اور جس وقت کہ ہیجان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہی کبھی قراقر اوپر کے تین امعاء وقاق میں ہوتا ہی اس وقت آواز قراقر کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہے اور جس وقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اس وقت قراقر کی آواز سے بقیقہ پیدا ہو گا کبھی قراقر علامت بحران کی ہوتی ہے اور کبھی بشارکت طحال کے قراقر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مریضان یرقان کو بسبب سدوں کے بکثرت قراقر عارض ہوتا ہے بسبب اس کے کہ ان کے امعا میں برودت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی قراقر اس وقت بھی ہوتا ہے جبکہ جگر میں ضعف ہو ریح کا خروج بدن ارادہ کے کبھی تو بسبب استرخا اور ڈھیلے ہو جانے امعاء مستقیم کے عارض ہوتا ہے اور کبھی بسبب استرخاء معار صائم کے ان دونوں اقسام میں تفرقہ فقط اس طرح ہو سکتا ہے کہ قسم اول میں جس مقد کی خروج ریح پر بہت کم ہے اور قسم دوم میں ظہور اور بروز مقعد کا باہر کی طرف ہوتا ہے علاج تدبیر یہ ہے کہ غذا ہائے نافخہ سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر صبر کرنا اور ہضم کی تقویت انہیں ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہیں اور تحلیل ریاح کی تدبیر کرتی ہے ان دواؤں سے جن کو باب قولنج ریحی میں بیان کریں گے۔ عمدہ تر اس مطلب کے واسطے اکثر اوقات معجون کمونی اور فلافلی اور وج مربے اور اگر یہ مرض ہمراہ اہال کے ہو پھر معجون خوزی ہے ایضاً زہرہ اور اجوائن اور کاشم ور کردیا ہر واحد ایک جزء اور انیسون دو جزء ہمراہ قند سفید عمدہ کے بقدر پانچ درہم بطور سفوف کے تناول کرے اخراج ریح بلا ارادہ کا علاج فالج مقعد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن کلکانج کا استعمال کرے اور ناف سے اوپر روغن قسط وغیرہ کی مالش کرے اگر یہ مرض بسبب معاء صائم کے عارض ہوا ہو۔ قولنج اور احتباس ثفل کا بیان قولنج بیماری آنتوں کی ہے در در سان جس کے عارض ہونے سے جو چیزیں براہ طبع خارج ہوا کرتی ہیں ان کے نکلنے میں تغیر واقع ہوتا ہے قولنج دراصل نام ہے اسی مرض کا جس کا سبب امعاء علا میں ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معا ہے قولنج درد تمدد ہے بکثرت اسی معاء میں

بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہی اور اسی برودت کی وجہ سے اس آنت میں چربی
زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر یہ سبب امعاء دقاق میں ہو اس کا نام خاص اصطلاحی جو
متعارف ہے اور صحیح بھی ہو ایلاؤس ہے مگر بعض موقع پر ایلاؤسی کو بنام قولنج جو نام نہاد
کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ایلاؤس کو مشابہت شدید قولنج سے ہے قولنج کے اسباب یا ان
کہ خاص معاء قولون میں پیدا ہوں یا کسی اور معاء متصل بہ قولون میں پیدا ہو کر قولون
تک پہنچیں الغرض یہ اسباب بر سبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون میں
پیدا ہوتے ہیں نیہ ہیں کہ یا تو سوء مزاج مفرو حار ہو خواہ بارد خواہ یابس سوء مزاج
حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کے بطرف جگر کے اور دفع
کرنے بطرف اسی امعاء کے مورث قولنج ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جس وقت حرارت
زیادہ ہو گی غذا کو جگر زیادہ جذب کرے گا اور بعد اپنے تصرف کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع
کرے گا اور حرارت امعا کی اسی فضلہ کو خشک کر کے مورچ قولنج ہو گی اور سوء مزاج
بارد بسبب تجمید اور بستہ کرنے فضول کے قولنج پیدا کرتا ہے خواہ سوء مزاج مفرد پیدا کر
کے رودت فاعل قولنج ہوتی ہے اور اکثر یہ قولنج بارد بدنہائے سرد مزاج میں پیدا ہوتا ہی
بروقت اور تر ہری ہوا چلنے کے برودت کبھی قولنج اس وجہ سے بھی پیدا کرتی ہی کہ عضل
بطن باستواری بند کرتی ہے اس وقت تسخین عضل کی جوف سے متصل ہو کر ثفل میں خشکی
پیدا کرتی ہے برودت عضل متقعد کو بھی بند کر دیتی ہے لہذا ثفل اور اس کے ہمراہ جو کچھ
ہوتا ہے اوپر کی طرف دفع ہونے لگتے ہیں۔ مزاج یابس قولنج کو اس سبب سے پیدا
کرتا ہے کہ جو شے مزلق ثفل ہو وہ تو بروقت یبوست کے معدوم ہوتی ہے اور ثفل کی
خشک کرنے والی اور اس کو اسی جگہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہے۔ سوء مزاج رطب جو
مفرد ہو کبھی مورث قولنج نہیں ہوتا ہاں اگر اس کے ہمراہ کوئی ایسا امر عارض ہو جو مورث
قولنج ہوتا ہے جیسے کہ یہ مزاج بارد رطب مادی ہو سوء مزاج ادی اگر حار ہو پس بسبب
التہاب اور لذع کے قولنج پیدا کرتا ہے اور بسبب اس کے کہ حد مغص سے بڑھ کر درجہ

قولنج تک پہنچا دیتا ہے اور سوءمزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہے اور بسبب اس کے کہ حد مغص سے بڑھ کر درجہ قولنج تک پہنچا دیتا ہے اور سوءمزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہے بسبب برودت ناگوار کے درد پیدا ہوتا ہے اور یہ سوءمزاج مختصف باردی سبب درد کا ہوتا ہے۔ یا ان کے باردمزاج سے تفرق اتصال گزرگاہ ثفل میں پیدا کرتا ہے اگرچہ یہ تفرق اتصال خالص قولنج نہیں ہے بلکہ سحج یا شقاق وغیرہ بھی اس کے ہمراہ ہو) کبھی بارد میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ساعت بساعت ریاح کا زور رہتا ہے اس لئیکہ ریح مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے کبھی خلط فاعلی اس دردقولنج کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہوتا ہے۔ کبھی عارض ہونا اس قسم بارد کا بطور نوبت اور دورہ کے بروقت غذا کھانے کے ہوتا ہے اور بیشتر اس درد میں ایک شۓ ترش سوداوی کا نکل جانا بھی سکون پیدا کرتا ہے اگرچہ برآمد ہونا بروقت ایسے الم اور دردقولجی کے اکثر بلغم کا ہوتا ہے اس لئے ہ برودت اعضا کی شدید ہوتی ہے یا اس سبب سے کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہے۔ یا ان کہ۔۔۔ اور فواکہ اور ترکاریاں مورث اس کی ہوتی ہیں یا ان کہ سبب قولنج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہے جو براز کے خروج کو منع کرتا ہے اور افلاط اور ریاح کے نفوذ کو روکتا ہے اور یہی اخلاط اور ریاح دفع ہوتے ہیں لہذا درد اور تمدد عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ سدہ اس وقت پڑتا ہے جب ورم نہ ہو اس لئے کہ یہ تسدید جب واقع ہوتی ہے کہ پہلے اعور ممتلی ہو جائے اور پھر بعد اس کے قولون تک پہنچتی ہے یہ سدہ یا تو ورم امعا کا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم گرم ہوتا ہے۔ یا کہ خلط بلغمی بالزوجت ہوتی ہے کہ فضائے معا کو پر کر دیتی ہے اور یہی قسم مرض قولنج کی اکثر واقع ہوتی ہے اور یہی قسم ایسی ہے کہ تپ آنے سے اس کو نفع ہوتا ہے یہ سدہ ایسی ریح سے پیدا ہوتا ہے جو مغرض ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہو کر فضائے امعا کو روکے یا کوئی پیچیدگی اور التوا ایسا پڑتا ہے جو پانی اور ہوا کی پیچدگی سے مشابہ ہو اور ٹھہر جاتا ہے یعنی وہ پیچ پڑ کے دیر تک نہیں کھلتا ہے اور رباط باریک کو دبا لیتا ہے یا کسی معا کا اندفاع بجانب اربیہ

اور کش رانکے ہوتا ہے یا بطرف خصیہ کے یا فتق اس کے اوپر کی طرف پیدا ہوتا ہے یا کسی قسم سے اقسام کیڑوں کے جو ہجوم کر کے مانع نفوذ ہوتے ہیں یا کوئی ثفل یابس رک جاتا ہے اور یہ ثفل خشک اس واسطے ہے کہ غذا ہائے یابسہ سے پیدا ہوا ہے یا ان کے دیر تک امعا میں ٹھہرا رہا ہے لہذا اس میں خشکی آ گئی اور اس کے باقی رہنے کا سبب امعا میں ضعف قوت واقعہ کا تھا اور اکثر یہ معا بسبب تناول کسی شے مخدر کے خشک ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ادویہ مخدرہ ان قوتوں کو جو ثفل کی درستی میں اثر کرتی ہیں پیچش اور سن کر دیتی ہے اور شے خدر کے ہمراہ ثفل میں خشکی بھی آ جاتی ہے۔ یا بسبب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہے جیسے یہ ضعف اس شخص کو عارض ہوتا ہے جو بکثرت جماع کرتا ہو یا بطلان حس امعا اس کا باعث ہوتا ہے۔ یا کمی انصباب مرار کی جو ثفل میں لذع پیدا کرتا ہے اس کے رک جانے سے باعث ہوتی ہے یا اس وجہ سے کہ ماساریقا چونکہ ثفل سے رطوبت کو زیادہ چوستی ہے۔ کسی اور امر مفرط کی جہت سے خواہ ریاضت بافراط کے واقع ہونے سے اور بشدت تحلل بدن کی وجہ سے اور یہ تحلل کسی مزاج بدنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا ان کہ ہوائے محیط بدن کی حار ہو لہذا تحلل بدنی عارض ہو الغرض ان سب صورتوں میں چونکہ جذب رطوبت کا ماساریقا زیادہ کرتی ہے لہذا اثفل خشک رہ جاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہے یعنی تحلل رطوبات سے چونکہ ثفل میں پس عارض ہوتا ہے لہذا قبض پیدا ہوتا ہے ہوائے گرم کی تسخین یہاں تک زیادہ ہے کہ جذب رطوبت کر لیتی ہے اگر چہ تحلل بھی نہ واقع ہو یا تحلل ناصوری باعث جذب رطوبت ثفل کے ہو کر قولنج پیدا کرتا ہے کبھی یہ تحلل خواہ مزاج گرم بسبب کسی پیشہ خاص کے عارض ہوتا ہے کہ اس پیشہ کی وجہ سے برداشت کرنا حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہے جیسے سیشہ گرمی اور حدادی اور سنگ وغیرہ یا کوئی مزاج حار خاص شکم پیدا ہو کر بسبب اپنی حرارت کے خشکی براز میں پیدا کرے یا یہ کہ سبب اس حرارت کا خود ثفل میں ہو یا ان کہ جوہر ثفل

خود بخود دیا بس ہو اور یہ بت کمتر حالات میں بسبب کثرت مدارہ حارہ کے ہوتی ہے جو شکم پر ریزش کر کے ثفل کو جلا دیتا ہے جس وقت کہ اسی مرارہ اور ثفل کا سامنا ہو مراد یہ ہے کہ بروقت انصباب مرارہ کے اگر ثفل موجود ہو تو اسے جلا دیتا ہے اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار ثفل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جوہر خشکی اصل جوہر ثفل کے ہوتا ہے اور یہ بات کمتر اوقات میں ہوتی ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ انصباب صفرا سے دست آتے ہیں اور جس وقت یہ قولنج مراری عارض ہو گو کمتر ہوتا ہے۔ ایذا اور الم امعا کو زیادہ پہنچتا ہے کہ اس کا تحمل نہیں ہو سکتا ہے اور بیشتر سبب اس کا برودت کا بشدت خارج ہونا کہ اس کی جہت سے ہرارت اندرون جسم کے مختفن ہوتی ہے اور بوجہ احتقان کے اور اربول کرتی ہیدر مقعد کی طرف تسدید پیدا کرتی ہے پس ثفل اوپر کی طرف چڑھنے لگتا ہے اور قولنج پیدا ہوتا ہے یا حدث قولنج کا کسی مزاج یابس سے ہوتا ہے اور امعا میں اور شکم میں ہو کہ ثفل کو خشک کر دیتا ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ ثفل تحبس کبھی مثل پتھر کے سخت ہو گیا ہے اور پتھری کی شکل پر خارج ہوا ہے۔ جو قولنج بمشارکت عارض ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے جیسے کہ جگر اور گردہ مثانہ خواہ طحال میں ورم پیدا ہو پس امعا بھی تنگی اور ضغط میں شریک عضو متورم کے ہو جائیں پس حجم ورم سے تو ضغط اور تنگی پیدا ہو اور قبض اور تسدید اس کو عارض ہو یا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتھری کی درد میں ہو اور فعل دفع ثفل کا معا سے ضعیف ہو جائے لہذا وہ فضہ اور اخلاط تحبس ہو کر قولنج پیدا کریں پتھری کی شرکت سے علاوہ یہ ہے کہ درد جو پتھری کے مرض سے ہوتا ہے مشابہ درد قولنج کے ہے اور اکثر لوگوں پر یہ بات مخفی رہتی ہے اور شبہ میں پڑ جاتے ہیں سوائے اس شخص کے جو صاحب بصیرت ہے اور ہم عنقریب ان دونوں دردوں میں جو فرق ہے اس کو بحث علامات میں بیان کریں گے۔ کبھی قولنج اور ایلاؤس بطور امراض دبائیہ کے عارض ہوتا ہے جہت واحدہ سے پس ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچتا ہے اور ایک آدمیس ے دوسری آدمی کو لگ جاتا ہی اس بات کو بعض

اطبائے متقدمین نے ذکر کیا ہے اور اسی نے کہا کہ بعض بیماران قولنج کو انجام میں صرع کا دورہ پڑتا تھا اور صرع کی وہ قسم تھی جو قاتل اور مہلک ہے اور بعض بیماروں کو انخلاع یعنی اتر جانا معاء تو لون کا پیدا ہوتا تھا اور استرخائے معاء مذکور میں مبتلا ہوتا تھا مگر زندگی اس کی باقی رہی اور اس کیفیت کے طاری ہونے پر بھی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہے۔ اور اکثر یہ شدید ایلاؤس ہی میں پڑتے تھے یا ان کہ ضرورتوں کو بسبب انتقال کے بر نہج بحران کے عارض ہوتا تھا۔ یہی طبیب کہتا ہے کہ بعض اطبا نے عالج اس مرض کا بطرف کیا تھا اور وہ علاج یہ ہے کہ مریض کو وہ کاسنی اور کاہو اور گوشت غلیظ اور سنگین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حریف جانور کا کھاتا تھا اور یہ سب چیزیں سرد کر کے کھلاتا تھا اور پانی بھی سرد پلاتا تھا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تھا اور یہ سب کچھ ایسے بیمار کو نفع دیتا تھا تا کہ ان جملہ ان آخاص کو جن کی نوبت صرع اور فالج مذکور تک نہ پہنچے ہر ایک تیز اشیاء اور پارچہ دیتا تھا۔ اور بعض ایسے بیماروں کو جنہیں صرع کا دورہ شروع ہوتا تھا بھی ایسی ہی اشیا اس شخص نے کھلائیں پلائیں اور مفید پڑیں کبھی قولنج اصحاب تمدد کو عارض ہوتا ہے پس وہ لوگ دفع ثفل سے عاجز ہو جاتے ہیں اور دفع اخلاط کا امعاء عالیہ سے نہیں کر سکتے جس طرح کہ وہ لوگ حبس کرنے اور رکونے سے اس فضلہ کے جو امعاء زیریں میں ہو عاجز ہوتے ہیں اور بیشتر برودت مزاج ایسے ہی بیماران تمدد کی سبب حدوث قولنج کا ہوا کرتی ہے۔ اکثر یہ ہے کہ قولنج کا عارض ہونا مادہ بلغمیہ سے ہوتا ہے اس کے بعد پھر مادہ ریحی جو منفذ کو بند کر دے اور طبقات امعا میں نفوذ کر جائے اور لیف امعا میں گھس کر تفرق اتصال پیدا کرے اس لئے کہ ریح کا پھیلنا معدہ میں بسبب وسعت فضائے معدہ کی اور بسبب حرارت معدہ کے قریب ہونے اعضا حارہ کے اسی معدہ سے ہوتا ہے اور اوپر کی آنتوں میں ریح کا پھیلنا بسبب رقت اور باریکی جرم امعاء مذکورہ کے ہوتا ہے اور باقیماندہ امعا میں بسبب اضد ادامور مذکورہ کے ہوا ہے مثلاً ان کہ ان میں بروقت ہے اور ضعف ہے اور تعاریج

یعنی ترچھاپن خواہ سلوٹیں ان میں زیادہ ہیں اور طبقہ ان کا چسپیدہ ہے قولنج ریحی اگر چہ کسی ایسے مادہ سے نہیں ہوتا جو امداز حدوث ریح کی نہ کرے یعنی مادہ مولد ریح ضرور ہوتا ہے مگر نسبت اس قولنج کے اسی مادہ کی طرف اس واسطے نہیں ہوتی کہ وہ مادہ تنہا ایسا نہیں ہوتا جو راہ برآمد ثفل وغیرہ کو روکے بلکہ جو ریح اس مادہ سے حدث ہوتی ہے وہی مانع برآمد ثفل وغیرہ کے ہوتی ہے قولنج بلغمی بذات خود ایذا دہی کرتا ہے اور یہ مادہ بلغم بذاتہ مانع خروج ثفل وغیرہ کا ہوتا ہے اور باقی سب اقسام مذکورہ بالا بہت کم ہے مادہ بلغمی کے بالذات ایذا دہی سے منجملہ ان اشیاء کے جو امعا کو آمادہ قولنج پر کریں خصوصاً قولنج ریحی پر شراب ہے جس میں پانی زیادہ ملا ہوا اور ترکاریاں خصوصاً کدو اور فواکہہ تر خصوصاً انگور اور فواکہہ تناول کر کے پانی پینا خواہ بعد کھانے خواکہہ کے حرکت کرنی اور جماع کثیر اور اخراج ریح کو ٹالنا اور برودت شدید کا امعا تک پہنچنا کہ امعا کی تبرید اور تکثیف مسامات کرے جو چیزیں امعا کو قولنج سفلی پر آمادہ کرتی ہیں بیضہ بریان کھانا اور ماروداور بہی ترش اور غلیظ اور جو کی ستو اور باجرہ اور چاول اور جو چیزیں مثل اس کے مسدد ہیں ایضاً براز کا روکنا اور ٹالنا بھی اسی قولنج سلفی میں ڈالتا ہے اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا خصوصاً کھانا کھانے کے بعد جب غذائے غلیظ کھائی ہو جو قسم قولنج کی خلط غلیظ سے خواہ ثفل ہائے بستہ سے پیدا ہوتی ہے اس میں پہلے معاءاعور اس کے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے اس کے بعد پھر اور امعا میں امتلائے مادہ ہوتا ہے اور جب تک وہ مادہ جو اعور میں ہے نہ نکل جائے گا تمام بروز یعنی کھل کر اجابت معمولی نہ ہوگی اکثر قولنج امعا کو امداد اوپر کے اعضا سے پہنچتی رہتی ہے اور جس قدر حقنہ کیا جائے خواہ تکمید اور سینک کریں اوپر سے مادہ زیادہ اترتا ہے اور درد بڑھتا جاتا ہے اور تپ کا آجانا ہر ایک ایسے قولنج کو نافع ہوتا ہے اکثر اوجاع میں قولنج کے جو بسبب ریح یا بلغم کے پیدا ہوں سوء مزاج عارض ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج بڑا امر ہے منجملہ ان امور کے جن سے شفا قولنج ریحی کی ہوتی ہے قولنج

اکثر اوقات منتقل فالج کی طرف ہوتا ہے اور یہی اس کا بحران ہو جاتا ہی اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جس وقت مادہ رقیق بطرف جوڑوں کے اور اطراف بدن کے منتقل ہو پس عضل اس کو پی لیں اور اس طرح کبھی قولنج کا بحران درج مفاصل کی طرف ہوتا ہے اور بیشتر منتقل بطرف درد پشت بلغمی کے ہوتا ہے دموی قولنج کو فصد نافع ہے اس لئے کہ حرارت موضع معلوم کی مواد کو نضج دیتی ہے اور ادویہ قولنجیہ بھی مفید ہیں جو مواد خام کو پختہ کرتے ہیں جس وقت قولنج کا انتقال وسواس اور مالیخولیا اور صرع کی طرف ہو یہ علامت ردی ہے بیشتر انتقال اس کا بطرف استسقا کے ہوتا ہے اور بیشتر مزاج جگر کا فاسد ہو جاتا ہی جس وقت ولنج ہمراہ اوجاع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہوا ان دردوں کی ایذا پر معلوم نہ ہوگی اور نہ معلوم ہونے کے تین اسباب ہوتے ہیں (1) درد قوی یعنی قولنج کا درد افضل ہے بہ نسبت اضعف کے (2) مواد کا توجہ بطرف الم شدید کے ہوتا ہے بھوک اور بیداری بوجہ ایذائے قولنج کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہے جس وقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گزرے نفخ شکم عارض ہو اور قتل کرے گا اگر اعضا قولنج مثلاً امعا ایسے قوی ہوں کہ فضول کو قبول نہ کریں پس یہ فضول پھیلتے ہیں اور امراض سر د پیدا کرتے ہیں۔ اکثر قولنج حقیقی بعد ایسی روائی شکم کے پیدا ہوتا ہے جس میں غلیظ مادہ نکل جائے اکثر علاج قولنج سے ہچکی پیدا ہوتی ہے۔

علامات قولنج کے جو ابھی مستحکم نہیں ہوا ہے یہ ہیں کہ براز سے جس قدر کوئی شے خارج ہو درد وغیرہ میں کمی ہو جائے اور نوبت براز کو نالتا ہوا اشتہا میں کمی بلکہ اشتہا بالکل زائل ہوگئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرنی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تھوڑی سی خواہش ہو نفط ترش چیز کی خواہ تیز اور شور کی ہو اور میلان خاطر او بکائی اور متلی پر رہا کرے خصوصاً جس وقت کوئی چکنی شے تناول کرے یا کسی مٹھائی کی بو سونگھ لے استمرا یعنی پچنا غذا وغیرہ کا اسے نہیں ہوتا اور نہ کوئی شے براہ مبرز بر آمد ہوتی ہے تا کہ ان کو ریح کا خروج بھی بند ہو جاتا ہے اور اکثر یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ ڈکار آنی بھی

موقوف ہوتی ہے مغص یعنی مروڑ اور اینٹھن زیادہ ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے پیٹ میں کوئی سوآ یا برمہ سے سوراخ کر رہا ہے یا ان کے کسی نے اس کی آنتوں میں سلائی رکھ دی ہے کہ جب ہلتا ہے درد اٹھتا ہے پیاس ایسی شدید ہوتی ہے کہ یہ مریض کبھی سیراب نہیں ہوتا اگر چہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جائے اس لئے کہ جو کچھ پیتا ہے جگر تک ان کا نفوذ ہی نہیں ہوتا بسبب ان سدوں کے جو رگہائے ماساریقا کے منہ میں پڑ جاتے ہیں وہ منہ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہو رہے ہیں رطوبات اور گولیاں براز کی برابر بڑی مینگنی کے یا چھوٹی مینگنی کے برآمد ہوتی ہیں جو امعا کے اوپر طافی ہوتی ہیں اور تر تی رہتی ہیں قے مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہے اور ابتدا قے کی بلغمی سے اکثر ہوتی ہے بیشتر ایک رطوبت کراثی خواہ زنگاری بھی براہ قے برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے از قسم سودا کی بھی قے میں برآمد ہوتی ہے ور پھر رک جاتی ہے اس لئے کہ اخلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کی سوختہ ہو جاتے ہیں اور بسبب استعمال ادویہ حارہ کے قے کا متواتر ہونا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہے اور مادہ فراہم شدہ کی امعا میں کثرت ہے اور نیچے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پیشاب میں سرخی رہتی ہے اسلئے کہ تمام مرارہ بطرف گردہ کی متوجہ ہوتا ہے یا ان کہ بطرف مرارہ کے متوجہ نہیں ہوتا مرہ کی کثرت اس واسطے ہوتی ہے کہ بوجہ سدہ کے رکا ہوا رہتا ہے اور راہ خروج کی نہیں پاتا ہے یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہے کہ درد کا خاصہ ہے کہ پیشاب کو سرخ کر دیتا ہے اور یہ بھی سبب سرخی بول کا ہے کہ گردہ بھی درد میں شریک امعا کے ہوتا ہے اور اس وجہ سے اکثر پیشاب بند بھی بند ہو جاتا ہے کبھی اوائل قولنج میں پیشاب برنگ آب نخود کے خواہ پنیر کے پانی ہوتا ہیں کبھی ہڈی میں سینہ کے ایک پھڑک اور دھڑک سی پیدا ہو جاتی ہے اس وقت اس کا سینہ محتاا س کا ہوتا ہیں کہ ہاتھ سے پکڑے رہے بیشتر بوجہ شدت درد کے سرد پسینا نکلنے کی نوبت پہنچتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے علامت سلامت قولنج کی

اسلم اور بے خوف قولنج کی وہی قسم ہے جس میں احتباس اور قبض شدید نہ ہو اور درد متصل رہے کہ بیشتر اس میں خفت ہو جایا کرے اگر چہ پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج ریح اور براز سے خواہ استعمال حقنہ سے راحت مل جایا کرے جیسے کہ ضد مخالف ان امور کے اصعب اور دشوارترین اقسما قولنج میں ہوتی ہے۔ علامت قولنج ردی کی درد کا شدید ہونا اور قے کا پے در پے ہونا پسینے کا سرد نکلنا اطراف کا سرد ہو جانا شدت درد کی وجہ سے جو باطنی اعضا میں ہے اور خون اور روح کا میلان اسی موضع درد کی طرف ہوتا ہے کہ درد جذب ہے جس وقت نوبت ہچکی کی پہنچے کہ دم لینا دشوار ہو اور اختلاط عقل اور کزاز کی نوبت پہنچے اور جملہ اشیاء جن کا نکلنا اس طرف سے فتاد ہے بند ہو جائیں نہ از خود نکلیں اور نہ جملہ اور تدبیر سے اس وقت یہ مرض قاتل ہوتا ہے غرائب علامت قولنج کی جس شخص کے شکم میں درد ہو اور پھر اس کے بھوون پر دانہ ہائے سیاہ برابر باقلا کے نمودار ہو کر پھر متفرح اور شگافتہ ہو جائیں اور پھر نکلیں اور دوسرے دن تک باقی رہیں خواہ دوسرے روز سے زیادہ ایسا مریض مر جاتا ہے اسی شخص کو سبات اور نیند کی زیادتی ابتدائے مرض میں پیدا ہوتی ہے سانس کا عمدہ بحال خود رہنا اس مرض میں نجات مریض پر کمتر دلالت کرتا ہے چہ جا کہ سانس بھی خراب ہو جائے فرق درمیان قولنج اور سنگ گردہ کے کبھی سنگ گردہ کے مرض میں وہی اعراض اور احوال قولنج کے مشابہ عارض ہو جاتے ہیں جن کا ابھی ذکر ہو چکا اس لئے کہ قولون کبھی شریک گردہ کے ہو جاتی ہے اس وقت قولون میں وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قولنج کا درد ہے اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہیں جو مناسب درد قولنج کے ہے مگر فرق ان دونوں میں یعنی درد قولنج اور درد سنگ گردہ میں چھ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین وجود ہر ایک کے ان دونوں سے ہوتے ہیں (۳) جو چیزیں ہر واحد کو ان دونوں درد سے موافق ہوتی ہیں یا موافق نہیں ہوتی ہیں (۴) جو چیز ہر وقت ہر ایک قسم درد کے نکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے

(۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بحث اسباب اور دلائل متقدمہ کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہو لیتے ہیں حالت اور کیفیت درد کی اس میں اختلاف مقدار اور کان اور زمانہ اور ہر کت کا ہوتا ہیں اس لئے جو درد کہ سنگ گردہ کا ہے اس کی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہے گویا ایک سوا اخواہ باریک نکلا سا کڑا ہوا ہے اور قولنج کا درد مقدار میں کبرا اور بڑا ہوتا ہے مکان درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد داہنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کی طرف پھیلتا جاتا ہے اور بائیں طرف بھی بڑھتا ہے اور جب ٹھہر گیا یعنی جگہ پکڑ چکا پھر اس کا انبساط میں اور بسار کی طرف ہوتا ہے ایک گردہ اطبا کے نزدیک یہ بات ہے کہ قولنج کا درد بائیں طرف سے کبھی شروع نہیں ہوتا ہے اور یہ رائے ان کی صحیح نہیں ہے ہم نے اس کے خلاف کا تجربہ کیا ہے۔ قولنج کی درد میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے کی طرف اور بسوئے عانہ یعنی پیڑو کی طرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے اور سنگ گردہ کا درد اوپر کی طرف سے شروع ہو کر تھوڑا نیچے اترنے کے بعد بس وہیں تک اترتا ہے جہاں تک اتر کے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہ پکڑ لیتا ہے اور پشت کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے زمانہ کا اختلاف درد میں یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بروقت خلوے معدہ کے زیادہ شدت کرتا ہے اور درد قولنج بروقت خلوے معدہ کے کم ہو جاتا ہے اور بروقت تناول کسی چیز کے قولنج کے درد میں شدت ہوتی ہے درد قولنج کا دفعتہً شروع ہوتا ہے اور تھوڑے سے زمانہ میں اس کا آغاز نمایاں اور پوری شدت ہو جاتی ہے اور پتھری کا درد تھوڑا تھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر میں جا کر اس کی شدت ہو جاتی ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ بات ہے کہ سنگ گردہ کا درد پہلی پشت میں ہوتا ہے اور عسر مادل یعنی بدشواری پیشاب آنا پیدا ہو لیتا ہے اس کے بعد پھر وہ علامات جو درد قولنج سے مشترک ہیں پیدا ہوتے ہیں اور قولنج میں پہلے وہ علامات مشترکہ پیدا ہو لیتے ہیں بعد اس کے درد پیدا ہوتا ہے حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد مختلف جہات میں حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا ایک ہی جگہ ٹھہرا

رہتا ہے دوسرا فرق مقارنات کی وجہ سے وہ یوں ہے کہ پھر ہری بدن پر بکثرت سنگ گردہ کے درد میں ہوتی ہے اور قولنج کے درد سے کچھ اس کو نسبت نہیں ہے تیسرا فرق بنظر موافق اور نا موافق ہونے اشیاء کے یہ ہے کہ حقنہ اور خروج ریح اور ثفل سے قولنج میں بخوبی کمی ہو جاتی ہے اور سنگ گردہ کے درد میں کمی ہوتی ہے اور قولنج کو کچھ مفید نہیں ہوتی ہیں۔ چوتھا فرق باعتبار خروج فضلات وغیرہ کے یہ ہے کہ سنگ گردہ میں اکثر احتباس اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہیں ہوتا کہ اگر وہ کارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گولیوں کے اور مثل کوبر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسی درد گردہ کے ساتھ احتباس فضلہ کا نہیں ہوتا کہ اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گولیوں کے اور مثل کوبر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسے درد گردہ کے ساتھ احتباس فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہیں اور یہ قراقر وغیرہ اس میں ہوتا ہے اور قولنج کا درد ان امور سے کبھی خالی نہیں ہوتا پانچواں فرق بسبب مبلغ اعراض کے پس دونوں پنڈلیوں کا درد اور درد پشت اور قشعریرہ سنگ گردہ کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہے مگر سقوط اشتہا اور قے مراری اور بلغمی اور کمی استمرا یعنی غذا وغیرہ نیچے کے اور شدت درد کی اور نوبت بہ غشی اور سرد پسینے تک پہنچنے کی اور انقاع قے کا سنگ گردہ میں کم ہوتا ہے چھٹا فرق بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تخمہ کا ہونا اور غذاہائے خراب کی خورش اور ہمیشہ مغص کا رہنا اور قراقر کا اور خروج ثفل کا احتباس قولنج سے پہلی ہوتا ہے اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور غلطی یعنی مخلط باخلاط سنگ گردہ سے پہلے ہوتا ہے یا ان کے سنگ گردہ میں بول رقیق نہیں ہوتا پھر اس کے بعد خلطی اس کے بعد رلی ہوتی ہے تفصیلی علامات ہر ایک قسم قولنج کے کے بلغمی قولنج پر مقدم ہونا ایسے اسباب کا جو پیدائش بلغم کی واجب کرتے ہیں از قسم چربی اور اقسام غذاؤں کے اور سن اور عادات اور بلد اور وقت اور جملہ اشیاء مولدات بلغم جو معلوم ہو چکے ہیں بلغم کا ثفل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قولنج کے اور بروقت

سے ہوتی ہے اور یبوست مراق کی اور متخولت یعنی گھر درا ہونا مراق کا اور بدبو براز میں ہونی اور سیاہی اس کی جس قدر سرخی بھی لئے ہو جو قولنج ثفلی تحلل سے ہو اور ریاضت خواہ زیادہ پسینا برآمد ہونے کے تحلل سے یا اور قسم کے تحلل سے پیدا ہو اس پر دلیل یہ ہے کہ پہلے ثفل میں کمی ہو اور اسباب مورث تحلل کی موجودگی ہوتی ہے علامت اس قولنج کی جو احتباس اس مادہ صفرا سے پیدا ہو جو امعا پر زبزش کر کے رک جائے یہ ہے کہ گرانی ہو اور نفخ شکم اور براز کا سفید اور بدشواری براز کا نکلنا اور روجع ممدد کا ہونا اور مزاحمت جو اس کے ہمراہ ہوتی ہے اور تنگی پیدا کرتی ہے اور بیشتر اس کے ہمراہ یرقان بھی عارض ہو جاتا ہے علامت اس احتباس کی جو بسبب برودت جگر کے ہوتا ہے خواہا وراعضائے قریبہ جگر کے یہ ہے کہ متن یعنی بدبو نہ ہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہو جائے علامت قولنج سوداوی کی کھٹی ڈکار اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پھول جانا اور درد میں کمی علامت قولنج ورمی کیو رم گرم سے جو قولنج پیدا ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ درد میں کھچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا جس کے ہمراہ گرانی اور ضربان التہاب سمیت کہ اس مین حمائے حادہ اور پیاس کی شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تہیج آنکھوں میں اور پیشاب بند ہو جائے اور یہ حبس بول علامت قوی اس کی ہے اور اسہال سے ایذا ہو اور کبھی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور پیشتر نوبت برادا طراف کی پہنچ جاتی ہے حالانکہ شکم میں بڑی گرمی ہوتی ہے اور بیشتر جو مقام شکم سے ورم کے سامنے ہے سرخ ہو جاتا ہے پھر اگر ورم صفراوی ہو تمدد اور ضربان اور ثفل کمتر ہوگا اور تپ اور التہاب اور لذع کی شدت ہوگی۔ جو قولنج ورم بارد بلغمی سے پیدا ہو اور وہ قلیل اور کمتر ہوتا ہے علامت اس کی یہ ہے کہ درد متصل بلا وقفہ ہو اور ایک ہی جگہ خاص میں اس کا ظہور ہو خصوصاً جس وقت کوئی شے شکم سے منحدر ہوتی ہے از قسم انہیں اشیاء کے جن کا نکلنا عادت میں داخل ہے اور ہات رکھنے سے ایک انتفاخ مع نرمی کے محسوس ہوتا ہے اور سحنہ یعنی ہاتھ پاؤں چہرہ مہرہ ایسی بیمارون کا سا ہو جاتا ہے جیسے مترہل یعنی وہ لوگ جن

کوزہل اور ڈھیلے ہونے اعضا کا مرض ہو اور سابق اس سے وہی تدبیریں ہو چکی ہوں جن سے بلغم کی پیدائش اور ورم بلغمی کی بناء قائم ہوتی ہے مثلاً دودھ کے اقسام کا استعمال اور مچھلی اور گوشتہائی غلیظ او رفوا کہہ اور سرد تر کاریاں جو تروتازہ ہوں اوعلامت اس کی امتلا کسی شے بارد رقیق سے کہ یہ علامت اس مرض کے موافق ہے اور پوری پوری ہے براز بھی اس ورم میں ہوتا ہے علامت قولنج التوائے فتقی یہ قولنج دفعتہً بعد کسی حرکت سخت کپید اہوتا ہے اس لئے کہ وہ حرکت شدید ہے یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گر پڑے خواہ مارنے کی چوٹ سے خواہ ٹھوکر کھانے سے یا کشتی لڑنے سے خواہ کسی بھاری اوروزنی چیز اٹھانے سے خواہ فتق اور شگافتہ ہونے کسی عضو سے یا ریح شدید کی وجہ سے درداس قولنج میں یکساں اور متشابہ رہتا ہے جس میں اختلاف کمی کا نہیں ہوتا پھ درد کی زیادتی تھوڑی تھوڑی ہوا کرتی ہے قولنج منتقی پر وجود فتق کا دلیل ہے علامات باقی اصناف قولنج کے جو خفیف ہیں جیسے وہ قولنج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا ویدان یعنی کیڑوں کی وجہ سے خواہ بسبب فتق کے پیدا ہو برودت امعا سے جو قولنج عارض ہوتا ہے اس میں پیاس کی کمی اور براز میں ظہور برودت کا اس طرح سے کہ ٹھنڈا براز برآمد ہو اور پھولا ہوا ہو اور برودت کا احساس امعا میں ہو اور درد کا کفیف ہونا اور بیشتر اس کے ہمراہ متلی یا قے بارد بھی ہوتی ہے علامت اس قولنج کی جو مرہ صفرا سے ہو وہی اسباب مقدم الذکر اور سن اور بلد او رسحنہ وغیرہ او رلذع شدید اور التہاب اور احتراق کا موجود ہونا اور حقنہ حادہ سے ایذا پہنچنی اور اذیت اس دوسے جو سہل ہیں اور مرار کا اترنا گرنگی سے گزند پہنچنا اشیاء مبردہ سے نفع پانا اور اس طرح استفراغ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا میں یہ مرار سمانہ گیا ہو اور ایک روز درمیان دے کر زیادتی مرض کی ہونی اور بیشتر ہمراہ اس کے تپ بھی ہوتی ہے اور کبھی تپ نہیں بھی ہوتی ہے اور اگر تپ ہو تو ایسی نہ ہو جیسے حمائے ورمی ہوتی ہے جس کے اعراض بڑے اور سخت ہوتے ہیں بیشتر اس کے ہمراہ پیڑو میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسی نے چھری چبھا دی ہو اور ریح اس مقام پر

نہیں ہوتی ہے علامت اس قولنج کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پہلے طبعیت نرم رہی ہو اور اب بار بار قضائے حاجت کا تقاضا بنا رہے مگر تھوڑا تھوڑا برامد ہو اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائیں جیسے وجود ان امور کا جو قوت گھٹانے والے ہیں مثلاً حرارت یا برودت جو خارج سے پہنچی ہو خواہ تناول اشیاء حارہ اور باردہ کا کیا ہو اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شکم نرم ہوتا ہے خواہ نرمی اور قبض میں شکم کی حالت معتدل ہوتی ہے اور مقدار اور کیفیت براز کی بموجب صحت اور مجرائے عادت کے ہوتی ہے مگر یا ان میں پھر بھی ثفل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا حمول وغیرہ کا ہوتا ہے اور بیشتر یہ ضرر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو شے کھانے پینے میں آتی ہے وہ براز میں نرمی زیادہ پیدا کرتی ہے اور لذع کم کر دیتی ہے کہ اسی جہت سے تقاضا اجابت کا اوس سے نہیں پیدا ہوتا ہے ازیں قبیل گندنا اور پیاز اور پنیر بھی ہے۔ ایضاً یہ بھی اس کو تناول سے اشیاء مذکورہ کے ہوتا ہے کہ حمولات حادہ ایذا کا احساس نہیں ہوتا جس وقت یہ حمول مستعمل ہوں اور پیٹ میں نفخ کھانے پینے کی وجہ سے ہو جاتا ہے لہذا حبس براز پیدا ہوتا ہے اور درد اس قدر جو شمار میں آئی خواہ ان کی طرف التفات کیا جائے نہیں اٹھتا ہے اور کبھی اتفاقاً اس مقام میں ایک ناسور ایسا ہوتا ہے جس سے حس خروج براز کے باطل ہو جاتی ہے علامت قولنج کی بسبب دیدان کے عارض ہو یہ ہے کہ دیدان قولنج کے حدوث سے پہلے نکلتے ہوں گے۔

چوتھا مقالہ علاج قولنج اور ایلاؤس کے بیان میں

اور اشیاء جزئیہ امراض امعا اور احوال میں انہیں امعا کے قانون علاج قولنج کا واجب ہے کہ تدبیر علاجی میں قولنج کے ٹال مٹول نہ کرے اس لئے کہ جس وقت ابتدائے علامات قولنج کے ظاہر ہونے لگیں اس وقت سے واجب ہے کہ امتلا کے امور ترک کر دے اور جو تنقیہ مناسب اس امتلا کے ہو اس کو فوراً کر ڈالے پھر اگر بعد کھانے طعام کے یہ امتلا محسوس ہو فوراً قے کر ڈالے اور اس غذا کے ساتھ جو اخلاط قابل اخراج کے

ہوں انہیں بھی بذریعہ قے کے نکال ڈالیں تا کہ ان کو کوب طبیعت صاف ہو جائے قے کرنے سے کبھی مادہ قولنج رطب اور قولنج صفراوی کا بند ہو جاتا ہے پھر اگر قے میں افراط ہو قے کی بند کرنے والی ادویہ سے بند کر دینی چاہئے منجملہ ان ادویہ کے جو اس نفع کے واسطے عمدہ ہے شربت پودینہ کا آب انار کے ذریعہ سے تیار کریں اور اس میں تھوڑا سا زیرہ اور سماق ملا دیں اصوب رائے بہ نسبت مریض قولنج کے یہ ہے کہ مسہل پلانے میں جلدی نہ کی جائے اس لئے کہ سدہ کبھی قوی اور سخت ہوتا ہے اور اخلاط اور گولیاں سدہ کی بہت سی ہوتی ہیں اور جس وقت اسی سدہ وغیرہ کی طرف کوئی خلط اوپر کی طرف متوجہ ہوتی ہے جبکہ دوائے مسہل پلائی جائے اور بسبب بند ہونے راہ اور منفذ کے اس خلط متوجہ کو راہ نکلنے کی نہیں ملتی لہذا اس تدبیر یعنی مسہل پلانے سے خطرہ عظیم پیدا ہوتا ہے پس درست اور واجب تدبیر یہی ہے کہ ابتدائے علاج پلانے سے مزلقات ملینہ کے کی جائے جیسے شوربا بڈھے مرغ کا جس کی ترکیب ہم آئندہ بیان کریں گے بلکہ نقشہ میں ادویہ مفردہ کے بیان کر دیا ہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اس وقت شوربائے مرغ کے ساتھ آب جو دینا چاہئے بعد اس کے حقنہ ہائے نرم کرنے چاہیں تا کہ وہ گولیاں اور اخلاط نیچے سے اثر دوا کو قبول کریں پھر جس وقت محسوس ہو کہ وہ گولیاں اور اخلاط جو زیادہ غلیظ نہیں کل چکیں اب اس وقت اگر کوئی دوا پلانی واجب ہو بے خطر پلانی چاہئے اور اگر باقیماندہ کا اخراج اوپر کی طرف قے کرانے سے ہو سکے وہی بہتر ہے کہ متواتر قے کرائی جائے شدت حاجت اوپر سے دوا پلانے کی اس وقت ہوتی ہے جب مادہ قولنج کا مبدا معدہ ہو خواہ اوپر کے امعاء یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ اگر ضعیف ہو اور اس میں اختلاط کثیرہ بھرے ہوں اور امتلا ناف سے اوپر اور گرانی بھی اس جگہ اوپر ناف کے معلوم ہو پس یہ اعراض ایسی ہیں کہ دوائے مسہل پلانے کی تجویز کی جائے۔ اس طرح اگر قولنج بعد سحج کے عارض ہوا ہو اس وقت بھی علاج اوپر ہی کی طرف سے اولیٰ ہے اور یہ قسم قولنج کی وہی ہے جس کی ابتدا معدہ اور

اوپر کی اعضا عالیہ سے ہوتی ہے اس طرح سے کہ پہلے یہ مادہ انہیں اعضا میں پوشیدہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے پھر ان آنتوں کی طرف جو ماؤف ہو جاتے ہیں وہی اعضا اس مادہ سے تھوڑا تھوڑا روانہ کرتے ہیں اور جس وقت کوئی جدید مادہ ان امعا میں پہنچتا ہے درد کا اعادہ ہوتا ہے اور تنقیہ جدید کی حاجت ہوتی ہے اب ایسی وقت اگر مسہل پلایا جائے یا تو اس مادہ کو اعضائے مذکورہ اور امعا سے بالکل خارج کر دے گا اور قولنج کی ایذا سے بالکل راحت ہو گی جائے گی یا ان کے یہ مسہل اسی مادہ کو اعضائے عالیہ سے امعا تک جذب کر لے جائے گا اور ایک ہی جگہ اس مادہ کو جمع کروں گا پھر اس کا تنقیہ ایک ہی حقنہ سے ہو جائے گا یا کمتر ان اعداد سے حقنون کے جو قبل لانے مسہل کی درکار تھے اگر دوائے مسہل کا پلانا اوپر سے واجب نہ ہو اور کوئی ضرورت صریحہ اس کی نظر نہ آئی پھر اس وقت پسندیدہ تر یہ بات ہے کہ اوپر کی طرف سے کسی قسم کی دوائے مسہل یا ملین وغیرہ نہ پلائی جائے اور فقط احتقان ہی پر اکتفا کریں اور یہ حکم اس واسطے کیا جاتا ہے کہ اکثر قولنج کا سبب خلط غلیظ ہوتی ہے جو بخوبی چسپیدہ ایسی ہوتی ہے کہ بذریعہ ادویہ مستفرغہ کے تمام وکمال اس کا اخراج نہیں ہوتا ہے پھر جب اوپر سے دوا پلائی گئی تو یہ دوا فقط معدہ اور امعا سے اخراج خلط وغیرہ کا نکرے گی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کرنے کا جس کے استفراغ کی کوئی حاجت نہ تھی اور یہ امر مورث ضعف مریض کا ضرور رہوتا ہے اب ضعف پیدا ہو گیا اور بھی سارا مادہ قولنج بوجہ پیچیدگی کے خارج نہیں ہوا لہذا پھر احتیاج تنقیہ امعا کی بذریعہ حقنہ ہائے کثیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ ضرور کرنے پڑیں گے جس سے ضعف مریض بدرجہا بڑھ جائے گا پس مناسب نا امکان یہی ہے کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دوائے مسہل کی اوپر سے نہ ہو فقط احتقان پر اکتفا کی جائے خواہ جوشے قائمقام حقنہ کے ہے جیسے شیاف اور ضمادات سہلا لئے کہ حقنہ کا قاعدہ یہی ہے کہ جب تک امعا میں خلط باقی ہے اور مقامات سے جذب نہیں کرتا ہے اور جملہ اعضائے بدنی سے استفراغات کثیرہ نہ

کرنے پڑیں گے حقنہ اگر مکرر اور بمرات کثیرہ کیا جائے بر طبق چسپیدہ ہونی خلط مرض کے تب بھی کچھ ضرر نہ ہوگا اور خطرہ اس طرح کمتر ہے بہ نسبت اس کے کہ استفراغ مادہ کا اوپر کے استعمال ادویہ سے کریں جو تمام بدن سے جذب مواد کرتی ہیں۔ اگر حقنہ کرنے سے کچھ خارج نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی مادہ میں نضج نہیں ہوا ہو پس صبر کرنا ضرور ہے اور حقنہ نہ دینا چاہئے خصوصاً حقنہ ہائے حادہ اس لئے کہ وقت مناسب ان کا بعد نضج کے ہے علاوہ بر آں حقنہ ہائے حادہ کے استعمال میں قلب اور دماغ تک ضرر پہنچنے کا خوف ہوا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض وقت جب حقنہ دیا جاتا ہے پس دست تو نہیں آتے بلکہ دردسر پیدا ہو جاتا ہے اور انتشار مواد ہو جاتا ہے اس وقت واجب ہے کہ اعانت حقنہ کی دوائے مشروب سے کی جائے بیشتر ایسا ہوا ہے کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہے اور سدہ نیچے کے امعا میں ہوتا ہے اس وقت واجب ہے کہ وہ مادہ رقیق جو اوپر کی طرف ہے اس کو کس قدر تثخین اور غلیظ کر دیں قوابض کا استعمال کرا کے تاکہ دونوں مادہ فوقانی اور تحتانی جنس واحد سے ہو جائیں بعد ازاں دونوں کا استفراغ کی اجائے واجب ہے کہ حقنہ میں نرمی زیادہ رہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اور روغن کی آمیزش ادویہ حقنہ میں کثرت سے ہوتا کہ شوریت نمک کی اس کے ملانے سے ٹوٹ جائے کہ بعض اوقات ایک درہم سے لے کر دو درہم تک نمک داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ اڑھائی درہم تک نمک ملایا جاتا ہے اگر حقنہ سے کسی قسم کا مادہ نہ اترے اس وقت ایارج فیقرا للخم یعنی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خشک ایارج مذکور کا دینا چاہئے اور اس طرح استعمال معجون شہریاران اور تری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہے مناسب نہیں ہے کہ ان بیماروں کے ایارج کو غاریقون سے قوی کریں اس لئے کہ غاریقون میں قوت غواصی چونکہ زیادہ ہے لہذا احشا میں ٹھہر جاتی ہے اور واجب ہے کہ بروقت ممتلی ہونے معدہ کے غذا سے حقنہ نہ دیا جائے ورنہ خام غذا اسفل کی طرف

جذب ہو کرائے گی اور واجب ہے کہ پیہم اور برابر استعمال حقنون کا نہ کریں بلکہ
درمیان دو حقنہ کے ضرور کس قدر مہلت کا زمانہ بھی رہے قولنج صفراوی کی نوبت کے
وقت حب ذہب کا استعمال کرنا چاہے یعنی اگر زمانہ نوبت کا معلوم ہو اس زمانہ سے
پہی پس حب کا استعمال کریں بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ادویہ جاذبہ اخلاط بدن سے بطرف
امعا کے اور اخلاط ردی کو جذب کرتے ہیں یعنی علاوہ مادہ صفراوی موجودہ امعا کے اور
بیشتر یہی اخلاط جزب شدہ خراش پیدا کردیتے ہیں پس اس وقت ہمراہ قولنج کے سحج
امعا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ اجتماع سحج قولنج کا آفات مہلکہ سے ہے۔ بدتر ادویہ سے
جو قولنج میں پلائی جائیں وہ سہلات ہیں جو مقدار اور حجم میں زیادہ ہوں اور طبیعت ان
سے متنفر ہے کہ معدہ میں بوجہ اپنے بوجھ کے ٹھہر نہ سکیں بلہ لازم ہے کہ حبوب اور ایارج
سے سہلات تجویز ہوں اور جو چیز کہ حجم میں کمتر اور خوشبو میں نہایت معطر ہو اسی کا
استعمال مسہلات میں اولی ہے۔ واجب ہے کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضائے سر کے
زیادہ ہوتا کہ انجرہ اخلاط کو جو بوجہ قولنج کے تحبس ہو رہی ہیں و نیز انجرہ ادویہ حارہ کو جن
کے بدن استعمال کے چارہ نہیں ہے دماغ وغیرہ قبول نہ کرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب
کا اکثر امراض تقولنج میں درکار ہے۔ اور بیشتر صعود سے انہیں بخارات کے نوبت
وسواس اور اختلاط عقل کی پہنچ جاتی ہے اور یہ امر قولنج میں پیدا ہونا نہایت ممنوع ہے اور
منجملہ ان مضرتون کے جو بسبب ان اعراض کے پیدا ہوتی ہیں ایک بڑی مضرت یہ ہے
کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہنچانا غیر ممکن ہو جاتا ہے کہ جس کے بدن راہ
پاتے علاج واقعی پر نہیں ہو سکتی ہے یہ توجہ تقویت اعضائے پر کی طرف استعمال سے
دوائے بارد خوشبو سے تمام ہو سکتا ہے اور روغنہائے باردہ سے اور جملہ وہ تدبیر جن کی
طرف ہم نے امراض سرئین اشارہ کیا ہے۔ بیشتر حاجت تسخین معا کی اور تدبیر جگر کی
قریب قریب زمانہ میں پیدا ہوتی ہے پس اس کی رعایت ضمادہائے مبردہ جگر وغیرہ
سے کرنی چاہئے اور جانب جگر کے حفاظت اور ضیانت ان ضمادات سے کرنی ضرور

ہے جو شکم پر واسطے حل قولنج کے لگائے جاتے ہیں اور اس طرح وہ مروخات حارہ اور اس طرح حال قلب کا بھی ہے نہایت مناسب وہ دوا جس سے تدبیر کی جائے یہ ہے کہ عصارات باردہ ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہوں واجب ہے درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک حجاب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جائے تا کہ یہ حجاب ٹپکنے سے اس دوا کی مانع ہو جو مخصوص ایک کے واسطے لگائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا بہہ کر جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نہ پائے پیاس ان لوگوں کو زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اجازت نہیں ہے سوائے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کس قدر جلاب سے ممزوج کر دیا جائے بہت نافع ہوگا پیاس بجھانے کے واسطے اس لئے کہ بدن میٹھی چیز کی صحبت رکھتا ہے اور پانی سے اس کی تنقید ہو جاتی ہے قولنج بارد کا علاج قولنج بارد کی تدبیر بر سبیل قانون عام کے پاس اول یہ ہے کہ اس میں مباورت ادویہ مخدرہ کی بغرض تسکین درد کے نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ جو لوگ جلدی کر کے تسکین درد کی ادویہ مخدرہ سے کر دیتے ہیں وہ ایک امر عظیم خرطناک کے مرتکب ہوتے ہیں اسلئے کہا ستعمال مخدرات کا علاج حقیقی نہیں ہے کسی حال می اس واسطے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کر دے اور تخدیر کی وجہ سے تمکین سبب اور ابطال وجود سبب سے ہوئی ہے مراد یہ ہے کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہے مگر حسن عضو بوجہ مخدر ہو جانے کے باطل ہو کر اس کا احساس نہیں کر سکتی ہے تمکین سبب تو اس واسطے ہوتی ہے کہ سبب مرض اگر خلط غلیظ ہے ادویہ مخدرہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہو جائے گی اور اگر سبب بارد ہے خواہ نفس برودت ہے جیسے سوء مزاج بارد میں تو ادویہ مخدرہ کی وجہ سے زیادہ تر سرد ہو جائے گا یا ان کہ سبب ریح شخین ہو تو مخدرا سے زیادہ تر شخین کروں گا باشدت تکاثف جرم امعا سے قولنج پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعا میں تحبس ہوا ہے یا فراط تکاثف سے اب کھل نہیں سکتا تو یہ بھی مخدرات کے استعمال سے زیادتی تکاثف کے حاصل کرے گا اور درد قولنج کا اعادہ بعد

ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تخدیر عضو کی جاتی رہے گی نہایت شدت سے ہوگا جو پہلے اسقدر نہ تھا بہرصورت تمکین سبب ادویہ مخدرہ کی ہر صورت میں ثابت ہوئی پس واجب نہیں ہے کہ جب تک ممکن ہو تخدیر کے درپے ہوں اور جب اس سے بے پروائی ہو اس کا استعمال نہ کریں بلکہ سبب قولنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور اس کے قطع کرنے اور تحلیل کے اور مسامات اور راہیں ان سدوں کی کشادہ کرنے کی فکر جو بستہ ہو کر بسبب اپنی لزوجت کے مورث قولنج ہوئے ہیں کرنی چاہئے اکثر ایسی تدبیر کا امکان انہیں ادویہ ملطفہ سے متصور اور مظنون ہوتا ہے جو تسخین شدید پیدا نہ کریں اس لئے کہ شدید تسخین کرنے والی چیزیں جس وقت کسی مادہ پر دفعتہً وارد ہوتی ہیں ان کے درد سے بیخوفی اس بات سے نہیں ہوتی کہ جس قدر تحلیل مادہ کا فعل اس سے پیدا ہوگا اس سے زیادہ برانگیختہ کرنا ریاح کا فعل ان سے نہ ہوگا مراد یہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تحلیل مادہ کمتر اور برانگیختہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہے بلکہ واجب ہے کہ ان ادویہ مسخنہ کی مقدار اس قدر ہو کہ ریح موجود کی تحلیل قوی کریں اور مادہ رطب کی تلطیف اور انضاج کریں تحلیل قوی اس مادہ کی کرنے کی قوت ان ادویہ میں دفعتہً نہ ہونی چاہئے اور یہی سبب ہے کہ فقط آب وغذا کا ترک کر دینا چند روز پے در پے حل قولنج میں کافی ہو جاتا ہے (یہ مثال تقلیل تسخین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہے کہ تکمید سے پیشتر ہیجان اور شدت درد قولنج کی ہو جاتی ہے پھر اس وقت مضطر ہو کر یا تو اب ترک تکمید کی اجازت دی جاتی ہے یا بکثرت تکمید کرنی اور مکرر سینکنا اس قدر ضرور ہوتا ہے تاکہ جوشِ ہیجان میں لانے والی درد کی ہوا اس کی تحلیل ہو جائے یعنی جو ریح کی تکمید اول سے پیدا ہو کر درد کی زیادتی اس نے کر دی ہے اسی ریح کی تحلیل ہو جائے (یہ مثال زیادتی تسخین مضرت کی ہے) پھر جس وقت استعمال حقنہ ہائے مستفرغ کا ہو پس واجب ہے کہ اگر احتباس ثفل کا ہے اول ابتدا ایسے حقنہ سے کی جائے جس میں ازلاق ثفل کا ہو مثل لعابات اور اوہان کے اور وہ ادویہ جو ثفل سے

واسطے برودت اور ہوائے سرد ہے جیسے نہایت مفید ان کے حق میں حرارت اور ہوائے گرم ہے جس وقت سبب موجودگی برودت امعا کے ہو اور مراق مریض کا اصلی خلقت سے خواہ کی وجہ سے رقیق ہو ایسا آدمی بہت جلد مبتلائے قولنج ہوتا ہے اور ہر وقت اس کی نسبت عروض قولنج کا خوف رہتا ہے پس واجب ہے کہ ہمیشہ اس کا شکم روئی کے کپڑے خواہ ان وغیرہ سے پہنا کر گرم رکھا جائے اور برودت کا اثر اس کی شکم سے ایسی چیزوں سے دور کیا جائے جو خشک ہوں جیسے پشمینہ وغیرہ خواہ اس کے شکم پر ایسی ہی گرم چیزیں یا ستواری باندھی جائیں اور استعمال مروخات کا روغنہائے گرم سے اور اس طرح ان نطولات حارہ کا استعمال جن کو ہم آئندہ اسی باب میں ذکر کریں گے بھی ایسے شخص کو مفید ہے۔ بیشتر احتیاج تکمیدات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر حاجت اس کی ہوتی ہے کہ اس کے لئے جو روغنہائے گرم تجویز کئے جائیں ان میں جند بیدستر اور فربیون بھی ملادی جائے جو قولنج بار دینا بر بیان بالا ایسی عارض ہو کہ سبب اس کا جالب اور کھنچ کر پہنچتا ہے کسی شے کا بطرف موضع ماؤف کے امعا وغیرہ سے ہو اور اسی مادہ کے کھنچ آنے سے درد پیدا ہوا ہو ایسے قولنج کا علاج استفراغ لطیف سے جو متفرق یعنی تفرقہ دے دے کر ہو اور متواتر یعنی چند بار سے کرنا چاہئے ہاں اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ اب اس موضع ماؤف میں مادہ کثیر آ گیا ہے پھر اس وقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخراج کر دینا واجب ہے لیکن جو مادہ مادہ کہ بار بار کھچ کھچ کر آتا رہتا ہے اور اس کا تولد کسی مبدا میں بھی بار بار تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہے اس کے لئے تدبیر واجب یہی ہے کہ قریب زمانہ نوبت درد کے اور رات کے وقت تھوڑے سے حب صبر اور حب ایارج کھلائی جائے۔ اور وہ حب بجو مونیا اور تخم حنظل اور سکبینج سے بنائی جاتی ہے اور جو حب ان میں کھلائی جائے بقدر نصف مثقال کے بغایت دو ثلث مثقال یعنی ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک دینی چاہئے اس لئے کہ یہ تدبیر ایسی ہے کہ اگر اس کی مداومت کریں اور غذا کی اصلاح بھی ہوا کرے صحت یافتہ ہو جائیں گے اور مرض سے نجات پائیں

گے قوانین مخصوصہ علاج قولنج ریحی کے از قسم قولنج بارد کے واجب ہے کہ وہ حقنہ اور حمولات اور وہ ضمادات مستعمل ہوں جن کو قریب ہے کہ ہم بیان کریں اور غذا بالکل چھوڑا دی جائے اگرچہ تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہاں تک ممکن ہو سلانے کی تدبیر کی جائے کہ سوتا رہے اور مادہ ریحی کے قلع کرنے کی تدبیر میں کوشش بذریعہ حقنہ گرم کے کریں اور تسخین عضو معلوم کی انہیں حقنوں سے کریں اور عضو کے گرم کرنے کی خارجی تدبیریں اسی طریقہ سے کریں جیسے پہلے ہم لکھ چکے ہیں پھر اگر خوف اس امر کا نہ ہو کہ یہاں پر کوئی خلط اور مادہ بھی ہے مراد یہ ہے کہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ قولنج فقط ریحی ہے جس قدر چاہیں تسخین کریں اور جس قدر چاہیں تکمید کریں اور محجمہ ناری چسپاں کرنے میں پوری کوشش کریں مگر باشرط ہونے چاہیں اگر طبیعت میں قبض ہو موضع درد کی لطیف مالش سے استعانت چاہئے اور نمر یخ روغن زنبق اور روغن ناردین اور روغن بان کی کہ یہ روغن گرم بھی کر لئے جائیں اور تکمید باجرہ اور نمک سے گرم کے جس قدر مناسب بحال مرض معلوم ہو یہ بھی امتحان کیا جائے کہ چت لیٹنا خواہ پیٹھ کے بل لیٹنا خواہ کسی کروٹ لیٹنا ان میں سے کونسی شکل مریض کو آرام دیتی ہے اور اخراج ریح کا کس شکل میں زیادہ ہوتا ہے پس اس کو اختیار کرنا چاہئے مشروبات میں سے کر دیا اور تخم سداب آبہائے بزور میں خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا ماءالعسل میں خواہ ان کہ قند سفید کے ہمراہ پلانا مفید ہوتا ہے بیشتر ایسے وقت للونیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہے سہلات واسطے ان لوگوں کے جو قولنج بارد میں گرفتار ہوں قولنج بارد ریحی ہو یا مادہ بلغم سے ہو منجملہ سہلات کے حقنہ کی اقسام ہیں۔ یہ حقنہ اخراج بلغم اور ثفل کا کرتا ہے گوکھرو بسفائج حلبہ قرطم سپستان سب اجزا ہموزن اور ترید دو درہم شحم حنظل مسلم جو کوٹا ہوا نہ ہو نصف مثقال انجیر دس عدد تخم کتان تخم کرفس انیسوں قنطوریوں دقیق حب خروع نیم کوفتہ بنفشہ مکد پانچ درہم سداب بوزن ایک باقہ برگ کرنب ایک کف وسعت بہ سب اجزا بہت سے پانی میں نرم آنچ سے جوش دیں تا کہ

تسخین درد قولنج بارد کے جو بعض قدما نے تجویز کیا اور عمدہ ہے صبر اور جند بید دست اور میعہ علک الانباط ہر واحد ایک اوقیہ عصارہ بخور مریم تازہ کا دوا اوقیہ افیون ڈیڑھ اوقیہ سب کو ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑیں اور بروقت حاجت کے اس میں سے بقدر باقلا کے کسی اور حقنہ مرکبہ میں ملا کر استعمال کریں بیشتر بعض قسم کے حقنوں میں میل چربی اور روغن کا بھی ڈالا جاتا ہے اور پھر اسی سے حقنہ کیا جاتا ہے یہ حقنہ قوی اس وقت کے لئے ہے کہ ثفل کا نکلنا بہت دشوار ہو اور اس کے ہمراہ بلغم بالزوجت شدید موجود ہوں جن کی قوت چسپیدگی اور نافرمانی قوت دافعہ کے اثر قبول کرنے کی کچھ انتہا نہ ہو اس وقت واجب ہے کہ آب اشنان تازہ نصف رطل لے کر اس کے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجد اور پانچ درہم بورق ملا کر حقنہ کیا جائے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ جب شبرم اور برگ ماذریون اور کرمدمقشر اور بخور مریم اور عرطنسیا پوست حنظل اور تخم حنظل اور قثاء الحمار اور تربد اور بفائج ان سب اجزا کو بدستور متعارف پانی میں جس قدر کہ حقنہ کو درکار ہے جوش دیں روغن قثاء الحمار سے جب حقنہ کیا جاتا ہے اکثر بلغم بالزوجت کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے چند ساعت صبر کریں اور اس طرح روغن ترب اور کلکانج اور بید انجیر کا روغن۔ اکثر احتیاج بروقت شدت درد کے اس امر کی ہوتی ہے کہ ان حقنوں میں خواہ ایسے ہی حقنوں میں حلتیت اور شیح اور برگ حمام اور قطران خصوصاً بوجہ گرم کرنے عضو کے اور فربیون بھی بعض اوقات میں ملاتے ہیں اکثر قطران کو ماء العسل کی مقدار کثیر میں خوب گھیپ کر داخل کرتے ہیں اور ماء العسل افادیہ پر زیادہ شامل ہو پس درد میں سکون پیدا ہو جائے گا عصارہ بخور مریم زیادہ عجیب الاثر ہے اور بیشتر حاجت سقمونیا اور فربیون وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملا دیتے ہیں جس کا زنب انعاز نام ہے جس وقت حقنہ میں پڑتی ہے نافع ہوتی ہے کبھی دو درہم جند بید ستر زیت میں پیس کر حقنہ کرتے ہیں۔ ایضاً تین درہم زفت پرطلا اور روغن سداب اور گھی ہر واحد ایک سکرجہ ملا کر حقنہ کرتے ہیں۔ بیشتر حقنہ ہائے قوی میں برگ انجیر اور ریشہ

لا نبی گولی قثاء الحمار اور شحم حنظل کے تلخہ گاؤ اور نطرون اور شہد کی آمیزش سے تیار کریں خواہ شحم حنظل اور قند سفید فقط اسی سے گولی لا نبی بنائیں ایضاً شحم حنظل اور انزروت اور قند سے ایضاً شہید اور ترنجبین اور شحم حنظل اور نمک سیاہ سب اجزا ہموزن لے کر ایضاً ایک دوا جو مشترک قولنج ثفلی اور بلغمی کے واسطے ہے اور ریحی کو بھی مفید ہے شحم حنظل اور جند بیدستر ہر واحد مثل نواۃ کے قطر ان بقدر دو ملعقہ کے ہمراہ کس قدر شہد کے استعمال کیا جائے عصارہ نجوہ مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اس کی حاجت اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شے کارگر نہ ہو اکثر حمول میں سقمونیا اور تخم اونگن اور فربیون کی حاجت ہوتی ہے۔ صفت حقنہ قولنج ریحی کی یہ حقنہ مجید ہے حاشا اور زوفا سداب خشک اور صعتر اور وج ترکی تخم سداب تخم جنگشت مغز بید انجیر نیمکوفتہ بابونہ کوگھرو قنطوریوں اور شبت اور بزور نحلشہ اور رانجدان اور فطراسالیون یہ سب اجزا ہموزن عصارہ سداب اور فودنج میں کوب طرح سے جوش دیں اس طرح سے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تھوڑا سا رہ جائے پھر اس وقت زیت ایک جزء ماو رعصارہ مطبوخہ مذکورہ سے دو جز لے کر اس قدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور فقط زیت رہ جائے پھر اس میں سے بقدر حقنہ کے لے کر اس میں بط کی چربی اور بکری کی چربی اور تھوڑی سی جاؤشیر اور کنجد ملا کر حقنہ کریں۔ اگر تنہا عصارہ کو لے کر اس میں صموغ مذکورہ مع چربیوں کے حل کریں اور اس میں سے دس درہم لے کر حقنہ کریں بھی نافع ہوگا۔ جند بیدستر اور حلتیت کا داخل کرنا بھی ان کے حق میں مفید ہے۔ اکثر بیس درہم زیت میں دس درہم میعہ گھول کر حقنہ کرنے سے بھی نفع ہوتا ہے بیشتر بورہ کی مقدار کثیر کو عصارہ سداب میں اور نرکھ دس درہم تک خواہ پندرہ درہم تک ملاتے رہیں کبھی روغن سداب اور روغن ناردیں اور روغن بابونہ اور روغن ترب اور روغن بید انجیر سے حقنہ کرتے ہیں صفت حمولات ریاح کی سداب کو ماء العسل میں اس قدر پکائیں کہ مثل خلوق کے قوام میں ہو جائے اور نصف وزن سداب کے زیرہ اور چہارم وزن نطرون ملا کر ایک بتی

بنائیں جس کا طول چھ انگل کا ہو گا ایضاً ایک حمول جو تخم سداب اور جند بید ستر سے ہمراہ شہد اور تلخہ گاؤ اور بورہ کے ہر واحد ایک مثقال۔ ایضاً سکنجبیں اور مقل اور بورہ اور خطل اور خطمی انہیں اجزا سے بتی بنائی جائے یہ حقنہ اور حمولات ان لوگوں کے ہیں جن کو برودت امعا بلا مادہ عارض ہوا اور جن کو قولنج ریحی بارد بلا مادہ ہو ان کے واسطے حقنہ اور حمولات ایسے مناسب ہیں جیسے اصحاب قولنج ریحی کو اور جیسے ان کے واسطے حمولات ہوتے ہیں۔ بیشتر ایسے لوگوں کو تنہا نطر ان سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے اگر بوزن دو درہم کے زیت میں ملا کر استعمال کی اجائے اسی طرح پنجال کبوتر کو تنہا جب عصارہ قولنج اور روغن بید انجیر ملا کر حقنہ کریں آبزن اور حمام اور نطول آبزن کا نفع زیادہ ہے دردہائے قولنج میں خصوصاً اگر اس پانی سے آبزن کریں جس میں ادویہ قولنجیہ کو جوش دیا ہو اس لئے کہ یہ آبزن بسبب اس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہے اور بتقااس قوت کے جو ادویہ سے حاصل کرتا ہے سبب ورم کو تحلیل کر دیتا ہے اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہمراہ حرارت کے ہے عضو کو ڈھیلا کر دیتا ہے پس باآسانی انعاش اور بیداری سبب فاصل وجع کی ہوتی ہے اور عضو مقعد کی نرمی اور ارخا پیدا کرتا ہے اور یہ امور ایسے ہیں کہ فضلہ محتبس دفع ہو جاتا ہے مگر آبزن سے غشی اور کرب پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ قوت میں ارخا پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ضعیف آدمی نہایت احتیاط سے اس کا استعمال کرے اور بروقت استعمال آبزن کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزیں مہیا رکھے جو مقوی ہوں جیسے فواکہہ خوشبو اور کردناک جو ایک قسم کا کباب مرغ وغیرہ کا ہے اور بخورات حارہ اور اسی طرح ایسی اشیا جن سے اس کو لذت ملی ہو اور خوش آیند معلوم ہوں اور بروقت کسل طبیعت کے ان سے اس کو سکون و آرام پیدا ہو اور کوشش کرے تا کہ پانی اس کے سینہ اور قلب تک نہ بھر جائے آبہائے حمات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہیں اگر ان میں قولنج کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیریں پانی کے حمام کے نسبت اولے یہ ہے کہ یہ شخص پاس نہ جانے پائے جس وقت بعض قسم کے برتن میاہ

حمات سے بھرے جائیں خواہ ایسے پانی سے جن میں ادویہ قولنجیہ پختہ کی گئی ہوں اور پھر اسی برتن میں ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جائے کہ پانی اس میں سے بوجہ تنگی سوراخ کے بند رہے اور مریض کو چت لٹا کر برتن اس کے پیٹ سے اوپر بقدر ایک قد آدم بلند کریں اور اس کے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اسی برتن سے ٹپکنا شروع ہو اور متفرق بار بار ٹپکتا رہے یہ ترکیب بھی شدید النفع ہے حقنہ اور آلات حقنہ کے وہ انبوبہ اور نلی جس کو اوائل اطبا نے واسطے حقنہ کے تجویز کیا ہے سب سے بہتر اس کی شکل یہی ہے کہ انبوبہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تجیس حصوں پر منقسم ہے اور درمیان دونں مختلف حصوں کے ایک پردہ اسی چیز کا جس سے اسی انبوبہ کی ساخت ہے رکھا گیا ہو اور یہ پردہ بخوبی اس انبوبہ میں پیوست کر دیا گیا ہوتا کہ اس کے دونوں جزء مختلف میں بطور حجاب ہو جائے او زق یعنی وہ حصہ جو بطور مشکیزہ کے جس میں دوا بھری جاتی ہے بڑے حصہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منہ کھلا ہوا ہو اور اگر یہ زق پوری انبوبہ کے منہ سے درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوبہ کا منہ کسی ڈورے وغیرہ سے باستواری باندھا گیا ہوتا کہ ہوا اس کے اندر نہ جانے پائے اور زق مذکور کے نیچے ایسی جگہ جو اندر مقعد کے نہیں جاتی ہے اور باہر رہتی ہے ایک راہ اور منفذ ایسا ہو جس طرف سے ریح کا اخراج ہو سکے پس جس وقت کہ استعمال حقنہ کا کیا جائے اور قوت بدنی ریاح کو ہٹائے اور ہلائے پس ریح کو پلٹ کر اسی دوسرے جزء کے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنہ ملوئے دوا کے اندر ریح کا گزر نہ ہونے پائے جب یہ بات ہو گی پس حقنہ کا استقرار اور بجائے خود ٹھہرا رہنا اچھی طرح ہو گا اس لئے کہ ریح کی وجہ سے حقنہ باہر کی طرف پلٹ آتا ہے اور جلد جلد قضائے حاجت کے واسطے مریض اٹھتا ہے بعد ازاں واجب ہے تامل کرنا درد کی جگہ کا پس اگر درد مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چت لٹا کر حقنہ دینا چاہئے اور یہ طریقہ مناسب تر ہے بحال اس مریض کے جس کو قولنج بشرکت گردہ کے عارض ہو پھر اگر درد آگے کی طرف مائل ہو

اس وقت حقنہ اوندھے بھل کر کے دینا چاہئے اس لئے کہ حقنہ کی دوا ایسی ہی نشست میں زیادہ پہنچتی ہے بہ نسبت پیٹھ کے بھل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنہ بائیں طرف لٹا کر دیا جاتا ہے اور کبھی کولے کے پہنچے سے ٹیک لگا کر اور داہنا پاؤں اونچا کر کے اس کو سینہ سے ملا کر اور بایاں پاؤں لانبا پھیلا کر حقنہ دیا جاتا ہے۔ اور جب حقنہ ہو چکے پیٹھ کے بل اس کو چت لٹا دیا جاتا ہے اور اس طرح چت لٹا دینا لازم ہے ہر ایک شخص کا جس کا حقنہ کیا جائے یعنی کسی مرض کا بیمار کیوں نہ ہو خواہ مریض قولنج کا کسی وضع اور نشست پر حقنہ کیا جائے۔ بعض آدمیوں کو اس طرح لٹانے اور بٹھانے کی حاجت نہیں ہوتی اور بعض آدمیوں کو مناسب یہ ہوتا ہے کہ اپنی چھوٹی انگلی مقعد میں چند مرتبہ داخل کریں اور اسی انگلی میں قیروطی اس قدر ملی ہوتا کہ اندرون مقعد کے اس کی دہنیت لگ رہے اور بوجہ اس دہنیت کے انبوبہ حقنہ کا اندرون مقعد کے بخوبی چلا جائے اور درست ہو کر پہنچے اور بعض آدمیوں کو اس کی حاجت نہیں ہوتی ہے پھر جس وقت ارادہ حقنہ دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب بحال مریض کے منجملہ ترکیب ہائے مذکورہ کے ہوا سے کرنا چاہئے بعد ازاں انبوبہ اور مقعد کو قیروطی سے مل کر چکنا کریں اور انبوبہ اونا اونچا نہ کریں کہ بوقت دبانے اور پہنچانے دوا کے ادویہ حقنہ اندرون امعا کے نہ جاسکیں بلہ معاء مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ اور جس وقت اسی طرح کارروائی ہو جائے یعنی انبوبہ زیادہ اونچا ہو جائے اس وقت دوا کے ادویہ حقنہ اندرون ماعا کے نہ جاسکیں بلکہ معاء مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ اور جس وقت اسی طرح کارروائی ہو جائے یعنی انبوبہ زیادہ اونچا ہو جائے اس وقت دوائے حقنہ کو اندر داخل کرنا چاہئے پھر جس وقت انبوبہ اپنی مناسب جگہ پر ٹھہر جائے اور پورا درست ہو کر بیٹھے ادویہ حقنہ کو مشکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ میں بھرنا چاہئے اور بھرنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے دوا کو دبا کر نچوڑیں اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متصل ہو۔ یعنی بیچ میں وقفہ نہ دیا جائے اور بہت زور سے بھی نہ دبائیں کہ بیشتر زور کے دبانے سے دوائے حقنہ بہت دور تک چڑھ جاتی

ہے۔ جہاں پہنچنا دوا کا مطلوب نہیں ہے بلکہ وہ مقام مقام حاجت سے اوپر واقع ہے اور اگر شاید ایسی بے احتیاطی بہ غفلت ہو جائے کہ دوا زیادہ اوپر چڑھ گئی ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ سر کے بال پکڑ کر کھنچیں اور کھنچنے کے بعد اوکھڑیں۔ اور چہرے پر سرد پانی کا چھینٹا دیں اور دوائے حقنہ کو نیچے کی طرف جذب کرنے اور اتارنے کی تدبیر کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کا استعمال جس وقت ہو چکے اور کوئی چیز نہ برآمد ہو پھر اب اس وقت بدن استعمال حمولات کے چارہ نہ ہوگا مگر حمولات بھی ایسے ہی مستعمل ہوں جو مناسب مرض کے ہوں اور یا ان میں پھر بھی اس امر کا لحاظ رہے کہ دوائے حقنہ کا اندر پہنچنا اس قدر نرمی اور کمزوری سے نہ ہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہنچے جس وقت حقنہ اپنی درستی پر قائم نہ رہے اور ہل جائے اور باہر نکل آنے پر اس کا میلان ہو تو اس وقت اس کو نکلنے سے منع نہ کرنا چاہئے بلکہ بعد اس کے میلان اور خروج کے اس وقت پھر دوبارہ اس کو اپنی جگہ پر پھر درست کر کے رکھنا چاہئے واجب ہے کہ جس وقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آرہی ہو اس وقت حقنہ نہ کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ معتدل مقدار کا اس کا نفع امعاء علیا تک نہیں پہنچتا ہے اور اگر مقدار میں زیادہ ہوتا ہے مضرت اس کی زیادہ ہوتی ہے اور آفات امعاء مذکورہ کا اس میں خوف ہوتا ہے شخین اور غلیظ القوام کا لزوم اور ٹھہرنا امعا میں دبا دہ ہو کر جو مضرت ادویہ کی ہے وہی پیدا ہوتی ہے اور دقیق کتنا ہی زیادہ ہو بحکم قلیل المقدار کے ہے تدبیر پلانے روغن بیدانجیر کی بارد قولنج کے علاج میں اور جس کو عادت ایسے مرض کی پڑی ہو روغن بیدانجیر نہایت درجہ نافع ہے بیماران قولنج کو جس وقت اپنی اندازہ اور مقدار مناسب پر دیا جائے اور اپنے وقت مناسب پر ہمراہ آب بزور کے۔ اور اس کا پلانا اسی وقت تجویز کیا جاتا ہے۔ جب بدن کا تنقیہ حب سکنجبین وغیرہ سے ہو چکا ہو۔ روز اول بقدر دو مثقال کے دینا چاہئے اور دوسرے دن آدھا مثقال زیادہ کریں اور اسی طرح نصف مثقال ساتویں روز تک (تا کہ پانچ مثقال کو پہنچ جائے) پھر کچھ خوف نہیں ہے

کہ آٹھویں روز سے تھوڑا تھوڑا گھٹاتے جائیں تا کہ ان کہ پھر دو مثقال تک پہنچے اور ساتویں روز تک اس کا استعمال (بطور کمی بیشی مندرجہ بالا کے) پہنچے اس وقت پھر ٹھہر جانا اور وقفہ دینا بھی جائز ہے اور جس وقت آب بزور اس پر ڈالا جائے لازم ہے کہ کوب آمیزش اس کی بطور متھ ڈالنے کے کریں کہ خوب مل جائے اور واجب ہے کہ ہر روز جب تک اس کو پلاتے ہیں غذا دینے میں بعد پلانے کے چھ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک تاخیر کریں اور یہاں تک غذا نہ دیں کہ ڈکار میں اس کی بو آتی ہو اور بعد اس زمانہ کے پھر مریض کو یخنی سے غذا دیں اور اگر ترشی پر راغب ہو تو زیرباج یعنی شوربے اور شلے کے اقسام پلانے میں اس کے ماء العسل تجویز کیا جائے اور واجب ہے کہ اس کے دانتوں کی حفاظت بعد پلانے کے اس طرح سے کی جائے کہ نمک بریان دانتوں پر ملے اور بعد ملنے نمک کے روغن گل خالص کا بطور ملنے کے استعمال کرے جب روغن بیدانجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے بطریقہ مذکورہ بالا اس کے بعد ایارج فیقرا کا (جو شحم حنظل وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا غیر مقوی شحم حنظل سے اگر حاجت قوی ایارج فیقرا کی نہ ہو) استعمال کرنا چاہئے اس لئے کہ ایارج فیقرا روغن بیدانجیر کی مضرت دماغ اور آنکھوں سے دفع کرتا ہے صفت ایک دوا کی جو اصحاب قولنج بارد کو نافع ہے اور یہ نفع بر سبیل ہضم اور اصلاح برودت کے اور بالخاصیتہ ہے۔ زبر سبیل استفراغ کے (جو قیاسی ہے) یہ ادویہ از قسم مشروبات اور ضمادات اور ضمادات اور مروخات کے ہیں ا ور غیز اور قسم کے جر اور تدبیر کے اقسما سے یہ ادویہ مجوز ہوتی ہیں۔ مشروبات میں لہسن ہے کہ اس کی خاصیت عمدہ ہے واسطے تسکین دردہائے قولنج بارد کے اور پھر لطف یہ ہے کہ اس کے استعمال سے پیاس زیادہ نہیں ہوتی جیسے کہ پیاس کھانے سے پیاس کی شدت ہوتی ہے اکثر مریض قولنج بروقت محسوس ہونے ابتدائے آثار قولنج کے لہسن کا استعمال کرتا ہے اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہے اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر بھی کچھ نہیں کھاتا بلکہ شب کو فقط شراب خالص پی کر سو رہتا ہے پس اسی تدبیر سے وہ صحت

یاب ہو جاتا ہی اور مرض سے نجات پاتا ہے منجملہ ادویہ مشروبہ کے جس سے درد قولنج
میں تسکین ہوتی ہے یہ ہے کہ افسنتین کا استعمال پلانے میں کیا جائے یا ان کے تنہا
جاؤشیر کا جوشاندہ خواہ ہمراہ اس کے زیرہ ملا کر پلایا جائے یا انیسوں اور فلفل اور
جندبیدستر سب اجزا ہموزن لے کر اس میں سے بوزن ایک درہم کے استعمال کریں یا
سنجرنیا اور کمونی اور تریاق اگر کوئی مانع شرب تریاق سے موجود نہ ہو جندبیدستر ہمراہ قولنج
کے عجیب النفع ہے منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ فراسیون
کے جو پانی میں پکایا گیا ہو خواہ مرانجبن میں سوسن کو دبھی اسی وزن سے پلانی مفید
ہے۔ ایضاً حرف پانچ درہم قند سفید کے شربت میں ایکاوقیہ روغن کنجد ملا کر۔ ایضاً ریشہ
بیخ غرب چار درہم زنجبیل تین درہم اخروٹ اور چھوہارا ہر واحد چھ درہم آب شیریں
ایک قسط یعنی اڑھائی رطل ادویہ ریزہ ریزہ کر کے پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک
ثلث باقی رہ جائے ار بروقت جوش دینے سداب کے پتلی پتلی لکڑیوں سے چلاتے
رہیں اور پر ہر روز بقدر دو اوقیہ کے پلائیں ایضاً غرب کی چھلکے اور شاخہائے سداب
مذکور بالا اور زنجبیل کو چوگنے وزن پانی میں جوش دیں تا کہ ثلث باقی رہے اور ہر روز بقدر
دو اوقیہ پلائیں تین دن تک اور پھر تین دن تک راحت دیں یعنی پلانا موقوف کریں۔
واجب ہے کہ جو ماء العسل ان کو پلایا جائے خوب طرح سے جوش دیا ہوا ہو اس لئے
کہ کم جوش کردہ ماء العسل نفخ پیدا کرتا ہے وہ ادویہ جو بالخاصیت اپنا اثر قولنج بارد میں
کرتی ہیں شوربا ہدہد کا اور جرم اس کے گوشت کا ہے ایضاً کیچوے خشک کئے ہوئے بھی
مفید ہیں جیسا کہ اطبا نے بیان کیا ہے اوجاع قولنج کے واسطے بھیڑئے کا فضلہ جو
ہڈیوں کے کھانے کے بعد برآمد ہوا ہو اور علامت اس کی یہ ہے کہ بالکل سفید ہو کسی
اور رنگ کی آمیزش اس میں نہ ہو خصوصاً وہ بیٹ جو اتفاقاً شوک پر کی ہو کہ یہ بھی نہایت
نافع ہے کسی شربت خواہ ماء العسل میں گھول کر پلاتے ہیں خواہ شہد میں ملا کر چند ملعقہ
چاٹتے ہیں بعد ان کہ بنا بر رسم متعارف کے خوب اسے گوندھیں اور ملا دیں خواہ نمک

اور قلفل سے اور کس قدر اور ادویہ خوشبو سے اس کو خوشبو اور خوش مزہ کر دیں اور اگر بھیڑیے کے فضلہ میں کوئی ہڈی نحسنہ اور مسلم پائی جائے تو وہ بھی عجیب چیز ہے اور طبا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ہڈی کا لٹکانا بدن کے کسی مقام پر قولنج کو مفید ہے چہ جا کہ اس کا پلانا اور تجویز اس کے لگانے کی اس طرح ہے کہ جلد مور اور بارہ سنگھے کی کھال میں خواہ پشم کبش جو گرگ کی جفتی کرنے سے انقلاب جنسیت پیدا کر گیا ہو لٹکائیں اور جالینوس شہادت دیتا ہے کہ اگر اس ہڈی کو چاندی کے حول میں رکھ کر لٹکائیں مفید ہوتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرم گرگ کی آنت کا جس وقت سوکھا کر پیسا جائے اور پلائیں اس کے فضلہ سے زیادہ نافع ہے اور یہ قول کچھ بعید از قیاس معلوم نہیں ہوتا ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کو جابا الخاصیت مفید ہیں بچھو بریان شدہ کہ یہ بھی قولنج کو یادہ نافع ہے واجب ہے کہ اس دوا کو قولنج صحیح اور صادق پر تجربہ کاروں نے اس کا تجربہ قولنج کاذب پر کیا ہو جو تابع سنگ گردہ کے ہوتا ہے اسلئے کہ عقرب دراصل سنگ گردہ کو بالذات نافع ہے اور قولنج کو بالغرض منجملہ پسندیدہ ادویہ کے یہ ہے کہ اوجاع قولنج میں جس وقت درد کی شدت ہو شاخ گوزن سوختہ پلائی جاء پس کہتے ہیں کہ اسی گھڑی درد میں سکون ہو جاتا ہے ضمادات قولنج بارد کیا ایسے بھی ہیں جن میں قوت سہلہ ہے جیسے وہ ضماد جو شحم حنظل سے ہمراہ لب قرطم کے بنایا جائے خواہ وہ طلا جو تلخہ گاؤ اور شحم حنظل سے تیار کریں اور بعض ایسے ضمادات ہیں جن سے مقصود اسہال نہیں ہوتا ہے جیسے نضمید تخم اونگن کی ہمراہ لب قرطم کے خواہ تضمید بزور اور حشایش مذکورہ کو جو حقنہ میں پڑتے ہیں اور تنہا حب الغار کا ضماد بھی کرتے ہیں۔ نسخہ ضماد کا موم آٹھ کرمہ علک البطم چھ کرمہ تربد تین کرمہ مویزج ڈیڑھ کرمہ عاقرقرحا مرزنجوش حب الغار تخم اونگن نرمس خشک شحم حنظل ملکد ڈیڑھ کرمہ سقمونیا ایک اوقیہ اور تین تلخہ گاؤ بقدر کفایت دہن الغار بقدر کفایت ان سب ادویہ سے طلاء شخین یعنی گاڑھا تیار کریں خریق تخم اونگن افسنتین ملکد ایک جزء تلخہ گاؤ موم ہر واحد نصف جزء مرغابی کی چربی تین جزء ناف سے بیچ قضیب

تک اس طلا کو لگا دیں اور اگر اس میں ماہو انہ شریک کیا جائے یہ بھی اجود ہے اور بیشتر پوست خشخاش بھی اس میں زیادہ کرتے ہیں ۔ضمادات قولنج بار دسینکنے کی ادویہ جیسے ماجرہ یا کنگنی بریاں خواہ ان کے وہ ضمادات جو انہیں بزور اور حشائش سے بنائی جائیں جو حقنہ میں پڑتے ہیں پیس کر اور گرم کر کے اسے سینکیں خواہ زیت گرم میں ان کو ملا کر تکمید کریں مروخات زانجملہ روغن قثاء الحار اور نیز سرسوں کا تیل اور انہیں مروخات میں جو روغن گرم چاہیں تجویز کریں بعد ازینکہ اسی روغن میں جند بیدستر اور فربیون بقدر حاجت داخل کر لی جائے قولنج صفراوی کا علاج حقیقت میں تو اس مرض کو از قسم مغص شمار کرنا چاہئے مگر ہم بنا بر عادت اطبا کے جداگانہ بھی اس مقام پر اس کا علاج بیان کرتے ہیں اس لئے کہ یہ درد قولنج صفراوی کا بھی منجملہ دردہائے معاء قولون کے ہے اس مرض کے علاج میں کبھی بڑی بھاری غلطی ہوتی ہے کہ استعمال ملطفات اور مسخنات کا کیا جاتا ہے۔ آسان ترین اقسام قولنج صفراوی کی وہی ہے کہ خلط صفراوی تضاء معاء مذکورہ میں ریزش کر کے پہنچی ہو اور کچھ زیادہ متشرب نہ ہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم امعا نے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج میں فقط تعدیل مزاج اور اخلاط کی کافی ہو گی اور استعمال غذا ہائے بارہ کا جو مرطب ہوں اور آلو بخاری کا جو سوئیاں چبھو کر مشک کر کے جلاب میں بھگو دیا گیا ہو ایسے آلوئے بخارا سے بیس دانہ کھلائے جائیں اسی طرح اسہال مادہ صفراوی کا خیساندہ آلوئے بخارا سے ہمراہ شمش کے اور مثل اب ناریں اور ترنجبین اور شیر خشت کے اور بمثل تھوڑی سی سقمونیا کے ہمراہ جلاب کے اور جیسے کہ بنفشہ اور شربت بنفشہ سے اور قرص بنفشہ اور رب بنفشہ سے کبھی اس کام کی دشواری دور ہونے کے واسطے فقط صلیب قرطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا کافی ہوتا ہے خواہ تناول کرنا زیت آبی کا قبل طعام کی خواہ کھانا چقندر کا جو زیت میں پختہ کیا گیا ہو اور مری بھی اس میں داخل ہو کبھی حاجت داعی ہوتی ہے اس امر کی طرف کہ حقنہ آب لبلاب سے ہمراہ بورہ اور بنفشہ اور مری اور روغن بنفشہ کے یا ہمراہ آب جو

کے روغن بنفشہ اور بورہ ملا کر کیا جائے جو مادہ متشرب جرم معا میں ہو جائے قولنج صفراوی پیدا ہوا ہو اس کے علاج میں حاجت ایارج فیقرا کی ہوتی ہے کہ یہ ایارج زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمونیا کی ہمراہ حب صبر کے بھی احتیاج ہے منجملہ حقنہ کے یہ حقنہ بھی ہے صفت اس کی گوگھرو تیں درہم برگ چقندر ایک مشت روغن بنفشہ سات درہم حلبہ اور قرطم اور بیخ رازیانہ تخم خربوزہ نیم کوفتہ ہر واحد پانچ درہم سپستان تیں عدد ترنجبین بوزن تیں درہم املتاس دس درہم برسم معہود سب کو پکا کر صاف کریں اور اس پر بارہ درہم مری اور شکر سرخ بارہ درہم اور صبر ایک مثقال بورہ ایکمثقال اضافہ کر کے استعمال کریں کبھی اسی قسم میں فضلہ گرگ مذکورہ سابق بھی مفید ہوتا ہے کھلانے میں استعمال کریں یا حقنہ میں اس کو داخل کر دیں مخدرات کا استعمال ایسے قولنج میں زیادہ تر لائق ہے اس لئے کہ مخدرات سے قطع نظر تسکین درد کے حدت مادہ صفراوی کی جو سبب فاعلی اس درد کا ہے بھی ٹھہر جاتی ہے اور بوجہ برودت مخدرات کے حرارت صفرا کی اصلاح ہو جاتی ہے جو قولنج کہ احتباس صفرا سے پیدا ہوا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ تفتیح مجاری مرارہ کی کی جائے اور جو تدبیر ہم نے باب یرقان میں بیان کی ہے اس کو یہاں بھی کرنا چاہئے بعد اس کے ایسی چیزوں کا استعمال کیا جائے جن میں تنقید اور جلا کی قوت ہے جیسے لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے معجون خولنجان اور بیشتر اس کے ازالہ میں فقط چقندر ادبالا ہوا کھانا جو زیت آبی سے اور مری اور رائی سے خوشبو اور کوش مزاہ کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے علاج قولنج ورمی کا حار ورم سے ہو خواہ بارد سے حار ورم سے جو قولنج عارض ہو اس کے علاج میں واجب ہے کہ اخراج خون کا باسلیق کی فصد لینے سے کریں اگر سن اور حال موجود مریض کا اور جملہ امور جو شروط صحت فصد کے ہیں بھی پائے جائیں خواہ ان کے وہی امور اس مریض کی فصد کو واجب کرتے ہوں پھر اگر ورم بہت بڑا ہو اور یہاں تک اس کی زیادتی ہو کہ اب گردہ بھی شریک ورم میں ہو جائے اور بسبب تورم گردہ کے پیشاب بند ہو جائے اس وقت

فصد صافن کی بھی بعد فصد باسلیق کے لینی چاہئے ایسے ورم کے علاج میں پہلے ابتدا ایسی پلانے والی ادویہ سے کرنی چاہئے جو بارد رطب ہوں جیسے ماء الخیار اور لعاب اسپغول وغیرہ سوائے آب کدو کے اس لئے کہ آب کدو کو امراض امعا میں خاصیت ردی ہے آزانجملہ یہ نسخہ ہے کہ اسپغول چار درہم روغن گل عمدہ ایک اوقیہ دو اوقیہ پانی میں خوب ملا کر پلایا جائے تلئین طبیعت کے واسطے آب انارین اور آب برگ خطمی اور آب کاسنی آب مکوئے سبز پلانا چاہئے اور کبھی ایسے ہی ادویہ میں شیرخشت اور املتاس بھی پلاتے ہیں جس وقت بوجہ پیس طبیعت کے حقنہ کی حاجت ہو آب جو میں تھوڑا سا املتاس اور شیرخشت ملا کر حقنہ کرنا چاہئے اور اگر آب جو میں سپستان اور بنفشہ کو بھی پکا لیا ہو نہایت موافق ہوگا اور اگر اسی آب جو میں آب مکوئے سبز اور کاکنج بھی داخل کرلیں بشدت نافع ہوگا اور میں پسند کرتا ہوں کہ شیر مادہ خر میں املتاس کو ملک کر اور اسی کا روغن اور روغن بادام اور روغن شیرج سے حقنہ کیا جائے بیشتر جب مادہ صفراوی اور مادہ حار میں کثرت ہوتی ہے اس وقت حاجت مسہل کی سقمونیا اور صبر سے جداگانہ ہوتی ہے تاکہ حقنہ کی مدد ہو جائے بعد ازاں توجہ بطرف تبرید اور ترطیب کے کرتے ہیں علاج مناسب وہی ہے جو بحسب ورم کے ہوتا کہ زیادہ مقید اور زیادہ نجات دہندہ ہو جب مرض ورم زمانہ ابتدا سے گزر جائے اور تھوڑی سی نرمی پیدا ہو اس وقت حقنہ میں آب جو اور آب برگ خطمی اور تخم کتان اور کسی قدر حلبہ اور بابونہ اور شبت اور کرنب باعصارہ ان دونوں اخیر دواؤں کا داخل کرنا چاہئے اور مثاث عصیر انگور کا اور املتاس داخل کریں۔ اور اسی طرح دوا مشرب میں جو بغرض اسہال کے پلائی جائے شکر سرخ داخل کرنی لازم ہے غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوخ ہو ہمراہ جو مقشر کے اور آب رازیانہ بھی پلانے میں تجویز کیا جائے۔ ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاص انہیں اجزا سے تیار کئے جائیں جو ادویہ حقنہ کی لکھی گئیں اور جس وقت جو ادویہ حقنہ میں تجویز ہوئی ہیں وہی ضمادات میں بھی مناسب ہیں ابتدا میں ضماد ہائے

مبردہ کہ جن میں کس قدر تلیین بھی ہو جیسے بنفشہ اور تخم کتان پھر ایسے ضمادات ہوں جو زیادہ ملیں ہوں جیسے بابونہ اور قیروطیان جو روغن گل اور روغن بابونہ اور مصطگی اور چربیوں سے مرکب ہوں جب ورم کس قدر اونچا ہو جائے اس وقت صمغ البطم اور حلبہ اور زفت مناسب ہے جو ورم بارد مورث قولنج ہو اور یہ صورت بہت ہی کمتر واقع ہوتی ہے ایسے ورم کے معالجات جیدہ میں سے یہ ہے کہ دہن الغار ایک جزء اور زفت اور مرغابی کی چربی بھی ایک ہی جزء اسی کو استعمال کریں کہ عجیب النفع ہے۔ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہیں وہی ہیں جو مرکب ہوں قیصوم اور شبت اور اذخر اور اکلیل الملک اور جملہ وہ ادویہ جن سے اورام باردہ بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہے اور ہر مقام پر اس کا بیان ہو چکا ہے ایسے ورم کو ضماد قیصوم جو قفر الیہود سے مرکب ہو بھی نافع ہے علاج قولنج سوداوی واجب ہے کہ اخراج سودا کا طبیخ افتیمون اور حب لاجورد وغیرہ سے کیا جائے اس کے بعد حب شبرم اور حب سکبینج کھلائی جائے اور اگر احتیاج حقنہ کی ہو اس میں بسفائج دار فیتمون اور اسطوخودوس تجویز کریں اور اوپر سے ملانے کے اجزا میں حقنہ کے حجر لاجورد مثل غبار کے پیسا ہوا خواہ حجر ارمنی ملایا جاتا ہے اکثر اس کے حقنہ میں پوست بیخ قوت بھی ڈالتے ہیں اور شکم ضماد اور پیٹ کی سینک کرنے کے اجزاء یہ ہیں کلونجی اور اسپند اور صعتر اور فودنج ان سب کو جوش دیا جائے علاج قولنج ثفلی جو قولنج ثفلی بسبب اجتماع ثفل غذا کے پیدا ہوا ہو اور ممکن ہو کہ جس قدر غذا معدہ میں باقی ہے اس کو نکال ڈالیں پہلے یہی تدبیر کرنی لازم ہے یا ان کہ اس ثفل کو غذا ہائے مزلقہ جو بارد ہوں اس کے ساتھ نیچے کی طرف اتار لائیں یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جن میں چکنائی زیادہ ہو خصوصاً شوربا مرغ پیر کا جس کے سوکھا نیکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اس مرغ کو غذا دیں اور اس قدر کھلائیں کہ وہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اس میں قوت باقی نہ رہے بعد اس کے ذبح کریں اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کریں اور ہڈیاں اس کی بھی ہمراہ گوشت کے توڑیں اور جدا نہ کریں اور بہت سے پانی میں اس کو پختہ کریں اور نمک اور

کے دینے سے کچھ بھی نفع نہ ہواس وقت ایسے حقنہ ہائے قوی کا استعمال کرنا چاہئے جو قولنج بلغمی کے باب میں مذکور ہوئے اور ان کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ قولنج بلغمی جو ہمراہ ثقل کے حبس کے ہو اس کے لئے مفید ہیں انہیں حقنوں کے اقسام سے حقنہ اشیا ئیہ بھی ہے مشروبات قولنج سدی میں مثل تمری اور شہر یاران اور استفی اور سفرجلی کے ہے ان کا استعمال اسی زمانہ میں ہوتا ہے جب وہ مزلقات جو قولنج صفراوی میں مذکور ہوئے کچھ مفید نہ ہوں جو دوا درمیان دونوں قوت یعنی تلئین اور اسہال کے جامع ہے وہ یہ ہے شکر سرخ اور قند سپید ہموزن روغن کنجد میں گھول کر پلائیں۔اس طرح طبیخ انجیر ہمراہ سپلستان کے اس کو مثاث کے ہمراہ پلائیں۔پھر اگر یہ ادویہ بھی کچھ نفع نہ دیں اور نہ وہ جوارشیں جو ابھی مزکور ہوئی ہیں اس وقت چارہ نہ ہوگا بدن اس کے کہ جوب قوی کا استعمال ہو اور شربت ہائے قوی جو باب قولنج بلغمی میں مذکور ہوئے ہیں اور ان کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ احتباس شدید بلغم اور ثقل کثیر کے دور کرنے میں شدید النفع ہیں۔دوائے جید اور قوی ایسے شدید احتباس کے واسطے یہ ہے کہ پکائیں لبیب اور سقنان اور خیارشنبر اور ان کی تجویز حسب مقتضائے حال مریض کے ہو اور صاف کر کے ایارج فیقرا ایکمثقال اور کس قدر روغن بیدانجیر اضافہ کر کے استعمال کریں ایضاً ایارج دو درہم سات درہم روغن بیدانجیر ملا کر جوشاندہ شبت میں استعملا کیا جائے ایضاً جس شخص کو سرد مچھلی اور ابالے ہوئے انڈے بافراط کھانے سے قولنج سدی پڑا ہو لازم ہے کہ پہلے بہت سا نمک پسا ہوا پھانکے پھر اس پر گرم پانی خوب سا پی جائے جہاں تک اس سے پیا جائے اور یہ سختی کسی قسم کی محنت دوڑ دھوپ کی کرے کہ بیشتر اسی تدبیر سے اس کو دست آجائے لیکن اگر سبب قولنج سدی کا زیادہ تحلل بدن کا ہو خواہ زیادہ تعریف اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی یبوست کی وجہ سے قولنج ثفلی پیدا ہوا ہے ایسے وقت واجب ہے کہ علاجات خفیفہ جو قولنج صفراوی کے باب میں مذکور ہوئے ہیں ان کا استعمال کریں واجب ہے ایسے بیماروں کو قولنج ثفلی میں مبتلا ہیں اور نیز وہ

ایک مکان مطین میں بٹھایا جاوے اور شکم اس کا بہت نرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اس پر ہاتھ پھرا جائے جس سے اس کی آنتیں اپنی اپنی جگہ پر آجائیں اور اسی طرح اس کی پشت کی بھی تدبیر کی جائے اور دونوں پنڈلیاں اس کی پاؤں کی بہت مضبوط اور سختی سے باندھی جائیں علاج قولنج دودی کا کیڑوں کے پڑجانے سے جو قولنج پڑتا ہے واجب ہے کہ ویدان کے کیڑوں کی موجودگی اور ان کے اخراج کی تدبیر اسی گجہ ملاحظہ کرو جہاں ہم ویدان کا بیان کرتے ہیں اور ان کے معالجات کو لکھتے ہیں پھر اگر یہ ویدان ناف سے اوپر ہوں مشروبات کا استعمال کریں اور اگر ناف کے نزدیک خواہ ناف سے نیچے ویدان کا وجود معلوم ہو اس وقت وہی حقنہ مستعمل ہونگے جو باب ویدان میں مذکور ہیں علاج قولنج فتقی کا اصلاح فتق کی پھر تدبیر خاص قولنج کی کرنی لازم ہے۔ اگر فتق کی اصلاح سے قولنج زائل نہ ہوا ہو مخدرات کی تدبیر ہم نے بیان معالجہ حام میں قولنج کی کیفیت وجوب اجتناب کے استعمال ادویہ مخدرہ سے لکھ دی ہیں ۔۔۔۔ثابت کردیا ہے کہ بیاض کی زیادتی دافع میں ہوتی ہے پھر اگر ضرورت شدید متدی ہو اور بدن استعمال مخدرات کے چارہ نہ ہو پس اس وقت موافق ترین دویہ مخدرہ افلونیا ہے اور وہ معاجین جن کا ذکر ہم نے قرابادین میں کیا ہے اسی طرح جو دوائے مخدرر کہ اس میں جندبیدستر بھی داخل ہو منجملہ ایسی ہی دواؤں کے اقراص اسطیر امخدر ہیں۔ نسخہ اس کا یہ ہے زعفران میعہ سایلہ زنجبیل دارفلفل بزرالبنج ہر واحد ایک درہم افیون جندبیدستر ہر واحد ربع درہم جمیع اجزا سے چھوٹی چھوٹی گولیاں تیار کرو مقدار خوراک کی دوثلث درہ ہے خواہ پورے درہم تک دوائے جید بیخ فاوانیا اور زعفران قروماناسعد ہر واہد سے دو اوقیہ پودینہ خشک قسط مروارفلفل حمامہ سنبل ہندی ہر واحد تین اوقیہ تخم کرفس انجدان زنجبیل سلیخہ حب بلسان ہر واہد چار اوقیہ افیون تخم شوکران پوست ببروج ہر واہد ایک اوقیہ شہد بقدر کفایت یہ دوا بنا کر بعد چھ مہینے کے استعمال کریں۔ ایضاً بعض حقنہ ہائے مشہور اور معتدل کا استعمال کریں اور اس میں

جند بیدستر نصف درہم افیون مقدار باقلا یا اس سے کمتر ملا دیں اکثر افیون وغیرہ
روغنہائے قولنج میں داخل کرتے ہیں اور اکثر اس میں سکبنج اور حلتیت اور روغن بلسان
اور کس قدر مشک بھی ملاتے ہیں اور پیشتر فتیلہ افیون اور جند بیدستر سے جو زیت بزور
میں پگھلا کر اسی فتیلہ کو اسی زیت میں ڈبو کر مقعد میں رکھ لیتے ہیں اور اس فتیلہ کے واسطے
ایک حدب یعنی خم اور گہرائی رکھی جاتی ہے جو مقعد سے باہر رہتی ہے تا کہ ہر وقت
باآسانی اسے نکال سکیں اور جدید دوا اسی فتیلہ میں بھر دی جائے۔ غذا دینا بیماران قولنج
کا یہ بات کہ جملہ اصناف قولنج میں احتیاج غذائے مزلق اور ملین کی ہے اس میں تو
کچھ نہیں ہے اور رہی بات کہ مریض محتاج غذائے مقوی کا ہے یہ امر اس وقت کرنا
چاہیے جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جائے یا کثرت استفراغ یعنی
مسہلات اور حقنون کے استعمال سے ضعف عارض ہو مقویات میں وہی ماء اللحم ہے جو
کس قدر زردی بیضہ نمبرشت کی قوت سے بنایا جائے اور لب لباب روٹی کا جو کسی
شوربائے مقوی میں گھول کر نکالا جائے اور شراب بھی مقویات سے ہے اب رہی یہ
بات کہ غذا کا بالکل ترک کر دینا قولنج بلغمی اور ریحی کے واسطے مفید ہے یہ ایسا حکم عام
نہیں جس کو بمنزلہ قانون کے سمجھنا چاہیئے کہ ان دونوں اقسام میں ہمیشہ یہیں حکم
جاری ہے اور اکثر زبد اور سقمونیا مریضان قولنج کی شوربے وغیرہ میں داخل کرتے ہیں
اور روٹی میں بھی ملا دیتے ہیں واجب ہے کہ روٹی کے اقسام یں خشکار خمیری ان کو
کھلائی جائی اور فطیری نہ ہو اور نرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہ ہو جائے اکثر بیماران قولنج
کو نافع یا غیر مضر اشیاء مندرجہ ذیل ہوتی ہیں انجیر اور گولر اور زبیب اور کیلہ کی پھلی
تروتازہ بشرطیکہ یہ سب فواکہ شیریں ہوں اور خربوزہ جو خوب میٹھا ہو اور اپنے رس پر
خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی اس میں نہ ہو پھر قولنج ورمی اور صفراوی کے مریض
کی غذا مزلقات باردہ ہیں جیسے آب جو اور شوربا پسور کا بطور یخنی کے اور شوربا پالک کا
بشرطیکہ پالک دینے سے خوف نفخ شکم کا نہ ہو اور اجاصیہ وغیرہ بوڑھے مرغ کا شوربا

مصبرہ یعنی جس میں صبر کی شرکت ہوتی ہے اور سرکہ ہمراہ زیت اور کشکیہ اور بہطہ جو دہیں اور برف کی آمیزش سے ایک غذا بنتی ہے اور یوزبخ قطف یعنی بتھوہ کے جملہ اقسام میں ضرر کمتر ہے اور حشکانات یعنی پختہ کی ہوئی غذائیں سب مضر ہیں اسی طرح قنیت یعنی وہ زیت جس میں گلسرخ پروردہ کیا گیا ہو اور رذا بیہ اور دودھ کے جملہ اقسام اور پنیر کہنہ ہو یا تازہ اور جو چیز کہ اس مین نفخ ہے غذاؤں سے خواہ فواکہہ سے اور ترکاریاں سب مضر ہیں سوائے ان کے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے جیسے چقندر اور سداب خشک پودینہ بھی بسبب نفخ کے ان لوگوں کو مضر ہے اسی طرح جو چیز یعنی زمرا اور ترخون بھی ان کو مضر ہے اور جیسے زیتون اور جملہ فواکہہ سوائے زردآلو کے جس میں خوبانی بھی داخل ہے اور آلوئے بخارا صفراوی قولنج میں خواہ اور گرم قسم کے قولنج خواہ قولنج ثقلی میں جو باحرارت ہو فقط انہیں قسم قولنج میں اجازت آلوئے بخارا کی ہے خربوزہ شیریں قبل طعام کے بوقت صحت یعنی خوء زمانہ دورہ کے بھی مضر نہیں ہے اکثر اقسام کے بیمار ان قولنج کے واسطے۔ کدو خاص کر اور کھیرا اور ککڑی اور بہیں اور سفید شلجم اور سفید کرم کلا اور قنبیط جو ایک قسم خاص کرم کلا کی ہے اور امرود اور سیب خصوصاً سیب ترش اور قابض اور زعرور اور بیر اور غبیرا یعنی سنجد اور کندش تازہ اور توت شامی اور زرشک اور سماق اور انگور خام اور ربیاس اور جو کچھ ان اشیائے مذکورہ سے بنایا جائے سب دشمن ہیں مرض قولنج کی کوئی سبیل نہیں ہے کہ مریض مذکورں کا استعمال کرے اور اسی طرح بادام تازہ اور اخروٹ تازہ بھی ان لوگوں کے واسطے مضر ہے اور باقلائے تازہ بھی۔ انار شیریں کا ضرر بہ نسبت انار ترش کے کمتر ہے جو افعال کہ بیماران قولنج کو مضر ہیں وہ یہ ہیں کہ جن سے خوف اور خدر کرنا مریض کو واجب ہے جیسے ریح کو روکنا اور براز کو روک کر ضبط کرنا اور بدن قضائے حاجت براز کے سو رہنا کہ پیٹ می براز قابل اخراج موجود ہو خصوصاً براز خشک کی موجودگی پر سو جانا بلکہ واجب ہے کہ جس وقت سونے کا قصد کرے پہلے قضائے حاجت کے واسطے پاخانہ میں جائے اور بیت الخلا میں جا کر کوشش کرے کہ

فراغت ہوجائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریح کے ٹالنے سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ یہ فعل ثفل کو اوپر چڑھاتا ہے اور ثفل کو محصور یعنی ایک جگہ کر دیتا ہے تاکہ وہ ثقل ایک جگہ فراہم ہو کر مثل شے واحد کے ہو جاتا ہے یا یہ بات ہے کہ ریح کے روکنے سے امعا میں ضعف پیدا ہو کر قولنج پیدا ہوتا ہے اور بیشتر ریح کے رکنے سے استسقا پیدا ہو اور اکثر تاریکی چشم اور دوار اور دردسر پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہیں ریح بسبب روکنے کے مفاصل میں سما جاتی ہے لہذا تشنج پیدا ہوتا ہے کھانا کھا کر ہلنا اور حرکت کرنا ان کے حق میں مضر ہے اور سرد پانی اور شراب کثیر کا بعد غذا کی استعمال بھی مضر ہے۔ ایلاؤس کا بیان یہ مرض مثل قولنج کے ہے اگر تینوں پتلی آنتوں میں عارض ہوا ایلاؤس کبھی عارض ہوتا ہے انہیں جملہ اسباب سے جن سے قولنج پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اس کے اسباب اور اغراض اور علاجات میں رجوع کریں انہیں قواعد کی طرف جو مفصل باب قولنج میں مذکور ہو چکے ہیں کبھی استعمال سے ایسی اقسام سمیات کے ایلاؤس پیدا ہوتا ہے جن کی خاصیت یہی ہے کہ ایلاؤس پیدا کریں کبھی ایلاؤس کا عروض بسبب شدت قوت ماسکہ امعا کے ہوتا ہے کہ جب قوت ماسکہ بڑھتی ہے تو فضول وغیرہ کو زیادہ امعا میں ٹھہراتی ہے اور ان کا حبس کرتی ہے منجملہ ان چیزوں کے جن سے ایلاؤس اور قولنج کے احکام میں تفرقہ کیا جاتا ہے یہ ہے کہ ایلاؤس اکثر سوء مزاج مفرد سے زیادہ بہ نسبت قولنج کے عارض ہوتا ہے اور پھر یہ سوء مزاج مفرد اکثر تو یہی ہے کہ بارد ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ کا مزاج گرم ہو پس معا میں التوا اور پیچیدگی اور ریح کی شدت اور بلغم کی کثرت پیدا ہوتی ہے بیشتر سبب ایلاؤس کا سرد پانی بے احتیاطی سے پینا ہے خلاف طریقہ واجب کے اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ ایلاؤس ریحی کے ایذا وہی بسبب سدہ ڈالنے کے زیادہ ہے بہ نسبت طباقات معا کے پھاڑنے کے بلکہ شائد کل مضرت بلاؤس ریحی کی اسی سدہ ڈالنے میں منحصر ہے اور یہ ایذا وہی بسبب سدہ ڈالنے کے لئے زیادہ ہے بہ نسبت طباقات امعا کے پھاڑنے کے بلکہ شائد کل مضرت

بلاؤس ریحی کی اس سدہ ڈالنے میں منحصر ہے اور یہ ایذا وہی قولنج کی ایذا دہی کے خلاف ہے یعنی اس میں اس قسم کی ایذا نہیں ہوتی ہے ورم کی وجہ سے ایلاؤس ہی اکثر پیدا ہوتا ہے بخلاف قولنج ورمی کے اور یہ قسم ایلاؤس کی زیادہ مہلک اور ردی ہے اور ثفلی ایلاؤس بھی بلکثرت عارض ہوتا ہے اور ثفلی ایلاؤس میں درد کی شدت ہوتی ہے اکثر یہ امر ہے کہ قولنج کا انتقال ایلاؤس کی طرف ہوتا ہے اور یہ حکم ایسا ہے کہ غالب ہوا ہی کرتا ہے اکثر ایلاؤس ساتویں روز قتل کرتا ہے ایلاؤس ایک شخص کا دوسروں کو لگ جاتا ہے اور ہوائے دبائی میں بعض بلاد سے بطرف دوسرے شہروں کے اور بعض ہوا سے طرف دوسری ہوائے پہنچ جاتا ہے جیسے اور امراض وافدہ دبائیہ کا یہی حال ہے کہ چلا پھرا کرتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے جس وقت قولنج ستاذمنہ یعنی ایلاؤس سے ہچکی اور اختلاط عقل اور تشنج پیدا ہو ہر ایک یہ امر دلیل مہلک ہے اور یہ اعراض اس مریض کو معدے اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہیں بقراط نے کہا ہے کہ تقطیر البول ایلاؤس سے عارض ہو وہ رئیس ساتویں روز مر جائے گا۔ مگر یہ کہ تپ عارض ہو اور تپ کے ہونے سے بول کثیر عارض ہو جائے اور جالینوس پر سبب اس حکم اک مخفی رہا ہے ایلاؤس بلغمی اور ریحی کو تپ سے نفع ہوتا ہے جس وقت قے خبیث اور بری متواتر ہونے لگے اور کزاز اور فواق پیدا ہو جائے اور جالینوس پر سبب اس حکم کا مخفی رہا ہے ایلاؤس بلغمی اور ریحی کو تپ سے نفع ہوتا ہے جس وقت قے خبیث اور بری متواتر ہونے لگے اور کزاز اور فواف پیدا ہو جائے قاتل ہوگا قارورہ کا اچھا ہونا اس مرض میں کچھ زیادہ خیریت پر دلالت نہیں کرت چہ جا کہ وہ بھی خراب ہو زیادہ تر مہلک وہی ایلاؤس ہے جس میں براز اوپر کی طرف سے برآمد ہو مثلاً قے وغیرہ کی طرف سے اور اسی ایلاؤس کو منتن یعنی بدبو کہتے ہیں اور اس کے بعد خراب وہ قسم ہے جس میں پسینے کی بدبو مثل براز کے ہو اس کے بعد وہ ہے کہ سانس میں ایسی بدبو پھر وہ قسم ہے جس میں ڈکار کی بدبو برازی سی ہو اس کے بعد وہ قسم ہے جس میں ریح جو نیچے سے

برآمد ہو بدبو ہو۔

علامات ایلاؤس کے یہ ہیں

کہ درد ناف سے اوپر ہو اور کوئی شے نیچے کے منافذ سے برآمد نہ ہوتی ہو اور حقنہ کرنے سے کچھ ایسا فائدہ زیادہ نہ ہوتا ہو جیسا کہ بقراط نے کہا ہے اور بیشتر ثفل براز اوپر کو دفع ہوتا ہے پس تے کرنے میں نکلتا ہے کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کبھی کدو دانہ اور رمنہ میں مریض کے بدبو رہتی ہے اور ڈکار میں بھی وہی بو آتی ہے بلکہ اکثر تمام بدن میں بدبو غلیظ کی ہو جاتی ہے اور یہ سب دلائل ایسی ہیں کہ تخلف نہیں کرتے یا تو سب پائے جاتے ہیں ورنہ کوئی نہ کوئی ان میں سے تو ضرور ہوتا نیچے سے خروج اشیاء کا بند ہونا یہ امر تو اس مرض میں لازم ہے لیکن تے کی بدحالی اور اس میں فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہیں بلکہ بوقت بڑھ جانے خطرہ اور یزادتی روایت کے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ سبب ایلاؤس کا ایسے عضو میں ہی جو اونچا زیادہ ہیاور رحرم اس کا ضعیف ہے اور سہارا اس عضو کا بدن پر کمتر ہے کبھی آنکھوں کا تہج ایلاؤس میں بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتا ہے اب رہے تصلیلی علامات ایلوئس کے وہ مثل علامات قولنج کے ہیں جن میں خاص خاص علامات ایلاؤس کے بھی ہوتے ہیں جیسے مقام درد کا بالائے ناف اور درد کا متحرک ہونا اور احتقان سے نفع کم پانا مگر جو ایلاؤس بسبب زہروں کے تناول کی عارض ہوتا ہے اس پر اور قسم کے دلائل بھی قبل شدت مرض کے ہوتے ہیں اس لئے جس ایلاؤس میں سم کا استعمال ہو کبھی اس میں ضعف اور استرخا تک بھی نوبت پہنچتی ہے اور خفقان ابتدائے عروض ایلاؤس میں قبل اشتداد مرض اور زیادہ ہونے درد کے عارض ہوتا ہے اور یہ بھی دلیل اس کے وجود پر قوی ہوتی ہے اور کوئی سبب ظاہری اس کے عروض پر سوائے استعمال زہر کے نہیں دریافت ہوتا ہے۔

جو ایلاؤس قوت ماسکہ امعا سے پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل زیادہ سخت وصلب ہونا ثفل کا اور بہت جلد ثفل کا زبل خواہ مینگنی بن جانا ہوتا ہے اور اس میں تپ اور سقوط قوت کی

شدت نہیں ہوتی علاج ایلاؤس کا قولنج کے علاج سے قریب ہے لیکن یہ نسبت قولنج کے اقوی ہونا ضرور ہے اور دوائے مشروب ایلاؤس کے واسطے زیادہ مفید ہے پھر بھی ہمراہ مشروب کے دوائے محقون بھی ضرور چاہئے اس لئے کہ جب دوا اوپر سے پلائی گیا اور عمل اس کا نہ ہو پھر اس کے بعد اسفل کی طرف حقنہ دیا گیا تو یہ احتقان بہت عمدہ اور بڑا معین دوائے مشروب کا ہوگا حقنہ دینے کی تجویز اختیار ہے کہ پہلے دوائے مشروب سے کی جائے خواہ پیچھے جیسی حاجت ہو مگر جو تدبیر ان دونوں میں سے پہلے کی جائے مشروب ہو یا غیر مشروب پس لازم ہے کہ دوسری اور متاخر ضعیف ہو اور قوی نہ ہو اکثر اوقات سکون درد میں جرعہ آب گرم کے پینے سے ہو جاتا ہے اس لئے کہ آب گرم اس مقام پر بوجہ قرب موضع کے باآسانی پہنچ جاتا ہے جہاں درد ہو رہا ہے ایک قوم کی رائے ہے کہ تدبیر صائب ایلاؤس کے علاج میں یہ ہے کہ پہلی آنت پھوکنے وغیرہ کو رکھ کر بہ نرمی درست اور برابر کرلیں اس کے بعد حقنہ دیں تا کہ دوائے محقون دور جگہ تک پہنچے اور بہ سہولت پہنچے اور میانہ روی سے تدبیر کرنی اس جگہ میری رائے میں واجب ہے اس لئے کہ اگر ورم موجود ہے پھر تو چارہ کار مفقود ہے اور ہمواری اور درستی آنت کی کیونکر ہو سکے گی اور اگر فقط درد شدید ہے ورم نہیں ہے اب آنت کے ہٹانے اور دور کرنے علاوہ برآں کہ درد خود جذب اس تدبیر سے ورم پیدا ہونے کا خوف ہوگا لہذا احتیاط جو میانہ روی میں ہے واجب ہوئی یہ ایلاؤس ایسا مرض ہے کہ اسمیں کبھی اخلاط خراب شدہ کا پھیل جانا تمام بدن میں عارض ہوتا ہے اسلئے کہ دفع ان اخلاط کا بسبب احتباس کے نہیں ہوتا ہے تا کہ ان کے وہ اخلاط پھیل کر تمام بدن بدبو ہو جاتا ہے پس جس وقت خراب اخلاط تمام بدن مین متفرق ہو جائیں اور اخراج کا بذریعہ سہل کی دشوار ہو گیا ہو ایسے وقت فصد کر دینی واجبات سے ہوگی اور اطراف کی مالش بھی ایسی تدبیر ہے کہ مادہ در درسا کو زیادہ اندر چلے جانے سے منع کرتی ہے اور شائد کہ استعمال ایسے مزلقات کا جو مائل بہ حرارت ہیں اور نیز استعمال لعاب ہائے گرم کا ہمراہ

باستواری باندھ دیں جو ایلوئس قوت سے امعا کے پیدا ہوا ہے اس کا علاج مزلقات
چرب سے کرنا چاہئے اور تخم شوربائے چوزہ ہائے فربہ اور مرغ کا شوربا اور بچہ گاؤ کے
شوربے سے یہ شوربے چرب بطور سفید باج خواہ زیرباج کے تیار کئے جائیں خصوصاً
اگر ان میں شبت اور بیخ کراث نبطی اور روغن بادام ملا کر پلائے جائیں اور بعد
استعمال شوربے کے حقنہ رطبہ جس کی حرارت میں نرمی ہو دیا جائے ایلاؤس کی قسم ثفلی
کا علاج پہلے حقنہ نرم سے کیا جائے اور بعد ازاں رفتہ رفتہ حقنہ قوی کا استعمال ہو اس
کے بعد پلانے میں وہی مسہلات جو خاص قولنج ثفلی کے واسطے تجویز ہوئے استعمال
کئے جائیں تاکہ جو کچھ باقی رہا ہے وہ منحدر ہو جائے۔ اور اتر آئے سمی ایلاؤس کے
علاج میں ابتدا قے کرانے سے گرم پانی پلا کر کرنی چاہئے اور روغن شبرج ان میں ملا
دیں اور اکثر احتیاط ایسے مریض کی دوائے مشروب میں تھوڑی سی تربد خواہ تخم ترب کی
ہوتی ہے اور بعد اس تنقیہ کے تریاق کبیر اور فاد زہر وغیرہ پلایا جائے پینے میں اس کو
گنے کا رس دینا چاہئے اور طعام اس کا شوربائے چرب سے تجویز کرنا چاہئے جب
متواتر قے اس کو ایسی عارض ہو کہ تھمتی نہ ہو اور غذا کو معدہ قبول ہی نہ کرتا ہو وہی
دوائے حابس قے پلانی چاہئے جو قولنج کی قے روکنے کے واسطے بیان ہوئی ہے
اکثر ان کی قے روکنے کے واسطے اور طعام کو ان کے معدہ میں ٹھہرانے کے واسطے یہ
تدبیر کافی ہوتی ہے کہ روٹی کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈبو کر کھلا دیں جو ایلاؤس کو غذا
ہائے عفص یعنی بکٹھی اور قابض کے کھانے سے عارض ہوا ہو خواہ غذائے بالزوجت
کی وجہ سے اس کا علاج قریب ہے اپنی نظیر سے جو قولنج ہے فرق اتنا ہے کہ ایلاؤس
میں زیادہ تر نافع حریرے کے اقسام اور مشروبات ہیں ابطاء قیام اور سرعت دیر تک
بیت الخلا میں ٹھہرنا خواہ جلدی فراغت ہونی یہ دونوں امر یا تو متعلق بغذا ہیں مثلاً
دیر میں اجابت اس وجہ سے ہو کہ غذائے قابض خواہ عفص یا غلیظ تناول کرتا ہو اور
جلدی اجابت بسبب تناول غذائے نرم اور بالزوجت اور پتلی کھانے کے ہو یا بسبب

قوت کے اس لئے کہ قوت دافعہ اگر قوی ہے جلد فضلہ کو دفع کر دے گی اور اگر ضعیف ہے نہ کرے گی اسی طرح قوت عضل بطن کی اگر قوی ہے جلدی تقا اور پاک کر دینا امعا وغیرہ اک فضول سے نکر یگی اور اگر ضعیف ہے نہ کرے گی اور جس قدر طبیب کو شناخت سبب پر بصیرت ہے اس قدر تدبیر اور علاج پر بھی قادر ہو سکتا ہے مقدار براز کی کمی بیشی یہ دونوں امر غذا کی مقدار اور کیفیت سے تعلق رکھتے ہیں اور جو کچھ بطرف جگر کے دفع ہوتا ہے اس سے بھی اس کو تعلق ہے اس لئے کہ غذائے کثیر اور رطب جس کے اوپر کوئی شے بطور مشروب کے تناول کی جائے اس سے براز کی مقدار زیادہ ہوتی ہیاور اس کے خلاف جو غذا ہو براز پیدا کرتی ہے اور جس وقت عضو یعنی جزو صاف ہضم جید کا جگر کی طرف زیادہ دفع ہوتا ہے اور فضلہ کثیف کم بچتا ہے براز میں کمی ہوگی اور اگر صفو کثیر بطرف جگر کے دفع نہ ہو بلکہ فضلہ کثیف زیادہ رہے براز اس وقت زیادہ ہوگا۔ عارف قواعد کو معلوم ہے انہیں قوانین سے جو گزر چکے کہ فضلہ کثیر کی افراط کو مٹانا کیونکر چاہئے یا صفو مضر اور خراب جو کہ جگر میں حد اعتدال سے زیادہ جذب ہوتا ہے اس کا روکنا کس طرح ممکن ہے اور عام قاعدہ دونوں صورتوں میں یہی ہے کہ ضد کے سبب سے تدبیر کی جائے پانچواں مقالہ دیا ان یعنی کیڑوں کے بیان میں جس وقت کوئی مادہ پیدا ہو کر کسی قسم کا مزاج پکڑتا ہے فوراً مزاج پکڑتے ہی اس کو وہی شے دی جاتی ہے جو اصلح اور عمدہ اس کے دینے کے لائق از قسم ہیئت اور صورت وغیرہ کے ہو اور عین کمال الطبع اور ذاتی کی زیبائش اور خوبی اس مادہ کو بہ نظر استعداد اپنی کے حاصل ہے از طرف صانع حکیم جو ہر ایک خوبی کے عطا کرنے پر قادر ہے یہ مادہ اس کمال استعدادی سے محروم نہیں کیا جاتا ہے اور یہی سبب ہے جس سے کہ دیدان یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور مکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کی پیدا ہوتے ہیں اور ان سب کی پیدائش ان میں مواد یا عفونت سے ہوتی ہے جو رطوبی مادہ ہیں اس لئے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت پذیری میں فقط اسی بات کی رکھتے ہیں کہ ان سے حیات اور زندگی چند روزہ

کیڑوں سے یا مکھیوں کی سی متعلق کی جائے اور یہ حیات بخشی اور صورتگری صانع بیچوں
وچرا کی بہ نسبت ایسی مواد خراب کے اس سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ فقط عفونت پر یہ
مواد رطوبی باقی رہیں (جو مورث ہزاروں امراض اور آفات کی ہے) اور یہی کیڑے
اور مکھیاں وغیرہ ان کی پیدائش میں علاوہ اس بات کے کہ ان کی خلقت سے کمی مواد
عفونہ میں ہوتی ہے ایک فائدہ ان کے موجود ہونے کے بعد یہ بھی ہے کہ عفونات جو عالم
کون وفساد مین متفرق ہیں ان پر متسلط ہو کر اپنی غذا انہیں عفونات سے کھاتے ہیں
بسبب اسی مشابہت ذاتی کے جو ان حشرات کو عفونت سے ہے اور آدمیوں کے مساکن
اور آبادیوں سے باقیماندہ عفونت کو لے لیتے ہیں اور جو ہوا انسان کے بدن سے محیط
ہے اس کی عفونت بھی ان کی غذا بن کر کمی قبول کرتی ہے خواہ بالکل فنا ہو جاتی ہے (یہ
دوسری منفعت ان کی خلقت سے جو جو شامل ہماری اصلاح فاسد پر ہے) پیٹ کے
کیڑے بھی از یں قبل ہیں یعنی یہی دونوں منفعت ان میں بھی ہیں۔ دیدان شکم کی
خلقت ہر ایک خلط سے نہیں ہوسکتی ہے اس لئے کہ ان کی پیدائش مرارے جو سرخ
رنگ ہے اور سیاہ سوداسے ممکن نہیں اس وجہ سے کہ مرار میں تو حرارت زیادہ اس سے
کیڑا جو ترشی سے پیدا ہوئی نہیں سکتا بلکہ مرار تو مزاج گرم کی ضد ہے اور سوداباردیابس
ہے جو مناسبت حیات سے بہت دور ہے یعنی کون اور روح کا ضد مقابل ہے اب رہا
خون اس کی حفاظت پر پورا پورا قدرت کا تسلط اور انتظام ہے اور اعضائے بدنی کو اس
کی طرف حاجت زیادہ ہے لحمیت انسان یعنی گوشت کی افزونی اور عظمیت یعنی
استخوان کا غذا ہونا بس اسی کے واسطے بنایا گیا ہے نہ ان کہ اس سے کیڑے جو اخس
مخلوقات ہیں پیدا ئے جائیں اور نہ خون ان چیزوں میں سے جن کا انصاب امعاپر ہو
اور بعد انصباب کے وہاں اتنا ٹھہرے کہ اس سے دیدان پیدا ہوں اور نہ رنگ کیڑے
کا اور نہ ہیت اس کی دلالت کرتی ہے کہ مثل مادہ دموی سے اس کی پیدائش ہوئی ہے
بلکہ مادہ تولد ویدان کا فقط بلغم ہے جس وقت کہ متعفن ہو جائے اور کس قدر سخونت اس

میں آجائے اور مقدار کثیر اس کی امعا میں ہو اور دیر تک رہے۔ اسباب کثرت پیدائش بلغم کی تو معلوم ہیں کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہی اور تخمہ ہائے پیہم اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا کیوں نہ ہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی اعضائے خاصہ سے جو بارد المزاج ہیں بھی پیدا ہوتا ہے اور تخمہ ہائے پیہم اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا یوں نہ ہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی اعضائے کاصہ سے جو بارد المزاج ہیں بھی پیدا ہوتا ہے منجملہ مولدات بلغم کے وہ غذائیں بھی ہیں جو نرم اور بالزوجت ہوں جیسے گیہوں اور لوبیا اور باقلا اور کچھے آتے کا پھانکنا گوشت خام کھانا دودھ کے اقسام اور ترکاریاں اور فواکہہ رطب اور خام اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہے گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسی طرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلائے معدہ پر جماع کرنے سے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے اقسام دیدان ے چار ہیں لانبے بڑے بڑے اور گول اور چپٹے اور انہیں کو کدو دانہ کہتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے جن کو چنچے بولتے ہیں یہ اختلاف کیڑوں کی شل اور مقدار میں دو وجہوں سے ہوتا ہے ایک تو اختلاف مادہ ویدان کا جس سے یہ پیدا ہوتے ہیں دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہاں ان کی پیدائش ہے مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہے کہ بعض اقسام کے ویدان تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں کہ جو ابھی اقسام اور تفرق اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بجہت شدت عفونت کے طاری نہیں ہوا ہے بلکہ وہ رطوبت ابھی بحال خود باقی ہے اور بعض اقسام دیدان کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جس کو جذب جگر نے پھاڑ ڈالا اور اس کے اجزا میں تفرقہ کر دیا ہے اور کمی مقدار میں اسی رطوبت کی کر کے اس کے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دیئے ہیں اور یہ جذب جگر جو متصل ہو رہا ہے اور یہ عفونت جو اس رطوبت پر طاری ہے اور یہ کثرت مفاوضت یعنی مرور اور گزرنا ثفل کا پس یہی اسباب ان کے چھوٹے ہونے کے ہیں پس جس وقت یہ دیدان پیدا ہوتے ہیں ان کے چھوٹے رہنے پر اخراج ثفل کا معین ہوتا ہے یعنی قبل اس کے کہ وہ بڑے ہونے پائیں اخراج ثفل ان کو

اپنے ہمراہ باہر لاتا ہے اس لئے کہ وہ کیڑے ایک مخرج تنگ یں پیدا ہوتے ہیں۔ بعض اقسام کے کیڑے دونوں رطوبت مذکورہ سباق کے درمیانی کیفیت کی رطوبت سی پیدا ہوتے ہیں یعنی نہ وہ رطوبت ہے جس کو ہم نے پہلے بیان کی اہے یعنی اس رطوبت پر استیلائے انقسام وغیرہ جذب جگر سے نہیں ہوتا اور جو دیدان رطوبت سے معاء مستقیم کے پیدا ہوں وہ دوسری قسم کی رطوبت سے ہوتے ہیں جس پر جذب جگر وغیرہ ہو کر اس کا انقسام ہو گیا اور چرویدان معاء اعور کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی طول میں ایک ہاتھ سے زیادہ ان کی مقدار ہوتی ہے اور گول اور عریض خواہ چپٹے تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں اگر چہ ایسے ویدان کبھی معاء علیا میں بھی پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جو موٹے اور بڑے بڑے ہوں اور کبھی سوائے تولون کے اور کسی معا میں پیدا نہیں ہوتے یا اعور میں پیدا ہوتے ہیں پھر وہاں سے منتشر ہو کر معدہ کے کسی جانب میں اور مقعد کے کسی طرف پہنچ جاتے ہیں اور چھوٹے ویدان دوسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ چپٹے اور گول کیڑے گویا خاص اسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو امعا میں ٹھہری ہوئی ہے اور اسی لزوجت پر ایک جھلی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہے جس کی شان سے یہ بات ہے کہ ویدان اسی سے پیدا ہوتے ہیں اور اسی میں متعفن ہوتے ہیں کمتر ضرر چھوٹے کیڑوں سے ہوتا ہے اس لئے کہ اول تو وہ چھوٹے ہیں اور دوسرے یہ بات ہے کہ اصول اعضا سے دور ہیں تیسرے یہ ہے کہ محل اندفاع میں ہمراہ ثفل قوی کے ہیں جس میں کچا فت بھی ہے مگر یہی چھوٹے کیڑے اگر مدت دراز تک باقی رہیں اور بڑے ہو جائیں جملہ اقسام دیدان سے ان کی بڑائی بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ خراب مادہ سے ان کی پیدائش ہے بعد ان چھوٹے دیدان کے ضرر میں لانبے کیڑے ہیں اس لئے کہ چوڑے چپٹے کیڑوں کے مادہ میں عفونت زیادہ ہوتی ہے چوڑے اور چھوٹے کیڑے زیادہ نکلا کرتے ہیں مقعد کی طرف اس لئے کہ مقعد کی کے نزدیک ان کی پیدائش ہے اور ضعف خلقت کی وجہ سے ان کا ٹھہرنا اور در نگ کرنا

امعا میں مثل ٹھہرنے اور درنگ کرنے لانبے کیڑوں نہیں ہوتا ہے اور جس طرح کہ لانبے کیڑے زیادہ گرفتا امعا کرتے ہیں اس طرح چھوٹے کپڑے جھٹ پٹ دفع ہو جاتے ہیں اگر مریض دیدان کو تپ لاحق ہو جائے اس قت اعراض اور تکلیف وہی دیدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہے اور اس زیادتی کے پانچ سبب ہیں (۱) یہ کہ تپ کی وجہ سے غذا کیڑوں کی متفرق ہو کر ان کے قریب سے دور ہو جاتی ہے اس وقت یہ کیڑے اپنی غذا کی تلاش کرنے کے واسطے متحرک ہوتے ہیں اور امعا میں ان کا قیام اور درنگ کرنا زیادہ ہوتا ہے (۲) یہ ہے کہ تپ بنظر ان کی ذاتی کیفیت اور حالت کی موذی ہے اور روانی ان میں پیدا کرتی ہے یعنی چلنا پھرنا ان کا زیادہ کرتی ہے (۳) یہ کہ تپ کیڑوں کی طبیعت میں ع فونت بڑھا دیتی ہے اور مدت اور قلق کی زیادتی کر دیتی ہے (۴) مرار جس وقت کیڑوں پر اثنائے تپ میں گرتا ہے ان کو ایذا دیتا ہے پس یہ کیڑے سمٹ کر آنتوں میں لپٹ جاتے ہیں ارلذع شدید امعا میں پیدا کر کے سخت ایذا دہی کرتے ہیں چنانچہ بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ اس نے بچشم کو دایسی ہی وقت ان کیڑوں کو دیکھا کہ پیٹ میں سوراخ کر کے باہر نکل آئے اور یہ بات کسی بڑی شدت اور تیزی تپ میں ہوئی ہو گی (۵) کہ انجرہ روی اور خراب ان کیڑوں نے دماغ کو جاتے ہیں اور ایذا وہی کرتے ہیں اکثر تو یہی ہے کہ احتباس دیدا نکا امعا میں اور احداث دیدان کا عفونت زائد کو سبب حدوث حمی کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے چونکہ اوپر فوائد خلقت دیدان کے جو بیان ہوئے ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے سبب سے عفونت میں کمی دو وجہوں سے ہوتی اور دیدان شکم میں اس کا عکس شاہدہ میں آیا کہ ان سے عفونت زیادہ ہوتی ہے لہذا بطور دفع دخل کے شیخ نے کہا ہے متن پھر ان کیڑوں کا حال تنقیہ اور پاک کرنے میں عفونت امعا کے ویسا نہیں ہے جیسا حال اور کیڑوں کا خواہ حشرات کا تنقیہ عفونت عالم میں اوپر بیان ہوا۔ اس لئے کہ امعا کی عفونت کے واسطے ایک منقی اور پاک کرنے والا جو واقع رطوبات اور عفونات امعا ہو بنظر طبیعت

کے موجود ہے دوسری یہ بات ہے کہ نسبت ان خرابیوں اور اضرار کے جو ان کیڑوں سے نظر دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہیں بطرف ان عفونات کے جو امعا میں ہیں پڑی ہے بہ نسبت حشرات اور دیدان وغیرہ خی طرف ہوائے عالم اور زمین و مساکن دبلاد کے مترجم مراد یہ ہے کہ یہ کیڑے مقدار میں زیادہ ہیں بہ نسبت حشرات وغیرہ کے جو علام میں پیدا ہوتے ہیں متن تیسری یہ وجہ ہے کہ ویدان شم سے اور آفات بھی پیدا ہوتے ہیں مجل ان کی خورش ضروری کے واسطے غذاہائے عفونت کا باقی رہنا ہے امعا میں جو کیسی مضر شے ہے کہ اچھی رطوبات کا بھی استحالہ رطوبات عفنۃ کی طرف کرتا پڑتا ہے جب تک یہ دیدان باقی رہیں اور یہ آفت ہے کہ ان کی حرکت بغرض طلب غذا وغیرہ کے مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہے جو بالطبع ناگوار ہوتی ہے اور قولنج کا درد بھی ان کے پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہے جو بالطبع ناگوار ہوتی ہے اور قولنج کا درد بھی ان کے پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور مضاوت اور مُخالفت اس کیفیت کی جو ان کیڑوں سے پیدا ہوتی ہے مزاج بدن سے اور اس کے سوا اور بہت سے امور ہیں ان کیڑوں کے اور حشرات وغیرہ کے مضر اور نفع ہونے میں فارق ہیں مترجم کہتا ہے حشرات اور دیدان خارج از شکم کا بالکل نافع ہونا اور دیدان شکم کا بالکل مضر یا مہلک ہونا یہ تو کس طرح ثابت ہو ہی نہیں سکتا البتہ زیادہ مضر ہونا دیدان شکم کا اور زیادہ نافع ہونا تولد حشرات کا شائد مسلم ہو جائے پس اس قدر طبیب کو اپنے فن کی نظر سے جان لینا کافی ہے ورنہ اسرار الٰہی پر اطلاع کماہی محال ہے اور یہ اضرار جو شیخ نے ویدان شکم کے مخصوص بیان کیے ہیں اگر چہ نظایر اس کے حشرات میں موجود ہیں مگر ہم کو اس قدر کہنا پسند ہے کہ نظر فن طب کے یہ تقریر نہایت اچھی ہے اور درست ہے اور ابھی اس کی تائید میں آئندہ فقرات بھی آتے ہیں جن سے شیخ اضرار ویدان شکم کا ثابت کرنا ہے متن کبھی دیدان شکم سے خواہ حیات پڑے اور لانبے قسم کے کیڑوں سے شکم کے صرع اور قونج پیدا ہوتا ہے اور کبھی جوع ککلبی بھی انہیں کیڑوں

کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اس لئے کہ غذائے بدنی کو یہ دیدان بشدت اپنی طرف کھینچ لی جاتے ہیں اور کبھی بولیموس یعنی سقوط اشتہائے معدہ مع گرسنگی اعضائے دیگر پیدا ہوتی ہے اور قوت فم معدہ کو بھی وبدان وہاں تک چڑھ کر ساقط کر دیتے ہیں اور اس جگہ یعنی فم معدہ میں بجائے غذا کے خود یہ دیدان بھر جاتے ہیں کبھی جوع کلبی اور بولیموس کے تابع خفقان عظیم ہوتا ہے اکثر تولد حیات اور ویدان کا لڑکپن اور شروع شباب میں ہوتا ہی اور نوجوانی کا سن بھی ازیں قبیل ہے اور کدو دانے بھی اکثر اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب آدمی سن صبا سے نکل جائے گول کیڑے تو اکثر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہوتے ہیں بعد ان کے پھر جوانوں میں شوخ میں ان کی پیدائش بہت کم ہے علاوہ یہ ہے کہ تولد ان کا کبھی ایدان میں کمی بیشی کے ساتھ ہوا کرتا ہے ویدان کے سب اقسام خریف میں بہ نسبت اور سب فصلوں کے زیادہ پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ فصل میں خوا کہہ کا استعمال قبل آنے فصل کے جاڑوں میں ہو لیتا ہے جو مولد بلغم ہے اور عفونت بھی زیادہ ہو جاتی ہی ہیجان اور جوش خروش کیڑوں کا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہے اور تعب اور ریاضت شدید کے بعد اور کبھی زیادہ ریاضت کرنے سے اسہال وبدان کا ہو جاتا ہے جس وقت ویدان مریض حمیات حادہ کے پیٹ سے کارج ہوں زیادہ خراب حالی پر دلالت نہ کریں گے اور صحت قوت مریض اور اقتدار دافعہ کا او پر دفع کے ان کے خروج سے معلوم ہو گا خصوصاً قبل زمانہ انحطاط کے اگر زندہ برآمد ہوتا بہت اچھا ہے اور بدن تپ کے اور اوقات میں وبدان کا خارج ہونا بشرطیکہ خون بھی ان کے ہمراہ برآمد ہو ردی ہے اور آفت بدنی خواہ محض امعا کی آفت پر منذر ہے قے کی طرف کیڑوں کا برآمد ہونا اخلاط ردی کے معدے میں ہونے پر دلیل ہے علامات جملہ اقسام دیدان کے لعاب دہن کا زیادہ بہنا اور دونوں ہونٹوں کی تری رات کے وقت اور سوکھ جانا ان کا دن کے وقت اور سوکھ جانا ان کا دن کے وقت اس جہت سے کہ حرارت دن کو منتشر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہے لہذا خشکی رہتی ہے اور رات کو حرارت

ایک ہی جگہ یعنی اندرون جسم کے محصور ہو جاتی ہے لہذا ہونٹوں میں تری رہتی ہے پس جس وقت یعنی دن کو حرارت منتشر ہو کے رطوبت کو بھی اپنے ہمراہ جذب کرلے گی اور کیڑے بھوکے رہیں گے پس معدہ کی رطوبت کو جذب کریں گے لہذا جو سطح کہ متصل معدہ کے ہونٹوں اور منہ سے ہے وہ بھی سوکھ جائے گی اور اس جذب سے جس قدر خشکی پیدا ہوگی اس کی اعانت ہوائے خارجی جو دن کو اکثر گرم رہتی ہے کرے گی اب مریض اپنے ہونٹوں کے تر کرنے کی غرض سے زبان کی تری کو بھی طلب کرے گا یعنی زبان کو ہونٹوں پر پھیرا کرے گا لہذا زبان بھی خشک ہو جائے گی کبھی مریض ویدان کو تنگی نفس اور کلام کرنے میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی صورت خشمگین اور بدخلق آدمیوں کی سی ہورہی ہے اور بیشتر یہی حالت ہذیان تک پہنچ جاتی ہے اس کے واسطے کہ بخارات خراب ان کیڑوں سے اٹھ اٹھ کر دماغ تک پہنچتے ہیں اور اعراض قرانیطس اس کو عارض ہوتے ہیں سوائے اس امر کے کہ یہ مریض تنکے کو اہ جون وغیرہ نہیں چنتا ہے اور نہ اسے دردسر اور طنین یعنی کانوں کا گونجنا عارض ہوتا ہے جو لوازم قرنیطس سے ہے۔ دانت پر دانت پھیرنا خواہ دانت پیسنا اس مریض کو رات کے وقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اس کی یہ صورت ہوتی ہے جیسے کچھ اپنے منہ سے چبا رہا ہے اور گویا کہ اس کی خواہش یہ ہے کہ زبان چبائے گا اور باہر نکال لے گا سوتے وقت اس کو اچھل پڑنا اور چیخ اٹھنا اور تململ یعنی بے چینی اور اضطراب ہیئت اور تنگی سینہ اور خفگی اس شخص پر جو سونے سے جگائے عارض ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد اسے متلی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز اس کی بند ہو جاتی ہے اور نبض اس کی ضعیف اور بروقت ہیجان دیدان کے نبض بمنزلہ ساقط کے ہوتی ہے براز اس کا اکثر اوقات تری کے لئے ہوئے ہوتا ہے اور سقوط اشتہا کا حال تو وہی ہے جو ہم نے بیان اس باب میں لکھا ہے بیشتر ان بیماروں کو پیاس ایسی لگتی ہے کہ وہ کسی طرح سیراب نہیں ہوتے اور اسی طرح ان کو بعض اور امراض لاحق ہوتے ہیں جن کو ہم اس جگہ ہمراہ

اسباب کے ذکر کیا ہے جس وقت مرض کی شدت ہوتی ہے اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گر پڑتے ہیں یعنی صاحب فراش ہو جاتے ہیں اور تشنج اور التوا یعنی پیچیدگی اعضا میں گرفتار ہوتے ہیں جو صورت مرگی کے بیماروں کو ہوتی ہے۔ بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ میں ان کو قے ہوتی ہے کہ اس میں کیڑے بر آمد ہوتے ہیں۔ رنگ چہرے کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھوں کے رنگ بدلنے کی بھی یہی صورت ہے کبھی رنگ چہرہ کا اڑ جاتا ہے اور کس وقت پھر اصلی رنگ قائم ہو جاتا ہے کبھی انتفاخ جسم اور تہیج یعنی چہرہ کی بھربھری پیدا ہوتی ہے اور شکم ان کا مثل استسقا کے بیماروں کے کھنچ جاتا ہی اور جیسے پیٹ ان کے گھٹنوں میں سما جائیں گے بیشتر ان کے دنوں خصیہ سوج جاتے ہیں پسینا سرد نکے بدن سے جاری ہوتا ہے جس میں بد بو زیادہ ہوتی ہی تفصیلی اور جدا جدا علامات ہر قسم کے بعض ان میں سے تو ایسی ہیں کہ ان کی تفصیل بھی مشترک ہے اور وہ کون سی علامت ہے جو مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہمارا یہ قول کہ بر آمد ہونا ہر ایک قسم کا مخرج سے کہ بظاہر بیان عام ہے اور بروقت خروج ویدان خاص کے اسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہے پھر اس کے بعد اور تفصلی علاات یہ ہیں کہ اپنے کیڑوں کے وجود پر غدغدنم معدہ یعنی گرنا خواہ سرسراہٹ نم معدہ پر ہونی اور لذع کا نم معدہ میں پیدا ہونا اور مغص یعنی مڑوڑا متصل اسی لذع کے پیدا ہونے والا اترتے ہیں دشواری اشتہا کا سقوط اکثر اوقات اور طعام کا معدہ میں گرنا اور ہچکی آنی بیشتر پھیپھڑا اور قلب بھی قرب سے نم معدہ کے متاذی ہوتا ہے پھر اس وقت سوکھی کھانسی آتی ہے اور خفقان اور اختلاف نبض پیدا ہوتا ہے اور خواب اور بیداری میں انتظام باقی نہیں رہتا ہے اور کسل اور بعض حرکت سے نظر کرنے سے طرف اشیاء کے اور تیز نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھیں کھولنے ناگوار ہوں بلکہ اس کا جی آنکھ بند رکھنے کا زیادہ خوہاشمند رہتا ہے آنکھیں ان بیماروں کی کبھی تو سرخ ہو جاتی ہیں اور کبھی انہیں کمودت اور تیرگی آ جاتی ہے اکثر شکم ان کے کھنچ جاتے ہیں اور مثل

مستسقی کے صورت ان کے پیٹ کی ہو جاتی ہے اور بیشتر ان کو اسہال عارض ہو جاتا ہے چپٹے اور گول کیڑے اگر شکم میں پیدا ہوں اشتہا تو اکثر ان بیماروں کی زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ یہ دونوں قسمیں دیدان کی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہیں لہذا معدہ پر ان کا بوجھ وغیرہ نہیں ہوتا ہے اور نہ کوئی کرابی معدہ کی ان سے پیدا ہوتی ہے بلکہ اپنی غذا کو او چک او چک کر خواہ کود کود کر جو کھاتے ہیں اس وجہ سے رطوبات اور موجودہ اشیاء معدہ کے زیادہ خرچ ہونے سے خلوہ معدہ مسکرم اشتہا ہوتا ہے بروقت کرنے کی ان کے ویدان میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ایسے ایسے حرکات ان کے ہوتے ہیں جو موذی اور قارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنے والے اور سست کرنے والے اور تقطیع کرنے والے ان اعضا میں جو متصل ناف کے ہیں چھوٹے کیڑوں کے وجود پر خارش مقعد کی اور ہر وقت نزدیک مقعد کے دغدغہ اور خلش کا رہنا دلیل ہوت اہے اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ غشی پیدا کرتی ہے مریض کو بروقت یکجا ہونے ان کیڑوں کے معا میں ایک گرانی زیر شراسیف معلوم ہوتی ہے اور پشت میں بھی بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ منجملہ علامات جملہ اقسام ویدان کے یہ ہے کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سرکہ پی لیا کرے اس کو مفید ہوتا ہے۔

علاج ویدان کا غرض مقصود کیڑوں کے معالجات میں منھر چہار قسم میں ہے اول تو یہ کہ ان ماکول اشیا سے ان کو روکا جائے جس سے مادہ کیڑوں کا پیدا کرنے والا بنتا ہے چنانچہ ان اشیاء کا بیان اوپر ہو چکا دوم جس قدر مقدار بلغم کی امعا میں فراہم ہے اس کا اخراج کیا جائے کہ اسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں تیسری یہ بات ہے کہ جس قدر ویدان پیدا ہو چکے ان کا قتل یا جائے ایسے ادویہ سے جو نہ نسبت ان کیڑوں کے بمنزلہ زہر کے ہوں اور یہ وہی ادویہ ہیں جو تلخ ہوں اور ان کی دو قسمیں ہیں گرم بھی اور سرد بھی ہیں اور دونوں ہم بیان کریں گے خواہ اون دواؤں سے قتل کرنا چاہئے جو بالخاصیت کیڑوں کی قاتل ہیں چوتھی یہ بات ہے کہ بعد قتل کرنے ویدان کے بیمار کو

دوائے سہل دے کر دست کرائے جائیں اگر طبیعت خود بخود کرمہائے مردہ کو دفع نہ کرے اور مناسب نہیں ہے کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونے کے طولانی زمانہ تک ان کو شکم میں رہنے دیں کہ پھر ان کے تجارات سے ضروری پیدا ہوگا۔ تلخ جو ادویہ گرم ہیں تیسرے درجہ حرارت تک ویدان کے مزاج کی ضد ہیں بنظر حرارت کے اور جس کیفیت کے ویدان زیادہ عارض ہوتے ہیں یعنی دسومت اور حلاوت اس کی بھی یہ ادویہ اضداد ہیں بنظر تلخی کے کبھی ادویہ مشروبہ اور حقنہ کی دوائیں ایسی تجویز کی جاتی ہیں جو ہرسہ صفات مذکورہ بالا کو جامع ہوتی ہیں یعنی غرض دوم سے غرض چہارم تک حمولات کو اولویت زیادہ اسی امر کی ہے کہ اخراج ویدان کا کریں بہ نسبت اس کے کہ قاتل کرم ہوں سوائے ان کیڑوں کے جو معاء مستقیم میں ہوں از قسم چھوٹے کیڑوں کے ان کو حمولات قتل بھی کر سکتے ہیں کبھی یہی حمولات خواہ حقنہ ایسی ادویہ سے بھی مرکب ہوتے ہیں جو از قسم چکنائی اور شیرینی کے ہوں تا کہ ویدان ان ادویہ کی طرف بسبب محبت ذاتی کے کھنچ کر آ جائیں اور پھر اسی حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہو جاہئیں اولی یہ ہے کہ اگر مشروبات سے ویدان کا علاج کیا جائے تو بروقت خلوئے شکم کے دوا پلائی جائے اور اگر زہر ہائے کرم کشیدہ دودھ اور لباب وغیرہ میں ملا دیئے جاویں تو یہ کیڑے ان چیزوں سے جو مقدار امعا میں پہنچ سکتی ہے اس کے تناول پر ویدان زیادہ تر حریص ہوں گے اور یہ سموم جو دودھ وڑیرہ میں ملا کر کھلائے گئے ہیں ان کو زیادہ قتل کریں گے بیشتر مریض ویدان کو پہلے دو روز تک خالی دودھ پلا کر پھر دودھ ہی میں کوئی دوائے کرم کشندہ ملا کر پلاتے ہیں اور کبھی یہ تدبیر کرتے ہیں کہ پہلے اس کو کباب چوسنے کی اجازت دیتے ہیں جب ویدان کو بوئے کباب پہنچے پس جو شے اس کباب کے چوسنے اس کباب کے چوسنے سے ان کے مقام موجودگی تک اترتی ہے اس کے چوسنے پر ویدان کی توجہ اور شوق ہو کر ان میں حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اس کے بعد جو دوائے قتال پلائی جاتی ہے بہت زیادہ مقدار و ویدان کو قتل کرتی ہے اگر حقنہ ہائے سمیہ

کرم کشندہ کا استعمال ہو لازم ہے کہ معدہ پر ادویہ قابضہ کا لیپ کر دیا جائے خصوصاً وہ ادویہ کہ قابض بھی ہوں اور قوت کرم کو قتل کرنے کی بھی ان میں ہو جیسے کہ ساق اور طراثیت اور اقاقیا کسی شراب میں گھول کر طلا کرنا اور اس طرح کبر اور شیت کو شراب میں ملا کر اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نہ کر سکیں اس وقت گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہئے جس وقت ادویہ کرم کشندہ پلائی جائیں واجب ہے کہ دونوں نتھنے خواب اچھی طرح بند کر دیئے جائیں اور زیادہ سانس کی آمد برآمد میں توجہ نہ کی جائے جائیں اور زیادہ سانس کی آمد برآمد میں توجہ نہ کی جائے یعنی جہاں تک ممکن ہے سانس کو روکنا چاہئے اس لئے کہ صواب بحال مریض یہ ہے کہ ان دواؤں کی بو اس کو معلوم نہ ہو علاج دیدان سے متصل اور اس کے قریب علاج سقوط اشتہا کا بھی ہے اگر اشتہا ساقط ہو گئی ہو اکثر بعض اقسام کے ضمادات اور مشروبات ایسے بھی ہیں جن میں قتل دیدان کے ہمراہ تقویت اشتہا کی خاصیت ہوتی ہے اور بعد قتل دیدان کے اخراج کی بھی خاصیت انہیں ضمادات میں ہوتی ہے جیسے صبر ہمراہ افسنتین کے کہ اس کی گولیاں بنا کر کھلائی جائیں خواہ طلا کی جائیں اسی طرح صبر ہمراہ ربوب ہائے ترش کے کبھی ہمراہ مرض دیدان شکم کے اسہال بھی عارض ہوتا ہے پس احتیاج فقط ان کے قتل کرنے کی ہوتی ہے اس لئے کہ حرکت طبیعت کی دیدان کو متحرک کو دہی کر رہی ہے اور بیشتر مقتضائے حال مریض ان کے قتل کرنے کا قوابض تلخ سے ہوتا ہے تا کہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ تدبیر جس وت کہ دیدان اور اسہال دونوں جمع ہوں اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہے خصوصاً اُن ضمادہائے قابضہ سے جن میں قوت قتل دیدان کی بھی پھر فوت قتل دیدان کی بھی پھر قوت بھی ساقط نہ ہو گی پھر بعد قتل کے یا تو وہ کیڑے بنظر دفع طبیعت کے از کو دنکل جائیں گے یا کسی دوا کے پلانے سے یا حمول کرنے سے خارج ہوں گے کبھی ہمراہ دیدان کے اورام اندرونی اعضا کے بھی ہوتے ہیں اس وقت تدبیر لطیف یعنی کمی غذا کی حاجت ہوتی ہے اور جو ادویہ کہ حب القرع

کے قاتل ہیں وہ بہ نسبت لانبے کیڑوں کے مارنے والی دوا کی زیادہ قوی ہوتی ہیں۔
اور جو دوویہ کدو دانہ اور گول کیڑوں کو مار ڈالتی ہیں وہی لانبے کیڑوں کی بھی کشندہ ہیں سبب اس کا یہ ہے کہ کدو دانہ دوائے مشروب کے اثر پہنچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہیں اور جن رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہیں ان سے زیادہ آمیختہ ہوتے ہیں اور اکثر کسی کیسہ اور تھیلی میں بند ہوتے ہیں اور دوسرا سبب یہ ہے کہ کدو دانہ ایسی مادہ غلیظ سے پیدا ہوتے ہیں جس کی غلاظت اور کثافت زیادہ ہوتی ہے اور مزاج حار کی طرف زیادہ تر قریب ہوتا ہے اور مشابہت زہر کی اس مادہ کو زیادہ ہوتی ہے لہذ اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی مادہ کو ممکن نہیں ہے جب تک کہ بافراط حار اور گرم ادویہ قتالہ کا استعمال نہ ہو اور خصوصاً ویدان طوال کے واسطے تو ایسی ادویہ کا استعمال ضروری ہے مفرد ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے فرایسون اور قرومانا ہے جس کو بوزن ایک مثقال پلائیں اور بیخ اور ترمس اور مر اور سلیخہ اور فودنج اور عصارہ فودنج اور حب و ہمشت اور قسط تلخ اور افتیمون اور قرطم اور پودینہ اور قنبیل جسے کنبیل بھی کہتے ہیں افد مونڈی اور قنطوریوں اور مشکطر امشیع اور لہسن خاص کر بیشتر حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہیں تخم رازیانہ اور حب الآس بھی اور صعتر اورلوفل اور افنتیین اور تخم کرنب اور قشور غرب اور بیخ راسن خشک شدہ اس کو تین اوقیہ پلائیں اور زیرہ بریان اور قیسوم اور عشر زان اور انیسون تخم کرفس حرف ویدان کے بارہ میں قوی دوا ہے۔ اور کلونجی تخم بھوا بعد قتل کرنے کے خود ہی اسہال کے ذریعہ سے ویدان کو خارج کر دیتا ہے اسی طرح لبلاب اور بسفائج۔ مناسب زیادہ یہ ہے کہ بعد قتل کے ویدان کے صبر کے ذریعہ سے ان کا اسہال کی اجائے اگر کوئی شخص زیت کو بمقدار زائد پی جائے اور اس قدر زیادہ پیئے جس قدر کہ ممکن ہے اس سے بھی کیڑے مر جاتے ہیں اور خارج کر دیتا ہے اور اگر ایک بار اس کا پینا ممکن نہ ہو چاہئے کہ مکرر ای مرتبہ کے بعد دوبارہ تناول کرے اور دو دو ملعقہ ہر مرتبہ پیا کرے حب النبیل حیات کو قتل بھی کرتا ہے اور کارج بھی کر دیتا ہے اور

کاٹ چوڑے کیڑوں کو سودمند ہوتا ہے۔ ادویہ مرکبہ ان میں سے کرم کشندہ تو یہ ہیں جیسے تریاق فاروق اور جو دوا جامع قتل اور اخراج دونوں کی ہے جیسے ایارج فیقرا اور جیسے شیخ اور افسنتین ہر واحد ایک درہ اور ثلث درہم کا شحم حنظل بوزن ربع درہم نمک ہندی ابوزن ایک دانق اسی کو استعمال کریں اگر پلانا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے نطروں ملا کر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہے اور دونوں کا وزن دو مثقال کا ہونا چاہئے یعنی چھ ماشہ زیرہ اور تین ماسہ نطروں ایضاً نطروں فلفل قرومانا سب اجزا ہموزن سے بقدر ڈیڑھ درہم کے۔ ایضاً حب الغار زیرہ ہندی مصطگی شہد ملا کر تناول کریں صبح کے وقت بقدر ایک لعقہ کے اور سوتے وقت بھی اس قدر خواہ راسن اور شیخ اور فلفل اور سرخس اجزا سب برابر ڈیڑھ درہم سے تین درہم تک تناول کریں حب افسنتین کے کھلانے سے لانبے کیڑے خارج ہوتے ہیں چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوی تر دواؤں کے محتاج ہوتے ہیں جو ادویہ کہ خاص کدو دانہ سے ہیں جیسے قطران کہ حقنہ میں بقدر تین درہم کے داخل کی جائے اور برنج کابلی اور لب برنج اور سرخس اور قسط تلخ اور پوست بیخ توت اور عصارہ توت کا اور قنبیل اور شحم حنظل اور صبر شجار بھی عجیب النفع ہے چوڑے دیدان کے علاج میں اور پوست گنج کی درختوں میں سے اور میرے گمان میں گنج ایک قسم سرو اور آزاد درخت کی معلوم ہوتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسی کیڑوں کا کرے یہ ہے کہ تینا وقیہ عصارہ راسن تازہ کا پلایا جائے کہ یہ بھی دوا زیادہ تر عجیب ہے علمائے فن نے ذکر کیا ہے کہ اربیان یعنی جھینگا مچھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہے منجملہ ادویہ عجیبہ کے جملہ اقسام میں دیدان کے سر کے بال اس حیوان کے ہیں جس کا آخر یمون نام ہے قلقدیس بھی ان کو قتل کرتی ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی نفع ہے کہ اگر اسہال ہو بند کرتی ہے ہم نے قرابادین جو جوشاندہ قلقدیس کا بشمول اور ملانے قنطوریوں کے لکھ دیا ہے۔ مرکبات میں قتال کرم عریض جیسے تریاق اور جامع قتل اور اخراج جیسے کہ لب ابرنج اور سرخس ہر واحد چار درہم ملہ

ہندی دو درہم قسط تلخ چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچ درہم ہے۔ ایضاً شیخ ترمس حب برنج سرخس قنبیل ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہے۔ ایضاً شیر تازہ دوشیدہ تین دن تک صبح کو پلایا جائے اور اس کے اوپر اسفید باج تناول کریں بعد ازاں چھ مثقال برنج اور تین درہم قنبیل اور اس کے برابر سرخس لے کر سب کو خوب کوٹیں اور سرکہ ترش خواہ سکنجبین میں اس کو بھگو کر ملیں اور پہلے تھوڑا سا کباب مریض چوسے تاکہ ویدان پر بوئے کباب سے حرص غالب ہو جیسا اوپر بھی بیان ہو چکا ہے بعد ازاں اسی دوائے مذکورسے جو وزن اور مقدار براہ حدس وتجربہ طبیب کے مناسب ہو پلائی جائے ادویہ باردہ اور جن میں کہ حرارت کم ہے جیسی تخم کشنیز جس وقت تین روز برابر ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر قوی ہے اور نشاستہ بھی اکثر ایسے ویدان کو قتل کرتا ہے اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہے اور ہر ایک قسم ویدان کو قتل کرتا ہے اور سکنجبین کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے خواہ اس کا جوشاندہ بنا کر اور فوفل اور برگ شفتالو اور اسی کا عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ گرم نہیں ہے اور علیق یعنی توت سہ گل بھی اور زلال پوست درخت انار ترش اور پوست انار میخوش اسطرح کہ پانی میں ایسے پوست کو جوش دیں اور تمام شب جوش دیا کریں اور صبح کو نتھار کر صاف کرلیں اور پلا دیں اس طرح سے وہ جوشاندہ جس میں بیخ انار مذکور کو جوش دیا ہو اور عصارہ بارتنگ اس مریض کی واسطے مناسب ہے جس کو ہمراہ ویدان کی اسہال بھی ہو یا بارتنگ خشک۔ ایضاً سماق کو بھگو کو پانی میں ملیں اور پلا دیں کہ یہ بھی عجیب النفع ہے اور طراثیث اور گل مختوم ہمراہ شراب کے عجیب دوا ہے تخم خرف اگر بکثرت استعمال کیا جائے اسی طرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو تلخ اور کرفس جو کہ سرکہ میں پروردہ کیا ہو اور کبر پروردہ کیا ہوا سرکہ میں کہتے ہیں کہ خربوزہ دیدال کو قتل بھی کرتا ہے اور اخراج ویدان بھی کر دیتا ہے اور گوکھرو قریب ہے انہیں ادویہ کے اور اس کی قوت یہاں تک پہنچتی ہے کہ چوڑے کیڑوں کو بھی نکال دیتا ہے میری مراد یہ ہے کہ

گوکھرو کی قوت مثل تخم بید کے ہے اور عصارہ شفتالو اور کشنیز اور کاسنی تلخ اور جعدہ وغیرہ بھی ایسے ہی ادویہ ہیں یہ ادویہ ہمراہ دوغ کے یا ہمراہ آب گرم یا سکنجبین کے پلائی جاتی ہیں تدبیر اخراج چھوٹے کیڑوں کی کبھی فقط نمک کا حمول کرنا اور شور پانی یا نمک اور پانی کا حقنہ دینا چھوٹی کیڑوں کا قاتل ہوتا ہے اور نمک کا استعمال ان کیڑوں مادہ کو اوکھیڑ دیتا ہے۔ اقوی اس سے یہ ہے کہ ایسا حقنہ کریں جس میں قنطوریوں اور اقرطم اور زوفا اور تھوڑا سا شحم حنظل پڑا ہو اور گرم گرم استعمال کیا جائے اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حمول قطران کا اور حقنہ اس کا کریں خصوصاً روغن مشمش تلخ میں لب شفتالوئے تلخ ملا کر اور اس میں ادویہ قتالہ ویدان کو جوش دیا ہو اور فقط قطران سے بھی حقنہ کرتے ہیں منجملہ حمولات کے جو اس مرض میں کیا جاتا ہے عرطنیسا اور بخور مریم اور پوست بیک بیخ مذکور سابق منجملہ اور ادویہ کے جو ان چھوٹے کیڑوں کو چن کر نکال دے یہ دوا ہے کہ تمام براز میں اندر کی طرف ایک ٹکڑا چکنائی بھرا ہوا گوشت جانور فربہ کا نمک آلودہ رکھیں اور کھینچ کر ایک گرہ ڈورے کی لگا دیں بس وہ کیڑے بسبب حرص و ہنیت اور گوشت کے اسی ٹکڑے میں فراہم ہو کر لپٹ جائیں گے اور بقدر ایک گھنٹہ کواہ زیادہ اس سے جس قدر ہو سکے صبر کریں اور پارہ گوشت کو اسی مقام میں رہنے دیں پھر اس کو نکالیں اور دوبارہ پھر اسی طرح رکھیں تا کہ سب کیڑے اسی طرح خارج ہو جائیں حقنے واسطے بیماران ویدان کے یہ ہیں کہ زلال ادویہ مذکور جو ان بیماروں کے واسطے اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور ان میں ادویہ مسہلہ جیسے شحم حنظل اور صبر اور تربد اور قشاء الحماز بحسب قوت اور وقت کے زیادہ کی جاتی ہیں اور واجب ہے کہ قطران ان کے حقنوں میں داخل کی جائے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے اور رعایت مقعد کی ایسے وقت نظر روکنے پیچش کے ادویہ ہذا سے بھی کرنی چاہئے اور شیافات جو باب زحیر میں مذکور ہو چکے ان کا استعمال مدنظر رہے اس طرح رعایت معدہ کی ایسا ہو کہ ضعیف ہو جائے استعمال کرنے سے ادویہ مشروبہ اور ضماد ہائے مقوی معدہ کے اور یہ سب ادویہ اوپر کے

ابواب میں معلوم ہو چکے ہیں اکثر اوقات حقنہ کرنا آبہائے شور سے خواہ ایسی پانی سے جن میں شوریت نطروں وغیرہ کی ملائی جائے بھی نافع ہوتا ہے کبھی ان کے حقنوں میں عصارہ برگ شفتالو اور لال تیخ توت اور پوست انار کا پڑتا ہے اور خصوصاً اگر ہمراہ دیدان کے حرارت بھی ہو ضمادات واسطے بیماران دیدان کے بھی ادویہ تو یہ جو دیدان کے واسطے بیان ہوئیں ان سے ضمادات تیار ہوتے ہیں اور تقویت اول ضمادات کی تخم حنظل اور تلخہ گاؤ سے اور عصارہ قثاء الحماء سے کی جاتی ہے اور قطران اور صبر سے بھی تقویت کرتے ہیں جس وقت ضماد صبر اور افسنتین خواہ صبر اور رب بہی کا خواہ صبر اور رب بہی کا خواہ رب سیب کا کیا جاوے ویداں کو قتل کرے گا اور اشتہا کو کھول دے گا خواہ اس میں زیادہ پیدا کرے اور اگر ان سب کو جمع کریں نہایت صائب تدبیر ہے ضماد جید یہ ہے کلونجی کو آب حنظل حارہ میں خوب پیسیں خواہ شحم حنظل کے جوشاندہ میں اور شکم اور ناف پر طلا کریں کہتے ہیں مغز ساق گوزن سے جس وقت ناف پر ضماد کریں یہ بھی نافع ہوتا ہے اسی طرح روغن انہیں ادویہ مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اگر ان روغنوں سے طلا کیا جائے بھی نافع ہوتا ہے روغن بابونہ اور روغن افسنتین سب روغنوں میں خمیس اص اس مرض کے واسطے ہے تغذیہ دیدان کے مریض کا جو غذا کہ بنظر مقابلہ سبب مرض کے مناسب ہے وہ تو یہی ہے کہ گرم خشک ہو اور اس میں لزوجت نہ ہو اور اس میں ایسی جلا ہو کہ دیدان کو خواہ مادہ ویدان کو جلا کر نکال دے۔ ایسے بیماروں کی غذا می آب نخود اور برگ کرنب داغ ہے اور گوشت کبوتر کا بھی ان کو نافع ہے اور شور پانی پینا جملہ بیماران ویدان کو مفید ہوتا ہے اگر حرارت اور اسہال ہو احساء ترش سے غذا دیں جو ساق سے ترش کئے جائیں اس لئیکہ ساق حابس نہیں بلکہ قاتل کرم ہے اور اسی طرح آب انار ترش اور جس وقت کہ زیادہ اسہال ہونے سے ضعف ہو جائے اب احتیاج ایسی غذا کی ہو گی جو قوت بڑھائے پھر ایسی غذائے قوی ہضم نہ ہوتی ہو از قسم احسا اور ماء اللحم کی غذا تجویز کرنی چاہئے وقت اور ترتیب کی بات یہ ہے کہ ایسے بیمار کو

بھوکا نہ رکھنا چاہئے کہ بروقت بھوک کے ویدان کو ہیجان ہوتا ہے اور معدہ میں لذع پیدا کرتے ہیں اور کبھی اشتہا کو ساقط کر دیتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ قبل حرکت کے کیڑوں کے مریض کو غذا کھلا دی جائے جس وقت کہ لذع معدہ وغیرہ ے اس کو راحت اور سکون ہو اور یہ بات بھی واجب ہے کہ ایسے بیماروں کی غذا متفرق اوقات میں دی جائے پس بہت ہی تھوڑی سی غذا بدفعات ان کو دینی چاہئے اور جس وقت خوف اسہال کا بسبب بدہضمی غذا کے ہو شکم پر ضماد ہائے قابضہ جو معلوم ہو چکے ہیں لگانے چاہیں چھوٹے کیڑوں کے مریض کو مناسب یہ ہے کہ اس کی غذا کا کیموس اچھا اور سریع الہضم ہو کہ اس میں دو فائدہ ہیں اولاً تو یہ کہ ایسی عمدہ غذا کی قوت بسبب اختلاف اور مضادت مزاج کے کیڑوں تک البتہ نہ پہنچے گی دوم یہ کہ غذائے حسن الکیموس سے خراب کیموس جو مادہ تولد ویدان کا ہے کمتر بنے گا سقطہ اور صدمہ جو شکم پر پہنچے تدبیر صائب جمیع ایسے آفات میں یہی ہے کہ خون جہاں تک ممکن ہو نکالا جائے اور بعد خون نکالنے کی دم الاکوین اور کندر اور گل ارمنی اور کہربا ہر واحد سے ایک درہم مثلث رقیق میں ملا کر پلائیں اور اگر بعد ضربہ اور سقطہ کے نزف الدم خواہ اسہال خونی عارض ہوا ہو اسی دوا میں ایک قیراط افیون بھی داخل کریں۔ اور بعد ان تدبیرات کے پھر نظر تامل اور غور کے ملاحظہ کرنا چاہئے ان ابواب آئندہ کو جن میں کہ ہم صدمات اعضائے دیگر کی تدبیریں بیان کریں گے۔

---اختتام حصہ---ہشتم